
۵۳۶

ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والمنة کہ کتاب مستطاب مفید طبع ہر سلیم وسقیم تصنیف صدر العلماء افضل الفضلا
قطب دوران غوث الزمان مولانا حاجی شاہ محمد رمضان شہید مہمی قدس سرہ العزیز المسمی بہ



عقائد عظیم

معہ بعض احوال مصنف بخاتمہ بہ تصحیح تمام وسعی مالا کلام مولوی حاجی محمد عبد الشکور
ابن مولوی حاجی عبد الغنی مہمی ولد اسد حقیقی مصنف رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین بعد اسکے یہی جس سن کہ یہہ رسالہ
عقایدکی مذکور ہین ہے یا الہی اسمین جو حق بات ہو سو بولوائیو اور تو قبول کریو اور اپنے بندونکی دلونمین
قبول کروائیو اور جسکو تو اور تیری دوست بیزار ہون اپنے فضل اور کرم سے بچائیو اور مسلمانونسے یہہ عرض ہے کہ جو
اسمین کچھہ نقصان پاوین تو بنادیوین اور بولی کا کچھہ تکرار نکرین کیونکہ یہہ بہار کے لوگ جو کسی عربی اور فارسی
سے بہرہ نرکہتی تہے اونکے سمجہانے کو اونہین کے زبان مین بولا گیا ہے تاکہ آسانی سے سمجھہ لیوین اور نام
اس رسالہ کا عقاید عظیم رکہا گیا اور جسکو شبہہ کسی مسئلہ مین ہووے تو تحفۃ السنی اور تکمیل الایمان اور
شرح قصیدہ امالی اور عقیدۃ المسلمین اور عقاید سنیہ سے یہہ کتاب لکہی ہے دیکھہ لیوے اور لکہنے والے اسکے عاجز
کا نام **محمد رمضان** ہے سب بہائیونسے خاتمہ عاقبت بخیر اور سلامتی ایمان کی دعا اسکے حق مین چاہتا ہے [illegible]
جوکوئی اسے پڑھے یا اوسکی [illegible] عاقبت بخیر اور ایمان کی سلامتی کریو [illegible] والسلام **فصل** اس مین علم عقاید کا اور ایسی چیز
کا بیان ہے جن پر ایمان لانا فرض ہے اور ملکی [illegible] بیان ہو تو یہہ علم [illegible] ہے پہلے یہہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اوسکی بہی بندگی قبول ہو اور دلمین قبولیت نہو تو منافق ہو جائیگا اللہ کی نزدیک کافر ہا اللہ تعالی فرماتا ہے
آیت اُولٰئِكَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ ترجمہ مومن وہی ہین کہ لکہا ہے
بیچ دلونکی ایمان اور پیغمبر خدا کی بہی فرماتے ہین کہ اللہ تعالی تمہاری ظاہر پر نہین نگاہ کرتا بلکہ تمہاری دلونکی
نیتونکو دیکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عقاید کا علم بڑا ہی کیونکہ بدون جس چیز کی عملکو خدا کی یہان قبولیت ہی اوسکا یہہ عمل ہے
اور دوسری یہہ دلیل ہا کہ جسکو یہہ معلوم نہو کہ مجہی خداکو اور رسولکو اور کتابونکو اور اصحابونکو اور ولیونکو اور حکمونکو کسطرح
سمجہنا ہے اور اوسکی جید معلوم نہو تو وہ سرگردان رہتا ہے جیسی کوئی اوسکو دیندار کہو یا بیدین کہہ سکتا ہی کیونکہ
اوسکو فرق معلوم نہین تو ایمان اوسکا تقلیدی ہوتا ہا اور جو اوسی یہہ مسایل دلیلون سے یاد ہون تو ایمان اوسکا قوی
ہوتا ہے اسیواسطہ بعضی علما کی نزدیک تقلیدی ایمان روا نہین اور جو عقلمند ہے ہو سمجہی کہ جسکے ایمان کی سبکے نزدیک سند ہو وہ
قوی ہے اوس سے کہ جسکو کوئی کہے روا ہے اور کوئی کہے ناروا ہی اس سے وہ مضبوط ہے کہ جسکو سب روا کہین
تو وہ قوی ہوتا ہے اس علم کی پڑہنی سے تو جس علم سے ایمان قوی ہوتا ہے وہ علم بہی سب سے
فاضلتر ہے اور ضروری ہے اور تیسری یہہ ہی کہ اور علمونمین ذکر اور چیزون کا ہے اور اس علم مین دلایل اللہ تعالی
کے ذات اور صفات کے پہچان کی ہے تو جیسا اوسکا مذکور بڑا ہے ویسا ہی عقلمندونکی نزدیک
اوسکا پڑہنا بہی بڑا ہے اور چوتہی یہہ ہے کہ آدمی پر شیطان ہر وقت مسلط ہے جیسی رگونمین لوہو اور
ہر وقت علمای دینکی صحبت کا اتفاق نہین پڑتا معاذ اللہ اگر وسواس دلونمین کسے عقیدہ بد کا
کہ جو لایق اوسکی ذات یا صفات کی نہو ڈالدی یا بیدین آدمی جیسی رافضی یا خارجی یا معتزلہ یا دہریہ
اوسکو بہکانی لگے اور اوس شخص کو معلوم نہو کہ یہہ کیونکر ہے تو دغا کہا جائیگا یا شرمندہ ہو جائیگا خدا نخواستہ
وہ وسواس خناس جن یا انسان سے دلمین بیٹہہ جاوے اور وقت آخر ہو جاوے تو بے ایمان اوٹہا تو جس
علم سے ایمان رہے وہ پڑہنا فاضلتر ہوا اور پانچوین یہہ دلیل ہے کہ آدمی سب مین شناخت والا
ہے جو کوئی بیش قیمت چیز کی شناخت رکہتا ہو وہ بڑا ذی عزت ہوتا ہے جیسی جوہری یا صراف
کہ اونہین جواہر اور نقد کی پہچان ہے اور بعضون کو پہچان کم قیمت چیز کی ہے جیسی کہٹیک یا چمار
یا بزاز یا کیال یعنی تولنی والا تو اونہین چمڑی یا کپڑی یا اناج کے پہچان ہے تو اونکی عزت اوسکی موافق ہے
تو عقاید والیکو اللہ تعالی کے ذات و صفات کی پہچان ہے اور علمو والونکو کہ جنہین عقاید سے غرض
نہین تو اونہین مخلوق کے رضا کی پہچان ہے دانا اس فرق کو دریافت کرین مصرعہ ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا مسئلہ ہر چیز خصوصا علم کا مدار عقل پر ہے اور وہ عقل کیا چیز ہوتی
ہے اسمین بڑا اختلاف ہے نزدیک بعضونکے ایک جگری چیز ہے پہلے بنے ہوئی نورانی اور بعضے

کہتے ہین کہ ایک جدی چیز ہے کہ اوسمین اور کسی چیز کا ملاو نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کسی چیز
سے مل رہی ہی اور جدی نہین جیسے شیشہ سے صفائی اور بعضے کہتے ہین کہ کچھہ چھپا بدن ہے اور بعضے
کہتے ہین دلکے بینائی ہے اور بعضے کہتے ہین دل کا نور ہے اور بعضے کہتے ہین ایک قوت ہی کہ جس سے نیک
اور بد دریافت ہوجاتا ہے اور نزدیک اہل سنت اور جماعت کی عقل ایک چیز ہے جدی کہ جسکے جو چیز
کہ دیکھے سمجہا یا سنے سمجہائے یا پہچانے سمجہائے یا چکھے سمجہا ہی یا سونگھی سمجہا ہی یا چہو کی سمجہائی اوسکو دریافت
ہوتی ہے **سوال** عقل کا بدنمین ٹہکانا کہان ہی **جواب** بعضے کہتے ہین کہ دلمین ہی اور اثر اوسکا دماغ
مین پہونچتا ہے جیسے درخت جڑ کی راہ پانی پیتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ٹہکانا اوسکا دماغ ہے اور دل مین
اوسکا اثر پہونچتا ہے اور فقہا کا یہی مذہب ہی اور فلاسفہ کہتے ہین کہ عقل کا ٹہکانا روح ہی **مسئلہ**
اور مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہ ہی کہ آدمیونکی عقلونمین تفاوت ہی اور معتزلہ فرقہ بیدین ہے وہ
کہتا ہے کہ عقل سبکے برابر ہوتی ہی اور بعضے فقہا اہل سنت اور جماعت کی نزدیک بی جونسی عقل کہ
جس سے بندہ شرع کی تکلیف کا مکلف ہوجاتا ہی برابر ہے اگر اسمین کچھ فرق ہوتا جو تکلیف شرع مین
اور وجوب احکام مین بہی کچھہ فرق ہوتا تو اجماع کے نزدیک کچھہ تفاوت نہین **مسئلہ** عقل ایک اللہ
تعالی کی حجت ہے بندہ پہ کہ جسکو بندہ پہ حکم ماننا واجب ہوتا ہی کیونکہ عقل بندہ کو خدا کی طرف بلاتی
ہے اور جو واجب ہوا اوسی بتاتی ہے تو پس ایمان اور احکام سبب عقل کی بندہ پہ واجب ہوی ہین اور
واجب اللہ تعالی نے کئی ہین کچھہ عقل نے نہین کئے ولیکن اللہ تعالی نے سبب عقل کے کئے ہین مذہب
اہل سنت اور جماعت کا یہی ہی **مسئلہ** اہل سنت اور جماعت کی نزدیک علم کہ جسی جاننا کہین ہین اور یہی
اور جہل کہ جسی نجاننا کہین وہ اور یہہ وہ جو علم ہی یعنی جاننا دو طرح کا ہی ایک پرانا قدیم اور دوسرا انیا نیا پورا آنا قدیم
تو جاننا اللہ تعالی کا ہی اور دوسرا انیا نیا علم بندونکا ہی وہ جو نیا نیا علم ہی اوسکی دو قسم ہین ایک کا نام ضروری
اور دوسرا کسبی ضروری وہ ہوتا ہی کہ بنا بتائی جان جاتی جیسے بدن کا درد یا لذت بنا بتائی آپ ہی معلوم ہوجاتی
ہے اور وہ جو کسبی ہی اوسکی دو طرح ہین ایک عقلی اور دوسری سمعی عقلی تو وہ ہی کہ بنا سنے عقل کی مدد سے ایک بات
دریافت کرے جیسے دلیلیں عقلی خدا کی وحدانیت کی اور دوسری سمعی وہ ہوتا ہی کہ جو عقل مین نہین سنکر معلوم کرے جیسے
یہ قرآن اور حدیث ہی کہ یہہ سب علم سمعی ہی اوسی سنکر خدا ہی اور رسول سی ایمان لائی ہین اور اپنی عقل سی نہین بنایا
اور نزدیک بعضونکی عقل افضل ہے علم سے اور نزدیک بعضونکی علم افضل ہے بڑا ہی اور بہت صحیح یون ہی ہی کہ علم
عقل سی افضل ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی تئین علیم کہا ہے اور عاقل نہین کہا • **بیت**

ہے اللہ سب خلق کا اور پوجاون تارہ سبہی گنون پر راسد او ہین وہ کاسر جن ہاہ الحسن بیتا مین اتی مسئلہ
ثابت ہوئی کہ اللہ تعالی ہی اور دوسری ایک ہے اور تیسری قدیم ہی اور چوتہی وہی پوجاون تار ہی اور پانچوین
جیبان اوسکی صفتین ہین جیسے اوسکی ذات قدیم ہی ویسی اوسکی صفتین بہی قدیم ہین تو اونکی دلیل اہل سنت
اور جماعت کی سمجہ لے سن کہ مذہب اہل سنت اور جماعت کا کہ جو لبنی خدا کی رسول کی اور اصحابونکی راہ پر ہین اور جنکو
خدا کی رسول نی فرمایا ہی کہ بہتر فرقہ ہماری امت کی کہانی والے دوزخ مین جاوینگی مگر ایک جو سواد اعظم ہین وہی
بہشت مین جاوینگی تب لوگون نی پوچہا کہ یا رسول اللہ سواد اعظم کون ہوتی ہین جب حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی میری راہ
پر کہ سنت ہی اور میری صحابون کی راہ پر کہ جماعت ہی قایم رہینگی اونکا نام اہل سنت وجماعت ہی انکی نزدیک اور
اکثر فلاسفہ کی نزدیک پیدا کرنے والا ہے ایسا نہین ہوتا کہ وہ نہین ہوتا کیونکہ دلیل اوسکی یہہ ہی کہ جو چیز ظاہر
ہوئی ہی جیسے زید کہ موجود ہی پہلی نہتا اب ہوگیا تو ہونا اوسکا یا تو آپ سے پیدا ہوا یا کسی نے پیدا کیا یا آپ نہ پیدا ہوا اور
کسی نے پیدا کیا یا آپ سی بہی ہوا اور کسی نے بہی کیا جو یہہ سمجہی کہ آپ ہی آپ بنا ان بنائی بدائی ہوگیا تو محال ہی یعنے
ہو نہین سکتا کیونکہ جو شخص آپ ہی پیدا ہوتا تو جب تک چاہتا رہتا اور ہمیشہ رہتا اور ہم دیکہتے ہین کہ پیدا
ہوتی ہین اور وقت مرینگی اونکا اختیار نہین ہوتا اور مرجاتی ہین اور جو پیدا ہوا یا نہ ہو سکا تو ان ہوا
پیدا آپ ہی آپ کب ہوسکی ہی یہہ جو تہا مذہب ہر یون پیدا ہونیکا ہی نہ ہوا اور دوسری قسم بہی جہوٹی ہی کہ نہ آپ
پیدا ہوا اور نہ کسی نی پیدا کیا تو وہ چیز کہ جو آپ سی ہو نہین اور کوئی کری نہین تو ہو نہین سکی اور تیسری
کہ آپ سی بہی ہوا اور اونے بہی کیا یہہ بہی جہوٹہہ ہی کیونکہ جو آپ سی پیدا ہوا اوسی اور کی کیا حاجت ہی یہ
تینون جہوٹی ہین مگر چوتہا کہ زید موجود نہتا اور اوسی کسی اور نی پیدا کیا وہ پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہی دلیل
قطعی سی ثابت ہوا کہ عالم کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی آیت وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ ترجمہ اور
اللہ تعالی نی پیدا کیا تمہین اور جو کوئی اسطرح نسمجہے تو تقلید ہی سمجہہ ہے **مسئلہ** ایک مذہب اہل سنت
اور جماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالے موجود ہے یعنے ہیگا اور معدوم نہین یعنے نہین کیون کہ
ہے ہی اور نہین ہے کوئی چیز نہین تو معلوم ہوا کہ جو نہوتا تو نہین ہوتا اور ایک مذہب
باطل یون کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو نہ موجود کہیے نہ معدوم کیون کہ
ان دونون باتون کو اللہ تعالے نے اپنے ستئین نہین نام لیا ہے اور ہمارے
ستئین ہی دلیل کفایت ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ فرماتا ہے آیت

یہہ دلیل کفایت ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے آیت وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ترجمہ
یعنے ہے اللہ تعالی سننے والا اور دیکھنے والا مسئلہ ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے
کہ اللہ تعالی ایک ہے دلیل اوسکے یہہ ہے کہ جو دو ہوتی تو دونون قدرت والی ہوتی یا ایک عاجز ہوتا
تو جونسا عاجز ہوتا وہ خدا ہونیکے لایق نہوتا اور جو دونو قدرت والی ہوتی تو ہو نہین سکتے مثلاً ایک
شخص کو ایک کہتا کہ مرجا اور دوسرا کہتا کہ جیوتا رہ اگر دونو نکا کہا نہوتا تو دونو خدا ہونیکے لایق نہوتے اور
جو ایک کا کہا نہوتا تو جونسا عاجز ہوتا وہ خدا ہونیکے لایق نہوتا اور جو دونو قدرت والی ہوتے تو
ایک وقت مین اوسکا مرنا اور جیونا ہو نہین سکتا اب دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ ایک کا
ہونا ثابت ہو سکے ہے اور ساجھی کے ٹہیک نہین لگے سوال کوئی کہے کہ اگر دونون ساجھی قدرت
بھی رکھتی ہون اور آپس مین دوستی ایسے ہو کہ ایک کا دوسرا کہا ڈالے نہین تو کیون ساجھے نہو
جواب دوئی مین موافقت ہو تو دو حال سے خالی نہین یا تو اختیاری ہو یا ضروری ہو یہہ دونو
نئے بنے چیز مین ہوتے ہین کیونکہ دوئی مین ایک رنگے ہو نہین سکتے اور دوئی کا اثر یہہ
ہے کہ ایک دوسرے کے مخالف ہو تو دلیل پوری ہوئی اور جو واسطہ ضرورت کے ایک
ہو رہتے تو عجز ثابت ہوتا اور دلیل نقلی اللہ تعالی فرماتا ہے آیت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
ترجمہ کہہ کہ وہ اللہ ایک ہے اور جو دونون مخالف ہوتی تو ہو نہین سکتے جیسے ہندو کہتے
ہین کہ ہم رام کے بندی ہین اور ہمین رام نے کہا ہے کہ ہندو رہو اور مسلمان بندی خدا کے
ہین اونہین اللہ تعالے نی کہا ہے کہ مسلمان رہو دلیل اوسکے یہہ ہے کہ اگر دو تو ملک ما لک
دو ہوتی تو جو کوئی گائین کہا تا اوسے رام کہتا کہ دوزخین ڈالون اور اللہ کہتا کہ بخشون
اور بہشت مین ڈالون اور جو کوئی بت پوجتا اوسے رام کہتا کہ بخشون اور اللہ کہتا کہ دوزخین
ڈالون اور بہشت اور دوزخ وہے ایک جگہہ ہے تو آخر کو جھگڑا پڑتا تو جو کوئی ہارتا وہ
خدا نہوتا اور جو ایک سے ایک نہ دیتا تو دونون ہارتی تو ہمارا خدا نہین ہوتا اور دونون
کا کہا سچا نہوتا کیونکہ جب گائی کا کہانی والا بہشت مین جاتا تو رام کے کیا رہتے اور جو بت
کا پوجنے والا بہشتی ہوتا تو اللہ کی بات سچی کیا ہوتی تو معلوم ہوا کہ پیدا کرنی والا ایک اللہ
ہے دلیل نقلی اللہ تعالی فرماتا ہے آیت لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا
ترجمہ اگر ہوتی زمین اور آسمان مین کئے خدا سوا خدا کے تو مقرر یہہ بگڑ جاتے
مسئلہ اور وہ قدیم ہے کہ کبھے ایسی نہوئی ہے کہ وہ نہوا ہو اور ایک مذہب

اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ خلق کا پیدا کرنیوالا قدیم ہے اور نیا بنا نہین اور جو کوئی
یون کہی کہ ہے الله بنا اور ویسہی خلق بنائی تو کافر ہوگیا دلیل اوسکی یہہ ہے کہ جیسی خلق
نیئے بنائی ہوئی ہے ایسا ہے الله ہوتا تو دونون الله اور خلق پیدا شدہ مین ایک سے ہوتی اور
جو الله تعالی مین اور خلق کے بعضی گنون مین فرق نہوتا تو یہہ لازم آتا کہ اسمین دو چیزین ہوتین
ایک نیا پیدا ہوتا ناقص اور دوسری سب گنونمین پورا ہوتا کامل تو ایک چیز مین یعنے پیدا شدہ
مین خلق کی برابر ہوتا ناقص اور دوسرے اسمین جدی ہوتی کامل یعنے گنونمین ہوتا تو ان دونون چیزونکا
ایک جوڑنیوالا تیسرا چاہتا کیونکہ جب ٹکڑای ہون وہ بغیر جوڑنیوالیکے جوڑا نہین ہوتا تو عاجزی
ثابت ہوئی اور عاجز خدا نہین ہوتا اور جو الله اور خلق مین کچھہ فرق نہوتا جیسے پیچھی کہا ہے
یعنے دونون ناقص ہوتے تو ہر ایک مین ایسے خدائی سے صفتین ہوتی ہے نہین کیونکہ جن جن چیزونپر
پر الله تعالے قدرت رکہتا ہے اور کوئی کب رکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عالم سب نیا پیدا ہوا ہے اور
الله تعالے قدیم ہے کہ جسکے ہونیکا نہتا نہین اور کوئی ویسا نہین اور جو کوئی بندہ کو خدا ایسا
کہے وہ کافر ہے مسئلہ اور ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ اوسکے صفتین
تہین وہی پورے ہین جیسے حیات یعنی زندگی اور علم یعنے جاننا اور قدرت یعنی سکت اور سمع
یعنے سننا اور بصر یعنے دیکہنا اور کلام یعنے بولنا اور ارادت یعنی ارادہ اور مشیت یعنے
چاہت اور رضا یعنے خوشی اور اوسکے دو دلیل ہین ایک عقلی اور دوسرے نقلی عقلی یہہ
ہے کہ جو الله تعالی مین یہہ باتین نہون تو ان بتان کا ہو جیسی زندگی نہوتی تو مردہ ہوتا اور
جانت نہوتی تو جاہل ہوتا اور سننا نہوتا تو بہرا ہوتا اور دیکہنا نہوتا تو اندہا ہوتا اور قدرت یعنے طاقت
نہوتی تو عاجز ہوتا اور بولنا نہوتا تو گونگا ہوتا اور جسکے ارادہ نہوتا اور اپنے چاہت سے
کرتا تو بیبس ہوتا اسطرح کا کہ جسمین ایک بہی ایسی صفت ناقص ہو وہ الله نہین اور
جسمین یہہ سب صفتین نہون جیسی نہ مرنی اور نہ جینی کے لایق ہو اور نجاننی والہ ہو اور جو
بقدرت اور بیچ کسی لایق نہو وہ مانند پتہر لکڑای کے ہو وہ خدا نہین خدا وہ ہے کہ جسمین یہہ سب
صفتین پورے ہون اور دلیل نقلی زندگی ہکا اور سب کی قایم کرنی کی یہتی کہ الله تعالے
نے کلام الله مین فرمایا ہے دلیل آیت هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ترجمہ یعنے وہ زندہ ہے
سبکا تہانبنے والا اور علم کے دلیل یہہ ہے آیت يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ترجمہ یعنے
جانتا ہے جو تمہارے آگی ہے اور قدرت پر دلیل یہہ ہے آیت وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ یعنی وہ سب چیز پر قدرت ہی اور ارادہ پر اور چاہت پر دلیل یہ ہے آیت لیفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ترجمہ یعنے کرتا ہی خدا جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ رکھتا ہی اور سننی اور دیکھنے پر دلیل یہ ہے آیت وھو السمیع البصیر ترجمہ اور وہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی اور دلیل رضا پر یہہ ہی آیت رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ترجمہ یعنے خوشی ہوا اللہ تعالے ان سے اور خوشی ہوئی وہ اللہ تعالے سے آیت اور انت جو ہی سو اگر ہی سمجھو نپر سمجھی تی لوگ جو کچھ ہے تقدیر اور ہند وہین اوسی کہین ہین کہ جسکی اول کا اوڑ ہو اور انت اوسی کہین ہین کہ جسکی آخر کا اوڑ ہو یعنے ذات اور صفات اللہ تعالے کی اول کا اوڑ ہنین اور آخر کا اوڑ ہنین کبہی ایسی ہنین ہوئی کہ اللہ نہا اور کبہی ایسی نہوگی کہ اللہ نہوگا اور اللہ تعالے ہی اور زندہ ہے جو زندہ نہو تو مردہ ہو تو مردہ خدا نہین ہوتا اور ہر سب چیز کی کہ جو ہوئی ہین اور ہونگی اور کیا ہی اور کرینگی عالم مین جو ہی سے ٹہرا رکہے ہی کہ کچھ نہا کہ فلانی چیز فلانی وقت فلانی مکان مین یون ہوگی اور اوسی طرح ہیہ چیز کرینگے ایک ذرہ اوس سے کم یا سوا ہی ہنین ہوتی ہے اور زندگی اوسکے خلق کی سے زندگی ہنین ہی کیونکہ ہماری زندگی کے سبب سے ہی اور سبب ہونکا اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہے اور ہمارے سب خلق کی زندگی اوڑ ہی اول کا ہی اور آخر کا ہی جیسے بدن اور بعضے ایسے کہ جسکے اول کا اوڑ ہی اور آخر کا ہنین جیسے روح اور اللہ تعالے کی زندگی کا اوڑ ہنین اول کا نہ آخر کا اور ہمارا وجود جدا ہے اور زندگی جدی ہی کہ کبہی مرکر زندگی جاتی رہتی ہے اور اللہ تعالے پاک ہے مرنے سے کیونکہ اوسکی ذات کی صفت زندگی ہے یہہ صفت اور سب صفت اوس کی ذات سے جدا ہنین ہوتی اور قدرت جیسے سکت کہین ہین پوری ہی کہ اوسپر کچھ چیز کرنی مشکل ہنین ہے اور کسی اسباب کے ہر وسی ہنین ہے سبکا ہونا اور نہونا یکسان ہے چاہی پانی سے جلاوے جیسے چونہ کو اور چاہے آگ سے بہگودی جیسے سمندر کیڑی کو علیٰ ہذا سب صفات اللہ تعالی کی ہی سبب ہین ایک قوم ہے فلاسفہ وہ منکر ہین اللہ تعالے کے صفات کی اور کہین ہین کہ اللہ تعالی ایک ہے اور صفتون مین ہیایت ہنین ہوتی ہے یعنے صفتونکی منکر ہین اور کہتے ہین کہ بہت صفتین ہوین تو بہت خدا ہوئی اور ایک قوم اور ہین مسلمانون مین اوسے معتزلہ کہتے ہین وہ یہی یہہ سمجھ گئے ہین اور حالانکہ اللہ تعالے کی قایل ہین کہ ہے اور یون ہنین سمجھتے کہ جو اللہ تعالے ہے اور وہ جو زندہ نہو تو کیا ہوا اور جو دیکھے ہے اگر بینائی نہو تو کیونکر دیکھے اور شنوائی نہو تو کیونکر سنے اور جو دانست نہو تو کیون کر جانے اور جو قدرت نہو تو کیون کر کری اور جو ان سب صفتون بغیر ہو تو اپنے بندون کی ساتھ کیونکر ان صفتونکا

کیونکہ ان صفتونکا معاملہ کری **بیت ۳۰** بہلی پوری سب پر کہلی ٹہانی ہاپ خدا ۳ بدیونسی راضی نہین نیکے ساتہہ رضا اور جو چیز ہے کہ خلق کرتے ہے خواہ ہیلے خواہ بدی یا نفع یا ٹوٹا یا ایمان یا کفر یا بندگے یا گناہ یا ملنا یا تہمنا یا بولنا یا دم مارنا سب موافق تقدیر اور تدبیر اوسکے کے ہے یعنے جب کچہہ نتہا اور اللہ تعالی نے اپنی علم قدیم سے ٹہرا رکہا تہا کہ فلانی وقت اور فلانی مکان فلانا ہوگا یہہ تقدیر ہے اور تقدیر کے معنی اندازہ کرنا اور یہہ کام اتنا کریگا اور اس اسباب سے کریگا اور جب ظہور مین آیا تو اوسیطرح ارادہ اوسکے سے اور قدرت اوسکے اور چاہت اوسکے سے ظہور مین آیا ولیکن رضامندی اللہ تعالی کے نیکے مین ہے اور گناہون سے اللہ تعالی بیزار ہے اور اللہ تعالے ازل سے جانتا تہا سب چیزونکو کہ جب سواے رب کی کچہہ چیز نتہے اور اوسیوقت کے تول ہا مدہ لیا سب چیز کا موافق ارادہ اپنے کی اور موافق علم اپنے کی ہر شی پر حکم کیا کہ یون کریگا اور اللہ تعالے کا علم قدیم ہے اور بعضی چیزین حادث اوسکے متعلق ہین یعنے لگے ہوئی آیت

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ نہین چہپا ہے اوس سی مقدار ایک ذرہ کی بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے اور نچہوٹا اس سے اور نہ بڑا مگر بیچ کتاب ظاہر کے ہی اور جو نہ پیدا کیا تہا اوسے تو بی اپنے علم مین جانی تہا اب پیدا کیا تب بی جانی ہے اور دیکہی ہے مجمع صفات کو ذات کہتے ہین اور اگر ارادہ سے نہوتا تو آپ ہی آپ چہپر کرہتا اور قدرت سی نہوتا تو خدا سے بڑہ کر ہوتا اور چاہت سے نہوتا تو خدا کو مولڑ کر ہوتا یعنے خدا کا بس نچلتا تو اللہ تعالی ان باتون سے پاک ہے اور موافق علم اوسکے کی اور بول اوسکے کی اور تول اوسکے کی ظہور مین ایا یعنے علم کی موافق نہ آوتا تو خدا اوسکا انجان ہوتا اور بول سے مراد حکم ہے کہ قلم کو ہوا تہا کہ لوح محفوظ پر لکہہ کہ یون ہوگا اور تول سے مراد یہہ ہے کہ اتنا ہوگا اور فلانے وقت اور فلانی جگہ **مسئلہ** اور اللہ تعالے جانتا ہے ناپید چیز کو کہ اب ہے اوسکا نام نشان نہین اور اوسے حالت مین جانتا ہے کہ اسطرح سے یہہ چیز موجود اور ظاہر ہوویگی **مسئلہ** اور اللہ تعالے سب موجودات کو جانتا ہے کہ اس ڈہب سے اوسکے فنا ہوویگی **مسئلہ** اور اللہ تعالے کہڑی کو جانتا ہے کہ جیسی کہڑا ہے اور جسکی کہڑا بیٹہے اوسے بی جانتا ہے کہ اسیطرح بیٹہا ہے اور کچہہ فرق نہین پڑتا اوس سے کہ جو پہلے روز ازل سے جانی تہا اوٹہنا اور بیٹہنا اور نماز اور روزہ

اور جینا اور مرنا اور بہلائی اور برائی سب خلق کے کوئی ذرہ سے ایسی بات نہین کہ ازل سے ایسے بات نہین کہ ازل سے علم خدا کی مین نتہے اور نئے ہو گئی یا ایک حالت سے دوسرے پر دہ ہو جاوی جیسی مخلوقات مین دیکہتے ہین کہ وقت بیٹہنی اوسکے کی کہڑا ہونا اوسکا معلوم نہین ہوتا اور وقت کہڑی ہونیکے بیٹہنا نہین دریافت ہوتا جب تک کہ وہ حالت جاری نہین ہوتی **مسئلہ** اس آدمی کو پیدا کیا صحیح سلامت سادہ کہ نہ تہا اوسمین اثر کفر کا اور نہ نور ایمان کا اور اسکو اس قابل کیا کہ چاہے گناہ کری تو ہو جاوی اور چاہئی نیکی کری تو بی ہو جاوی پہیر حکم کیا وقت تکلیف دینی کے یعنی عاقل اور بالغ کو کہ ایمان لاؤ اور بندگی کرو اور منع کیا کفر اور شرک اور گناہ سے مگر اب جو کوئی کافر ہوا تو عقل سے حکم کو سمجہ کر اور اپنے اختیار سے اور حکم کا انکار کر کر اور برائی پر مضبوط ہو کر اپنے جہل اور غرور سے اور اللہ تعالے کی بے مددی سے ہوا یعنی حضور کے مدد نہوئے اور جو کوئی ایمان لایا تو اپنے عقل سے سمجہ کر اور فرمان برداری اور اعتقاد سے اور زبان سے اقرار کیا اور دل سے سچا جانا موافق حکم اللہ تعالے کی اور توفیق اوسکے سے اور پیارے اوسکے سی کہ فضل اپنے سی اوسپر کری اور قرآن شریف مین آیا ہے آیت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ترجمہ یعنے فضل اللہ تعالی کا ہے دیتا ہی جسی چاہتا ہے توفیق یعنے جب کہ حضرت آدم کو تخت پر بٹہایا اور حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ اونکی پیٹہہ مین پر مل دو تب اونہون نے اپنا پر ملا جب حضرت آدم کی پیٹہہ مین سے چالیس روحین نکلین بسیر بیٹی اور بسیر بیٹی اوسے پہر اون چالیس کے پیٹہہ مین سے نکلے جیسے اب پیدا ہوتے ہین ایسے ہی نکلے تب حضرت آدم کی پیچہی چالیس کو کہڑا کیا اونکے پیچہی اونکو اور اونکے پیچہی اور ونکو کہڑا کیا **مسئلہ** اور اللہ تعالی نی اولاد حضرت آدم کی کو اونکے پیٹہہ سے نکالا اور اونکے اولاد مین اونکو نکالا کہ جو قیامت تک باپ کی پیٹہہ اور ما کے چہاتی کے پانی سے یہان پیدا کرتا ہے وی سب اسیطرح اوسدن نکال کر کوئی داہنی طرف اور کوئی بائین طرف حضرت آدم کی صف باندہ کر کہڑی گئے جب اون پر خطاب ہوا آیت اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ترجمہ کیا نہین ہون مین تمہارا رب تو اونکو حکم اس بات سے ایمان لاونا اور [illegible] نیکا ہوا اور کفر سے اور شرک سے اور گناہ سی بچنی کا ہوا تو سبنی بلی کہا البتہ کہ تو ہے ہی تو گویا کہ خدا کی خدائی پر اقرار کیا اور اپنے بندگی پر اقرار کیا از روے ایمان کے تو یہہ ہے سبب مومنون اور کافرون نے یہے پیدا ہوئے ہین اور

اور ہونگے سادہ فطرت پر اور اوسدن جو اقرار ہوا اوسدن کا تا نو روز میثاق اب جو کوئی
دنیا مین کافر ہو جاتا تو اوسنے ایمان فطری کو کہ جو خدا سے عہد کر آیا تہا اس کفر کسبی سے کہ جو یہان
دنیا مین کمایا پلٹ دیا اور جو کوئی ایمان لایا دل سے اور زبان کو موافق دل کے ملا کر ظاہر
کیا وہ ثابت رہا اپنے اصل فطرت پر کہ جو خدا سے لفظ بلی کا کہکر ٹہرا آیا تہا کہ جو پہلے دلین
شبہ ہو تو دیکہہ لو کہ جو مومن مسلمان ہے وہ پہلی دن دد کہہ سکہہ مین یون سمجہی گا کہ اللہ کریگا
سو ہوگا اگرچہ دارد در مل کرد اور کافر جب سب کسیکو پوچہہ کر پورا نہ پڑی تو لاچار کو کہیگا کہ پیدا
کرنہار کری سو ہو تو یہہ وہی فطرت کی نشانی ہے کہ روح معتقد ہے خدا کی **مسئلہ** اور اللہ
تعالے نی جو پیدا کئی ہین دیکہہ لو نہ ٹہادہ پن زور کسیکو مسلمان کیا ہے اور نہ کافر کیا
ہے بلکہ سادہ پیدا کیا ہے اور اختیار دیا ہے تو دیکہہ لو یہان لگ ہے کہ جیسی کسیکو مال پایا
کسیکا تو دیکہو کہ کیا مختار ہے کہ قوت اوٹہا و نیکی دی اور منع کیا کہ پرایا مال ملے دیکہو
کہ اگر لیلیوے تو اوسکے قوت نہین جاتی اور جو نلی تو کچہہ اوسکو خلل نہین ہوتا اب جان چکر
جو لیا منع کرتے تو سمجہہ لو کہ یہہ ایمان اور کفر بندہ کا کام ہے اپنی اختیار سے اور کچہہ ٹہادہ پن مار کر
نہین اور جہان لاچار ہے جیسی ارما کا نا یا لنگڑا یا اولا یا ٹہادہ کے بس پڑا اگر کچہہ کری تو لاچار
ہے اوسے پکڑ نہین **مسئلہ** اور اللہ تعالی جانتا ہے بندہ کو جسکی کفر کرتا ہے اور جانتا ہے
جسکے کفر سے ایمان لاوتا ہے حالانکہ اوسکے دانست مین کچہہ فرق نہین پڑتا جسکے کفر مین تہا اوسکے
کفر اور ایمان کو ایسی ہے جانی تہا کہ جیسا جب یہہ نہتا بلکہ روز ازل کے جیسا کہ جانتی تہا کچہہ ذرہ
برابر نہین فرق پڑتا **مسئلہ** اور سب کام بندو نکے کیا ایمان اور کیا کفر اور کیا گناہ اور
کیا بندگی سب یہہ کسب بندو نکا ہے حقیقتاً نہ ٹہادہ پن نہ مجازاً بلکہ من کے چاہت کی موافق
اختیار کرنے ٹکر نیکا دیا ہے آزمائی اور اللہ تعالی فرماتا ہے **آیت** لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ **ترجمہ** یعنے اوسے ثواب ہے جو بہلا کری اور اوسے عذاب ہے جو
منع کیا کرے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے بندو نکی کامون کا پیدا کرنیوالا ہے یعنے ہاتہہ
پانون بے اوہین پیدا کئے اور من مین رحمانی یا شیطانی خطرہ آئی یہہ بہی اوسنے پیدا کئے اور
قوت اون فعل بجرے کرنیکے ہاتہہ پانون مین یہہ بہی اوسنے پیدا کری اور پہلی بری کی یاد
اوسوقت یہہ بہی خدا نی کری لیکن یہہ جو قوت دی تہے کہ چاہتا تو بچ رہتا اوسکا نام اختیار
ہے اسے واسطے نیک کام کرنیکا ثواب ہے اور بد کام کرنیکا عذاب ہے لیکن یہان

شیطان نے پر مارا تو دو فرقہ گمراہ ہو گئے ایک جبریان اور دوسرے قدریان جبریان کہتے ہین کہ ہم مثال گہاس کے ہین کہ باد ہلادی تو ہلین اور قدریان کہتے ہین کہ خدا کے ارادہ کا کچہہ دخل نہین ہہلا تو اور برا تو ہمنے پیدا کیا تو یہہ دونون مذہب جہوٹی ہین کیونکہ جو ہین اللہ تعالے کچہہ اختیار ندیتی تو یون لکہتے آیت وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ترجمہ یعنے یہہ شان خدا کے نہین کہ اپنے بندون پر ظلم کرے ولیکن اپنے نفس پر یہے ظلم کرتے ہین تو یون نعوذ ما کی معاذ اللہ نعو. لوجہنا یہہ کفر ہے اور جو خدا کا کچہہ داعیہ ہمارے کامو نہین نہوتا تو یہہ جو خدا نی کہا ہے آیت وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ یعنے اور اللہ نی پیدا کیا تمہین اور اوسے کہ جو عمل کرتے ہو تم تو یون لکہتے تو معلوم ہوا کہ جو عمل اپنے اختیار سے کیا اور ہمارے اختیار سے وہ ظاہر ہوا کہ جو ارادہ خدا کی مین روز ازل کے تہا اور اللہ تعالی جانی تہا اور ٹہرا رکہا تہا مسئلہ اور جو فرمان برداری حق سبحانہ تعالی کے کری ہو تہوڑی یا بہتی وہ سب ثابت ہے موجب اللہ تعالی کے امر کی یعنے حکم کی آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ترجمہ یعنے پیروی کرو تم اللہ کی اور پیروی کرو رسول کے اور خدا کے دوستی کی آیت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ترجمہ یعنے تحقیق اللہ تعالے پیار کرتا ہے پرہیزگار دنکو اور رضامندی اوسکے کی آیت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ یعنے راضی ہوا اللہ اونہون سے اور دہنست خدا کی مین اور ارادہ خدا کی مین اور قضا یعنے حکم خدا کی مین اور قول خدا کی مین کہ اسنے کری گا کرے اور جو کفر یا گناہ کیا وہ اللہ تعالے کے دہنست مین کیا اور موافق ارادہ ازل خدا کی کیا اور قول اوسکے کی کیا اور چاہت اوسکے کی کیا لیکن خدا کی محبت اسین نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہی آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ترجمہ یعنے خدا پیار نہین کرتا کافرنکو اور خدا کا امر بی نہین ہے گناہ کرنی پر اللہ تعالی فرماتا ہے آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ترجمہ یعنے اللہ تعالے فرمان نہین دیتا گناہ کرنی پر اور دوست نہین ہوتا گنہگار اور کافر کا اللہ تعالے فرماتا آیت اِنْ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ یعنے نہین ہین دوست اللہ کے مگر پرہیزگار لوگ جب اللہ تعالے نی قرآن مین تقدیر کو بیان فرمایا اور اوسے نی اختیار دونین ثابت کیا اور اوسے نی ہدایت قران کیطرف نسبت کری اللہ تعالی فرماتا ہے آیت

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ترجمہ یعنے یہہ قرآن ہدایت کرنیوالا ہے پرہیزگاروں کا
اور اوسمین ہدایت پیغمبر کے طرف نسبت کری اللہ تعالے نے فرماتا ہے آیت اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى ترجمہ یعنے بہیجا ہے رسول اپنے کو واسطہ ہدایت کے
اور دوسرے اللہ تعالی فرماتا ہے آیت وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ترجمہ یعنے اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدہی کے اور اوسے
نے گمراہ شیطان اور بتونکے طرف ثابت کری اور یہین ساری قرآن پر ایمان لاونا ہے اور
جو خیال مین نہ ٹہرے اور جو شبہہ پڑتا جا تو فکر ایمان کا کرے سوال جو کوئی کہے کہ ہدایت
کے نسبت جو اللہ تعالی نے پیغمبر کے طرف کری اور اللہ تعالی دوسرے جا یون فرماتا ہے
آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ یعنے جسکو تو چاہتا ہے ہدایت نہین کرسکتا و لیکن اللہ تعالی ہدایتا
کرتا ہے جسی چاہتا ہے یہہ کیونکر مطابقت ہو یعنے موافقت ہو جواب ہدایت کی دو معنی
ہین ایک راہ دیکہانا یہہ تو قرآن اور پیغمبر سے ہے دوسری راہ پر چلاونا یہہ خدا کے
ہاتہہ ہے جیسی کہ مولانا روم کہتے ہین بیت لقمہ بخشے آید از ہرکس بکس ✝ خلق بخشی کار یزدانست و بس
اور یہین اس مقدمہ مین بہت جہگڑا تہا ہے جیسکہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے حدیث اِعْمَلُوْا
فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ ترجمہ یعنے ہم لوگونکو نے ہین کہ عمل کرو تم پس ہر ایک
کو وہے چیز آسان ہوگی کہ جس واسطہ پیدا کیا گیا ہے یعنی توفیق اور تاثیر خدا کی ہاتہہ ہے ہمارا کام
کہنا ہے کہ عمل کر اب معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکے کرے اور کہی کہ خدا سے پہلی دن سے نہین جانی
تہا یا اللہ سے مین زور آوری کر کرے ہی تو کافر ہوا یا کہے خدا کیا دیکہی یا کیا سنے ہے یا نہین
جانتا تو کافر ہوا اور جو کوئی نیکے کی کام کو کہے کہ خدا اس سے بیزار ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی
یون کہے کہ ایک وقت تہا کہ خدا بے انتہا تو کافر ہوا اور جو یون کہے کہ فلانی چیز خدا سے پہلے
کے ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے کہ خدا کو جہوٹا لکہو تو کافر ہوا اور سب چیز کا تہیا بننے والا
اوسے نسمجہے تو کافر ہوا اور جو کوئے کہی کہ مجہی ہا کسیکو خدا بہول گیا اور یا کہے بہول بے جاتا
ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کے صفت کمال نسمجہے یا یون سمجہے کہ کبہی خدا سنے ہے اور کبہی
نہین سنتا یا کہے دیکہے ہے اور کبہی نہین دیکہتا تو کافر ہوا جیسے اندہیری رات مین
سیاہ چیونٹی زمین کے تلے کپڑی چلے تو اللہ تعالے اوسکے پیر اور دعا سنے ہے اور

دل اوسکے کی بے جانی ہے اور حالت اوسکے کون ہے دیکھی ہے اور جو یون سمجھی کہ کبہی
ان بنان سے ہوتا ہے تو کافر ہوا اور جو یون کہے کہ اللہ تعالے کا ارادہ فلانی کام کو
تہا اور ہو گیا اور یا کہے کہ ارادہ تو تہا کہ کرونگا ولیکن اوسکے چاہت بن چہپر کر خواہ مخواہ
ہو گیا تو بی کافر ہوا اور جو بورے کام اپ کری یا کوئی اور کرے اور یون سمجھے کہ اس بات سے
فلانون سے خدا راضے ہے تو کافر ہوا اور جو بہلے کام کوئی کرے جیسی نماز اور روزہ
دوسرا کہے یا سمجھے کہ بندہ اس کام سے بیزار ہے تو کافر ہوا اور یا یون سمجھی کہ کیا جانیے خدا
ان بے شرع کے بات سی راضی ہے یا شرعکی بات سے راضی ہے تو بی کافر ہوا یا جو کوئے
کہے کہ خدا کو سب قدرت ہی چاہئی سو کرسی اور دوسرا کہی کہ جو ہم کما دین نہین تو خدا کہان سے
دیدہی یا کہے کہ دارو نہین کرتا تو کا ہین سون جیوتا تو کافر ہوا یا کسے بیدین یا شرابی یا قصا
یا دہاڑہی یا چور یا اور بی شرع کرنیوالیکو منع کری اور دوسرا کہی ان پر اللہ تعالی انہین
باتون سے مہربان ہے تو کافر ہوا اور یا کہی جب سے یہہ دینداری انہون نی شروع کرے
ہے اللہ تعالی انسے بیزار ہو گیا یا یون کہے کہ خدا کو جیوتا نکہو یعنے میرے طرف سے مرگیا تو کافر ہوا
یا کہے کہ خدا دو ہین تو کافر ہوا یا کہی کہ اللہ بی مریگا تو کافر ہوا ———
یا کہے کہ اللہ جیسی قدیم ہے اور بی کوئی قدیم ہے جیسی حکماء ہیولا کو کہتے ہین تو بی کافر ہوا
اور یا کہی کہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کو اللہ کی کلام نکہو تو بی کافر ہوا اور جو کوئی کہے
کہ ارادہ خدا کا نتہا اور مین کیا تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے نماز اور روزہ کو کہ خدا کو یہہ اچہی نہین لگتی
تو کافر ہوا یا کہے کہ ان باتو نسے اللہ راضی نہین ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی بدیکا کام کرے اور کہے
کہ خدا نی ہمین تو یون نہین فرمایا ہے تو کافر ہوا اور جو کہی کہ ارادہ خدا کا اس برائی کرنیکو نتہا اور ہمنین
زیادہ بن کر کیا تو بی کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی ہے کہے کہ خدا ہمین نہین جانتا تو کافر ہوا اور جو کوئی
چہپ کر گناہ کرے اور کہی کہ ہمین خدا نہین دیکہی ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی کہے کہ ہمارے
باتین خدا نہین سنتا تو کافر ہوا اور جو کوئی کہے وقت گناہ کرنیکے کہ خدا ہمین اس سے نہین ہٹا سکتا
تو کافر ہوا اور یا یون کہے کہ بدی ہماری پر پہلے سے خدا واقف نتہا کہ فلانا پیدا کرونگا اور اتنے بدی
کریگا تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کی وقت کہی کہ خدا ہم سے زیادہ پن کر کر گناہ کروادی ہے تو کافر ہوا
کیونکہ اوسنے اللہ تعالے سے مقابلہ کیا کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نماز پڑہو تم اور روزہ
رکہو تم اور ایمان لاؤ تم اور جو ایمان لاوگے تو بہشت پاوگے اور ایمان ملاوگے تو دوزخمین

جاؤگے تو ان سب باتونکا الزام خدا کو دیاوہ بول بول جو دادا آدم علیہ السلام بولے ہین
آیت رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ترجمہ یعنے اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے نفس اپنے پر اور اگر تو نہ
بخشیگا ہمین اور رحم نہ کریگا ہم پر تو مقرر ہم ہوجاینگے ٹوٹی والون سے تو اللہ تعالے نے تقصیر بخش
کر نعمت پیغمبری کے بخشدی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ آدمی سے تقصیر ہوجا تو تقدیر کو نہ کہے
کہ خدا نے لکھا تھا بلکہ توبہ کرے سُن کہ ایکروز حضرت آدم علیہ السلام پر خطاب ہوا کہ تینے منع
کرے چیز کیون کہائی تب حضرت آدم بولی کہ اللہ تعالی مینے خطا کرے میری مین تو چاہت
ہوئی اور شیطان نے دلمین وسواس ڈالا اور درخت بن بن میری سامنی آوی ہجاوی تہا
جب حکم آیا کہ یہہ ہی سبب تہا اور ہمارے قضا بی تو تہے جب حضرت آدم بولی کہ مین تو یہہ نہین
کہہ سکتا جب حکم آیا کہ ہان جان سُنت یعنے حق اور بول مت اور جو شیطان سے تقصیر ہوئی
تو اوس لعنۃ اللہ علیہ نے بی ادب ہوکر کہا آیت رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ
لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ترجمہ یعنے اے رب میرے سبب اوسکے کہ گمراہ کیا
تینے مجکو تو مقرر بیٹھونگا مین واسطہ اونہونکے راہ مستقیم پر ڈگرا مارنیکو تو اوس پر لعنت خدا
کے باقی رہے تو معلوم ہوا کہ جو تقصیر بندی سے ہوجا تو خدا کیطرف نسبت نہ کرے اور توبہ
اور استغفار کرے تو اللہ تعالے کے پسند ہے جیسی حضرت آدم نے کری اور جو برابری کو
کہڑا ہوجا تو مارا جاوی جیسے شیطان مارا گیا سوال قضا اور قدر کی کیا معنی ہین کہ جنپر
ایمان رکہے جواب قضا کے معنی قرانمین تین ہین ایک معنی فرمان کے ہین جیسی کہ فرمایا
ہے اللہ تعالے نے آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ترجمہ
یعنے حکم دیا ہے رب میری نی کہ نہ بندگی کرو تم مگر اوسکے اور دوسری معنی پیدا کرنیکے ہین جیسی
کہ فرمایا ہے آیت فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ترجمہ یعنے پیدا کرے
اللہ تعالی نے ساتون اسمان اور تیسرے معنے خبر داریکی ہین جیسی کہ فرمایا ہے آیت وَقَضَيْنَآ
اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ترجمہ یعنے خبر داریکی ہمنے طرف بنی اسرائیل کے تو سب بہلائی
پیدا کری ہوئی اور چاہی ہوئے اور حکم کری ہوئی اوسکے ہے اور برائی پیدا کرے ہوئی اور چاہے
ہوئی اوسکے ہے اور حکم نہین کیا بلکہ منع کیا ہے اور قدر کہتے ہین تول کو کہ سب چیزین خلق کے کیا ہوگی
اور کیو نکر ہوینگی اور کب ہوینگے یہہ دونون قضا اور قدر صفتان علم خدا کے ہین اور خدا کی صفتین

بچون اور بچکون مین کہ جسے فہم اور قیاس مین نہین آتی ہین اسمین بہت جہگڑا کرنا نچاہیے جو نیلے ہو جاتو شکر خدا کا کریے اور بدی ہو جاتو توبہ کریے اور مقابلہ نکرے اور جو مقابلہ کرے تو ایمان جانیکا ڈر ہے کیونکہ سب یہہ باتین جانتے ہین کہ ساری خلق کا پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہے اور سب ملک اوسکے ہاتہہ مین ہے اور بعضی بات ایسی ہے کہ آدمی بڑی بات کی نسبت اودہرکو دینی سے موجب بی ادبی کا ہوجاتا ہی جیسی کوئی کہی کہ بادشاہ ہماری جان اور مال کے خوب محافظت کرتا ہے یہہ بات دون موجب بادشاہ کے تعظیم کا ہے اور جو ناکارہ چیز کا نام لیکر کہیکہ بادشاہ ہمارے جو تیونکار کہوالا ہے تو دیکہہ لوکہ موجب بی ادبی کا ہوگیا اور قضا و قدر اللہ تعالی کا بہید ہے بہشت مین یہہ کہولا جاگا یہان دنیا مین کہتہر یعنی ٹہیک اسکی معلوم نہین ہوتی تو اسمین جہگڑا کرنا بدعت ہی اور اسمین سوچ کرنا منع ہے اور اوسکا ڈہونا واجب ہے اور اوسپر اعتقاد رکہنا برحق ہے اور بجہنا فرض ہے یہہ عقاید سینیر مین ہے ۴ گن تو تانہ گنونت ہے گنیا جدا گن ✣ آد انت پورا گنون ناندہ او سے رسی دہن ہا گن صفت کو کہتے ہین اور گنونت اور گنیا صفت والے کو کہتے ہین یعنی صفت اللہ تعالی کے صفت والا نہین ہوتی اور صفت والی سے یعنی اللہ تعالی سے صفت جدی نہین اول اور آخر اوسکے صفتیر اللہ تعالی کے قدیم مین عیب اور نقصان سے پاک ہین کہ ذات خدا کے قدیم ہے بیعہ اپنے تمام صفتون پورے کی تب کوئی نتہا جب بی اللہ تعالی ایسا ہے جانی تہا جیسا اب جانی ہے اور ایسا ہے دیکہی تہا جیسا اب دیکہی ہے اور ایسا ہی بولی تہا جیسا اب بولی ہے اور ایسے ہے قدرت رکہی تہا جیسے اب ہے اور ایسا ہی کاریگر تہا جیسا اب ہی اور کسیکی ہونی نہونی سے کم یا زیادہ اوسکے صفت نہین ہوتی **سوال** اور ایک قوم بیدین مین وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالے کی ذاتی صفتین کہ زندگی اور علم اور دیکہنا اور قدرت اور سننا اور بولنا اور ارادہ قدیم ہین اور صفتین فعلے کہ خالق و رزاق وغیرہ قدیم نہین ہین کیونکہ خدا خالق جب ہوا کہ پیدا کیا ہین اور پیدا نکرتا تو خالق کہان ہوتا اور ہین رزق ندیتا تو رازق اوسکا نام کہان ہوتا **جواب** کہ صفت اوسکے خالق بنانا اور رزاق بنانا قدیم ہے لیکن جب چاہا جب ظاہر کیا ہنالکن اور جو جب نتہا تو اب اوسے کسنی سکہا دیا اور جو کوئی یون کہے کہ اللہ تعالے مین فلانے صفت فلانی کام کیے سے ہوگئی ہے تو وہ کافر ہوا جیسے کوئی اچہا خط لکہے تہا تو نام خوشنویس تہا اب تصویر کہنچنے لگا تو نام مصور کہا گیا یعنے ایک چیز کو ایک چیز سے سیکہہ کر نام پایا اللہ تعالے پاک ہے اور اللہ تعالے سب گنون پورا قدیم ہے **مسئلہ** اور سات صفتین اللہ تعالے کی کا نام اہتا اور صفات ذاتنے ہے کہ اپنے ذات پر ہی مصروف کرتا ہے اور ہم پر بی مصروف کرتا ہے جیسے اللہ تعالے اپنے ہی کلام سنتا ہے اور ہماری بی سنتا ہے اور اپنے تئین بی دیکہتا ہے اور سہ

ہمکو بے دیکھتا ہے اور اپنے تئین بے جانتا ہے اور ہمکو بے جانتا ہے اور آپ ہی زندہ ہے اور ہمکو ہی زندہ
رکھتا ہے اور اپنے پر ہی ارادہ کرتا ہے اور ہم پر ہی ارادہ کرتا ہے اور آپ ہی بولتا ہے اور ہمکو ہی بولاتا
ہے اور آپ پر ہی قدرت رکھتا ہے اور ہم پر ہی قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور باقے
صفات کا نام صفات فعلی ہے کہ ہم پر مصروف کرتا ہے اور اپنی پر مصروف نہین کرتا جیسی خالق ہمارا
ہے اور اپنا نہین اور رزاق ہمارا ہے اور اپنا نہین اسیطرح تمام صفتون فعلی کو سمجھ لو اور صفات ذاتی
کے پہچانئے کہ اون صفتونکی ضد خدا مین نہین پائی جاتی جیسے علم کہ ضد اوسکے جہل ہے تو جہل خدا مین
نہین اور قدرت کہ ضد اوسکے عجز ہے تو عجز خدا مین نہین اسیطرح سب صفات ذاتی پر قیاس کر لو اور
صفات فعلی وہ ہین کہ جنکی ضد خدا مین پائی جاتی ہے جیسی رحیم کہ ضد اوسکے قہار ہے تو دونون
خدا مین ہین اور معز کہ ضد اوسکے مذل ہے دونون خدا مین ہین ایسے ہی سب صفات فعلی پر
قیاس کر لو لیکن صفات ذاتی اور فعلی سب قدیم ہین اور ہمیشہ باقے رہینگی **مسئلہ** جو صفت
اوسنے اپنے بیان کری اوس سے ملکہٹا کر کہی اور نہ بڑہا کر کہے کیونکہ اپنے صفتونکو اللہ آپ
ہے جانتا ہے عقل اور قیاس کسیکا وہان نہین پہونچتا اور جہان لگ حکم ہے خیال کر اور اوس
سے عاجز ہو کر اور تہک کر سمجھنا کہ تو وہم اور قیاس ہماری سے اونچا ہے جیسا کہ قول ابوبکر کا اَلْعِجْزُ

عَنْ دَرْكِ الْإِدْرَاكِ إِدْرَاكٌ

ترجمہ پاونی پاونی سے تھکنا پا دما ہے **مسئلہ** جس عبارت کر اللہ تعالی نے قران مین
اور پیغمبر نے حدیث صحیح مین مانو اور صفت اللہ تعالے کی بیان فرمائی ہین اوسے حرف کر رب
کے صفت کرے تو درست ہے اور جو اور عبارت کر بولی تو روا نہین بہا تو ین معنی ملتے ہی ہو ورہ
اللہ تعالے کی صفت قدوس کر کرو اور الکہہ اور نرنجن نرنکار کر کر نکرو اور اللہ اپنے بندون
پر محبت کرتا ہے کہو اور عاشق ہے مکہو اور اللہ تعالی کو جو آدکہو یعنی بہت بخشش کرنیوالا اور
سخے نکہو کیونکہ یہہ حرف صفت کی کہین قران اور حدیث مین نہین پائی اگر کوئی دلیری کر کر کہے
جو کافر نہو تو بدعتی اور گمراہ تو مقرر ہو جاویگا **مسئلہ** صفتین اللہ تعالی کی نہ آپ وہ ہے
ذات ہے اور نہ ذات سے جدی ہین اور خلق مین ذات جدی اور صفت جدی ہے جیسی لعینی
شخص کے بینائی جاتی رہے اور آنکھین قایم رہین اور شنوائی جاتی رہے اور کان قایم رہین اور قوت
جاتی رہے اور بدن قایم رہے اور زندگی جاتی رہے اور وجود قایم رہے اور کاریگر باقی رہے اور کاریگر
بہول جا کیونکہ اللہ تعالی نے اس وجود مین یہ چیزین بخشی تہے لیکن اور اللہ تعالی پاک ہے

عیب اور نقصان سے اور دونو مرتبہ برابر ہے اسم او صفت کیونکہ اوسکے اسم اور اوسکے صفت ایک ہے ہی اور اللہ تعالی کو صفت نہین بولئی کیونکہ کوئی کہے کہ مین اللہ کی صفت کو پوجون ہون تو روا نہین اور جو کوئی کہے کہ ہمارا اللہ تو اوسکے زندگی ہے یا علم ہے یا قدرت ہی تو یہہ نچاہیی بلکہ یون کہے کہ میرا اللہ زندہ ہے اور زندگی اوسکے صفت ہی اور میرا اللہ علیم ہے کہ علم اوسکے صفت ہے اور میرا اللہ قادر ہے قدرت اوسکے صفت ہے یاد عا مین کہی اے زندگی اے علم تو بڑا کہا یہہ خوب نہین او صفت اوس سے جدی بہی نہین کیونکہ جدائی دو چیز مین ہوتی ہے ایک چیز جا اور دوسرے رہ جاے جیسے مخلوق مین ہے اور یہہ اللہ تعالی پر سزاوار نہین کیونکہ صفت اللہ تعالی کے بہت ہین اور ذات اللہ تعالی کے ایک ہے تو گویا کہ غیر ہین اور جو دیکہین کہ دی صفتین اوسکے ہین اور وجود اوسکا علیحدہ نہین جو یون دیکہین تو عین ذات کی ہین اس سبب سے نہ اللہ کی صفت کو اللہ کہا جاتا ہے اور نہ اللہ سے جدی کہی جاتی ہین مسئلہ اور اللہ تعالی کے ایک صفت دوسری سے نجدی ہے اور نہ عین وہے ہی کیونکہ جو بینائی جدی کہین اور علم جدا کہین تو اوسکے جدی جدی مکان چاہیئے جیسے بندونکی آنکہہ مین مکان بینائی کا ہے اور کانین مکان شنوائی کا ہے تو اللہ کی ذات ٹکڑون سے پاک ہے اور ایک صفت دوسریکا کام نہین کرتی جیسے سننا دیکہنی کا کام نہین کرتا اس سبب سی ایک نہین تو معلوم ہوا کہ ایک صفت مین کئی صفت نہین اور ایک سی دوسری جدے ہے نہین اب سن کہ یون نکہا چاہیے کہ دو صفتین خدا کے آپس مین برابر ہین یا ایک طرح کی ہین یا کئی طرح کے ہین یا جدی جدی ہین کیونکہ یہہ سب صفتان نو پیدا چیز مین ہوتی ہین اور اللہ تعالی کے صفتین قدیم ہین اور قدیم کی صفت محدث کی سے نہین ہوتی غرضکہ صفتین رب کی بے مانند ہین باعتبار ذات کے ایک ہین کہ ایک ذات ربکی کئے صفتان ہین اور باعتبار تعلق کے بہت ہین کیونکہ رنگت کی دریافت کرنیوالی کا کام بینائی ہے اور آوازہ کی دریافت کرنیوالیکا کام شنوائی ہے اور ارادہ کی دریافت چاہنے سی ہوتی ہے وہ علم ہے تو ہر صفت کا جدا جدا تعلق ہے مسئلہ جانلے کہ اللہ تعالی کا نام رزاق تہا ازل مین اور روزی کہانیوالی اوسوقت نتہی اور اللہ تعالی کا نام خالق تہا ازل مین اور خلق نتہے اور آدمیونکی طرح نسمجہو کہ جب باسن بنائی جب کمہار کہایا اور قدمیت مین فرق نہین صفات ذاتی خدا کی مین او صفات فعلی مین کیونکہ جیسی اوسنے اپنے تئین ذاتے صفات کر سراہا ہے آیت اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ترجمہ یعنے اللہ کہ جو ہو چاؤن ہار سبکا ہے اور وہ زندہ ہے اور کارساز سبکا ہے ویسی ہے اپنے تئین فعلی

صفتون کر سراہا ہے آیت وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ○ ترجمہ یعنے اور
الله دیکھتا ہے بندونکو آیت هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ترجمہ یعنے الله
وہ ہے کہ جسنی اپنے علم مین ڈہولکر یعنے ٹہانکر مادہ کو پیدا کر صورت یا مدہ دی ہر چیز کی تو معلوم ہوا
کہ یہہ صفت فعلے الله تعالی کے قدیم سراہت ہے اور جو سراہنے والون پر موقوف ہوتی تو الله تعالے
اس صفت مین محتاج سراہنے والونکا ہوتا اور محتاج جگے صفت نو پیدا کی ہے **سوال** جو کوئی کہے
کہ پہلا یہہ صفت رکہی تو تہا لیکن بلایق اس سراہت کی تب ہوا کہ جب سراہا **جواب** یہہ بہی نقصان
ہے کہ بسبب کسیکے لیاقت کسے چیز کی پاوے اور الله تعالے پاک ہے عیب اور نقصان سے کہ اوسکے
صفات مین پلٹ ہو یا پہرت ہو یا پہلا اور ہو یا پچھلا اور ہو اوسکے مثال یون سمجھی کہ جیسی ایک
شہر مین پیرزادہ ظاہر تہا اب اوسنے کسب سُنار کا لیا تو اوسکا نام سُنار پلٹ گیا بلکہ یون سمجھے
کہ جیسے کوئی قدیم سے سونار تہا جب چاہا جب سونا گہڑا جو گہڑی تو سونار اور نا نہ گہڑی تو سونار اسیطرح
سب صفات پر قیاس کرے **مسئلہ** کہ الله تعالی کے صفات مین ترتیب روا نہ رکہی کہ ایک سے
دوسرے پہلی پیدا ہوئی تو جیسے بندونمین پہلے زندگی آوی اور پیچھی علم آوی اور پہر قدرت آوے
الله تعالی اس طور سے پاک ہے کیونکہ جو ایسے ہوتی تو صفات حق سُبحانہ تعالی کی بعضے نو پیدا اہو تے
تو جتنی مدت وہ صفت نہوتی اوتنے مدت وہ ناقص رہتا حق تعالی کے ذات قدیم اور پاک ہی عیب
اور نقصان سے **مسئلہ** اور الله تعالی کے صفات کو خلق کے صفات پر قیاس مکری کیونکہ الله تعالے
کے دانست یعنی علم ایسا ہے کہ جانتا ہے حقیقت سبہونکی اور کل تمام چیز کا اور ٹکری سب چیز کی
اور ظاہر سب چیز کا اور باطن سب چیز کا اپنے ذاتی علم سے کہ جسکی اول کا اور نہین یا عدہ آخر کا اور نہیں
اور ہمارا ایسے دانست نہین ہے کہ ہم لوگ اسباب سے بعضی چیز جانتی ہین بعضی چیز ہاتہہ سے جانتی ہین
جیسے نبض اور بعضی چیز آنکہہ سے دیکہہ کر جانتے ہین اور بعضی چیز کان سے سنکر جانتے ہین اور بعضی چیز کا
ولین تصور یا مدہ کر جانتے ہین جو چیز کہ خدا یا مدہ دے **مسئلہ** قدرت الله تعالی کے قدیم ہے بی اسباب
اور شریک کوئی ساجہی نہین چاہتا اور قدرت بندونکی بعضے چیزون پر جو ہے وہ اسباب سے ہی یعنی
کہاتی پاس بسولے بن گہڑا نجا اور نویسندہ پاس قلم بن لکہا نجا اور آنکہہ بن درست دیکہا نجا اور غیرکے
مدد بن کام نہوا اول خدا کی مدد ہو تو سب کچہہ ہو اور بندونکی ایک ردگی مین دیکہو کہ کیا کیا اسباب لگکر
کے ہاتہہ سے ہو تو ہاتہہ مین آدی **مسئلہ** اور دیکہنا الله تعالی کا اور سنتا کہ دیکہتا ہے رنگ اور صورت
اور شکل کو نظر پہلے پنے سے بی اسباب آنکہہ کے اور سنتا ہی جدی اور ملی باتین اپنے شنوائی سے کہ صفت

قدیم اوسکے ہے بی اسباب کان وغیرہ کے اگرچہ یہہ سنے اور دیکہین چیزین اب پیدا ہوئی ہین اور ہم
لوگ جو دیکہین ہین رنگ مختلف اور صورتین آنکہہ سے کہ جیسے بینائی خدانی رکہے ہی اور سنتے ہین
کان سے کہ ہمارے بدنین خدانی پیدا کیا ہے باتین کہ بتائی ہوئی ہین بیت جدا ہوئی نہین
نام سے نامی رکہہ دل بوجہہ + حام لئے سے آجلڑہی نامیکے چیت سوجہہ + یعنے نانو نانو والے سے جدا
نہین وہ بے نام ہے اور وہ بے نام والا ہے اور ہمین علما راہل سنت اور جماعت کی تین مذہب ہین
کہ حضرت ابو شکور سلمے فرماتی ہین کہ نام مثال صفت کی ہے کہ نام والی سے جدا نہین ہے اور ہے بی اگر جدا
کہین تو کسیکا ایمان درست نہوتا کیونکہ جب کوئی کہے ہی کافر کہ مین اللہ پر ایمان لایا تو مسلمان ہو
جاتا ہے اگر نانوین اللہ نہوتا تو غیر ہوتا اور غیر پر ایمان لاونی سے مسلمان نہوتا اور جدا اس دلیل سے
ہے کہ اللہ جو زبان سے بولا یا کاغذ پر لکہا تو یون نہین کہا جاتا کہ اللہ ایسا ئی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اہم
صفات ذات کی ہمین نانو والا ہے اور نانو صفات فعلی کے جیسی خالق و رازق سو ذات ہین اور نہ ذات
سے جدی ہین اور مصنف قصیدہ امالی کہ محمد اویسی ہین قدس اللہ سرہ وی یون کہتی ہین کہ نانوین
نانو والا ہے اور جدا نہین اور ایک مذہب باطل والے کہتی ہین کہ اگر نانوین ذات ہوتا تو آگ کا نانو
لینے سے مونہہ جل جاتا اونکا جواب دیتے ہین کہ نانو وہ چیز ہوتی ہے کہ جو اوسکے ذات ہے اور زبان
سے کہ جو بولتے ہین وہ بولاونا ہے اس بولی کر اور کاغذ پر جو لکہتی ہین وہی حرف ہین کہ انسے وہ نام معلوم
ہوجاتا ہے یعنے اواز سے اور اُس حروف سی اور اس نانو والیکے کہ جسکا نام ہے اونسے دریافت ہو لئے
چت پر بوجہہ آجاتی ہے والا نہ یہہ حرف اور اواز کچہہ اور ہے اور شعلہ مین اگ بینا کچہہ اور ہے سمجہہ لے اور
ایک اور بی بات یہہ ہے کہ مسلمانون کے نزدیک یہہ ہے کہ نام نامی سے جدا نہین ہوتا یعنے اللہ
جسکا نام ہے وہی ہے اور پر اللہ کا نام کسیکے رکہنی سے نہین آوتا اخلاف کفار کے وی کہتے ہین کہ جیسے
کنہیا کو بہی کنہیا کہین اور جس پتہر پر ہم نام کنہیا کا رکہین تو وہ بہی کنہیا ہوجاتا ہے کیونکہ اسپر نانو
کنہیا کا اگیا بیت نہین کسے رہے بیج جڑ نکانہ گسہونال ہتہکی نہ سارا نشکل دہڑ دہموں پک غبال +
یعنے بیج جڑ سے مراد ہے جو ہرا اور جو کسے پر ٹک رہا ہو اوسے عرض کہتے ہین اور رکہی وہ کہ آونا
پیدا ہوا اور سارا دہ کہ جسکے سب ٹکڑی ہون اور شکل صورت مشہور ہے اور دہڑ تن کو کہتی
ہین یعنے اللہ ان سب سے پاک ہے یعنے اللہ تعالے کی نسبت کسے شے سی ایسی نہین کہ جیسے
جڑ پر درخت بہوت بہوت بڑہ جاتا ہی اسیطرح خدا بی بڑہ گیا ہو اور اللہ تعالی کی ذات پر ایسے
اپنی تئین یا اور کسے کے تئین اگا جانے تو کافر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کسے پر ٹک کر

ظاہر نہین ہوئے جیسے رنگ اور بو اور مزہ یا کپڑی پر سفیدی یا بال پر سیاہے کہ اوس سپیدی
اور سیاہیکو جدا بدن نہین لیکن کہ کپڑی یا بال کے ساتہہ رنگ ہے اسطرح ساتہہ کسے چیز کے خدا
کو سمجہنا کفر ہے اور اپنے ہونی اور رہنے مین محتاج کسیکا نہین بلکہ اللہ تعالے کی ہستی ہے کہ آپ ہے
آپ ہے اور سب اوسکے کئی ہین اور جو کوئی خدا کو تہوڑا سمجہے یا تہوڑی چیز کو خدا سمجہی تو کافر ہوا اور جو
کوئے کہے کہ ہمارے مین بی ایک ذرہ خدا کا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا کے ٹکڑے سمجہے تو کافر ہوا
اور اللہ تعالے پاک ہے عیب اور نقصان سے اور بعضی بیدین کہتے ہین کہ بولتا خدا ہے یہہ کفر ہے
اگر یہہ روح خدا ہو تو جتنے قالب ہون تو دیتے ہے خدا ہوتی اور بار کہے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کے نور سے جدا ہوا ہے یہہ منع ہے کہ جو چیز جدا ہو جائی ہے جیسی دریا سے بوند اگر جدی ہو جا
تو دیتا دریا سے نقصان ہوا اور جسمین نقصان ہو وہ خدا نہین ہوتا بلکہ نور محمدی حضرت کا پیدا
ہوا حق کے نور سے اور پیدا ہوا جہان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے اور
بعضے گمراہ کہتے ہین کہ تمام عالم ذرونسے پیدا ہوا ہے تو وہ ذرہ خدا ہین تو اس یقین سے وے
کافر ہوئی اور یون نہین سمجہے کہ یہہ ذرہ کسنی بنائی اور کسنی اونہین اکٹہا کر کر بدن بنائی یا آپ
سے آپ جمع ہو گئے اگر کوئی دوسرا جمع کرنیوالا ہوتا تو وہے خدا ٹہرتا اور جو آپ سے آپ
جمع ہو جاتی تو یہہ بات عقل مین نہین آوتی کہ بغیر بناونیوالے کی اگرچہ مادہ سب ہر چیز کا
حاضر ہو تو بغیر کاریگر کے چیز نہین بنتے اور یون نہین سمجہے کہ کسنی ذرونکو پلٹ کر بدن بنائی
اور بدن پر زوال ہے تو ذرہ خدا نہوئی اور خدا وہ ہے کہ جسنی ذرونکو پلٹ کر بدن بنائی اور
بدن کو پہر خاک مین ملایا مسئلہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ تمام عالم ذات خدا کے ہے یا فقیر
ذات خدا کے ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کے ذات بے عیب اور بی نقصان اور بی زوال ہے اور آدمی
اور سب خلق مین یہہ چیزین موجود ہین اور خدا کو سب باتکا علم ہے اگر یہہ بہی خدا ہین تو اونکو
اپنا علم کیون نہین اور اگر ہے اور معلوم نہین ہوتا تو عاجز ہوئی مسئلہ اور بعضی کچہہ تہوڑے
سے عالم کو خدا کہتی ہین کہ جیسی درختونمین تفاوت اس یقین سے بی کافر ہوتی ہین کیونکہ خدا کو عالم
کہنا یا عالم کے بیچ مین کہنا یہہ دونون باتین کفر ہین کیونکہ خدا کو ایک جگہان کی اشارت کر کر بتانا
کہ یہان ہے یہہ کفر ہے بلکہ یون سمجہکہ جب زمین اور اسمان اور عرش اور کرسے اور آدمی اور جنات
نتہے تب بی خدا تہا نہ کا ہین پر تہا اور نہ کسی مین تہا اب بی ویسی ہے ہے نہ کسی مین ہے
اور نکسے پر ہے کیونکہ محتاج جگہ کا وہ ہو تو لائق خدا ئیکے نہو اور خدا کو کسیکے شکل کہنا یہہ کفر ہے

کیونکہ صورت عالم کو صورت بانذ ہینوالا تو اللہ ہے اور خدا کا حد باندہینوالا غیر کو سمجھنا یہہ کفر ہے جیسے بعضی گمراہ کہتے ہین کہ خدا کی صورت ہمارے پیر کی سے ہی یا ہمارے معشوق کیسے ہے تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالے کی ذات وہم اور قیاس سے برتر ہے اور جو چیز وہم اور قیاس ہمارے مین آوی وہ پیدا کیا خدا کا ہے اور پیدا کیا خدا نہین ہوجاتا ۵ رب کا ناپیدا کیا اوس کا کہا قران ہے سب علمونکا لکھہ دیا اوسکے بیچ بیان ۴ حضرت قرآن شریف اور کتابین اور صحیفہ بول یعنے باتین اللہ تعالی کے ہین اور اللہ تعالے نی پیدا کرن نہین جو کوئی کہے کہ کلام اللہ کی اللہ تعالی کے پیدا کرے ہوئی ہے تو کافر ہوا کیونکہ بات صفت ہے بولنی والیکے اور نپے صفت پیدا کی ہوئی نہین ہوتی یہہ مذہب تمام اہل سنت اور جماعت کا ہے کہ اللہ تعالے بولنے والا ہے بولنا اوسکا قدیم ہے اور کبھی ایسے نہین ہوگے اور نہوگے کہ اللہ تعالے بولنے والا نہو اور سب خلق اگر ایک مرتبہ اکٹھی ہوکر پکارے تو سبکو جواب دی اور سبکے سنے اور سبکو دیکھی اور ایک کام سے دوسیرکی طرف مشغول نہو اور جو کلام نہو تو گونگا ہو یہہ نقصان ہے اور اللہ تعالے کی سب صفتین کمال ہین اور نقصان سے پاک ہین تو معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کے ہے اور نو پیدا صفت قدیم کے نہین ہوتے **سوال** بعضے بدمذہب کہتے ہین کہ اللہ تعالے بولتا ہے اسطرح کہ کلام کو پیدا کرنیوالا ہے یا بنانے والا ہے **جواب** سن کہ اللہ تعالے اپنے ذات اور صفات پیدا نہین کرتا اگر خدا بنا وینوالا ہو تو وہ شخص کوئی اور ہوکہ جسنین بنا وی اور اللہ تعالی فرماتا ہے **آیت** اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنَاهُ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَكُوْنُ ۝ **ترجمہ** یعنے نہین کہنا ہمارا مگر واسطہ جس چیز کے کہ جسوقت ارادہ کرین ہم تو یہہ کہین کہ ہوجا پہر جیسے ہوجاوے تو ہر چیز کہ پیدا ہوتی ہے حکم خدا کے سے ہوتی ہے اگر خدا کا کہا پیدا کیا ہو تو کوئی اور خدا چاہیے کہ خدا کے بول کو پیدا کرے اللہ کے پناہ ایسی اعتقاد سے اور جو کوئی کہے کہ خدا نی اپنا بول اپ ہے پیدا کیا ہوگا تو اس کہنے سے معلوم ہوا کہ خدا پہلے بول نجانی تہا مگر اسبین یہہ بات سمجھی جاتی ہے کہ کن کے حرف کو مخاطب چاہتا ہے کہ جسے کہی اور سب خلق نے لفظ کن سے ظہور پایا تو مخاطب کن کا کون ہے **جواب** شاید کہ لفظ اردنا لفظ کن سے پہلی فرمایا ہے یعنی جو شئے کہ ارادہ قدیم اپنے سے چاہ رکہی تہے کہ ہم عدم سے اوسے پیدا کرینگے وہ ارادہ کری ہوئی جنہیں مخاطب ہوا اب معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کی ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے **آیت** وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَكْلِيْمًا **ترجمہ** یعنے کلام کرے اللہ تعالے نے موسے سے کلام کرنی کر اور فرمایا ہے

آیت حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ ترجمہ تا کہ سنے کلام اللہ کے اور پیغمبر خدا کے حضرت امیر المومنین امام حسن و امام حسین رضے اللہ عنہما کو فرماتی حدیث اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ ترجمہ یعنے پناہ چاہتا ہون مین تم دونو نکے ساتھہ کلامون اللہ تعالے کی کہ جو پوری ہین تو معلوم ہوا کہ اور سب کے کلام ناقص ہین پیغمبر خدا ناقص کے کب پناہ چاہتے مسئلہ قرآن مجید کہ شان اوسکے بلند ہے مصحفون مین ہماری ہاتہون سے نقش اور شکل کلمونکے کر لکہا ہے اوسکو قرآن کہتے ہین اور تصور معنون کیسے اور خیالون لفظون کے سے دلین دہرا ہے اوسے حفظ کہتے ہین اور ہماری زبانو پر بلباس حرف ہجونکے پڑہا ہے اسے پڑہنا کہتے ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر واسطے حرفون مرکبات یعنی ملے حرف اور مفردات یعنی ایک ایک حرف کی کے حالتو نمین اوترا ہے مسئلہ بول جو قران کو ہم بولتے ہین یہہ مخلوق ہے اور یہہ لکہت قران کو لکہتے ہین یہہ مخلوق ہے اور جو دلین یاد جو لفظ اور حرف کے تصور ہین یہہ سب نو پیدا ہین مسئلہ اللہ تعالی کے کلام حضرت اللہ نی پڑہا قران مجید نو پیدا نہین ہے قدیم ہے وہ نہ ہوا اور نہ مصحفون مین گہل رہا ہے نہ ہشیارا تون مین آوے نہ لکہنی مین آوی تو یہہ سب لکہنا او پڑہنا بیان ہے اوس کلام کے کیونکہ اللہ تعالی کے بول کے آواز اور طرف نہین ہے کیونکہ آواز مونہہ اور زبان سے ہوتی ہے اور اللہ تعالے پاک ہے مونہہ اور زبان سے ایک تشبیہہ بلا تشبیہ دیکہو تو کوئی آدمی غزل پڑہے بالحان مخارج حروف اور ارادہ معنا اور سوز دل اور کلام خوش جو حاصل ہے اب جو چاہئی کہ کسے ساز سے مثل نفیری یا چنگ یا سارنگے یا ستار یا قانون کہ ساخت اوسکے ہے اوس سے اوس غزل کو ادا کر دادی تو کوئی مناسبت اوس سازکے آواز کو اوس غزلخوان کے آواز سے نہین مگر تشبیہ الحان کے ساز مین ہے خدا کی پیدا ئیش مین یون ہوتا ہے اگر وہان ہو تو کیا عجب ہے مسئلہ اللہ تعالے نی قران مجید مین ذکر حضرت موسی اور فرعون کا او پیغمبرون کا اور شیطان کا جو ذکر کیا ہے اگرچہ ذکر پیدا ئیش کا ہے لیکن کلام خدا کی قدیم ہے نو پیدا نہین مسئلہ اور کلام پیغمبرونکے اگرچہ خدا سے ہوئی اور کلام سب فرشتونکے نو پیدا ہے اور پیدا کری ہوئی ہے اور کلام اللہ جو اللہ بولا ہے بی جہت اور بی صورت ہے اور جب ہماری مونہہ سے بولا گیا تو صوت بی اور جہت بہی ہوئی مسئلہ قران مجید اللہ تعالے کا کلام ہے حقیقتاً مجازاً نسمجہی مانند اللہ کے ذات کے قدیم ہے مسئلہ اور حضرت موسے نی مقرر کلام اللہ تعالے کی سنے آیت وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا سوال کوئی کہے کہ بنا آواز بے کہین بول ہوتا ہے

جواب الله تعالے کے پیدائش مین یہہ ہوتا ہے جیسے کوئی چیز رکھہ کر بھول جا اور پہر جا بجا تک
اوسکے دلمین یاد آتے ہے کہ فلانی جگہ دہری ہے نہ دیکھہ تو اوس بھول مین اواز نہین آئی اور کوئی طرف
بہے معلوم نہین ہوئی اور حالانکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہے تو کیا عجب ہے کہ خدا تو اوسکا پیدا کرنیوالا ہے
اوسکا ملال بے آواز اور بے جہت ہو **مسئلہ** قران شریف سب کہ مشہور ہے اوترا ہے حضرت محمد صلی
الله علیہ وسلم پر آیت آیت کر خواہ آیت رحمت اور خواہ آیت عذاب سب کلام خدا کی ہے خواہ مدح والیون
کے یا ذم ذمیمون کے یعنے بورائی بوردنکی ساری فضیلت مین برابر ہین فضیلت لفظی اور
معنوے مین کچھہ فرق نہین ہے لیکن بعضے آیتونمین دوسری فضیلت ہے ذکر کی اور مذکور کے جیسے
آیتہ الکرسے کہ ذکر تو کلام خدا کے اور مذکور اوسمین اپنے عظمت اور جلال اور اپنے صفتین کہ مخصوص اوسکے
ذات کو ہین وے بیان فرمائی ہین اور بعضے آیت مین ذکر کے فضیلت ہے یعنی کلام خدا کے
ہین جیسی سورہ تبت کہ مذکور کفار ونکا ہے یا بیدینونکا ہے ایسی ہے کہ صفات کہ نانو اللہ تعالے
کے خواہ ذاتے ہین یا صفاتی ہین ایسا ہے **اَللّٰهُ وَاحِدٌ اَلْاَحَدُ** دیا ہی **لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ**
الْحَمْدُ وے ہی یا **دَرَّاقٌ** یا **وَاسِعٌ** ایک کو دوسری پر فضیلت نہین
برابر ہین کیونکہ کلام ایک ہے اور اوسکے کمی زیادتی کا کام نہین **مسئلہ** تمام علم قران شریف
مین الله تعالے نے بہر دئے ہین سو اول معنے کلام الله کی حضرت محمد رسول الله نے خوب سمجھی تو
اونہون نے بیان فرمایا قران کو اور حدیث کو اور بعضے حدیثون کی معنے قران سے پاوین
اور بعضے کے بنا دین تو **آیت** **وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ**
عَنْهُ فَانْتَهُوْا **ترجمہ** یعنے اور جو لاوی تمہین پیغمبر تمہارا سو وہ لو اور جو منع کری
تمہین تو اوس سے بچ رہو تو اوس پر عمل کرین اور بعد پیغمبر کے اصحابون نے قران کو اور حدیث
کو خوب سمجھا اور اونکے بعد دین کے امامون نے خوب سمجھا اسیواسطہ کہتے ہین کہ شریعت ہمارے
چار سے ہے قران اور حدیث اور اجماع اور قیاس جو کوئی انسے منکر ہو بیشک جاتو وہ کافر ہوا کیونکہ
جو کچھہ اونہون نے کہا ہے موافق قران اور حدیث کی کہا ہے اور جو کوئی اونکے خلاف اور غیر طرح معنی
قران کے اور حدیث کی بیان کری تو وہ کفر مین پڑی اور پیغمبر خدا فرماتی ہین **حدیث** **مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ**
بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ **ترجمہ** جو کوئی تفسیر کری قران کے اپنے عقل سے پس تحقیق کفر مین پڑا
اور امامون دینکے نی کوئی معنے قران کے چھوڑی نہین کہ جو کسیکو خلاف کے امید رہے **مسئلہ بہشت**
الله صاحب چیز ہے ویسی چیز ملکو ہ خالے اوسکے ذات سن دسو وسوسا سون ہو الله تعالے جیسی

اور بعضے کہتے ہین کہ چیز ملکہو اللہ تعالے کو کیونکہ اللہ تعالے نے اپنے تئین شئے کرکر نام نہین لیا بلکہ کہا ہے سب سے پہلی اللہ تہا اور کچہہ شئے نہی جواب معلوم ہوا یہہ جو اللہ تعالے نی کہا ہے کہ اللہ تعالے تہا اور جو چیز ملکہو تو نا چیز ہو یہہ بے ادبی ہے اور اوسکے سواے کوئی ایسا نہین جو کسیکو خدا کے پیدا کئیے ہین اللہ تعالے سے تشبیہ دیوے کہ اللہ اسطرح کا ہے تو کافر ہوا اور دسون دساسون یعنے داہنے اور بانوین آگے اور پیچہی اوپر اور نیچے چارون کونے ان سب سے پاک ہے اور یون ملکہی کہ اللہ تعالے کوئی سے چیز سے کوئی سے دسا کے طرف ہے اگر کہی تو کافر ہوا بیت عرش فرش پر بیچ مین کری جو چاہی حال پٹکن ملن اور کہل رہن پاکی کا کر خیال ہ یعنی چاہا عرش پر اور چاہا فرش پر یعنی زمین پر یا تحت الثری پر یا بیچ مین چاہے سو کری حاضر اور ناظر اور قائم اور دائم ہے کسی چیز پر ٹکنی سے جیسی آدمی زمین پر ٹک رہین ہین اور ملنی سے جیسی گوشت ہڈیون سے چپ رہا ہی اور کہلنی سے جیسی بو اور مزہ اور پانی مین تباشہ کہل جاتا ہے اللہ تعالی ان سب سی پاک ہی اب سی پہلی مذکور تہا صفات واضح کا کہ جنکے معنی واضح ہین کچہہ حاجت کسیکے شبہ کہو لنکے نہین جیسے اللہ تعالی کے صفات ہین قدرت اور کلام اور علم بنا سمجہائی سمجہہ آجاتی ہین اور بعضی صفات ایسے ہین کہ قرآن اور حدیث مین پائی گئی ہین کہ اگر ظاہر پر سمجہین تو کسے سی تشبیہ اللہ کی صفت کی سمجہی جاتی ہے تو یہہ کفر ہے اور جو تاویل کرین اسکی یعنے مرادی معنے لین تو بہی نہین بنتے جیسے اللہ تعالے نے فرمایا ہے آیت خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ترجمہ یعنے پیدا کیا آسمان اور زمین پہر جا لگا عرش پر اور اللہ تعالی فرماتا ہے آیت یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ترجمہ یعنے اللہ کا ہاتہہ اوپر ہاتہہ اونہونکے اور فرماتا ہے آیت اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ترجمہ یعنے جدہر کو مونہہ پہیرو اودہر کو مونہہ اللہ کا ہی اور فرمایا ہے آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ترجمہ یعنے ہین ہم بہت نزدیک ہیون اوسکے طرف جان کی رگ سے بہی اور فرمایا ہے آیت وَاللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ترجمہ اور اللہ تمہارے ساتہہ ہے جہان تم رہو اور ایسے آیتین اور حدیثین جو ہین اونکے معنے اگر ظاہر پر دیکہین تو آدمیونکے ساتہہ تشبیہ ہو جاتی ہے اور یہہ کفر ہے کیونکہ ہاتہہ اور چہرا اور ٹکنا اور ساتہہ ہونا اور نزدیک ہونا یہہ سب جسم سے تعلق رکہتے ہین اور اللہ تعالی جسم سے پاک ہے اسکو ظاہر پر دیکہین تو کفر کا ڈر ہے

دیکھین تو کفر کا ڈر ہے اور جو مرادی معنے لین تو بہے نہین بنتے کیونکہ ہاتھ کو قدرت کہین
تو اللہ تعالے فرماتا ہے آیت بَلْ یَدَاہُ مَبْسُوْطَتَانِ ترجمہ بلکہ دونون ہاتھ اوسکے
کہلے ہین تو دو قدرت نہین ہوتی اور جو قوت اور قدرت کہین تو اللہ تعالے نے شیطان لعین
کو فرمایا کہ تجہکو کیون نہین سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا آیت لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ
ترجمہ یعنے جسی بنائے اپنے ہاتہون پیدا کیا اگر یہان معنے ہاتہو نکے قوت اور قدرت لین تو حضرت
آدم کو کیا فضیلت ہوئی کیونکہ شیطان کو بہے اللہ تعالے نے اپنے قوت اور قدرت سے پیدا
کیا ہے تو دونو نہ بنی اسیطرح ٹکنا ہے اگر عرش پر خدا کو ٹکا جسم کا کہی تو کفر ہے اور جو ٹکنی سے مراد
غلبہ اور قدرت ہو تو ثم استوٰی مین حرف ثم کا ہے اور ثم چاہیے ترتیب کو اور ترتیب خدا کی صفات
مین ممکن نہین کیونکہ جب زمین آسمان نہین پیدا کری تہے تب کیا غلبہ اوسکا عرش پر نتہا اب
جو فراغت پائی تو کیا اب آسمان زمین پر غلبہ نہین ہے تو خصوصیت عرش کے کا کیا موجب ہے
نہ بنے اور تجلی استوائی کہ مخصوص عرش پر ہے اوسکے کنہہ کا خدا ہی علم ہے کہ کیا چیز ہے لیکن
جو یون سمجہے کہ عرش تک مکان ہے کسیکو منطقہ ٹکنے وملنے وگہلنے کا ہو تو عرش تک ہے اور
عرش کے اوپر لامکان ہے تو ذات خدا کے اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے یعنے ان سبکو زمین آسمان عرش
کرسے کو پیدا کیا پہر جیسی قدیم تہا ویسی ہے دایم ہے ان سے کچہہ احتیاج نہین تو ہوسکتا ہے
اور نزدیک ہونا اور ساتہہ ہونا یہہ ساری صفات ہین اللہ تعالے کے اوسکے ظاہر معنون
پر ایمان رکہیا در کسطرح کی ہوگی اور کیونکر ہوگی اس خیال سے تو بری کیونکہ اللہ تعالے کی
ذات بمعہ صفتون بیچون بچگون بے شبہ بے نمون ہے کیونکہ کوئی خدا سا نہین اور کسے سا
خدا نہین اور عقل اور قیاس ہمارے اوسکے پیدا کئے ہوئی ہین اسین وہ سماتا نہین یعنے جو خطرہ
ہماری دلین بندہا ہے وہ اللہ تعالے کا پیدا کیا ہے وہ خود کیونکر ہوا اور ان ایتون اور حدیثو نکو
متشابہات کہتے ہین کیونکہ یہان بہولا پڑتا ہے نکتہ قریب کہتے ہین نزدیک کو اور اقرب کہتے
ہین نزدیک ترکو تو آدمی بعض قریب کو دیکہہ سکتا ہے جیسی اپنے ہاتہہ پاؤن اور بعضے ایسا نزدیک
ہو کہ جو سامنے آنکہہ کے ہو اور بینائی کو دکہلائی ندی جیسے آنکہہ کے بینائی آنکہہ کے
آنکہہ کے پیر دیکو نہین دیکہتے مگر قیاس سے کہ اور کے دیکہہ کر اپنے اوپر قیاس کر لیا کہ ہمارے یہہ ایسی
ہے ہے اور جان اپنے قریب ہے اور دریافت نہین ہوتی پہر آپ فرماتی ہین کہ ہم اس سے
یہہ تم سے نزدیک ہین تو دریافت کیونکر ہو مگر جان کہ تن سے نزدیک ہے اوس سے ایسا

مشغول ہو رہا ہے اور تیرا مالک تو اوس سے بہی نزدیک تر ہے اوس سے مشغول کیون
نہین ہوتا جیسے بدنکو جان پیارے ہی ایسا پیار اللہ سے جانکو چاہیے اور بعضے حدیثین اور
اور آیتین ایسی ہین کہ جو صفتین خدا کے نہین لیکن اوسکے معنو سے اشارت طرف معنی صفات کے
مشابہت رکہتے ہین اور عرب مین استعمال اسطرحکی باتو نکا پایا جاتا ہے تو اوسکے معنے ظاہر پر سمجہنی
سے قباحت شباہت کی آتی ہے اسیواسطے اوسکے مرادی معنون پر یقین ہوا چاہیے جیسی پیغمبر خدا
اللہ تعالے کی طرف سے کہتے ہین حدیث مَنْ اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً ترجمہ
یعنے جو کوئی آتا ہے میری چال چال آتا ہون مین اوسکے طرف دوڑتا یعنے جو کوئی ہمارے
رضا واسطے کچہہ عمل کرتا ہے کہ اوسکا نزدیکی ہو جاؤن تو جتنا کہ وہ اپنے کوشش اور عمل سے
نزدیک ہوتا ہے اس سے کئی گناہ اپنے فضل اور کرم سے بخشدیتا ہون بیت صورت کیسے سے
نہین اور یہی کیسے بجان ✦ جو کچہہ اوسکے چہوٹا ہے اوسکا کیا پہچان ✦ یعنے اللہ تعالے کو
کیسا سمجہے جیسی کوئی کہے کہ اللہ تعالے میری پیر کے طرح کا ہے یا آدمیکے صورت ہے یا اور کسیکے
صورت بتادی تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالے کی مانند نہین کوئی جیسی اللہ تعالے فرماتا ہے
آیت لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ترجمہ یعنے نہین ہے مانند اوسکے کوئی شئے کیونکہ اوسکے
صورت نہین جو کہ صورت خدا کی کسے سی جانی سو کافر ہوچکا بیت کبہی ساوہ ہی نہین ویسا کوئی
نہو ۱۱ مددگار سب کام مین اوسے نجانیے کو ✦ یعنے کوئی ویسا نہین یہان تک کہ کسی مین تشبیہ
اور نمونہ کے قدر ہے کچہہ بات نہین پائی جاتی تو اوسکے کام بہی ایسے نہین ہین کہ کسی پر از روے
احتیاج کے حاجت پڑی اور جو کوئی اللہ تعالی کو سوتا یا اونگہتا یا جاضر یا شباب یا بیٹ
یا سر یا بال یا کلیجہ یا پہیپڑا یا گوردا یا انترہی یا لوہو یا ناک یا ہڈی یا آنکہہ یا سینگ یا پیر
یا ناخون یا بہولنا یا جو خوبی مخلوقات مین ہے یا درمیان مخلوقات کی ہے سوئی بتادی یا
سمجہے تو کافر ہوا یا بہرا یا کان یا عیب یا دہنت یا جاڑ یا حلق یا جو کچہہ یا پنجہ بتادی تو کافر ہوا اور
اوسکے کام کسیکے مدد پر موقوف نہین اور جو کسیکا اٹکا ہوتا تو نقصان ہوتا یہہ بات لایق خدا
کے نہین معلوم ہوا تو جو کوئی کہے کہ خدا کا کام فلانی فلانی شخص بنا ن اٹک رہا ہے تو کفر مین پڑا
یا کہے جو کام خدا کے ہین وے اللہ تعالی نے اور کسیکو بانٹ دئی ہین اور اللہ تعالی بیٹہا تماشا
دیکہے ہے جیسی کفر کے لوگ کہتے ہین کہ مینہہ راجا اندر سے ساوی ہے اور دودہ کیو اسطی گوردہن
کو پوجتے ہین اور لڑکے بالون کے واسطے پیرون اور پیغمبرون کو مناوتے ہین اور

اور چیچک کے واسطے سیدہ مشانی اور جامدای کو مناویں ہین اور میرے تاریخ کو جو چاند دیکھہ
لین تو سواپہر کا روزہ رکہا کرتے ہین گڑ اور بہونی کہچڑی سے افطار کرتے ہین اور لال پرے
اور سیاہ پہری اور سفید پہری اور زین خان اور شیخ سدو کو مناتی ہین اور آنکھہ دکہنی کے واسطے
او تون کو پوجتین ہین اور جو خدا کچہہ بند کری تو بی بے مشکل کو اور بے بی کیلے کو مناوین ہین اور
دوستونکی جدائی کیواسطے بی بے صدق کو مناوین ہین اور واسطہ تکلیف کے. بی بے دستی
کو اور بی بے سکرای صلاح کو مناوین ہین اور واسطہ مراد کے. بی بے صدق مراد کو مناوین ہین اور
واسطہ جلد حاجت برآنیکے بی بے ست پہرت کو اور بی بے بالے کو مناوین ہین یہہ سب شرک ہین
اور خدا کسے آزار کو اور کسی مشکل کو جب چاہیگا تب آسان کریگا ان پر کچہہ کام خدا کا اٹک نہین
رہا ہے نیک اور بد اور مومن اور کافر اور آدمی اور فرشتہ اور پیغمبر اور پیر اور فقیر سب محتاج خدا
کے ہین اور جو کوئی اپنے کام مین اوروں کیلیے مدد چاہی تو خود محتاج ہے اور کسیلیے کیا مدد کریگا لایق
خدا ہی کے نہین جیسی ہندو رام کے قصہ مین کہتے ہین بیت مدد گار سبکا وہے جسکی باپ نہ ما
جورو اور اولاد سے. بی پرواہ خدا ہا نیک اور بد اور مومن اور کافر اور آدمی اور فرشتہ اور پیغمبر اور
پیر اور فقیر اور حیوان اور پنکہیرو اور جنات سبکا مددگار خدا ہے کسیکی قدرت نہین ہے کہ جسکو
وہ مدد ی اوسی غیر کوئی دیوی اور جسکو خدا دیوی کیا طاقت ہی کسیکو کہ اوسی منع دیوے
اور کتنے بیدین کہتے ہین کہ خدا ہمین دیکھائی نہین دیتا تو جنکو ہم پوجتین ہین یہہ خدا کے
آگے ایسے ہین کہ جیسی چوبدار اور متصدی بادشاہ کے ہوتے ہین تو جو کوئی متصدیون
سے ملا ہے تو اوسے دربار کا ڈر نہین جواب اونکا یہہ ہی کہ چوبدار اور متصدی اون
ناقص بادشاہونکی ہوتی ہین کہ جنہونکو یہی خبر نہین کہ باہر کون کہڑا ہے اور اللہ وہ مالک ہی کہ
جیسی دلسے پوچی وہ جانی اور جو تیری دلمین ہے ابہی اوپچی نہین وہ بہی جانی ہے اور جو آگے
کو اوپچی گے وہ سب جانی ہے اور جو تو کرے سو وہ دیکہی اور جو تو. بولے سو وہ سنی اور
جو او سکے دیکہتی اوسکے بندونکو اور. جو مخلوق اللہ کے ہین اور محتاج اللہ کی ہین پوجا تو
وہ مخلوق کا پوجنی والا ڈوبا اور خدا سے چہپ کر متصدی اور چوبدار سے کہان مصلحت کریگا
اور کوئی تجہی بنا خدا کی جلائی کیونکر جلا دیگا جو یہہ کفر شرک کریگا اپنا ایمان کہو کر بیٹہہ رہیگا اور اللہ تعالے
پاک ہے کہ وہ کسیکا بیٹا نہین ہے کیونکہ بیٹا وہ ہوتا ہی کہ بابا پکا ایسیت ہو اور اللہ تعالی سکا پیدا کرنیوالا ہی اگر خدا
بیٹا ہو تو اوسکا باپ ہو اور اوسکو پیدا کرنیوالا چاہئی اور اللہ تعالی پاک ہی جوروسے کیونکہ جورو کو ستر چاہئی اور اللہ تعالے

ستر سے پاک ہے اور جورو کی سزا چاہیے اور اللہ تعالی ایک ہی اور جورو کو شہوت چاہیے اور اللہ تعالے
ان سب سے پاک ہے اور اوسکے اولاد نہین کیونکہ اولاد شہوت کا نتیجہ ہے اور جورو چاہئے اور بدن چاہئے ان
سب سے اللہ تعالے پاک ہے اور نصاری حضرت عیسے علیہ السلام کو اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو
اور رافضے حضرت مرتضی علے کرم اللہ وجہہ کو خدا کا بیٹا کہتے ہین پناہ اللہ کی اس اعتقاد سے جو یہہ
کہے سو کافر ہے اور جو کوئی کسیکو خدا کا بیٹا کہے یا خدا کے جورو بتاوی یا ماں بتاوے یا باپ بتاوے
یا بہائی کہے یا تایا یا چاچا کہے یا قبیلہ کنبا کہے یا شہوت بتاوی یا ستر بتاوے یا اوس
بدن بتاوی کسیکا سا یا کسیکا سا یول بتاوی تو کافر ہوا اور جو خدا کو عورت مرد کہے یا خنثہ یا
جوان یا لڑکا یا بوڑہا بتاوی تو کافر ہوا بستالیس وقت زمانہ کا نہین ہے اوپر کچہہ مکرار ہے سارے
خلقت کے اوپر ہے وہ پہر نہار ہے یعنے ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ اللہ تعالے پہر وقت
کا خیال نہین کرتا کیونکہ وقت فجر سورج نکلنے کے وقت کو کہتے ہین اور آدہی دن کو دوپہر کہتے ہین
اور دن چہپی کو رات کہتی ہین اور اللہ تعالے اون چاند اور سورج اور دن اور رات کا پیدا
کرنیوالا ہے اور جہان دن اور رات نہو تو وہان مہینہ اور برس کہان سے ہو کیونکہ مہینہ
اور برس دن رات کے ہوتی ہین اور رات اور دن چاند اور سورج سے ہوتی ہین اور چاند اور سورج
خدا نے کئی ہین تو وہان وقت اور زمانہ کلکیا مکرار ہے اور اللہ تعالی کا حال نہین پہرتا کیونکہ حالت
خلق پر اللہ تعالے پہیرتا ہے کبہی خوش اور کبہی ناخوش اور کبہی جاگنا اور کبہی سونا اور کبہی
سخاوت اور کبہی بخیلی اور اللہ تعالی خود پر حالت نہین پہیرتا کیونکہ ساری خلقت پر حالت پہیرتی
اور اوسکے حالت نہین پہرتی بیالیس مارے ساری خلق کو پہر جلاوی آپ بدلہ دی ہر ایک کو نیکی ہو یا پاپ
ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ ساری خلقت کہ اللہ نی زندہ کری ہے ایک روز سب
پہر ہی کہ اللہ تعالی ماریگا اور فنا کریگا اور پہر سبکو زندہ کریگا روز قیامتکے دن [illegible] جنت کی نعمت
ملے حکم لیا جن مان [illegible] قیدی ہو دوزخ پڑا ہی جن شرک کیا کفران ہے یعنی بہشت کی نعمتین پاویگا
جنی دنیا مین اللہ تعالی کا حکم مانا اور ایمان لایا اور دوزخکی قید مین وہ پڑا جسنی شرک منایا
اور اللہ تعالی کی باتین جہوٹہائین اور یہہ مذہب حق ہے کہ جو کوئی ایمان خدا پر اور خدا کی رسول پر لاوی
اور کچہہ اوس سے تقصیر گناہ کی ہو جاوی اور بی توبہ مرجاوی تو خدا معاملہ فضل کا کری تو سبب عمل نیک کے یا شفاعت
کسے اہل اللہ کو وسی بخشدے اور جو معاملہ عدل کا کرے تو موافق اوسکے عمل کے اوسی سزا دوزخ کرا قید کرد یوی لیکن ہمیشہ
دوزخ مین نرہیگا آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ترجمہ

یعنے اللہ تعالی شرک منانی والیکو نہ بخشیگا اور اوسکے سوا جسی چاہیگا اوسی بخشی گا اور ایک فرقہ
بد مذہب ہی وہ کہتا ہے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ دوزخ مین جلیگا اونکا نام
خارجی ہے اور ایک فرقہ اور بد مذہب ہے وہ کہتا ہے کہ مومن گناہ کرنی سے نہ مسلمان رہتے
ہین اور نہ کافر ہوتی ہین سوائے بہشت اور دوزخ کے ایک مکان ہے وہان رہینگی اونکا نام
معتزلہ ہے یہہ دونون فرقہ بدمذہب ہین جو کہتے ہین معتزلیو نکے اور خارجیو نکی ممانویت
دیکہین مولے اپنا جیسے اوسکے ذات ہ ویسا کوئی ہو نہین مثل کہان سن بات **حکایت** جب دیکہین
دیدار کون جائین بہشتین بہول ہ منکر جو دیدار کا سو بیدین جہول ہ یعنی بندی جب کہ بہشت مین جاوینگے
اللہ تعالی کا دیدار آنکہو نسی دیکہین گے مرد بہی اور عورت بہی اور غلام بہی اور آزاد بہی جیسی
اوسکے ذات ہے بیمثل اور بیمانند اور بے شبہ یعنی اونہاری کسیکے نہین کہ نہ اوسکے نزدیک کی صفت
کرے جاکہ اپنا نزدیک اور نہ اوسکے دوری کے صفت کری جاکہ اتنا دور اور نہ مکہولا اور نہ ملا اور
نہ چہپا جیسا سناتہا ویسا ہے دیکہین گے اور جو کوئی خدا کو کسی سا جانتی ہین اوس یقین سے
وہ اوس صورتکی ساتہہ دوزخ مین جاوینگے **مسئلہ** اور لذت دیدار کے اتنی پاوینگے کہ دنیا کو کیا
چیز ہے وہ جو بہشتین ہین اونکو بہی اوسکی آگے بہول جاوینگی لیکن اپنے تئین نہ بہولین گی اور
جانین گے اور کہین گے سبحان اللہ کہ جیسی تجکو بیمانند سناتہا ویسا ہے دیکہا **مسئلہ**
اور جو دیدار اللہ تعالے کی منکر ہین وی کافرون کے ساتہہ دوزخ مین جاوینگے اور ایک فرقہ ہے
بدمذہب معتزلہ اور جابعہ اور اوسکے رافضی اور خارجی ہین وی تینون فرقہ دیدار کے منکر ہین اور
اللہ تعالے نی قران مین فرمایا ہے **آیت** وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
ترجمہ مونہہ روز قیامت کو بہشتو نکی تازہ اور ہنس مکہہ ہو وینگی اور اپنے پروردگار کیطرف دیکہنے
والے ہو وینگی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ دیدار اللہ تعالی کا جب لوگ
دیکہین گے اپنا اپنے تئین اللہ تعالی ظاہر کریگا کہ جیسی چودہوین رات کی چاند کو دیکہتی ہین کہ
جسکے ذرہ سے بینائی ہو وہ بہی دیکہہ لے اور کسیکو شبہ نہین پڑتا کہ آج چاند ہے کہ نہین اسیطرح
ہر ایک خدا کی دیدار کو کہ بے مانند اور بی شبہ ہی دیکہین گے کسیکو شبہ نہ رہیگا اور بیدین لوگ خدا کی بات
کو جہوٹا دینا ہین اور کہتے ہین کہ یہہ بات ہماری عقل مین نہین آتی ہے آیتو نکی معنے کچہہ اور ڈہب سے
کرتے ہین شبہ اونکے کیا ہین **سوال** ایک تو یہہ ہے کہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی بیکیف ہے یعنی الکہہ ہے
[illegible] چیز کو نکر دیکہے **جواب** دیتی ہین کہ بیکیفی کے شان مین ہے دیکہین گے تو وہ کہتی ہین

کہ دیکھنے کو دو چیز چاہئین ایک بدن اور دوسری رنگ تو جس چیز کے بدن اور رنگ نہو وہ کیونکر
دیکھے تو اس بات کی اہل سنت اور جماعت دلیل پوچھتے ہین کہ یہہ بات کہان خدا نی فرمائی ہے
کہ جسکے بدن اور رنگ نہو تو جو ہین ہے کہون دیکھو تو بہی نا نہ دیکھلائی دے تو وہ کہتے ہین کہ خدا
نے تو نہین کہا لیکن عقل سے بہی دریافت کرو کہ جسکے بدن اور رنگ نہو وہ چیز کسیکو دکہتی نہین
تو جواب اہل سنت اور جماعت کے لوگ کہتے ہین کہ اگر اس حکم کو عقل پر سمجہو گی تو دیکھنی والا بہی
کوئی ایسا دیکھا ہے کہ جسکے بدن اور رنگ نہو اگر دیکھنے والے مین بہی یہہ شرط موجود
ہو تو سمجہو کہ اللہ تعالے کی رنگ بہی نہین اور بدن بہی نہین یہہ صفت سوا خدا کی اور مین نہین
اور سبکو دیکھے ہے اسیطرح ساتہہ شان بیرنگے اور بے بدنیکے اپنے تئین دکہا سکتا ہے تو یہہ عقل
کے دلیل حکم مین نکچا ہے اور **دوسرا** شبہہ یہہ ہے کہ وہ کہتی ہین کہ اگر خدا کو دیکھین تو مقابلہ ہوتا ہے
اور مقابلہ بنا ان حد بندی ہوتا نہین اور اللہ کے ذات حد سے پاک ہے **جواب** یہہ ہے کہ
اللہ تعالے اپنے بندونکو دیکھے ہے تو کیا مقابلہ ہوتا ہے اگر آپ بلا مقابلہ دیکھہ سکے ہے تو
یقین ہے کہ قدرت رکہتا ہے چاہیے تو بیمقابلہ دکہا بہی سکے ہے اور **تیسرا** شبہہ یہہ ہے کہ جو چیز
دکہلائی دے تو رد ہے کہ جو لوہی جاتے تو چہوئی بہی جا **جواب** یہہ بات بندونین ہے ولیکن اللہ تعالی کے
ذات پر قیاس نکیجئی وہان جو کچہہ کہ آپ کہدین سو بولنا ہے اور جو عقل مین آدمی سو آدمی اور جو
نہ آدمی اوسپر ایمان رہے اور عقل مین اپنے آئی بات خدا پر بہی مانو نگے تو نظار پر کیا تکرار ہے
بلکہ دیکھنے والا ہے اوسپر بہی قیاس ہے کہ جو دیکھے سو ٹوٹا بی جا اور جو دیکھی اوسے حس مشترک ہے
ہو حالانکہ اللہ تعالی دیکھتا ہے اور تم قایل ہو کہ دیکھی ہے اور لوٹا نہین جاتا اور خصم مشترک نہین کرتا
ایک اور بات ہم پوچہتی ہین کہ کہو کہ اللہ تعالے جو دیکھتا ہے وہ اپنے تئین بہی دیکھہ سکے ہے کہ نہین
جو وہ اپنے تئین دیکھتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے اور دیکھنا اوسکا ممکن ہوسکتا ہے ولیکن ہمین
طاقت نہین کہ دیکھین اور جبکے آنکھین ہماری ما اور باپ کی منے مین تہی تو ہمین طاقت دنیا کی دیکھنے
کے بہی نتہے تو جبکہ اللہ تعالے نے چاہا تو اس منی مین قوت بینائی کے رکہہ دے تو دیکھو تو وہ منی کیونکر
دنیا کو دیکھی ہے اور اللہ تعالے کی وعدی سچے ہین اور اوسکے پیغمبر سچے ہین کیا اچنبہا ہے کہ اوس
دن اس بینائی کو ایسے قدرت دی کہ اوسی دیکھنی لگجاوے اور دوسرے دلیل یہہ ہے کہ جنکو
وہ بینائی نملیگے وہی محجوب رہینگے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے **آیت** كَلَّا إِنَّهُمْ
عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ **ترجمہ** تحقیق وہ کافر دیدار رب اپنی سے

اوس دن محجوب رہینگے اور وہ جو منکر دیدار کے ہین یون نہ سمجھین کہ اللہ تعالے نے کافرون کو
سرزنش محجوب رہنی کے کری ہے اگر سبکو دیدار نہوتا تو کافرون کو جدی محجوبی کی کیا سرزنش تہے
سب برابر ہوتی اور دلیل یہہ ہے کہ جو کوئی دیدار خدا کا خواب مین دیکہی تو روا ہے اگر دیکہنا
حق کا ممکن نہوتا تو خواب مین کب روا ہوتا لیکن معلوم ہوا کہ بدن جسمانی اور نفسانیکو لیاقت نہین
کہ دیدار دنیا مین دیکہے یہی باتین عقلے کا تکرار عقائد مین کجفہمو نکے واسطی ہے ویلکن یہین
کہا خدا کا اور خدا کے رسول کا کفایت ہے اور جو محجوب کے معنی وہان پہچان کے کہین تو روا
نہین کیونکہ اوسدن تو خدا کو خواہ مخواہ پہچانینگے تو معلوم ہوا کہ دیدار سے کافر محجوب ہوونگی
اور اللہ تعالے نی کہا ہے کہ جو کوئی یہان اندہا ہی خدا کے پہچان سے وہ وہان بہی اندہا ہوگا
تو معلوم ہوا کہ یہہ تو نہین کہ وہان اوسکے بہی آنکہین نہونگے بلکہ دیدار نملیگا اور ایک اور یہہ
دلیل ہے کہ حضرت موسی علے نبینا و علیہ السلام نی حضور مین عرض کری کہ ای رب مجہی اپنے تئین
دکہا دو تو جو چیز کہ لایق ذات پاک اللہ تعالے کی نہوتی تو اس اعتقاد سی حضرت موسیٰؑ آپ واجب العصمت
کیونکر ہوتی اور جو حضور سے حکم ہوا کہ تو مجہی دیکہہ نسکیگا تو یہان اشارت ہی کہ دنیا مین ندیکہہ سکیگا سوال
جو کوئی کہے کہ جو ندیکہہ سکین تہے تو حضرت موسیٰؑ نی کیون کہا یہہ بہی تو خلاف ہوا جواب کہ جو کبہی
ہوسکے تو اوسیوقت سی پہلی دلکی تسلے کو پوچہنا اس سے کا خوف نہین ہوتا ہے سنا نہین کہ حضرت ابرہیمؑ نی
حضور مین سوال کیا تہا آیت رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ترجمہ الہی تو کیونکر زندہ کریگا
مردونکو تو کیا اونہین یقین نتہا لیکن اونہونے واسطی تسلے کی پوچہہ لیا لیکن وہ پوچہا کہ کبہی ممکن ہوسکے
تہا اور اسیطرح حضرت موسیٰؑ نی سوال کر لیا کہ عاقبت کا وعدہ تو ہے تو کیا چنہا ہی اگر دنیا مین دیکہا دیں
کیونکہ کلام تک نوبت پہونچ گئی تہی اور کسی پیغمبر نی یہہ سوال نہین کیا کہ ہمین ایک گہڑی ندیکہہ کیونکہ
یہہ ہونہار نہین اور ایک شبہ اور لاتی ہین کہ اللہ صاحب قرآنمین فرماتا ہی آیت لَا تُدْرِکُہُ
الْاَبْصَارُ ترجمہ یعنی نہین پاتی ہین اوسکے تئین بینائی اول تو ادراک مین اور رویت مین معنونکا
فرق ہے ادراک کہنہ کی پا دینیکو کہتے ہین اور رویت دیکہنی کو کہتے ہین اور بعضی جگہ دنیا مین اوسکے
پیدایش مین یہہ یہہ بات ہوتی ہے کہ جسکے بینائی ضعیف ہو تو سورج کو دیکہہ سکے اور دریافت نہین
کر سکتا کہ کیسا ہے کیونکہ اوسکے آنکہہ نہین کہلتے اور دوسری یہہ ہے کہ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ
دنیا مین فرمایا ہے اور جہان اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ہے وہان پہلے حرف یَوْمَئِذٍ
کا ہے یعنے جسدن کہ اوسدن قیامت کو بہشت مین ہوونگے تب خدا کا دیدار دیکہینگے

اور اجماع امت سی دیدار کا کوئی منکر نہ تہا مگر عطا غزال ایک شخص مرید حضرت خواجہ حسن بصری کا تہا
ایکروز اوسنی عرض کی یا پیر میرے تئین کسی اصحاب سی دشمنی نہین لیکن میرے تئین دوستی حضرت
شاہ کی بہت ہے جب حضرت نے فرمایا کہ اسکی دل مین خلل ہے اسی باہر کرو جب اوسی نکال دیا
جب اوسنی یہہ مذہب معتزلہ کہ ڈالا مسئلہ اور دیدار اللہ تعالی کا دنیا مین نہین ہوتا لیکن جناب حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لہ اوس درجہ کو اللہ تعالے نے پہنچایا ہے اسمین بہی علمار کو اختلاف ہے
اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ دو مرتبہ دلسی دیکہا اور حضرت بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا منع فرماتے ہین کہ آنکہہ سے دیکہا اور بعضے کہتی ہین نہین دیکہا اور بعضے چپ
کرتے ہین جبکی حضرت موسے کو کہ اولوالعزم پیغمبر ہین حضور سے حکم ہوا کہ تو نہ دیکہہ سکیگا اور کسیکو کیا طاقت
ہے کہ دنیا مین دیکہی اور تین فرقہ کہتی ہین کہ ہم دیکہتے ہین ایک حلولیان اور دوسرے شیبان اور
تیسری ہندوان کہ دنیا مین ہوتا ہے حلولیان کہتے ہین کہ خدا ہمارے مین گہل رہا ہی اور شیبان کہتے
ہین کہ خدا آدمی کیطرح کا ہے اور ہندوان کہتی ہین کہ اللہ تعالے بصورت ہر آدمی کی روپ بنا کبہی جوگی
اور کبہی جتی اور کبہی کچہہ اور بہی نسیکے صورت مین ہوتا ہے تو مذکور مین اللہ تعالی پاک ہی ان باتون سے
بیت فرض او واجب نہین اب برکچہہ بکرا ✦ جو کچہہ بہی وا رم ہے عدل کر مختار
اور مذہب اہل سنت اور جماعت کا عقیدہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے پر کچہہ فرض واجب نہین کہ بندونکو
راہ دکہلاوے یا روزی دیوے اور جو اپنے فضل اور کرم سے بخشدیوے تو اوسکے بندی
ہین اور جو نہ بخشے تو کسیکا کچہہ نہاڈہ پن دعوے نہین کہ یہہ تیرے پر فرض ہے کہ
کیون نکیا کیونکہ فرض واجب تو حکم خدا کا بندون پر ہے اور خدا پر کون
ٹہاڈہا ہے جس کا حکم خدا کو ماننا فرض ہوا اور اللہ تعالے نے اپنے بندون پر کتابین
پہنچائیان اور پیغمبر بہیجے اور جو آداب سکہے وے اونہون نے سکہلائے اور ادا کرنے کے وقت
اوسی اختیار دیا کہ چاہے تو بہلائی کرے اور چاہے برائی باوجود اس قوت کے اوسنی حکم
نہ ادا کیا جو فضل کرے تو بخشدے اور عدل کرے تو مالک ہے اور جو کچہہ کہ اللہ تعالے نے
وعدے فرمائے ہین کہ فلانی چیز کا بدلا یہہ دون کا تو مقرر ہے کہ دیگا اور جو ندے تو
اوسی اولاہنا نہین کہ کیون ندیا کیونکہ وہ بے پرواہ ہے کسکی طاقت کہ دم مارسکے اوسکی
سارے کام محمود ہین اگر فضل سے ثواب بخشے تو لائق سراہت کی ہے اور عدل کر کر
قہر کرے تو بہی سراہت کے ہے کیونکہ اوسپر کچہہ فرض واجب نہ تہا کہ اوسے اولاہنا ہو

آمَنْتُ بِاللّٰہِ اب سمجھو کہ کلمہ طیب اور کلمہ شہادت اور کلمہ اخلاص کہ جسکے کہی سی بندہ
کافر مسلمان ہو جاوے وہ یہہ ہے جو بندہ کہے کہ شاہدی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود پوجنی کی لایق
نہین بنا ذات پاک اللہ تعالے کی اور حدیث مین آیا ہے کہ ایمانکی ستر شاخ ہین اور اوپر والی شاخ
سب سے شاہدی بھرنی کہ اللہ بنا کوئے پوجا و نہار نہین اور سب سی نیچی والی شاخ یہہ ہے
کہ راہ سے کوئی چیز دکہہ دینے والی ہٹاوے اور خدا کو معبود اوسنی سمجھا کہ جسنی خدا کا حکم کتابکا
سچا مانا اور خدا کا حکم کہنے سچا جانا کہ جسنی جس فرشتے کی ساتھہ کہلا بھیجا اوسی سچا سمجھا اور اوس
فرشتے کو تب سچا اوسنی جانا کہ جس پیغمبر کو اوس فرشتے نی حکم خدا آکر کہا اوس پیغمبر کو سچا جانا کیونکہ
ہمکو آداب اور حکم اللہ تعالے کے پیغمبرونکی زبانی معلوم ہوئے ہین اور پیغمبرون کو فرشتونکی زبانی
معلوم ہوئے اور فرشتونکو خدا نے اپنا حکم یعنی کتاب سمجھائے اسواسطہ خدا کو سچا اوسنی جانا جسنی
ان سبکو سچا جانا اور خدا کا حکم دلسے سچ مانا اور زبانسے اقرار کرتا ہے اسیواسطے یہہ شاہدیکا بول مقرر
ہوا کہ شاہدیکا حرف وہان بولا جاتا ہے کہ جسکی مضمون کا ہلی دلمین یقین ہو تو بیان بہی وہی بات ہی کہ جس
بات اور یقین سے آدمی کافر ہو جاتا ہی بعضے بعضے چیز کو خدا کی طرح قدیم سمجھکر یا خدا کی طرح کاریگر سمجھکر
یا خدا کا ساجہی سمجھکر یا خدا کی کسی مین بہانت سمجھکر یعنے خدا سا سمجھکر یا عالم کا تدبیر کرنیوالا اور سبکو
سمجھکر کافر ہو کر سبکو پوجنے لگ گیا تہا اور لا الٰہ کہتے ہوئے یہہ بات دلسے کہو کر زبان سی کہی یعنی
جس سبکو خدا تہا کہ قدیم خدا سا یا کاریگر خدا سا یا ساجہی خدا کا یا خدا سا سمجھکر یا تدبیر کرنے والا یا صفت نقص
سمجھکر پوجتے تہا وہی سب کچھ نہین یعنے اعتقاد یہہ دل سے نکالا اور جب الا اللہ کہی تب اللہ
بیچون حاضر سمجھکر کہے یعنی اللہ ہی قدیم ہے اور کاریگر سب شی کا اور بے شریک اور بیمانند اور تدبیر
کرنے والا اور جو صفت کہ اوسکی پوری بیان کی گئین ہین وہ سب لایق ہے **مسئلہ** اصل کفر کی پانچ
چیزین ہین ایک تعطیل اور دوسرے تشریک اور تیسری تشبیہہ اور چوتہی تعلیل اور پانچوین تدبیر کا
شریک تعطیل یہہ ہی کہتی ہین کہ اللہ کاریگر نہین ہی خلق کا یہہ تمام ملک آپہی آپ پیدا ہوتا ہی اور آپہی آپ
فنا ہو جاتا ہی اور اللہ تعالی کوئی نہین اور بعضی کہتے ہین کہ اللہ تعالے خالی بیٹہا تماشا دیکہتا ہی جیسی کلکا
چرخہ انگریز یہہ پہیر دیا پہر آپ کو کچھہ دخل نہین اور اسیطرح سے اسباب گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست
خاک اور باد آگ اور پانی کی چرخے سے ہیولا اور صورت کا انکاس ہوا چلا جاتا ہے اللہ آپ کچھہ دخل نہین
کرتا اور تشریک یہہ ہی کہ خدا کے ساجہی ہی خدا تو بہلائی پیدا کرتا ہے اور برائی کوئی اور پیدا کرتا ہی تو یہہ
گبرو ترسا کہتی ہین کہ بہلائی خدا پیدا کرتا ہی اور برائی شیطان پیدا کرتا ہے اور تشبیہہ یہہ ہی کہ ایک قوم سی کہتی ہی

کہ اللہ تعالے کا ایسا ہی بدن ہے اور بعضے کہتی ہین کہ آدمی کیصورت بگڑ اکی میمون سے ملتا ہے
اور تعطیل یہہ ہے کہ فلاسفہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی سبب سب چیزون کا یعنے مادہ سب چیزون کا
ہیولا ہے اپنی پاس قدیم رکہتا ہے اور اشتراک تدبیر کا یہہ ہے کہ بعضی شخص فلاسفہ کہتے ہین کہ تدبیر خلق کی
فرشتی کرتی ہین اور ایک قوم ہی وہ کہتی ہین کہ ستارہ کرتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ قوتین کرتی ہین اور خدا کچہہ نہین کرتا یہہ سب
مادہ کفر کا تہا یعنی جسپر خدا جہوٹ یہہ باتین سمجہی تہے ان سب سی توبہ کرے یہہ نفی ہی اور ان سب
باتون والا خدا کو سمجہنا یہہ اثبات ہے تو جب اثبات درست ہو کہ جو صفت بیان کی ہی وہ اسم ہی اور
وہ صفت بہی خدا پر بولی اور اللہ بتا اور کا نہ یہہ نام ہے اور نہ کسی مین یہہ صفت ہے اور جو اسباب
ہین اون اسبابون سے پیدا کرنے والا خدا کو سمجہے اور مثال اوسکی یون نہ سمجہی کہ جیسے گل کا چرخہ
ایکمرتبہ پہیر دیا پہر وہ اپہی آپ پہرے ہے اور پہیرنے والا خالی بیٹہا تماشا دیکہتا ہے بلکہ یون سمجہے
کہ جیسے کٹ پوتلی کے سانگ مین وہ پردہ کے اندر والا جسطرح پوتلی کو پہیرتا ہے ویسی ہی پہیرے ہے
یعنی یہہ اسباب محض پردہ ہے اور جو کسیطرف خیال کرے تو کفر ہے اور دوسرے بندہ کو اپنی
کامونکا پیدا کرنے والا نسمجہے اور اللہ تعالے کی ارادہ اور چاہت کو کفر اور گناہ سے دور نسمجہی یعنے
یون نسمجہی کہ یہہ کام کفر اور گناہ کا اللہ تعالے نے خلق سے پہلی چاہ نرکہا تہا اور ارادہ نکر رکہا تہا کہ
فلانے وقت فلانا شخص پیدا ہوگا اور فلانا کام کریگا ولیکن یون سمجہی کہ اب مجہے خدا نے اختیار دیا ہے
کہ چاہتا تو بچ رہتا اور جو مین قوت ہوتی نہ بچا تو تقصیر میری ہی کیونکہ اللہ تعالی نے بندہ کو صورت
قدرت اور ارادہ کی دی ہے اور عادت اللہ تعالے کی یہہ ہے کہ جو بندہ کسی چیز کا قصد کرتا ہی تو
خدا تعالے اوسی موجود کر دیتا ہے اسیواسطے سراہت اور ہجو اسی بندہ کو ہے تو جو کوئی تہہر کے
ہلنی اور بندہ کی ہلنی مین فرق نسمجہی تو کفر مین پڑ گیا کیونکہ اللہ تعالی نے درخت اور تہہر کو اور حیوان کو
عقل نہین دی اسواسطہ اونہون پر امر نہین ہے اور تشبیہہ اللہ کی صفتون کو خلق کی صفت پر قیاس
نکری اور اللہ تعالے کے کامونکو خلق کی کامون پر خیال نکرے یعنی یون نہ کہی کہ کاہیکا ہی اور کیونکر ہی اور کیا ہی اور کیو قرآن
ہی اور اوسکی صفت کو اور کامونکو دنیا کی کامون سا نسمجہے اور کسیکی سی صفت نہ بتا دے اور جو تہے
سوای ذات خدا کے کسیکو قدیم نسمجہے کیونکہ سوای ذات اور صفات خدا کے سب نو پیدا ہین بلکہ روح بہی
نئی نو پیدا ہوئے ہے اور پانچوین نجومی اور ڈاکوت اور غرہ محرم کا اور فال حسین نا فرنکی تاثیر لکہے ہو
یا حکما کیطرح کہ فلانی چیز سے فلانی چیز ہو گئے یعنے چاہیے کہ اونکا قائل نہو کیونکہ غیب کا علم اللہ کو ہے
یا حکما کی طرح ایسا قول تو نکا قائل نہو کہ فاعل حقیقی جو اللہ تعالی ہے کہ جو ہر چیز سے چاہے سو کام لیتا ہے

چاہیے کہ اوسی نہ بھول جاوے شرک کے کئی طور ہیں ایک تو بندگی میں سے سوال بندگی کے کہتے
ہیں جواب بندگی اوسی لینے کا جو چیز اللہ تعالے نے فرمائی ہے بے ریا موافق مسنون کے
جس چیز پر حکم ہوا ہے اوس چیز سے ادا کرے جیسی کوئی کام گناہ کا واسطہ نیت نیک کی کری جیسے
قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ عَرْشُ اللّٰهِ تَعَالٰى سمجھ کر کسی زانیہ کی خاطر زنا کیا یا ناچ کنچنی کا کروایا یا مال حرام کا
واسطہ خدا کے دیکر امید ثواب کی رکھے تو کافر ہوا اور دوسری امر خدا کا ارادہ دکھاوٹ کے
کری تو ثواب نہو بلکہ بھی گنہ ہوا اور تیسرے طریقہ مسنون کری تو بندگی ہی والا نہیں جیسی کوئی
نماز پانچ وقت فجر کی وقت پڑھ لے تو حکم ادا ہوا لیکن بندگی نہوئی کیونکہ بطور مسنون نہوا یعنی موافق
کہنے اور کرنے پیغمبر کے نہوا اور چوتھے جس چیز پر حکم ہوا ہی اوس چیز سے ادا کرے جیسے دل پر حکم
سچ ماننے کا ہے سچ مانی اور زبان پر حکم بولنے کا ہے موافق حکم کے بولی اور بدن پر جو حکم ہے بدن
سی ادا کرے اور مال پر جو حکم ہے مال سی ادا کری جیسی کہ اللہ تعالی نے کہا ہی آیت فَاعْبُدُوا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ ترجمہ یعنی اللہ کے بندگی کرو تم نری جو کوئی سوا خدا کے اور کسیکو پوجنی لگی تو کافر ہو جاوے
اور اوسکا کوئی والی نہیں ہوگا اور دوسرا شرک ہے دعا میں کہ جو چیز کہ اللہ کا کام ہی اور کسی غیر کو کہی کہ
تو دی تو کافر ہوا یا یوں سمجھی کہ جو یہ چیز فلانا ندیتا تو خدا کہاں سے دیتا تو کافر ہوا یا یوں سمجھے کہ یہ بیٹا یا جورو یا
رزق فلانی کی بوسیلت ہمکو ملی ہی یا پانی سی ہاتھ آیا ہی یا جو فلانی چیز پوجونگا یا مانونگا تو جیسونگا یا یوں کہی کسی پیر یا پیغمبر کو کہ تم دو اور نہیں
دینی الا سمجھی تو ان سب باتوں سی کافر ہوا اور تیسرا شرک آداب میں ہی جو چیز کہ اللہ ہی کو مخصوص ہے وہ اور کسیکو کریگی تو کافر ہوا جیسی کہ اللہ تعالی
نے کہا آیت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ
وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ ترجمہ یعنی سجدہ اللہ ہی کو کرتے ہیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور
سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور چلنے والے تو جو کوئی اللہ بنا کسی غیر کو سجدہ کری تو کافر ہوا
اور کعبہ کی طرف سجدہ کرنے کو حکم ہی اور جو کوئی اور طرف جان بوجھ کر سجدہ کرے تو کفر میں پڑے
اور اللہ تعالے نے شرک کی چار نام تو قرآن میں فرمائے ہیں ایک طاغوت اور دوسرا وثن اور تیسرا صنم
اور چوتھا نصب طاغوت اوسی کہتے ہیں کہ جیسے کوئی شہادے کو ڈرتا ہوا پوجے جیسے بھوت یا پری
اوتار اوتاری یا جیسے شیخ سدو کو بھوگے باولی ہونیکی ڈر سے بکرا کرے یا سرور سلطان کی ڈر
سی کہ کوڑھی کر دیگا بکرا ہی کو سجدہ کری یا کوٹھی کو پوجے یا بھنڈر دیوے یا گوگا کے ڈر
سے کہ سانپ سے کٹوا دیگا رت جگا کرے یا سیتلا کی ڈر کا مارا گدھے کو چرا دیوے یا گھنڈوری
یا مسے تو کافر ہوا یا حاکم کے خوشامد کا مارا سا بخانہ میں جا کر بت پوجنے لگے یا

۱ اللہ کے سوا کسی کو پوجنا ... اولیاؤهم الطاغوت

یا اوس تہاڈے کو سجدہ کرنے لگے یا جو خدا کا ادب ہے وہ اوسی کہنے لگے تو کافر ہوا اور وثن وہ چیز
ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے ایک چیز عجائب یا خوبصورت پیدا کی ہے اور کوئی اوسی پوجنی لگی جیسے
اللہ تعالے نے گنگا کا اچھا پانی پیدا کیا ہی اور کوئی اوسے پوجنے لگے یا پتہر مین سے آگ نکلنی لگی اور
کوئی دیبی نام رکہکر اوسے پوجنے لگی یا حاجت مانگنی لگے یا سجدہ کرے یا کسی بزرگ کی مزار کا جا و چلا
دیکہہ کر سجدہ کرنے لگے اور اگر کسے بزرگ کی مزار پر جا کر زیارت کرے تو ثواب ہی اور پیغمبر خدا نے ہی
فرمایا ہے حدیث وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا ترجمہ یعنی اور نکرو تم قبر میری کو وثن یعنی سجدہ یا
پیپل کو سجدہ یا تلسی یا گائے کو پوجنے لگے یا کسی درخت کو پوجنی لگے جیسی حضرت کیوقت مین ایک
درخت تہا اوسکا نام منات تہا تو جو کوئی اوسکی ڈالی توڑتا اوسکا ہاتہہ سوکہہ جاتا تو لوگ اوسی پوجا کرتی
تہی کہ ایکروز پیغمبر خدا کے فوج طائف مین جا پڑے تو حضرت خالد بن ولید نے کہا کہ یہہ شرک ہے
اوسکا ماننا اچہا نہین اور جو ہمین کہو ہم اسے کاٹ ڈالین اور کافر لوگ جانتے تہے کہ جو کوئی اوسکے
ڈالی کاٹے ہی تو اوسکا ہاتہہ سوکہہ جاتا ہے کیا مجال ہی کہ کوئی کاٹ سکیگا لیکن شرمندہ کرنیکو
کہا کہ کاٹ ڈالو جب اصحابون نے کولہاڑا مارنا کیا جب کہ حضرت پیغمبر نے سنا تب حضرت خالد
کو فرمایا کہ اسکی جڑین نکالڈالو جب کہ جہان جڑین تہین وہان پہنچے جب اونہون نے دیکہا کہ عورت
سرخ کپڑون والی بیٹہی ہے تب اونہون نے تکبیر پڑہے تب وہ عورت وہان سی بہاگ گئی اس
حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی چیز کو پوجنے لگے تو وہان شیطان ایک اپنی لشکر کا بیٹہا دیتا
ہے تو بعضے وقت کسیکو ایذا دینے لگی ہے تو لوگ جانتے ہین کہ اس درخت یا پتہر کے کرامات
ہی اور نصب کہتی ہین اوسچیز کو کہ جب اوسکی اصل پیدا ہوئی تہے تب کچہہ ادب کا موجب نتہا اور
نہ جب وہ صورت جاتی رہی تو کسیکے نزدیک اوسکا ادب نہ وہ یہ ہے کہ جیسے حویلی بنائی اور
اوسمین ایک طاق بیرکا یا تہان کسے پیر کا ٹہیرا دیا یا ایک پنجا بناکر کسے بزرگ کا نام رکہہ دیا کہ انکا ہے
یا کسی بزرگ کا نام لیکر ایک زمین کو لیپ لیا یا تعزیہ بناکر اوسکی طرف معاملہ کربلا کا کرنے لگے یا بیاہ
مین چاک پوجنے لگے یا ڈہول پوجنے لگے یا کاغذ پر کعبۃ اللہ کے صورت لکہہ کر اوسی طرف
سجدہ کرنے لگے یا طواف کرنے لگے یہہ سب شرک ہین اور چوتہا صنم ہے وہ یہہ ہی کہ کسی شخص کیصورت
پتہر پر یا لکڑے پر تراش کر اوسی سجدہ کرنے لگے یا حاجتین مانگنے لگے یہہ سب شرک جلی ہین اور جس
شخص نے سوائے خدا کے کسیکو پوجا تو وہ کافر ہے اور اگر بنا توبہ کے مرے تو بہشت اوسپر
حرام ہے اب جو کوئے کہے کہ صفت اللہ تعالے اللہ نے پیدا کین ہین یا پیچہے سے

آپ ہی ہو گئی ہین یا پوچھے سے چپ ہو رہا کہ مین نہین جانتا کہ کیونکر ہے یا دل مین شک رکھا کہ کیا جانے آپ پیدا ہو گئے ہین یا خدا کئی ہین یا ایک پر کوئی سے کو دلمین غلبہ دے تو کافر ہوا کہ یہہ ہو کوئی فخرالدین دہلوی نے ترجمہ فقہ اکبر مین لکہا ہی اور جو کوئی یون کہی کہ اللہ سی پہلے فلانی چیز تہی یا کہ خدا اپنا بیوقت کبھی ہوا ہے تو وہ کافر ہوا وَمَلٰئِکَتِہٖ اور دوسری صفت ایمان کے فرشتون پر ایمان لانا ہے کہ برحق ہین **سوال** فرشتے کون ہوتی ہین **جواب** ایک گروہ ہی خلق سے نورانی جیتا اور بولتا اور جانتا ہے جو کوئی اونکو نمانے تو کافر ہوا **سوال** اون پر ایمان لانا کسی کہتے ہین **جواب** اول تو یہہ بات دلسی مانے کہ فرشتے مقرر ہوتے ہین کیونکہ اللہ تعالی نے خبر دی ہی کہ پیغمبرون پر بیر ہط فرشتے پیغام لائی ہین **سوال** اون سی منکر کون ہین **جواب** ایک تو اون سی مطلق منکر مشرک کافر ہین جیسے ہندو وغیرہ وی کہتے ہین کہ فرشتے کچھہ چیز نہین اور دوسری قوم زندیق ہین وے کہتی ہین کہ فرشتے ہین تو مقرر و لیکن جسطرح پیغمبر خدا نے خبر دی ہی نہ مرد ہین اور نہ عورت ہین اور گناہ سے معصوم ہین اوسطرح وہ نہین کہتے اور تیسری قوم ہے وی کہتی ہین کہ نیکبخت جنات کا نام فرشتے ہین اور بدبختون کا نام جن ہے اور دوسری یہہ ہمین دلسے مانتا ہے کہ فرشتون پر اللہ تعالے کا حکم ہوتا ہے کہ فلانی چیز کرو اور فلانی چیز نکرو جو کچہہ کہ حکم ہوتا ہے سو ہی کرتے ہین اور بیفرمانی سے معصوم ہین اوسکی یہہ دلیل ہی کہ اللہ تعالی نی خبر دی ہے آیت یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ترجمہ یعنی کرتے ہین وے فرشتے وہی کہ جو حکم کرے جاتی ہین اور بیفرمانی اللہ کی کسی حال مین اونسی جانکر یا بہول کر یا چوک کر نہین ہوتی کیونکہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے آیت لَا یَعْصُوْنَ مَا اَمَرَھُمْ ترجمہ یعنی وہ فرشتے بیفرمانی اللہ تعالے کی نہین کرتے جس چیز کا اونہین حکم ہوتا ہے کیونکہ مدار ایمان کا کتاب اللہ تعالی پر ہے تو وہ زبانی فرشتونکی پیغمبرون پر آتی تو جو وہ فرشتی بہی بہول چوک یا بیفرمانی حق کی سی جان بوجہہ کر کرنیسے معصوم نہون تو یہہ دین سارا شکی ہو جاتا کیونکہ بعضی وقت بہول چوک والیکی نمانتے بہی روا ہوتی تو جسکی بات نمانتی بہی روا ہوتی تو ایمان شکی ہو جاتا یقینی نرہتا **سوال** وی کون ہین جو اسطرح نہین مانتی **جواب** کئی فرقہ ہین بدین اول تو بعضے جاہل کہتی ہین کہ فرشتے بہول کر ہمنام کی جان ٹالکر لیجاتی ہین یہہ کفر ہے کہنا کیونکہ فرشتے چوکتی نہین اور دوسرے بعضی رافضی ہین وی کہتے ہین کہ نبوت اللہ تعالے نے حضرت جبرئیل کی ہاتہہ حضرت علی کو بہیجی تہی اور وے بہول کر حضرت محمد رسول اللہ کو دی گئی تہے وی کمبخت یہہ نہین سمجہتے کہ اگر فرشتہ بہولکر پیغمبری دوسرے کو دی جاتا تو اوسکی

اور سبات کا اعتبار کیا ہوتا کیا جائے کسکو حکم ہوا ہو گا اور کسکو جا دیا ہو گا اللہ سچا ہے اور اللہ کا رسول
سچا ہے اور رافضی جہوٹے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے سورہ محمد مین فرمایا ہے آیت وَاٰمَنُوْا بِمَا
نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ترجمہ یہ لوگ جو ایمان لائے ہین سا تہہ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی اوپر محمد کے
تو رافضی انکار اس آیتہ کے سے کافر ہوئے اور تکبیر بعضے اسلامیان ہین وے کہتی ہین کہ تکلیف
دو قوم پر ہے آدمی یا جنات پر اور بعضی اونمین سے کہتے ہین کہ جنات کی دو فرقہ ہین جو زمین مین
رہتی ہین سو جنات ہین جو آسمان پر رہتے ہین سو فرشتی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالے کی فرمانبردار
کا نام فرشتہ ہی اور بیفرمان کا نام جنات ہے سوال دلیل اوکی کیا ہے جواب دلیل اونکی
یہہ ہے کہ اللہ تعالے نی فرشتو پر حکم کیا تہا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرو اور شیطان نے سجدہ نکیا تو رانا گیا
اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ جن تہا سوال جن اور فرشتہ کی ایک قسم ہوتے تو شیطان نہ رانا جاتا ۔
جواب اسطرح نہ سمجھنا چاہیے بلکہ فرشتونکے قسم جدی ہے اور جن کی قسم جدی اور دلیل اسکی یہی
آیت ہے جو وہ کہتی ہین وہ یہہ آیت ہے آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ
مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ترجمہ یعنی جب کہا ہمنے فرشتونکو سجدہ کرو تم آدم کو سب نے سجدہ کیا
بنا ابلیس کے وہ تہا جن سے پس ہو گیا بیفرمان ۔ تو اس آیت سی معلوم ہوا کہ ابلیس جن تہا کہ اللہ تعالے
نے فرمایا کہ فرشتون سبنی سجدہ کیا مگر ایک ابلیس نی نکیا کہ جو جن تہا تو معلوم ہوا کہ فرشتون سی بیفرمانی
نہین ہوئی جس سے ہوئی وہ جن تہا وہ جدا تہا اگر سارے حکم نمانتے تو یکسان ہوتی مگر اسمین یہہ شبہہ
رہا کہ جو ابلیس جن تہا اور فرشتہ نہ تہا تو بتاؤ کہ فرشتون مین کیون شامل ہوا اور جو فرشتو پر حکم ہوا تہا
تو یہہ جن فرشتونکا حکم نمانی سے کیون کافر ہوا جواب ہم صحبت کے سبب سی جبکہ وہ اپنی جنس
سے سبب صفائی عبادت کے جدا ہو کر ہمنشین فرشتون کا ہو گیا تہا اور اجتہاد اور عبادت مین
بجائے ہم جنس اونکی ہو گیا تہا جب کہ سب فرشتو پر حکم آیا تب یہہ ہی کہ اوا ب اور علم مین ہم صحبت
فرشتون کی تہا اوسپر بہی وہی حکم ہوا جیسی کوئی حبشی منصدیون اشرافون مین سبب حساب دانی
اور خوش نویسی کی داخل تہا تو سبب ہم کسب کے اور نقصان اور حفظ مراتب اور احکام مین برابر
ہو جاتا ہے ولیکن اوس حبشی سے کچہہ بیفرمانی یا کم ظرفی ہو تو البتہ کہا جاتا ہے کہ سب عملہ نے حکم مانا
مگر فلانے نے کہ وہ حبشی تہا اوس سے کہنے سی وہ سارا عملہ حبشیونکا نہ سمجہا جاتا ہے اور دوسری یہ
سمجہو کہ اللہ تعالے فرماتا ہی آیت وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ
كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ٭ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ

ترجمہ یعنی جسدن کہ اوٹھاوی گا اللہ تعالے سبکو پہر کہے گا فرشتونکو کہ کیا یہی تمہاری بندگی
کرتے تہے تب فرشتے کہینگی اللہ تعالی تو پاک ہی عیب اور نقصان سی تو دوست ہمارا ہی سوا
اونکی بلکہ یہی تہے کہ بندگی کرتے تہے جنات کی اور یہی اونہونکی مین اوس جنات پر ہی ایمان
رکہتے تہے جیسے بعضے کفار شیخ سدو اور زین خان اور سرور سلطان اور ہیرون اور گوگا
[illegible] اور [illegible] وغیرہ کو پوجنا او پوجنا بندگی سمجھتے ہین اگر فرشتے بہی جنات ہوتے تو
ایسا نہ کہتے کہ [illegible] پوجنا اور جنات کو پوجا تو معلوم ہوا کہ فرشتے پیدایش خدا کی مین قسم
جدی ہے سوای آدمی اور جنات کی اور جنات کے دو ٹول مین مومنونکا نام جنات ہی اور کافرونکا
نام [illegible] ہے اور اللہ تعالے نے ہمین فرشتونپر ایمان لانا فرض فرمایا ہے او بعضے بیدین
گمراہ کہتے ہین [illegible] قوتون کا نام فرشتے ہین جیسے حضرت عزرائیل علیہ السلام جان قبض
کرنیکی قدرت کو کہتے ہین وہ جاہل یعنی شیطان نام ہی اور بعضی کہتی ہین یہ نام مہیش کا ہے او جبرئیل
جبرئیل علیہ السلام کہ امانت دار ہین اوسی [illegible] یعنی [illegible] بہہ سبب نامانی اور بعضی کہتی ہین
وشنو [illegible] ہی اور [illegible] کی خدمت حضرت میکائیل علیہ السلام کی [illegible] ہی کہتے ہین کہ راجہ اندر ہے
اور [illegible] علم [illegible] سمجھنا کفر ہے اور جو تہے یہ ہی کہ کسی چیز پر آپ سے وہی قدرت نہین رکہتے
مگر جو کسی چیز کا اللہ تعالے اونہین قادر کر دیتا ہی وہ کرتے ہین اور وہی مقرر مرینگے جب تک کہ خدا چاہے
اونہین زندہ رکہتا ہے اب جو کوئی کہے کہ وہی نمرینگے یا اونہین اللہ کہی یا کہی کہ خدا کی ناتے دار
ہین یا کہے کہ اللہ کے حکم بنا بہی کچہہ کرتے ہین تو کفر ہے اور پانچوین وہی خدا کی غضب سی ڈرتے
رہتی ہین اور چہٹے وہی اللہ تعالے کی مقبول ہین جو کوئی اللہ کا مقبول ہو اسکی عزت اور توقیر
اور اوسکو برا سمجھے اسمین علماء اسلامیان سے بڑی بحث ہی اسمین احتیاط بہت ضرور ہے
جو کہ علماء ربانی اہل سنت وجماعت نی اداب اونکا فرمایا ہے قایم رہے ایسا نہو کہ اہانت اور
دشمنی کسی فرشتے کی دل مین آجاوی تو کافر ہو جاوی گا اب جو کوئی کہے کہ حضرت عزرائیل
علیہ السلام ہماری بیری ہین کہ ہماری باپ دادا اونی ماری ہین یا ہم ہمارا بیری ہے تو کفر
ہے کہ [illegible] جان لینے والی کو کہتے ہین جیسے کہ حضرت ابراہیم ع پاس حضرت عزرائیل ع گئی تہے
اپنی فرمایا کہ تم جان لینے آئی ہو حضرت عزرائیل ع نی کہا نہین حضرت ابراہیم ع نے کہا وہ صورت کہ جس سے
تم کافر کا جی نکالتے ہو تو ہمین دکہاؤ جب حضرت عزرائیل ع نی کہا کہ تم ڈر جاؤگے پہر حضرت عزرائیل
کہا تم آنکہہ بند کرو حضرت ابراہیم نی آنکہہ بند کرلی دیکہا کیا کہ [illegible] زمین [illegible] ہین [illegible]

آسمان پر سر سیاہ بال ایک ایک بال ایسا جیسے بڑا درخت جب یہہ بیہوش ہو گئے تب صورت
بدلی جب اونہین ہوش آیا پہر حضرت عزرائیل نے کہا مینے وہ صورت تو دکہلائی نہین کہ جس سی کافر
کا جی نکالنی آتا ہون اور ساتوین یہہ ہی کہ فرشتے فرمانبرداری خدا کی مین سست نہین ہوتے
رات دن ذکر آلہی مین چالاک ہین اور جس کام پر اللہ تعالے نے فرشتے تعینات کیے ہین اوسکو بہولتے
نہین اور تہکتے نہین اور اپنی کام سے یعنی تسبیح سے غافل نہین ہوتے اور بعضے فرشتی اوٹہا
عرش کے کہڑے ہین اور بعضے عرش کا طواف کرتے ہین اور بعضی اہل خدمت بہشت کے اور بعضے
اہل خدمت دوزخ کے ہین اور بعضون کو کام غضب کا سپرد ہے اور بعضی جان نکالنے والی ہین اور
بعضے ابر چلانے والے ہین غرض جیسے کچہہ کہ پیغمبرون نے خبر دی ہے برحق ہی اور وہی لطافت
کے سبب سی دکہلائی نہین دیتے جبکہ اللہ تعالے چاہتا ہے اونہین کسیکو دکہلاوے تو اوس بنی
آدم کی آنکہہ مین قوت بڑہا دیتا ہے کہ وہ اونہین دیکہنی لگ جاتا ہے اور بعضے بصورت آدمی کی
دکہائی دیجاتے ہین یہہ تصرف اونکا کہ آدمیکی صورت ہونا اون کے بس کا نہین ہے قدرت خدا
کی سے ہے اور محض روح ہین اربع عناصر سے یعنے خاک باد آگ پانی سے پاک ہین اور نہ نر ہین
اور نہ مادہ ہین اور نہ اون کے اولاد ہوتی ہے اور بعضے رزق لانے بندون پر مقرر ہین
اور بعضی آسمان پر ہین اور بعضے زمین پر ہین اور بعضے بوندین مینہہ کے زمین پر لاکر جہان حکم ہو
ڈالتے ہین یہہ کڑک بادل مین آواز فرشتے کی ہے کہ فرشتون پر تاکید کرتا ہے نام اوسکا
رعد ہے اور بجلی کوڑہ فرشتی کا ہی کہ بادلون کو مین کر روئی کیطرح کہنڈا دیتے ہین اور بیچ اخبار
مین یون لکہا ہے کہ پانچ فرشتے آدمیکی ساتہہ ایسی رہتی ہین کہ جب وہ آدمی درود پڑہنے لگتا ہے
تو وہی فرشتے جناب سرور محمد مصطفے کی خدمت مین جاکر عرض کرتے ہین اور پیغمبر خدا اوسکی
طرف متوجہ ہوکر جواب دیتے ہین یعنی اوسپر بخشش اور سلام چاہتی ہین اوسوقت خدا کے
رسول کی اور اوس پڑہنے والیکے بیچ مین حجاب نہین ہوتا اور آسمان اور زمین مین کوئی ایسا
مکان نہین کہ جہان فرشتے نہون اور ہر جگہہ نگہبان باذن آلہی کے وہ فرشتی ہین اور بعضے
آدہی آگ کے اور آدہے برف کی ہین اور تسبیح اونکی یہہ ہے سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ مَنَ الثَّلْجِ وَ
النَّارِ اور آٹہہ فرشتی عرش کی اوٹہانے والے ہین چار ہمیشہ اوٹہائے رہتی ہین اور قیامت کی دن
آٹہون اوٹہاوینگی اور صورت اونکی جنگلے بکرونکی شکل ہین کاندہی لو سے کاندہی کی چوڑائی تک کے و
ہر جگہے راہ کی ہے اور ایک روایت مین ساٹہہ برس کی راہ کی بیچ ہے اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ کسی فرشتی

کے ایک بازو ہے اور کسیکی دو اور کسیکی تین اور کسیکی چار اور پیغمبر خدا نے حضرت جبرئیل کو شب معراج
مین دیکھا تھا کہ اونکے چھہ سو بازو تھے اور صورت اونکی جنہون نے دیکھی ہے وہی جانین اور سب
فرشتوں مین سردار مقربان حضرت آلٰہی ہین چار فرشتے ہین ایک کا نام حضرت جبرئیل اور دوسرے
حضرت میکائیل اور تیسرے حضرت اسرافیل اور چوتھی حضرت عزرائیل بڑی بڑے کام دنیا کی ان
چارون کے سپرد ہین پہلی حضرت جبرئیل ہین کہ اللہ کیطرف سے پیغمبرون پر وحی پہنچانا اور حکمون کا بتلانا
اور علمون کا دلون پر ڈالنا اور مدد غازیون کی پہنچانا اونکا کام ہے اور دوسرے حضرت میکائیل کو اندازہ
پانیون کا اور مقرر کرنا قوت کا کہ کس کسکو کتنا کتنا جہان جہان مقرر ہے وہی اپنی لشکر سمیت وہان
حاضر کروا دیتے ہین اور تیسرے حضرت اسرافیل انکو معاملہ تینون صور کا بیہوشی اور موت اور زندہ
کا سپرد ہے اور چوتھے حضرت عزرائیل ہین کہ سبکی جان نکالنی کی خدمت کا لشکر اونکے سپرد ہے
اور اکثر علما راسخ ہین کہ حضرت جبرئیل کا درجہ ان سبسے افضل ہے اور بعضی کہتی ہین کہ انمین ہیچ
درجے کے برابر ہین اور یہہ سمجھنا ہے کہ جو کچھہ قرب اور علم اور کمال اونکو ہونا تھا ہوگیا اور کچھہ بڑہنے
نہین جو آگے کا شوق ہو خلاف بنی آدم کے کہ انہین ترقی ہے اور عشق ہے ولیکن محبت اور عشق
خدا کے سے خالی نہین اور بعضے ایسی فرشتی ہین کہ مستغرق یاد آلٰہی ہین ایسے ہین کہ اونہین سوائے
خدا کے غیر کے خبر نہین اور بعضے رکوع سجود مین ہین اور بعضی قیام مین ہین اور کسی آن مین حق
تعالے سے غافل نہین ہوتی وکتبہٖ اور ایمان لانا ہے کتابون پر کہ جو اللہ تعالے نے اپنی پیغمبرون پر
بہیجے ہین اللہ تعالے سچا ہے اور جسکے ہاتہہ اپنے کتابین بہیجے ہین وے
فرشتے بہی سچے ہین اور جو کتاب نازل کرین ہین وے بہی سچے ہین تو
ان سب پر ایمان لانا فرض ہے اور شرط ایمان کے ہے اگر کسی کتاب پر
یا صحیفہ پر یا ایک آیتہ پر یا ایک بول پر جسطرح سے اللہ کے کتاب پیغمبرون نے تعلیم کی ایمان
نہ لائے یا خلاف اوسکی اوس اپنی طرف سے بدل کرے تو کافر ہوگا **سوال** وے کتنے ہین
جواب چار کتابین اور سو صحیفہ ہین **سوال** نام چارون کتابون کا اور نام اونکا کہ جنکو
اوتری ہین اور نام اون پیغمبرون کا کہ جنکو صحیفہ اوترے تہے کیا ہین **جواب** پہلی کتاب
توریت ہی کہ عبرانی زبان مین حضرت موسی علیہ السلام پر اوتری تہے اور اونکی امت کا نام یہودی
یعنی ہدایت والے **سوال** عبرانی زبان کونسے ملک کی ہے **جواب** حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو تعلیم کی تہی وہ ہی اور دوسری کتاب عبرانی زبان مین زبور ہی کہ حضرت

داودؑ پر اوتری تہی اور جدی شریعت تہی جو توریت مین تہے سو قبول رکہی تہی یعنی حضرت موسےؑ
اور حضرت داود کی ایک امت تہی اور تیسرے کتاب انجیل ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام پر اوتری تہی
سریانی زبان مین اور اونکی امت کا نام نصاریٰ ہے یعنی مدد کرنیوالے جنہون نے خدا کیواسطے
حضرت عیسےؑ کی مدد کی تہے اور چوتہی کتاب قرآن ہے عربی زبان مین اوتری ہی حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی امت کا نام مسلمان ہے یعنی اپنے تئین اللہ تعالی کے
راہ پر سپرد کرنے والے ہین اور حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفہ اوترے تہی اور حضرت شیثؑ
پر پچاس صحیفہ اوترے تہے اور حضرت ادریس پر تیس صحیفہ اوترے تہی اور دس صحیفون مین اختلاف
ہے کہ کس پر اوتری تہی بعضے کہین ہین کہ حضرت ابرہیم پر اوترے تہے اور بعضی کہتے ہین کہ
حضرت موسےؑ پر توریت سے پہلے اوتری تہی اور سب کتابون مین بعد ذکر توحید الہی کے اور بیان
احکام شرعی کے ذکر ہر ہر کتاب کا اور ذکر احوال صفات حضرت محمد رسول اللہ کا اور اونکی اصحابونکا
اور اونکی امتونکا لکہا تہا اور اونسے پہلے جو پیغمبر تہے اونکا سب مین بیان تہا اور ہماری پیغمبر کا ایسی
ڈہب سی لکہا تہا کہ اونکے نام کا وسیلہ پکڑ کر جناب الہی مین دعا کرتے تہے **سوال** ایمان کتابونپر کیا
ہونا ہے **جواب** اپنی دل مین سچ جانی کہ یہہ کتابین اللہ تعالے نے بہیجی ہین اور اومین سچ باتین
لکہی ہین اور جو لکہا ہے وہ ہمین قبول ہے اور پیروی اوسکی حکم کی جس جس پر وہ حکم آیا ہے اونپر
فرض ہے اور قرآن پر ایمان لانے مین کچہہ بات سو سمجہا چاہیے جبکہ یہہ جانا کہ قران برحق ہے
اور اللہ تعالے نے بہیجا ہے ولیکن اور کتابین اور صحیفہ منسوخ
ہوگئے اور یہہ کتاب جو قرآن ہے یہہ معجزہ باقی ہے قیامت تک یہہ
منسوخ نہوگا اور آیت یا سورت اوسکی بدلی نہ جائیگی اور یہہ کتاب قران کلام خدا
کے ہے اور کسی پیغمبر کے بنائی ہوئے اور پیغمبر محمد رسول اللہ کے بنائی ہوئے اور حضرت جبرئیلؑ کی
بنائی ہوئی نہین ہے اور جہان قرآن مین آیت اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ترجمہ یعنی یہہ بول ہے
رسول کریم کا وہ یون ہے کہ اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ سناہی یہہ قرآن میرے پیغمبر نے
جبرئیلؑ سے کہ جو رسول کریم ہے خدا کا امانتدار یعنی امانت خدا کی پہنچائے اور جو کوئی کہے یون کہ خدا نے
جبرئیل نے بنالیا ہے یا خدا کے رسول نے بنالیا ہے لو کافر ہوا اور دوسرے یہہ اعتقاد رکہے
کہ یہہ قرآن معجزہ ہے کہ جو ساری دنیا اکہٹی ہو کر چاہے کہ اوسکی سی ایک سورۃ یا ایک آیت بناوے کہ
نہو سکیگی اور تیسری یہہ اعتقاد رکہی کہ جس ضبع کا قرآن کہ خدا کی رسول چہوڑ کر دنیا سی گئی ہین اوسی

کچھہ کوئی گھٹا سکتے ہی اور نہ بڑہا سکے ہی کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے آیت اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ ترجمہ یعنی یہہ قرآن ہمنے ہے اوتارا ہی اور ہم ہی اسکی نگہبان ہین اگر قرآن
مین حق تعالے یون تسلی ہمارے نکرتا تو دین ہمارا یقینی نرہتا ساری قرآن مین شبہ پڑجاتا کیونکہ اگر
کوئی کہتا کہ قرآن مین کوئی آیت ملی ہوئی ہے اور اللہ تعالی ہمین خبر ندیتا کہ مین اسکا نگہبان ہون کیا
مجال ہے کہ کوئی اسمین کچھہ ملا سکے تو ساری قرآن مین شبہ پڑجاتا کہ کیا جانے کونسی آیت ملی ہوئی
ہے اور کونسی اصلی ہی اور جو کوئی بیدین یون کہتا کہ ہمارے تئین جدا ایک آیت قرآنکی پہنچی ہی اور
اللہ تعالے یون تسلی نکرتا کہ اسکا مین نگہبان ہون کیا مجال ہی کہ اوس سی کوئی نکال سکی تو کسی
بیدین سی خصم ٹہوک کر نہ لڑسکتے اب خاطر جمع ہے جو کوئی قرآن مین دخل کرے تو اوسی سزا دین اور بیدین
جانین اور چوتہی ایمان قرآن کی ناسخ اور منسوخ کی آیتون پر رکہنا ہی ناسخ اور منسوخ کیا ہوتا ہی
منسوخ اوسی کہتے ہین کہ جیسے اللہ تعالے نے پہلی کچھہ حکم کیا ہو پہر دوسری آیت اور آئی اور پہلا حکم پلٹ
دیا یا ہلکا بہاری یا برابر ہلکا یہہ ہی کہ جیسی پہلی یہہ حکم تہا کہ اوس کافر سے ایک مسلمان نہ بہاگی اب
جو ہم ضعیف دیکہی تو حکم ہوا کہ دو کافرونکی آگے سی ہوکر لڑا ہمین ایک مسلمان نہ بہاگی اور برابر کا
حکم ہے جیسی کہ بیت المقدس کیطرف سی بیت الحرام یعنی مکہ کیطرف موہنہ نماز مین کرو اور بہاری حکم
یہہ ہی کہ پہلی حکم سب سے صلح کا تہا اب حکم لڑائیکا آیا ناسخ اور منسوخ دو تو آیت قرآن کی ہین پہلی ایک
حکم دینا دوسرے خلاف اوسکی یہہ حکمت الہی ہی جیسی حکیم موافق مزاج ہر بیمار کے جدا جدا حکم کرتا ہی
اور جبکہ اوسکی حالت پہرتے ہی تو دوا کو بہی پہیر دیتا ہے اب جو اللہ تعالے نے ایک حکم سی دوسرا
اوٹہایا تو یہہ بہی حکمت قدیم سی موافق مصلحت کی اوٹہایا یہہ تفاوت علم مین نہین کہ اللہ تعالی پہلی
صلاح نہین جانتا تہا پیچہے جانا **سوال** کوئی نسخ سے منکر ہین **جواب** اکثر یہودی لوگ منکر
ہین کہ اونہون نے پہلے حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل نمانی اور پیچہے قرآن اور محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نمانین اور اونہون نی یون نہ سمجہا کہ حضرت یعقوب کیوقت دو بہنین اکہٹی ایک شخص کے
نکاح مین روا تہین اور حضرت موسے کی وقت مین حرام ہوئین اور اونٹ پہلی حلال تہا اور
توریت مین حرام ہوا اور حضرت موسی کیوقت مین بیت المقدس کیطرف مصر سے قبلہ ٹہیرایا تہا اور
حضرت ابراہیم کیوقت مین قبلہ کعبہ تہا اور ایک جماعت رافضیون کی نے بہی نسخ کا انکار کیا جہوٹے
ہین اور جونسی کتاب سوائے قرآن کے جو کوئی لاوی اور یون کہی کہ یہہ توریت ہی یا انجیل ہی یا زبور ہی یا اور
صحیفے جو اللہ تعالے کی نازل کی ہوئے ہین کہے کہ یہہ ہین تو اوسکی جواب مین اوسنی یون کہی کہ اللہ تعالے

نے جو کتاب اوتارے ہین برحق ہین ولیکن اونہون مین یعنے یہودی اور نصاری نے اومین اپنی طرف سے
کچھہ دخل کر دیا ہی اور کچھہ گھٹا دیا ہی اور کچھہ بڑہا دیا ہی اور اگر ترجمہ بہی موافق اصل کی نہین غرض جسکے
کچھہ فرق پایا تو وہ پڑہایا سنا نچاہی کیونکہ وہی نام کتاب الہی کا لیتی ہین اسواسطہ تو انکار سی بچ جا
دیتا ہی اور ان سی خاطر جمع نہین کہ دخل کر دیا ہے اسواسطی ماننا نہین بلکہ سننی بہی نہین **سوال**
کہان لکہا ہی کہ اونہون نی کتاب اللہ مین دخل کر دیا ہی **جواب** اللہ تعالی فرماتا ہی **آیت** وَ
یَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُونَ **ترجمہ** یعنی وہ کہتی ہین اللہ تعالی پر جہوٹہہ اور حالانکہ وہی جانتی ہین
ایک وقت حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ توریت کا ورق ہاتھہ مین لے رہی تہی جب
اونہی پوچہا کہ یہہ کیا ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ توریت کا ورق ہی حضرت جناب پیغمبر کا رنگ غصہ مین
متغیر ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تم گمراہی مین اوترگئی ہو اور مقرر مین تمہاری واسطی الیسا دین روشن لایا ہون
کہ اگر حضرت موسے بہی اب جیتی تو اونہین بہی نہ سماتا سوای میری متابعت کی چاہی کہ یون کہے
کہے کہ مین ایمان لایا ہون ساری کتابون پر کہ اللہ تعالی نے نازل کی ہین تو یہودی نصاری نی جو
کتاب مین کم یا سوا کچھہ لکھہ دیا ہوگا تو اوسنے بچکر اون کتابون پر ایمان کامل ہوجاویگا **مسئلہ** اگرچہ
حکم آتے آتے فرشتون سی پیغمبرون پر پہنچا ہے ولیکن ہمپر خدا کا حکم پیغمبرون نے پہنچایا ہی تو بعد
ان سبکے پیغمبرون کا ذکر شروع کیا اوس سے پہچی جنکا مذکور پیغمبرون نے کہا وہ بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالی **مسئلہ** اول یہ سن کہ اللہ تعالی اپنی کامونکا مختار ہے اپنی ارادہ سے اور اپنی اختیار سے
چاہی سو کرے یہہ نہین کہ کاہی سے کہبراکر ضرورت کا مارا کری اور یہہ بات نہین کہ حکماکی طرح عقل
مین جو بات آدی کہا اوس سی خلاف نکری کیونکہ عقل اوسکی پیدا کرے ہوئی ہی مگر بعضے چیزین اپنی
مہربانی اور فضل اور کرم سی کہ موجب باقی رہنی عالم کا اور کامل ہونی انسانکا اور موجب صلاحیت
دین و دنیا اونکی کا تہا وعدہ فرما دیے اور اپنی اوپر لازم کر لئے جیسے رزق دینا بندونکا اپنی اوپر
لازم کر لیا اور ہدایت کرنی کی بہیجے راہ دکہانی اور پیغمبرونکا بہیجنا اور ضامن ہونا یہہ وہ نہین کہ اوسکی اوپر
ہر کر ہو بلکہ اوسکی فضل اور کرم کے عادت ہی کہ ہمیشہ یونہین اپنے بندونکی ساتھہ سلوک کرتا ہی جبکہ اللہ تعالی نے زمین پر
سلیقہ دیا کہ فرشتی سی ملاقات کر کر اللہ سی بن فیض لیوین تو بعضی بیچ ہوو اختیار کر لیا کہ جنکو علم اپنی ذات اور صفتون اور حکم
دیکر کہ جس سی دین اور دنیا خلق کے بہلائے ہو اونہین سکہلا کر خلق کیطرف حکم کر دیا کہ اونہین بتلاو
سو سیدہ راہ بتاؤ اور جس چیز کے ڑہنی اور کرنے سی لی محتاج ہین اونہین سکہلاو کیونکہ بعد مرنیکے دو جگہہ
ہین ایک بہشت اور دوسری دوزخ اور سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ مین جانے کا اونہین

پیغمبرونکو حکم ہوا کہ میرے بندون کو جتاو پیغمبر اور پیمبر قاصد کو فارسی مین کہتی ہین اور نبوت خبر
دینی کو کہتی ہین اور اونچائی کو بہی کہتی ہین اور یہان دونون معنی ٹہیک ہین کیونکہ پیغمبرونکو اللہ تعالے
نے خبر بہی دی ہے اور سب خلقت سی درجہ بہی اونچا کیا ہی اور جسکو اللہ تعالے نے خبر دی بہیجی اور
اوس خبر دی بہیجنی کی اورون سی سوا امتیاز بہی دی کہ جس چیز مین صلاحیت دین اور دنیا کی اور
آخرت کا چہٹکارا ہو خواہ امر کرا اور خواہ منع کرا اور خواہ نصیحت کرنے کرا اور خواہ راہ بتاتی کر یعنی باطن مین
تصرف کرا اور خوشی دینی کرا اور ڈرانی کرا اور بہشت کی وعدہ کرا اور دوزخ کے وعید کر خلق کو سمجہاوے
اور آپ سمجہے اور عمل کری اونکا نام نبی ہے اور سب خلق سی درجہ اونکا اونچا ہے کوئی جا ہو کیسے
بندگی کرو جان یا مال سی اونکی درجہ کو نہین پہنچ سکتا اور نبوت کا درجہ اونہین کسی عمل سی نہین
ملا بلکہ خدا کے فضل سی ملا ہے لیکن اونکی تین قسم ہین ایک نبی ہین کہ جنکی پاس جبرئیل ظاہر حکم لیکر
نہین آئے یا پردہ مین یا دل مین اپنی خبر پائی اور عمل کیا اور یہہ حکم نہین ہوا کہ کسی اور کو بہی تم کہو کہ ہمارا
سکہایا عمل کرے بلکہ تم آپ ہی آپ اوسپر عمل کرو تو وہ شخص نبی ہے اور جو اوسکو یہہ حکم ہو جاہی کہ ہمارا
پیغام خلق پر پہنچاؤ اور میری حکم سے یہہ بات لوگون کو بتاؤ اور حضرت جبرئیل ظاہر اونپر آئی ولیکن نئی شریعت
نہین لالے اگرچہ کتاب نئی لائے جیسے حضرت داود پر اونکا نام مرسل ہے جو مرسل ہوگا سو نبی ضرور ہوگا
اور ہر نبی مرسل نہین ہوتا اور تیسری قسم پیغمبرونکی اولوالعزم ہین عزم کہتی ہین قصد کو یعنی صاحب قصد
ہے کہ جنہون پر نئی شریعت آئی اور اونہین حکم ہوا تہا کہ لوگون کو یہہ بتاؤ اور جو نمانین تو جنگ کر کر
سمجہاؤ اور اونہون نے یہی بات اختیار کی تہی تو اولوالعزم کو مرسل اور نبی بہی کہا جاتا ہی اور ہر
مرسل اور نبی کو اولوالعزم نہین کہا جاتا جیسے حضرت داود صاحب کتاب تہی اور شریعت جدی نہین
تہے بلکہ یہی تاکید تہی کہ توریت پر اپنا عمل رکہو تو مرسل ہوے اور اولوالعزم نہوے مسئلہ اب سن کہ اللہ تعالے نے
خلق پیدا کر کر حکم کیا کہ ہمارے احسانونکا شکر اور توحید اور بندگی فرض ہوئی تو ہر ایک کو شعور نہتا کہ کیفیت
توحید اور عبادت کی دریافت ہو اسیواسطے اللہ تعالے نے پیغمبرونکو ان پر اختیار کیا کہ انہونکو طور
تعالی کی احسانونکی شکر کا سکہلاوین جیسے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہین حدیث اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ترجمہ
یعنے اور کچہہ نہین مگر ہم بہیجے گئے ہین ملان تو اب خدا نے پہلی بواسطہ فرشتہ کے اونہین سکہلایا
پیغمبرون کے زبان سی خلق کو جتایا اور حکم دو طرح کا آیا ایک کا نام امر ہے یعنی کر تو جسنی وہ کام
کیا اوسی وعدہ بشارت عاقبت خیر اور دوستی اور رضامندی اللہ تعالی کا سمجہایا اور دوسرے کا
نام نہی ہی یعنی نکر تو جسنی وہ کام کیا تو اوسی بدلہ غصہ اللہ تعالی کا اور عاقبت بد کا اور مار کا ڈرایا اور اگرچہ

تو اللہ تعالے نے یہی آدمی مین رکہی ہے کہ اوسکی نعمتونکا شکر کرے لیکن آداب کہ جو لایق دربار خدا ایکی ہین
اور جو کہ حد شکر اور کفر انعام نامتناہی کے ہون وہ بغیر تعلیم معلم دربار خاص کے کہ جو آئین شرع ہے اوس بنا
حد اوسکی نہ بندہتی اور جو شرع منع نکرتی تو حق سبحانہ تعالے کہ پاک ہے اوہام اور خیال کو ذہن کے سے
اوسکی اسماء اور صفات مین عقل اپنی اپنی موافق کیا جانے کیا کیا کہہ بیٹہتی کیونکہ وہ جانے تو بہی نہین
غلطے اور صحت آداب کا فرق بتاتا کیونکہ آدمیونکی عقل ایکطرح کے نہین تو ہر آدمی اپنی اپنی عقل
کے موافق حد باندہتا کہ اسکا نام شکر ہے اور اوسکا نام کفر ہے اور وہ اختلاف جو پڑتا تو اوسکا انصاف
کون کرتا کہ یہہ خلاف ہی اور یہہ راست ہی یہہ کمال حکمت اللہ تعالے کی ہی کہ اپنی فضل اور کرم سے
پیغمبرون کو بہیجا اور حکم جو کہ مرکو خاطر تہا اور دونون جہان مین ہمارے حق مین کرنے اور نکرنے سی جو کچہہ
کہ خیر تہا وہ اونکی ہاتہہ کہلا بہیجا اور جو حکم نہ آتا تو تکلیف نہوتی اور بہلا برا دریافت نہوتا کیونکہ کفر جیسی کہتی
ہین اوسکی حد کیونکر جانتا اور ظلم جیسے کہتی ہین اوسکی ڈول کو بتاتا اور دریافت کسیکو نہوتا تو غصہ اونپر
دین اور دنیا مین نہوتا اور اللہ تعالے فرماتا ہے آیت رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ترجمہ یعنی بہیجی قاصد بشارت دینی والے بہلائی کرنیوالونکو اور ڈرانیوالے برائیکو
بدکارونکو بہیجے ہین تو کہ قیامت مین کافرونکو اللہ پر حجت نہو کہ ہمین کسنی کہا تہا جبکہ پیغمبر بہیجے سی بہی نا
تو اوسی پر اولاہنا رہا تو اللہ تعالی نے بعضی آدمی ایسی کہ جنکو دنیا مین بہی ایسی خوبیونکی مالک کیی ہی صلاح
کار اور مردانہ اور امانتدار اور پرہیزگار اور خدا ترس سب اپنے وقت کی لوگون سی زیادہ اور قبول صورت
اور سچ بول اور بلند ہمت اور شہرے اور نسب کے اوچہی اور عقل کی پوری اور زور آور اور اونہین کہہ اور بول
رس اوپر مہربانی کر کر فرشتے بہیجی کہ خلق کو اللہ تعالے کا حکم کہہ سناوین اور ایسی شخصون نے دعوی کیا
کہ اللہ تعالے نے ہمین فرمایا ہی کہ یہہ چال اختیار کر جب لوگون کو شبہ پڑا اور کہا کہ تم تو فلانیکی پوت ہو
اور جو روان رکہتے ہو اور بازارون مین سودے لیتے پہرو ہو تم خدا کی قاصد کہانسی ہو گئی جب اونہون
نے کہا کہ خدا کی مہربانی سے جب کاون نے کہا تمہارا شاہد کون ہے کہ تم اپنی طرف سی کہو ہو یا
خدا کا حکم کہتی ہو جب پیغمبرون نے کہا کہ ہم کہین تو ہین خدا کیطرف سے لیکن تم اپنی خاطر جمع کرلو تو جن چیز
کو کہ جس امت نے مونہہ ہی مانگی جسطرحکا چاہا سو بر جاتا تہا سو وہی موافق خرق عادت کی اونہون نے
دکہلایا خرق کہتی ہین پہاٹنیکو اور عادت کہتی ہین بان کو یعنی اللہ تعالے کو سب قدرت ہی کہ چاہی سو کری لیکن
عادت یہہ ہے کہ ظہور ہر چیزونکا اسبابکی پردہ سی کرتا ہی تو اونہون نے وہ بات چاہی کہ آدمی سی نہو سکی اور جو
اسبابسی چیز ہوتی ہی اوسکی خلاف ہو جیسی فرعونکی وقت مین جادو کا ندر ہنا تو جادو گر سب جانتی تہی

کہ جادو کو جادو مٹا سکتے ہی اور مٹا نہین سکتا تو حضرت موسیٰ کا عصا معجزہ تہا معجزہ نے جادو کو
مٹا دیا اور حضرت عیسیٰ کی وقت مین اہل یونان طب مین بہت دم مارتے تہی لیکن طب والی اپنے
عقل مین دو چیز نایاب جانتے تہی ایک تو دوا اور زاد اندہی کی بینائی کی اور ایک مردے کے جلانیکی تو
اونہون نے یہی سوال کیا اور یہی حضرت عیسیٰ کی دعا سی ہا یا مردہ بہی زندہ ہوا لگا اٹھی اور مادرزاد
اندہا بہی اچہا ہوا اور ہمارے حضرت کیوقت مین لوگ اوسوقت بہت پیاسی ہوی تو اونگلیونسی حضرت
کی اتنا پانی نکلا کہ لشکر دہاپ گیا اور قبولیت دعا کی آسمان پر چاہی تو چاند کے ٹکڑے ہوگئی اور
جانورون سے شاہد چاہی تو مری ہوئی گوہ سے بہروائی کہ تم سچے پیغمبر ہو اور درختون سی چاہے تو
کہجور بولائے وہ چلے آئی اور پتہری چاہی تو کنکرون نے شاہدی تسبیح کر بہری اور حضرت صالح
پر پیدائش کے آزمایش کی کہ اللہ تعالے جانور سے جانور پیدا کرتا ہے تو جانین کہ تمہارے کہی سی پتہر
مین سی اونٹنی لکارسنے اور بیابی نکلے تو اونکی دعا سی اللہ تعالے نے ویسی ہی دکہلایا تو ان سب
دلیلون سے پیغمبر سچا ہے گئے کہ مقرر یہہ پیغمبر ہین اور اونکا کہنا سچ ہے اور ہر پیغمبر دوسریکا سچانہا
ہے اور سب ایک زبان ہین اور یہی بات اونکی سچ کے شاہدی کیونکہ اصل دربار کا یہی کہ جسی اور
لوگ دربار کے سچا کہین اور جسکی دربار لوگ شاہدی وہ بہرین تو جہوٹا ہے اور جو بادشاہ جان بوجہ کر کہ
فلانا ہمارے رعیت کو خسلا ہماری حکم کے بگاڑی ہی اونکہا بہیجا تو دو حال سی خالی نہین یا تو انجان متغافل
اور یا دہتنا ہوا نہ کہتا اور جان بوجہکر فرق ہوتی اپنی رعیت پر برائی روا رکہنی کام بادشاہ غیرت
والونکا نہین اور اللہ تعالے پاک ہی ان باتون سی کہ وہ بادشاہ سب بادشاہونکا ہی وہ کب روا رکہی کہ
اوسکی بندونکو کوئی بری بات سمجہا دے اور دوسری کسی اپنی قاصد کے ہاتہہ کہنا بہیجے کہ یہہ جہوٹ کہتا ہے
اور جو سچے کو نہ کہا بہیجے کہ یہہ سچا ہے تو اعتبار اوسکا کیونکر ہوتا جیسے فرعون اور نمرود اور دقیانوس
وغیرہ کہ اوس حال کی ہوی ہین اونہین یون کہا بہیجا کہ وی کافر ہین اور دجال کو کہا بہیجا
کہ کافر اور جہوٹا ہوگا اور جادوگر اگرچہ کچہہ دکہلاوے تو بہی اوسکا کہا نمانیو کیونکہ فرعون اور نمرود نے
بہی بہت سحر جادو سی چیزین دکہلائی ہین پہر آخر کو خراب ہوئی اب بہی کوئی بدین یا کافر یا دجال
دکہلادی تو اوسی بزرگ نمانیو اوسکی اسمقدمہ مین متابعت نکیجی اور جسی پیغمبر خدا نی کفر کہا جو کوئی
وہ کرے کافر ہوا اور جسی گنہ کہا جو کوئی وہ کام کری سو گنہگار ہو جب یہہ معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کی طرف
سی خلق پر قاصد ہی اور سب پیغمبرون مین سب سے پہلی حضرت آدم ہین اور سب سی پیچہی حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور جو بیچ مین ہین سب برحق ہین پہ گنتی نہی رسول مین

سبکو سچا جانو جیہ ۞ بڑے فرشتے جانکر محبت کی رکہہ سو جیہ ۞ یعنی جتنے نبی ہین یا رسول ہین یا اولوالعزم
ہین سبکو سچا جانیے اور سب سے بادب رہے اور اہانت اونکی کہنے کی اور کرینگے کسی بات مین نکرے
اور سب پیغمبرونکو برحق سمجہنا فرض ہے مسئلہ اور حکم سب پیغمبرونکا سچ سمجہنا ایمان ہی اور جو کوئی ایک
پیغمبر کے بات کا منکر ہو تو کافر ہو مسئلہ اور پیغمبرونکی گنتی مین اختلاف ہے بعضی کہتی ہین کہ ایک لاکہہ چوبیس
ہزار ہین اور بعضی کہتی ہین دو لاکہہ ولیکن صحیح یہہ ہے کہ یون کہی کہ جو پیغمبر خدا کی طرف سے ائی ہین مین سب
پر ایمان لایا کچہہ سب گنتی بیان کرنیکی احتیاج نہین کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی آیت مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ترجمہ کہ بعضی پیغمبرونکا احوال تمپر ظاہر کیا ہی ہمنی اور بعضی اونسی پیغمبر
ہین کہ بیان تمسی کیا نہین تو جب خدا کی رسولپر بعضونکا احوال بیان نہین کیا گیا تو اب گنتی کا نام مقرر
نکرے کیونکہ کبہی اونکی گنتی سی سوا ہون تو اون سوا والونپر ایمان نہوا اور جو اونکی گنتی سے کم ہون تو
اتنی نا نبی بنا پیغمبرونکو پیغمبر ماناہیہ تو طرح کفر ہے اگر ایک پیغمبر پر بہی ایمان نلاوی تو کافر ہو جاگا کیونکہ اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ بعضی پیغمبرون کا احوال تمپر ظاہر کیا ہی اور بعضونکا نہین بیان کیا ہی تو سب پیغمبرون پر
اکٹہا ایمان لایا جاے اور گنتی نکرلی شاید کبہی اس گنتی سی سوا ہون اور تمام پر ایمان نلایا گیا تو بہی نہین کیونکہ اوس گنتی سے
سوا والونپر ایمان نلایا گیا اگر ایک پیغمبر پر بہی ایمان نلاوی تو بہی کافر ہو جائیگا اور جو اس گنتی سے کم پیغمبر ہون تو اس کہنی سے
سوا لوگون کو پیغمبر ٹہرایا کہ وے نہ تہی اور اللہ تعالی نے سب پیغمبرون کو اور لوگونکی دو چیزون مین مخصوص
کیا ہی ایک سکہانے اور دوسرے جتانا سکہانا تو علم جو نجانتے تہے جیسی کتابین یا صحیفہ وغیرہ اور جتانا
جیسے معجزہ یا قوتین یا فرشتہ یا اور چیز مدد بہیج کر جتا دیے یہہ دونو سکہانا اور جتانا اونکی پیغمبری کی نشانی
ہے ولیکن سکہانا کئی طرح سے حاصل ہوا کسی سی ظاہر باتین سنا کر جیسے حضرت موسی علیہ السلام سے
ہوا اور کسی سے الہام کر کے اللہ تعالی کا الہام پیغمبرون سے یون ہوتا ہے کہ اونکی دلمین کسی علم کی جانب
ڈال دی اسطرح کہ اوس سے پہلے نہ تو اوس پیغمبر نے کہین سی وہ سنی یا دیکہی ہو نہ کسی دلیل سی غور
و فکر کرے ہوا الہام جو پیغمبر کے دلمین اتا ہے اونکی کئی طور ہین نام اوسکا وحی ہی یا تو فرشتہ بصورت بشر پیغمبر کے
اگر کچہہ کہے اور پیغمبر اوسی دیکہی اور اوسکا کہا سنے جیسے آدمی سی اور یا فرشتہ کو حکم ہوا اور یہہ حکم خدا کے
سے فرشتہ پیغمبر کے دل مین کچہہ علم پہونک دی اور کان اونکا کچہہ نہ سنے اور خواب مین وحی بہی اس
قسم سے ہی خواہ بواسطہ فرشتہ کے ہو خواہ بیواسطہ فرشتہ کے ہو سوال یہہ جو فرمایا کہ وحی نام اوسکا ہے کہ
اوسکے دل مین کچہہ علم فرشتہ سی ڈالتے ہین تو یہہ بات پیغمبرون کے سوا اور کے دل مین بہی ڈالے
جاتے ہے تو فرق انبیا اور غیر انبیا مین کیا ہوا جواب بعضی چیزونکا فرق ہی ایک یہہ کہ حکمون کو

علم کہ یون کر بے بانکر بے پیغمبرون کی ہے دلمین ڈالتے ہین اور یہ بہا سکی جانت کہ اتنی مدت پیچہی تو
ہوگا یا دنیا سے فنا ہوگئی پیچہی یون ہوگا یہہ بہی مخصوص علم پیغمبرونکا ہی اور جو کسی اور کے دلمین ایسی بات پڑ جاتی
ہی تو یہہ بہی بالتو پیغمبرونکی ہی بات سی کچہہ سمجہہ آجاتی ہے اور بعضی بار فرشتہ بہی کچہہ بشارت حق کیطرفسی
اونکی خاطر مین ڈال دیتا ہے بسبب بعثت رسول اللہ کی اونکو کچہہ دانائی آجاتی ہے کوئی سی بہا کا ہو پیغمبر ہو
غیر پیغمبر کے دریافت مین فرق ہی کیونکہ پیغمبر پر جو الہام ہو تو وہ شک سی اور چوک سی معصوم ہی جو کہ
اونہین الہام ہوا تو گویا کہ انکہہ سی دیکہی یا کان سی سنی برابر ہی اور سوا پیغمبر کے اور کسیکو جو الہام ہو تو وہ اوس
مین شک بہی ہے کہ کیا جانی رحمانی ہے یا شیطانی ہی یا نفسانی ہی اور خطا یعنی چوک جانیکا بہی ڈر
ہی تو معلوم ہوا کہ جو کوئی سوا پیغمبر کے کچہہ بات کہی اگرچہ کیسا ہی کامل ہو جو موافق پیغمبر کے کہی تو وہ بیشک
مقبول ہی کیونکہ پیغمبر معصوم ہین اور جو خلاف پیغمبر کے کہی تو اوسی خطا کا ڈر ہی اور شک پورا ہی کیونکہ
خلاف پیغمبر کے مقبول کیونکر ہوا اور مدد دو بہانت کر پیغمبرونکی اوپر ہوتی ہی ایک تو اونکی دمونپر ہے خدا کے
مدد ہوتی ہے کہ ویسی اور پر نہین اور دوسرے اونکی دعا اور برکت سی عالم غیب اور قدرت الٰہی سی ظاہر
خلق پر عجائب اور غرائب ہوتا ہی اوسکا اوڑ نہین غیب ہو سکین وہ جو اونکی دمونپر جنکی طرف سی مدد جو ہوتی
ہی وہ کئی طور سی ہی ایک یہہ ہے کہ نفس اونکا یعنی من اونکا تابعدار حکم اللہ تعالی کا ہی اور اللہ تعالی کے
حکم مین نفس اونکا ہمیشہ اونکی حکم مین تابعدار رہتا ہی اسسبب سے یہہ جان بوجہکر گناہ کرنیسے معصوم مین
اونکی ذات کو گناہون سی پاکی ضرور ہی اور اللہ تعالی کی حکم کے خلاف کرنا اونپر روا نہین کیونکہ اللہ تعالی
نے اپنی بندون کو اطیعوا الرسول فرمایا ہے یعنی پیغمبر کے متابعت کرو تو جو اون شخصون مین خوی
جان بوجہ کر گناہ کی بہی ہوتی تو وے لایق متابعت کروانیکی نہوتی اور بعضی جگہہ قدم ڈگنا ظاہر
ہوا ہی تو یہہ بیغیر انکی طور نہین ہوا بلکہ کچہہ بعضی وقت بہول کر ایسا طور ہو گیا ہی سوال تو اوسی گناہ
کر کیون تعبیر کیا جواب اوسکی دو وجہہ ہین پالتو ہو واسطہ کہ اوس کام کی صورت گناہ کیسی ہی یا ویسی لوگونکی
حال پر ویتی بات بہی گناہ بے کے طور پر ہو گیا مثلا جیسے کوئی بادشاہ ایک غلام سی بیش قیمت کٹورہ مین
پانی منگوا وی اور وہ پیالہ پہوٹ جا غلام کے ہاتہہ سی تو جان بوجہ کر بقصد دل جو نیا غلام وہ پیالہ پہوڑ
ڈالی تو وہ پکا غلام گنہگار ہی یہہ نقل عام لوگونکی گناہ کی ہی اور ایک ایسا غلام ہی وہ کٹورہ احتیاط سے
لا دیتا قضا ئر پانو پہسل کر پیالہ ہاتہہ سی گر کر پہوٹ گیا تو تقصیر اوس غلام کی مطلق نہین لیکن واسطہ سمجہانیکے
کچہہ چہڑکے کہ تو خوب دیکہکر کیون نچلا اور وہ غلام مودب ہو کر کہی کہ مجہسی بڑی تقصیر ہوگئی تو دیکہنی الا انجان جانے
کہ اسنی بہی پیالہ پہوڑنکی تقصیر کی تو وہ نادان ہی اگرچہ پیالہ دونونکی ہاتہہ سی ٹوٹا لیکن فرق تقصیر کا زمین و آسمان

کاہی انکا ذکر کچھہ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جاویگا عام لوگونکی تقصیر جان بوجھکر ہی اوسکا کچھہ جواب دینا نہین آتا اور پیغمبرونکا قدم ڈگنا کچھہ اور ہی ہی وے بڑے ہین خبردار کرنیواسطے کچھہ غصہ کیا ہی گناہ نسمجھا چاہیی اور دوسرے عقل پیغمبرون کی اور آدمیونکی طرح کی سی نہین کیونکہ عقل اونکی کل ہی یعنی پوری ہی کبھی اونکے عقل مین خلل نہین آتا اور عقل جاتی نہین رہی جوکچہہ کہ اونہین اپنی عقل سی دریافت ہوتا ہی اور کسیکو سوا پیغمبرون کی دریافت نہین اور تیسری تدبیر اونکی غالب سب خلق کی تدبیر پر ہے اور اونکی بوجہہ اور سب خلق کے بوجہہ پر تیز ہے اور چوتہی یہہ کہ علم وحی کا جیسا کچھہ کہ وی لوگ سمجھتی ہین اور کسی سی نہین سمجھا جاتا اور پانچوین قوت حافظہ یعنی یادگاری جیسے پیغمبرونکو ہوتی ہی ویسی اورکسیکو نہین ہوتی جبکہ پیغمبر بیان کرنے لگتے ہین جسوقت سی کہ پیغمبر بیان کرتے ہین ویسا بیان کہ اوسکی بات کا کچھہ عقدہ باقی نرہے اور اس فصاحت سی کہ ہنر ناقص اور کامل سمجھہ جا سوای پیغمبرکے اورکو نہین ہوتی اور چھٹی بدن کے قوتین اونکی اور سب لوگون سے ظاہر و باطن مین سوا تہین خلق یعنی خو اونکی ایسی سنجیدہ ستہری تہی کہ کوئی اونکی سلیقہ کو نہین پہنچا اور ظاہر کا بدن بہی اونکا تمام پورا تہا قبول صورت مین بہی کوئی اونہین پہنچا اور آواز بہی اونکی اور لوگون سے خوش آواز تہی اور سب لوگوں سے ظاہر و باطن کی سب خوبیون مین افضل تہی اور اونمین درجہ اور مراتب اونکی موافق نصیب داد الہی کی فرقون فرقے تہی جس موافق کہ خدا تعالی سے اونہین حصہ نعمت کا ملا اوسی حصہ موافق اوسکا درجہ ہوا ولیکن دو معاملون مین سب پیغمبر برابر ہین ایک تو یہہ کہ بولانا اونہہ نکا سب خلق کو خدا کیواسطے تہا اور رہبر ویعنی چال سبہون کی فرمانبرداری اللہ تعالی کی اور دشمنی اور حقارت اونکی بی فرمانی اور دشمنی اللہ تعالی کی ہے اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب فرشتون سی افضل ہین کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے آیت اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے نے برگزیدہ کیا حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی آل کو اور آل عمران کو اوپر سب عالمون کی تو معلوم ہوا کہ سب عالمون مین فرشتے بہی ہین تو اون پر بہے فضل کیے بیت

کری اہانت مسخری یا وہ دشمن ہو + کسی نبی رسول کا جا گا دوزخ رد

پیغمبر ہین معصوم سب ولیکن کہا یمان + سبہی گناہان جا کر ہنیان بیجا ان

جب تجکو یہہ معلوم ہوا کہ متابعت اون سب کے متابعت خدا کی حکم ہی اور یہ سب اپنی طرف سی کسیکو بنا حکم خدا کے نہین بولاوین تہی جو حکم ہوتا ہے بات لوگون کو سمجہا دیتے تہے اب جو کوئی اونکی اہانت یا حقارت اون کی بات کی یا اونکے چال کی کری تو وہ کافر ہو مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا کہانا کہا کر کانے ہاتہہ سی پوچھکر اونگلیان اپنی موہنہ سے چاٹ لیا کرتے تہی اور دوسرا کہے کہ اسطرح جلکے

کہانی باتین بربان نکلیے تو یہہ دوسرا کافر ہوا کیونکہ پیغمبر خدا کی چال کی اہانت کرے مسئلہ اور
جو کوئی کہے کہ حضرت آدم نے ریزہ آپ بن کر پہنا تہا یا ہل بایا تہا اور جو کوئی اوسکی جواب مین اہانت سی
کہے کہ تو بس ہم جولاہی بچہ شہر سے یا کسان بچہ شبہہ نہ سے اگر سب نبی کی ہل باہنی کو حقیر
سمجہکر کہا تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کے فعل کو حقیر سمجہا مسئلہ اور جو کوئی ہنسا ہنسکی واسطہ حضرت موسی علیہ
السلام کے طرح عصا ہاتہہ مین لیکر یا حضرت آدمؑ کا یا حضرت محمد رسول اللہ کا سانگ بہری یا بعضی علماء
مدرس یا واعظ کہ موافق طریقہ حضرت محمد رسول اللہ کے خلق کو علم پڑہاتے ہین یا نصیحت کرتے ہین اونکا
سانگ بہری تو کافر ہوا کیونکہ قول او فعل پیغمبر کی مسخری کی مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ دادا آدم علیہ السلام
تو ہماری بیرے ہین کہ بہشت مین سی منع چیز کہا کر باہر چلے آئی تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کا بری کا فرہے
مسئلہ اور جو کوئی آپس کی باتون کرنیوالونپر طعن کرکر کہے کہ کیا بری بات ہی کہ انہین اپنی بہن اور
بہانجی اور پہوپہی کو بیاہ لیتی ہین تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کے قول اور کام کی اہانت کی مسئلہ اور جو کوئی
کہے کہ کراؤ کرنا پاجیون کا کام ہے اور ہم اشراف نہین کرتے تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کے کہی کی اور کام
کے اہانت کی مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ کراؤ کرو اور دوسرا کہی کہ میان کیا کہین کوئی لوگ برادری کے
نہین مانتی تو نہین کافر ہوا اور جو یون کہی کہ ہماری رسم اس دین کی بات کی نہین تو بہی ڈر ہے
مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ کیا بری بات ہی کہ موچہین کترا دین اور ڈاڑہی بڑہا دین یہہ مجہے اچہی نہین
لگتے تو کافر ہوا مسئلہ اور جتنی پیغمبر ہین گناہ جانکر کرنے سے معصوم ہین اور سب سچی ہین اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی آیت لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ترجمہ یعنی فرق نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کی پیغمبرون
اوس اللہ تعالیٰ کی سی اوس سب مین اونکی مرتبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ترجمہ یعنی یہہ پیغمبر کہ بڑائی دی ہمنی بعضون اونکو اوپر بعض کے پیغمبری اور سچائی
اور معصومی مین کچہہ فرق نہین اور اللہ کیطرف سی کسیکو نعمت دینی تہوڑی ملی اور کسیکو بہت ملی
یہہ فرق ہی ولیکن بعضی آدمیون کو شبہہ پیغمبرون کی باتون مین پڑتا ہی کہ پیغمبرونکی قدم ڈگنی کی
جگہہ یاد کر کر حقارت کرتے ہین یہہ اچہا نہین ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے ہمین سب پیغمبرونکو برحق جاننا فرض
فرمایا ہے اور آداب اور تعظیم اونکی ہمپر لازم ہی اگر کچہہ سچ معلوم ہو تو بہی نیک گمان کرنا ہے اور جو کوئی
جہوٹہہ باندہ کر کہے تو اوسکا کیا حال ہی بعضی باتین بیان کی جاتی ہین اول تو حضرت آدم پر شبہہ پڑتا ہے
کہ کہتی ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی آیت عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ترجمہ یعنی بیفرمانی کی حضرت آدم نی رب
اپنا کی پہر اوسنی حکم سی منہہ پہیر لیا تو اس بیفرمانیکو گناہ نسمجہنا چاہیی کیونکہ گناہ وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

کے بیفرمانی جان بوجھ کر دلکی قصدسی کرے اور یہان اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ وہی بہولگئی تہی اور دلکی قصدسی نہین کیا وہ آیت ہی آیت وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ترجمہ یعنی اور بیشتر عہد کیا ہمنے طرف آدم کے اور وہ بہول گیا اور نہ پایا ہمنی واسطی اوسکی قصد دل سوال وہ کیا قول تہا جواب یہہ قول کیا تہا کہ ہمنی کہا تہا کہ شیطان تیرا اور تیری جورو کا دشمن ہے ایسا نہو کہ تمہین بہشت سی نکالدیں وہ آیت یہہ ہی آیت فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ترجمہ یعنی پہر کہا ہمنی ای آدم مقرر یہہ شیطان دشمن تیرا اور تیری جورو کا ہی خبردار ایسا نہو کہ تم دونوکو نکالدی بہشت سی پہر تو بدبخت ہوجایگا پہر جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت مین داخل ہوئی تب ایکروز شیطان بہشت کی دروازہ پر سالون آسمانکے گیا وہان دربان بہشت کا مور تہا اور مورکو کہا کہ مین بہشت مین ایا چاہتا ہون کسیطرح تو مجہے اندر کرلے اوس مورنے نانی ساانپ سفید رنگ چارپایہ بہشت مین قبول صورت جانور تہا ایک دروازہ کا یہہ دربان تہا اسی بہی شیطان نے وہی کہا سانپ نی اوسکی بات مانی جب سانپ اپنی موتہہ مین شیطان کو بٹہاکر لیگیا جبکہ بہشت مین دادی حوا کی آگی گیا تب سانپ کی مُنہ مین شیطان رونے لگا تب دادی حوانی کہا کہ ای سانپ توکیون روتا ہی جب سانپ کے مُنہ مین شیطان بولا کہ تمہین بہشت سی نکالین گے پہر دادی حوانی کہا کیون نکالین گی جب شیطان نی کہا کہ یہہ درخت گیہون کا جو کہڑا ہے کہ تمہین اسکی کہانی سی منع کرتے ہے اسکا خواص یہہ ہی کہ جو کوئی اسی کہاے وہ بہشت سی کبہی نہ نکلی اور تم اسی کہاتی نہین تو معلوم ہوا کہ تمہین بہشت سی نکالنا ٹہیرا رکہا ہے اگر ہمت کرکر کہالے تو تو بہی کبہی بہشت سی نہ نکلی جب دادی حوانی وہ دانہ گیہون کا کہالیا بمجرد کہاتی ہی نور جاتارہا اور کئی دن بری جہڑ جہڑ بڑی دادا آدم اکر دیکہین تو یہہ عالم ہورہا ہی تو قصہ دراز ہی آخر یہہ ہوا کہ شیطان نے سانپ کی موتہہ مین سی اللہ تعالی کی قسم کہائی کہ اس درخت کا میوہ کہانیوالا بہشت سی نہین نکلتا جب حضرت آدم علیہ السلام اسکی مکر مین آسکے اور یہہ سمجہا کہ ایسا کون ہوگا کہ اللہ سے مالک قہار اور جبار کے جہوٹی قسم کہاویگا تو معلوم ہوا کہ یہہ سچ کہتا ہے جب حضرت آدم کے دل مین یہہ بات آئی کہ اس درخت کے نزدیک جانیکو مجہی منع کیا ہی اوسکا پہل کیونکر کہاؤن کہ اللہ تعالے نی یہہ کہا ہے آیت لَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ ترجمہ یعنی نزدیک نہ ہو اس درخت کے جب اونکی دلمین یون وسواس شیطانی ہوا کہ جونسے درخت کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام اشارت کرتے تہے ٹہیک اوسی ہی کے گیہون نکہاوا اور سارے بہشت کی گیہون کو منع نہین کیا ہے اور نفس کو چاہت بہشت مین رہنی کے کامل تہی

لیے اوسکی قرب مین آئی اوس درخت کا گیہون کہا لیا تو یہہ گیہون کہ بمجرد کہنی شیطانکی سے کہایا
کے مُنہ مین بولا کہا لیا اور اوسیکی کہے موافق اجتہاد کر لیا کہ یہہ اور پیڑ کا گیہون ہی اور جس ہی منع
کیا تہا وہ اور پیڑ تہا اور انتظار حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آنیکا اور پوچہنی کا بہی اوسی خاصون کو
اتنی غفلت بہی بہت ہو گئی کیونکہ پہلے تاکید شیطان سی بچنی کی بہت ہوئی تہی اور اس بیان
کہنیسے اللہ کیطرفسے بندونکو بڑے بڑی فوائد ہین اور حکمتین ہین اول تاکید ہے کہ دشمن سی غافل
نرہے بہادین کیسی ہی بند مکان مین ہو اور دوسرے یہہ کہی کہ سوال کا جواب سمجہکر دیوی کہ اس
بول کا انجام بہلا ہے یا برا ہے کیونکہ دشمن سی جو دشمنی مین کچہہ نہین ہو سکتا تو دوست بن کر آتا ہے
تو ویسی کی دوستی پر اعتبار نکرے اور تیسرے کیسی ہی کوئی دوست ہو حکم خدا کی مین خلل ڈالنے
لگے تو اوسی نایب شیطانکا سمجہی اور جانے کہ جیسا سانپ کی مُنہ مین شیطان بولا تہا ویسا ہی اوسمین
بولتا ہے اوسکا کہا نمانے اور چوتہی بندہ کہ کہین پہسل جاوے اپنی بول کی پچ نکرے شیطانکی طرح
بلکہ یہہ فکر کرے کہ کسیطرح بخشا جاون تو چاہیے کہ حضرت آدم کیطرح دل مین شرمندہ ہو اور اپنے
تقصیر کا اقرار کرے کہ یہہ بات مینی بری کی اور نادانی کی اور اللہ تعالی سی بخشش چاہی جیسے
حضرت آدم نے چاہی اور رحمت خدا کی سی ناامید نہو جیسی حضرت آدم تین سو برس تک روئے اور
اللہ تعالے نے بہی یہہ حضرت آدم کا قصہ حضرت آدم کی اہانت کیواسطے نہین کہا بلکہ قبولیت اور
مہربانیکی سبب اونکی آداب کی کہ اونہین نی توبہ کی اور رونکی زاری کی اور جو اونکی اوپر ہوئی تہی
بیان کیا تو اب چاہیی جو کوئی بیان کری تو اسیطرح کری کہ موجب عزت اور بڑائیکا ہو اور ایسی طرح
نکرے کہ جسمین حقارت ہو اور پیغمبر کے حقارت کفر ہے کیونکہ اونسی کچہہ چوک پڑجاتی ہی تو اللہ تعالی اونہین
خبردار کر دیتا ہے تو وہ جبہی سمجہہ جاتے ہین توبہ اور زاری کرنے لگتی ہین تو اللہ تعالی اونکو اور زیادہ قرب
کر دیتا ہے سیواسطے اللہ تعالی فرماتا ہی آیت أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ترجمہ
یعنے وہی پیغمبر وے لوگ ہین کہ جنہین اللہ تعالی نے ہدایت دی ہی یعنی راہ دکہایا ہی پہر جس راہ وے
چلین ہین اوسی راہ تم پکڑلو اوسکی مقابلہ پر قصہ شیطانکی تقصیر کا جو بیان کیا ہے وہ شاہد ہی کہ اوسی اللہ
تعالی نے خبردار کیا کہ تونے سجدہ ہمارے کہے سے کیا نکیا اچہی کسنے کہا تہا جب بہی اونی توبہ نکی اور دل مین
شرمندہ نہوا تو راندہ درگاہ ہو گیا اور بعضی کہتی ہین حضرت یوسف علیہ السلام بہی بی بی زلیخا کی محلون مین ایسے
کہو ملکہ جسطرح جماع کرنیکو عورت کی مرد کے جگہہ بیٹہتی کی ہی وہان جا بیٹہی تہی تو یہہ بات بہی جہوٹہی ہی اور
سند اسکی حضرت عبد اللہ بن عباس سے کرتے ہین اول تو یہہ کہ اونہونے نہین کہا کہ مینی پیغمبر خدا سی سنا ہے

توشاید کسی یہودی نصاری سے سنا ہو تو یہودی اور نصاری کی بات کا اعتبار نہیں ہی کیونکہ الله تعالی نے خبر دی ہی کہ یہہ اہل کتاب جان بوجھکر بھی الله تعالی پر جھوٹ کہدیتی ہین آیت وَیَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ترجمہ یعنی وی کہتی ہین الله پر جھوٹ اور حال آنکہ وی جانتی ہین اور یہہ الله تعالے نے فرمایا ہے آیت وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ترجمہ یعنی اور تحقیق قصد کیا زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام سی ملجانیکا اور قصد کیا ہی تہا حضرت یوسف نی ملجانیکا اگر نہ دیکھتے وہ برہان پروردگار اپنی کی تو معلوم ہوا کہ جو الله کے رہنمائی نہ دیکھتی تو حضرت یوسف علیہ السلام بہی قصد کرتے اور جو یون سمجہو گے کہ حضرت یوسف بہی مرد اور عورت کیطرح بیٹھہ گئی تو ڈر ایمان کا ہے کیونکہ الله تعالی نے قرآن مین منع فرمایا ہے ایک تو آیت یہی ہی لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اور دوسرا الله تعالے نے فرمایا ہے آیت كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ترجمہ یعنی اسیطرح سی ہے تہین ہم اس سی برائی اور بیحیائی جبکہ الله دور نہ کہ مین گناہ اور بیحیائی اس سی دور کرے تو اونہون سی کیوں بیٹھک تک نوبت کیونکر ہوا اور جو کوئی کہے کہ ہوئی تو خلاف قرآن کی کہا اور دوسرا کہ الله تعالے نے فرمایا ہی آیت ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ ترجمہ یعنی الله تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام کا بیان فرمایا کہ اونہون نے عزیز مصر کے سے عورتون مصر کے کا احوال اسواسطہ تحقیق کروایا تہا کہ وہ عزیز جان لے کہ مینی خیانت اوسکی چہپ کر نہین کی تو حضرت یوسف علیہ السلام کو الله تعالی نی صدیق یعنی سچا فرمایا ہی اور حضرت یوسف کہتی ہین کہ مینی خیانت نہین کی اور جو کوئی یون کہی کہ وہ اپنا عورت کی اوسکے جگہہ جا بیٹھی تھے تو امانت داری کہان رہی کہ خیانت ہو گئی تو معلوم ہوا کہ الله تعالے سچا ہی اور حضرت یوسف سی یہہ فعل نہین ہوا اور جسنی کہا جھوٹ کہا **سوال** اور بعضی کہتی ہین کہ وہ قصہ حضرت زلیخا سی حضرت یوسف کو نبوت ہونے سے پہلی ہوا تہا **جواب** حضرت یوسف صدیق الله ہین اونکا کہنا سچا ہی اور اونہون نے کہا ہی کہ مین جب پیغمبر نہین ہوا تہا تب بہی مینی خیانت نہین کی تہی اور بعضی شخص حضرت داود پیغمبر پر طوفان اور بہتان بولتی ہین کہ حضرت داود ایکدن ایک حجرہ کی اندر دروازہ بند کر کر سب طرف سے دلکو ایک حق کیطرف کر کر عبادت الله تعالی کی کرتے تہے ایکطرف وہ اپنی کی توریت دہری تہی اور بائین طرف زبور رکہی تہی کہ شیطان نے اپنی سردار کہتی کر کر کہا کہ حضرت داود کی عبادت مین خلل ڈالو تو بہی چین ہو جب سبہون نے کہا کہ تو ہمارا امام ہو اور ہم تیرے ساتھی ہین جب وہ بڑا شیطان صورت ایک بڑے خوبصورت جانور نہایت رنگین کے بکر کر حضرت داود کے آگے آ بیٹھا جب حضرت داود نے اوسپر ہاتھہ ڈالا تب وہ اوڑ کے سر کے بیٹھا جب حضرت داود نے سر کیا کر تھوڑی

تہوڑی سی دور رہا ہتہ ڈالا اب وہ جانور آگے سے اوڑ کر جا بیٹھا جب آپنی آگے سی جا کر اوسپر ہاتھ ڈالا
تب وہ جانور اوڑ کر حجرہ کی صحن مین جا بیٹھا جب آپ صحن مین آکر پکڑنے لگے تب وہ جانور اوڑ کر منڈیر پر جا
بیٹھا جب آپ کوٹھی پر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت اپنی کوٹھی پر ننگی نہاتی ہے حضرت داؤد
کو دیکھکر اوس عورت نے اپنی بالونکا پردہ کر لیا حضرت داؤد دیکھتی ہی اوسپر پیارے ہو گئی جب آپنی تحقیق کیا
کہ کون ہے تو معلوم ہوا کہ بتشبا اوریا کی عورت ہے کہ جو حضرت داؤد کا منہ بولا بیٹا ہے جب آپنی اوس سے
نکاح چاہا جب اوسنی نہ مانا جب آپنی اوسکی خاوند کو لڑائی مین بہیج دیا کہ کسیطرح مارا جاوے تو اوسکی عورت
ہم نکاح مین کر لین جبکہ وہ لڑائی مین مارا گیا تب اوسکی عورت اپنی نکاح مین کر لے جب اللہ تعالی نے
دو فرشتہ دو آدمیونکی صورت کر جھگڑتے ہوئی بہیجدی ایک نے کہا کہ میرے ایک بہیڑی اور دوسرے
کے ننانوین بہیڑ ہین اب یہہ مجھی کہتا ہے اپنی یہہ ایک بہیڑ بہی مجھی دیدے تو میری سو پوری ہو جاوین
جب آپ حضرت داؤد نے فرمایا کہ اسنی تجہپر ظلم کیا کہ اتنی بہیڑ ہوتے تجہہ سے یہہ ایک بہیڑ مانگتا ہی اور بہتی ساجھی
ایسی ہوتے ہین کہ دوسرے پر بہاڈ بن کرتے ہین مگر جنکا ایمان خدا پر ہو اور نیک عمل کرے سو وے تہوڑے
ہین اور حضرت داؤد یہہ دیکھتے ہی سمجھے کہ یہہ بات ہمارے پر آئی جب وی توبہ اور استغفار پڑہنے لگی اور سجدہ
کرنے لگے اور دل سی زاری کرنے لگے اور اللہ تعالے نے توبہ قبول کی اور فرمایا کہ اس عورت کے
خصم کی قبر پر کہڑے ہو کر بہی بخشاؤ جب اوسکی قبر پر حضرت داؤد نے جا کر کہا کہ ای اوریا تو میری
تقصیر معاف کر جب اوریا نے قبر سے آواز دی کہ تقصیر مینے معاف کی تب اللہ نے فرمایا کہ تمنے
تقصیر کا بہی تو نام لیا ہوتا کہ فلانی تقصیر معاف کر جب حضرت داؤد نی ویسی ہی پہر جا کر کہا کہ مینے
تیری فلانی تقصیر کی ہے تو معاف کر دی جب اوس اوریا نے سنا تب کہا کہ مین یہہ تو تقصیر
تمہاری نہین معاف کرونگا جب حضرت داؤد نے عرض کی کہ یا الہی یہہ تو مجھے بخشتا نہین جب
اللہ تعالے نے فرمایا کہ یا داؤد تم کچہہ غم مت کہاؤ کہ قیامت کو مین تمہین بخشواؤنگا ہوچکا تو یہہ بات
جو قصہ گویون نے اوڑائی ہے محض بہتان ہے کیون کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین **قول** مَنْ قَالَ فِی قِصَّةِ دَاوُدَ مِثْلَ مَا قَالَهُ الْقُصَّاصُ حَدَدْتُهٗ حَدَّیْنِ ترجمہ معنی اوسکے
یہہ ہین کہ جو کوئی کہے کہ قصہ داؤد کے جیسے کہا ہے بعضی قصہ گویونے اوسکو مین حد مارونگا
دوہرے حد کیون کہ اپنے برابر والے پر جو تہمت بولتا ہے اوسے ایک حد ہے اور پیغمبر سب
سے اونچی ہین آپ سے اونچے پر تہمت اوٹہانی سے دوہری حد مارنی چاہیے **سوال** صحیح
بیان کرو کیون کر ہے **جواب** اوس عورت بتشبا کو اوریا نے پہلے حضرت داؤد سے چاہا تہا

کہ مجھسے نکاح کرے اوس عورت نی اقرار کرلیا تہا کہ تجھہ سے نکاح کرونگی اپہے اوسکا نکاح ہوا
تہا کہ حضرت داؤد کی نگاہ اوسپر پڑی اور حضرت داؤد نی پیغام دیا کہ تو ہمین قبول کر پہر سب لوگون
اوس عورت کے نی غنیمت سمجہا اور حضرت داؤد کو قبول کیا اور حضرت داؤد راضی ہوئے اور تیا کی
وارثون مے خبر نکری کہ اوریا کا پہلی سے عہد ہورہا ہے تو ایسمین حضرت داؤد محراب مین بیٹہی عبادت
کرتے تہی کہ دو فرشتی اوپر سے اونکی اگے آکہڑی ہوئی جب حضرت داؤد ڈری تب فرشتون
نے کہا کہ ایک مسئلہ ہم تمسی پوچہتی ہین جب حضرت داؤد نی فرمایا کہ پوچہو تب اونہون نے پوچہا
کہ ایک کی ننانوین بہیڑین ہین اور دوسری کی ایک ہے وہ ننانوین والا اوس ایک بہیڑ والے سے
ایک ہے مانگتا ہی اب کیا حکم ہے جب اپنے فرمایا کہ اتنی بہیڑین ہوتی ایک بہیڑ والے سے مانگی
ہے تو تجہہ پر ظلم کرے ہی کہتی ہے اس بات کی حضرت داؤد سمجہہ گئے کہ میرے ننانوین بی بیان
ہین یہہ جو مینی سوال تیا کا کیا ہے کہیں یہے قصہ ہو ولیکن یہہ عورت تو بنا خصم کی ہے حضرت
داؤد نی خبردار ہوکر تحقیقات کری تو معلوم ہوا کہ اوریا سے اوسکا قول ہورہا تہا کہ تجہہ سے نکاح
کرونگی تو معلوم ہوا کہ تیا سے نکاح نہین ہوا تہا تو حضرت داؤد پر یہہ دو لغزش ہوئین ایک تو
بغیر نکاح کے نگاہ کیون کرے اور دوسری یہہ کیون تحقیقات نکری کہ نکاح مین تو کسیکے
نہین ولیکن کسے سی قول نکر کہا ہے یا نہین اسیواسطی اللہ تعالی نے خبر دی ہے
کہ اون فرشتون نے کہا کہ مجہہ سے ایک بہیڑ مانگتا ہے اور حضرت داؤد نی کہا کہ ظلم کرتا ہے
ننانوین بہیڑ ہوتی تجہہ ایک والے سے ایک ہی مانگتا ہے اور نہین تو یون کہتا کہ میرے ایک
ہے بی بی تہے ہوچکا اب معلوم ہوا کہ یہہ جو کہتے ہین کہ اوریا کو مرنیکے جگہ بہیج دیا تہا
کہ یہہ مرجائی تو تیا مین بیاہ لون یہہ جہوٹہہ ہے کیونکہ اول تو اوریا سے تیا بیاہ ہے نہین
تہے کہ اوسی مرواوین اور دوسرے یہہ شان پیغمبرونکی نہین ہے کہ واسطی اپنے نفس کی
کسیکا برا کرین اور جسنی کہا اوسنی جہوٹہہ کہا کیونکہ اللہ تعالی نے پیغمبرون کو ظلم اور فساد
کے دور کرنیکو خلق پر بہیجا ہے اور خلق کو حکم کیا ہے کہ اونکی کہے اور چال پر اپنے چال ملاؤ
اسطرحکی باتین تو کوئی پرہیزگار مومن بہی نکرے اور خدانخواستہ اونسی کب بن آتی ہے
پیغمبر وہ لوگ ہین کہ جنہونکی نیکبختی فرشتون پر شرف رکہتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے کسے
اپنے بندیکو نہین کہا کہ فرشتی کے متابعت کرو اور یہہ کہا ہے کہ پیغمبرونکی متابعت کرو اگر دے
ایسے ہوتی جیسی یہہ بات لوی تو کچہہ بہے ہوتی اور بعضی نادان بیخبر حضرت محمد رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی بعضی باتین بیہودہ بکتی ہین اون مین ایک یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کی آنکہہ جس عورت پر پڑتی ہتی وہ عورت پیغمبر خدا پر حلال ہو جاتی اور اوس کی خاوند پر حرام ہو جاتی اور شاید اس عقیدہ کا حضرت زینب کا نکاح پکڑتی ہین اور کہتے ہین کہ زید حضرت کا منہہ بولا بیٹا تہا اور حضرت زید کی نکاح مین بی بی زینب تہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ بی بی زینب پر جا پڑی اسلئی بی بی زینب حضرت زید پر حرام ہو گئی حضرت زید نی طلاق دی اور پیغمبر خدا بغیر نکاح اون کی پاس گئی اب جانو کہ اس طرح کی باتین پیغمبرون کو کہنا سوای نادانی کی کیا کہئی اور وہ قصہ یون تہا کہ بی بی زینب پیغمبر خدا کی پہوپہی عاتکہ کی راند بیٹی ہتی کہ ایکروز پیغمبر خدا نی کسیکو بی بی زینب پاس بہیجا کہ تم نکاح کرو جب بی بی زینب نی کہلا بہیجا کہ مجہے اپنے واسطی فرماتے ہین جب حضرت نی فرمایا کہ زید کے واسطی کہتا ہون زید غلام بی بی خدیجہ کا تہا کہ وہ پیغمبر خدا نی آزاد کر کر اپنا منہہ بولا بیٹا کر لیا تہا جب بی بی زینب نی کہا کہ مین کس نانا کی دہیوتی ہون اور کس ماموں کی بہانجی ہون کہ مین غلام کو قبول کرون جب حضرت نی فرمایا کہ اون نانا اور ماموں کا درجہ بہی جانتی ہی کہ بسبب کفر کیا ہوا اور اوس غلام کا درجہ بسبب ایمان کی کیا ہی جب اللہ تعالی نی یہ آیۃ نازل کی ہی آیت

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ترجمہ اور لایق نہین ہی کسی مومن مرد اور ایمان والی عورت کو کہ جب اوسے حکم دیوے اللہ تعالی اور رسول اللہ کسی کام کا اور اوسے اختیار ہی رہی اپنے کام کا مومن عبد اللہ بیٹا جحش کا زینب کا بہائی کہ وہ نہین مانتے تہا کہ غلام کو اپنی بہن دون اور ایمان والی بی بی زینب ہے جب یہ حکم سنا تب دونون بہن بہائی مان گئے اور رضامندی سی نکاح پڑہا دیا گیا ولیکن اون دونو میان بی بی مین موافقت نہ آئی ہمیشہ گہر مین جہگڑا رہتا کیونکہ زید متابعت بی بی کی طرح کی چاہتا اور بی بی زینب کی وہ خاطر مین نہین آتا لاچار ہو کر ایکروز زید نی پیغمبر خدا کی خدمت مین عرض کرے کہ یا رسول اللہ بی بی زینب بڑی گہر کی بیٹی ہے اوس کی باتین مجہہ سے سہی نہین جاتی ہین میری اون کی بنتی نہین ہے مین اوسی طلاق دیتا ہون جب پیغمبر خدا اسنے زید کو کہا کہ اپنی بی بی کو سنبہال اور ناحق بے موجب شرعی طلاق مت دے اور اوس مین ایک روز پیغمبر خدا پر دریافت ہوا کہ زینب تیری بی بی ہو ویگی جب پیغمبر خدا اپنے دلمین بہت پائے گئے کہ یہ کیا ہوا کہ سارے ملک مین

بدنام ہو جاؤنگا کہ محمد رسول اللہ نی اپنی بیٹی کی ہو کرلی حالانکہ اوس ملک مین بیٹی کی بہو کا لینا
برا عیب تہا اپنے دل مین اسبات سی بہت شرماتی اور زید نی تقاضا شروع کیا کہ مین طلاق دیتا
ہون اور پیغمبر خدا منع فرماتی تہی اس مین یہ آیت اوتری آیت اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ
ترجمہ معنی یہ ہین جبکہ کہتا ہی تو اوس شخص کو کہ انعام کیا ہی اللہ تعالی نی اوپر اوسکی اور انعام کیا ہی تو نے
اوپر اوس کی نگاہ رکھ تو اپنی پر قبیلہ اپنی کو اور ڈر اللہ تعالی سی اور چھپاتا ہی تو بیچ من اپنی کی وہ بات
کہ اللہ تعالی ظاہر کرنیوالا اوسکا ہے اور ڈرتا ہے تو آدمیون سی کہ کہینگے کہ بیٹی کی ہو کرلی اور اللہ تعالی
بہت لایق ہی اس کی کہ جس سی ڈرئے اسی مین ایکروز زید نی جانجک آکر کہا کہ یا رسول اللہ
مینے زینب کو طلاق دی اور جبکہ عدت گزر چکی تب یہ آیۃ نازل ہوئی آیت فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا
وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا ترجمہ پس جبکہ ادا کیا زید نی اوس بی بی زینب سے حاجت کی تئین یعنی طلاق
دیکر عدت گزر گئی بی بی کردی ہم نی تیری وہ زینب جب پیغمبر خدا نی زید کو بلایا اور کہا کہ تو زینب
کو جاکر کہہ ہمین تو قبول کر جب زید نی بی بی زینب کو پیغام حضرت کا دیا جب بی بی زینب نے
کہا کہ مین اللہ تعالی سی استخارہ کرلون کہ جو مین لایق پیغمبر خدا کی ہون تو حکم ہو جائے
اور پیغمبر خدا کو حکم ہو گیا تہا تو پیغمبر خدا اپنی گہر سی بی بی زینب کے گہر کو چلی آئی جون ہی
وہ بی بی دعا جاہتی تہی کہ پیغمبر خدا اون کی گہر مین داخل ہوئے اور اذن نہ مانگا بی بی
زینب نے کپڑے اپنی کے سے پردہ کر کر پوچہا کہ یا رسول اللہ بغیر شاہدون کی اور
بغیر خطبہ نکاح کی آئے جب پیغمبر خدا نے فرمایا حدیث اَللّٰهُ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرِیْلُ
الشَّاهِدُ ترجمہ یعنے اللہ تعالی نی میرا تجہہ سے نکاح باندہا اور جبریل گواہ
ہی بی بی زینب خوش ہوئین اسیواسطے سب بیبیون پر بی بی زینب اپنی بڑائی
کرتی اور کہتی کہ تمہین تو پیغمبر خدا کو تمہارے ماباپون نی دیا ہے اور مجکو اللہ تعالی
نے پیغمبر کو آسمان کی آواز سے دیا ہے اوسوقت کافرون اور بے دینون نی
طعنون میں زبان پیغمبر خدا پر دراز کری اور برا کہنا شروع کیا جب پیغمبر خدا شرمانی لگی
تب اللہ تعالی نی یہ آیۃ نازل کری آیۃ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
ترجمہ یعنے نہین ہے اوپر پیغمبر کے گناہ بیچ اوس کام کے کہ فرض کیا

اللہ تعالی نی وصلی اوسکا اور فرمایا اللہ تعالی نی آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ○
ترجمہ یعنے نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ ایکسیکا مردون تمہاری سے یعنی پیغمبر کسیمرد
کا باپ نہین ہے تو یہ عورت کی بہو کیونکر ہوئی جیسی اگلی وقت مین منافق پیغمبر کو برا کہتی تہے ایکی وقت
کے بعضی نادان اوسیطرح سے شان اپنے پیغمبر کی مین بیہودہ بکتی ہین کہ پیغمبر خدا رغبت کی نگاہ
جس عورت پر کرتی تہی وہ اوسکی خاوند پر حرام ہو جاتی تہی بلکہ بعضی بیدین اوس سے ایک
مسئلہ اپنی روسیاہی کا نکالتی ہین کہ جس مرید کی عورت پر مرشد کی رغبت کی نگاہ پڑی وہ
عورت اوسکی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور سند وہ پکڑتی ہین اب مسلمانو سمجھو یہہ اونکا مسئلہ بہہ
جہوٹا ہی وہی مرشد کا بیکو ہو مگی کہ جو کسی مرید کی ننگ ناموس پر نظر بد کرینگی اور خدا کی رسول سے
پاک ہین ایسی نظر بدسی اونکی شان نہین یہہ حدیث ہی حدیث مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ
لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ . ترجمہ یعنے نہین ہے شان واسطی کسی پیغمبر کے یہہ کہ
ہووی واسطی اوسکے چوری آنکہہ کی اور بہتا کیونکر اوس نظر پاک سی چوری ہے کہ جنہین اللہ
تعالی اسطرح تاکید کر کر فرماوی کہ اپنی امت کو بہی کہو کہ بری نگاہ سے آنکہو نکو بیچ لین قال
اللہ تعالی آیت قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ترجمہ یعنے کہہ محمد واسطی ایمان
والونکی کہ آنکہین بیچ لین وہ بعضی نگاہون اپنی سے کہ جس گہر کے غلامون پر حکم نگاہ کی
پاکی کا ہے ویسی امت کی بادشاہ کہ سلطان الانبیا ہون وہان اون لوچ بہری آنکہوں کہان
خیانتین سماوین مگر شامت اپنی بد اعتقادی کی کہ اپنا قیاس پاکون پر جا لگایا تو اس عقیدہ سی
توبہ کیا چاہئی ہا اور دوسرا یہہ شبہہ ڈالتی ہین کہ ایکروز پیغمبر خدا نماز مین سورہ والنجم پڑہتی تہے
کہ جب اس آیت پر پہونچی اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى
تو اوسوقت شیطان نی پیغمبر خدا کی زبان پر یہہ ڈال دیا تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ
شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى ترجمہ یعنی یہہ بت بڑی ہین اور مقرر اونکی سفارش کی آس کری
جاتی ہے تو یہہ بات جو یون کہے کہ پیغمبر خدا کی زبان سی شیطا نکی ڈالی سے نماز مین نکلی تو بڑی
قباحتین آوین ہین ایک تو یہہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ ہمارا شیطان مسلمان ہو گیا ہی تو یہہ بات
کب سچی ہوا اور دوسرے حضرت عمر فرماوین ہین کہ مین جو پیغمبر خدا سے سنتا سو لکہہ لیتا کہ ایکروز
مجہے قریشیون نی کہا کہ پیغمبر خدا آدمی ہین انہین غصہ بہی ہے اور رضا بہی ہے اور غصہ مین آدمی

سے انکی باتین یہی نکلجاتی ہین تو ہر وقت کی بات لکہی ہاو حضرت عبد اللہ نی یہہ بات پیغمبر خدا سے
کہہ دی تب حضرت نی کہا حدیث اُکتُب فوالذی نفس محمد بیدہ ما خرج منہ
الا الحق واشار الی فیہ ترجمہ یعنے لکہہ تو یا عمر قسم ہے مجہی اوسکے کہ ذات محمد کے ہاتہہ مین
اوسکے ہاتہ نہین نکلیگا اوس سے مگر سچ اور اشارت اپنی مونہہ کیطرف کری یعنے اس مونہہ سے
اور اللہ تعالی فرماتا ہے آیت ما ینطق عن الہوی ترجمہ یعنی نہین
بولتا وہ خواہش نفس سے ان ہو الا وحی یوحی وہ قرآن مگر وحی کہ جو وحی کیا جاتا ہے مگر یہہ
بات کیسے ہوئی عبد اللہ ابن عباس کی ہے اونہون نی یون کہا ہوگا کہ پیغمبر خدا افرأیتم
اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری جب پڑہ رہی تہی جس پہر سے آپ پڑہ رہی تہی
ایسی ہے بولی پیغمبر کے مین بول اپنا ملا کر شیطان نی مشرکون کی کانون سنا دیا وتلک الغرانیق
العلی وان شفاعتہن لترتجی مشرکون نی سنکر شور مچایا اور بکنی لگے کہ یون کہتی ہین
اور پیغمبر خدا لین پائی گئے کہ یہہ کیا بولتی ہین تب یہہ آیت نازل ہوئی آیت وما ارسلنا
من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ
ترجمہ اور نہ بہیجا ہمنی پہلی تجہہ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جو تلاوت کرتا ڈالتا شیطان نزدیک
پڑہنی اوسکے کی پڑہنا اپنا بیت نبی نہین کبہی ہوا ناری اور غلام یا جہوٹہی کو ساجی نہین پیغمبر کا
کام یعنی کوئی پیغمبر کبہی عورت نہین ہوئی اور غلام نہین ہوا اور جہوٹہی نہین ہوئی کیونکہ پیغمبر وہ
چاہیی کہ عورتون اور مردونکی مجلس مین بڑک بیٹہی اور کہلی نصیحت کری اور عورتونکو باہر اون
نکلنا درست نہین اور مونہہ اپنا نامحرم مردسی ڈہکنا ضروری اور نامحرم مردسی باتین کرنی گناہ
ہین اور پیغمبر امت کو نہ دیکہی یا نبولی تو مقصد پیغمبر کا بے فوت ہوا اور پیغمبر غلام اسواسطی نہین ہوئی
کہ پیغمبر سردار خلق کا چاہیی صورت مین بہی اور سیرت مین بہی اور غلام ہوتی تو حقیر ہوتی اور حضرت
یوسف کو غلام بنایا نیو کیونکہ مسلمان کا فرزند غلام نہین ہوتا اور وی تو پیغمبر کے فرزند تہی اور کسی
پیغمبر نے جہوٹہہ نہین بولا نہ دینی کام مین اور نہ دنیائی مین کیونکہ جہوٹہہ بولنا گناہ کبیرہ ہے
اور پیغمبر گناہ کبیرہ اور صغیرہ سی پاک ہین اور بعضی کہتی ہین کہ لیوا دلوی مین پیغمبر نے یہہ جہوٹہہ بولا
ہے تو کافر ہوا سوال اور جو کوئی کہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نی یہہ تو تین جہوٹہہ بولی ہین
جواب وہ جہوٹہہ نتہی ولیکن صورت جہوٹہہ کی سی تہی جیسی ذو معنی ہوتی ہین سوال وہ
کیونکر بولے تہی جواب ایک تو یہہ تہا کہ ایکروز نمرود علیہ اللعنۃ معہ لشکر اور شہر کی لوگ اوسطرح ایک

ایک تہوار کی منانیکو شہر کی باہر گئے تھے اور بت خانہ خالی پڑا تھا اور حضرت ابراہیم کا باپ مع
لڑکون بالون باہر چلا جب حضرت ابراہیم نے راہ مین کہا کہ مین بیمار ہون اور لوگ چلے گئے او نہون نے جانا
سچ ہی ہو نگی وہ حضرت ابراہیم کو چھوڑ گئے دوسری حضرت ابراہیم اگر بت خانہ مین گئی اور کیا دیکھتے
ہین کہ بتخانہ مین ہر ہر بت کی آگی بہانت بہانت کا کہانا کافر رکہہ گئے ہین کہ اگر یہ تبرک بانٹ کر
کہاوین گی اور حضرت ابراہیم نی کو ہاڑا لیکر سب مورتون کو توڑا اور بڑی مورتکو کچہہ توڑ کروہ
تو ہاڑا اوس مورت کی کاندہے پر دہر کر آپ اپنے گہر چلی آئی جب نمرود باہر سی اپنی دہیر میز
آیا تو بتون کا برا حال دیکہا جب تحقیقات شروع کری کہ وہ کون ہی کہ جس نے یہ کام کیا ایک شخص
نی کہا کہ ایسا کام تو ایک جوان ہی ابراہیم اوس نی کیا ہوگا کیونکہ اون کی خوسی واقف تہا جب
نمرود نی اونہین بلایا اور پوچھا کہ یہ کام تم نے کیا جب ابراہیم نی کہا کہ یہ کام اونکی بڑھی نی کیا ہی
تب نمرود نی کہا کہ یہ تہری نہ دیکہے ہے نہ سنتے ہے یہ کیونکر کری جب حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ جو یہ
نہ دیکہے ہے نہ سنتے ہے تو تم کیون انکی آگی سر مارتی ہو تب وہ جان گیا کہ مقرر انہون ہی نی توڑا
ہے اور تیسرے ایکروز حضرت ابراہیم اور بی بی سارا قبیلہ اونہون کا اونٹ پر سوار
شام کیطرف جاتے تہے راہ مین ایک راجہ ظالم تہا کہ قبول صورت عورت کسی مسافر کی پاس ہوتی
تو چہین لیتا اور خاوند ساتہ ہوتا تو مار ڈالتا اور بہائی ساتہہ ہوتا تو کچہہ نکہتا جب حضرت ابراہیم اوس
مکان مین گئی کہ جہان چوکی تہی حضرت کی اونٹ کا جہاڑ الیا تو بی بی نکلی بہت خوب صورت تہی تو سپاہی
نی پوچہا کہ تم انکی کیا لگو ہو تب حضرت ابراہیم نی کہا کہ بہائی لگون ہون اب سن یہ جو حضرت ابراہیم
نی کہا تہا کہ مین بیمار ہون تو ہماری بدن کی دکہہ کو کہتی ہین تو آپ نے یون فرمایا تہا کہ مجہے اونکی بت پرستی
اور کفر کا برا دکہہ ہے اور دوسرے یہ جو فرمایا تہا کہ مین بہائی اور بی بی ہماری بہن ہی تو یہہ بہی
ذو معنی تہی کیونکہ کل مومن اخوۃ کہ سب مسلمان آپس مین بہائی ہین تو سب عورتین بہن کی بہنین ہین
اور دوسری چاچا کی بیٹی بہی بہن ہوتی ہی بی بی سارہ حضرت ابراہیم کی چاچا ہاران کی بیٹی تہی
اور چاچا کی بیٹی کو بہی عرف مین بہن کہتے ہین اور تیسرے یہ جو کہا کہ یہ بت پہوڑے ہین انکی
بڑھی نی تو البتہ یہ حضرت ابراہیم نے ہی توڑ سے تہے تو آپ مقرر بڑے سچے تہے سب
سے کیونکہ پیغمبر تہے اور پیغمبر کا درجہ سب سے بڑا ہوتا ہے اور بعضی باتین ہمارے
پیغمبر نے بہی ذو معنی فرمائی ہین حکایت ایکدن ایک بڈہی سی عورت نی پیغمبر خدا سی
پوچہا کہ یا رسول اللہ مین بہشت مین جاؤنگی جب حضرت فرمایا کہ بڈہی عورت بہشت میں نہ

نہین جاویگی وہ عورت رونے پیٹنے لگی کہ میرا کیا حال ہوگا وہ روتی ہوئی بی بی عائشہؓ کی پاس گئی
اور وہ بہی اوداس بیٹہین تہین کہ پیغمبر خدا آئے اور بی بی عائشہؓ نی پوچہا کہ یا رسول اللہ یہ بیبیا
کہتی ہی کہ مین نی پیغمبر خدا سی سنا ہے کہ کوئی بوڑہی بہشت مین نہین جاویگی جب حضرت نی کہا کہ سچ
ہی جوان کر کر بہشت مین داخل کرینگی حکایت ایکدن ایک شخص نی حضرت کی پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ مجہے
جہاد کی واسطی ایک اونٹ دلواؤ جب آپنے اوسکو فرمایا کہ تجہے ایک اونٹنی کا بچہ دلوادینگی تب اوس شخص نی
کہا کہ یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ کیا کرونگا جب آپ نے فرمایا کہ سب اونٹ اونٹنیون کی بچے ہوتی
ہین کیا تمہاری اونٹ بیاتے ہین حکایت ایکروز پیغمبر خدا نی سوارونکی پرے سی جدا ہوکر ایک شخص سے
پوچہا کہ رستہ کدہر کو ہے جب اوس شخص نی پوچہا کہ تم کون ہو آپنے فرمایا کہ ہم مائی ہین یعنی آبی ہین
مائی مچہلی کو کہتی ہین جیسی یہان میان دواب کی کہتی ہین یعنی گنگا جمنا کی بیچ کی اب یہان بہی کوئی ایسی شخص
میان دوآب کا کہی تو روا ہی کیونکہ سب ما باپ کے پانی سی ہوئی ہین ہو چکی اور جہوٹہی کی شاہدی شریعت
مین روا نہین ہی کہ پیغمبر خدا جہوٹہہ بولتے تو اون کی شاہدی کب روا ہوتی ۵

ختم ہی پیغمبران نبی محمد نام	۲۳	سب نبیون سرتاج ہین سب کے جان امام
روز قیامت تک اٹل اون کی شرع ندان	۲۴	اون کو بیچ معراج ہی جاگت لکہا قرآن

اور ایمان سب پیغمبرون پر جیسے لانا ضروری ویسی ہی حضرت محمد رسول اللہ کی کتنی چیزین خاص کر جانی ہین ایک
تو یہ کہ خاتم النبیین ہین یعنی پیغمبری اون پر ختم ہولی اونکی پیچہی کوئی پیغمبر ہوکر نہین آوی بلکہ حضرت عیسیٰ آوینگی
تو وہ بہی توریت انجیل پر عمل نہین کرینگی عالمون محمدی کی طرح شریعت محمدی پر اپنا عمل رکہینگی اور خلق کو
بہی شریعت محمدی بلتغیر کرینگی اب معلوم ہوا کہ جب حضرت عیسیٰ سے سریکہے دنیا پر آنکر شریعت محمدی
کو اختیار کرینگی تو اور کوئی خلاف شریعت محمدی کی عمل رکہی تو کب مقبول ہو اب جو کوئی کہی کہ مین
پیغمبر ہون تو کافر ہوا اور جو کوئی اوس کی پیغمبر کہنی کو سچا جانی سو کافر ہوا اور جو کوئی اون کی کافر
ہونے مین شک سمجہے سو کافر ہوا اور نام حضرت کا محمدؐ ہی اور احمد بہی ہی یہ دونو قرآن مین ثابت
ہین ایک تو انا فتحنا مین مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ہے اور دوسرے سورہ صف مین اِسْمُہٗ اَحْمَدُ اور انہو
باپ کا نام عبد اللہ ہے اور اونہون کی مان کا نام آمنہ ہی اور یون سمجہی دلمین اور زبان
سے بہی یون ہی کہی کہ وہ پیغمبر اللہ تعالے کے بہیجے ہوئے ہین جو کچہہ کہ اللہ تعالی نی فرمایا
تہا سو اونہون نی خلق کو پہونچایا نہ ایک بول بڑہا کر کہا اور نا کسی کی خوشامد سے کہٹا کر کہا
اور جو سچ تہا سچ بتلایا اور جو جہوٹہہ تہا سو جہوٹہہ بتلادیا کتنی بات تو عالمون نی سمجہی اور سب کہول کر

عام لوگونکو سمجھا دیا اور یون بہی سمجہی کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب آدمیون اور جنات پر بہیجا ہے اور پیغمبر خدا فرماتی ہین حدیث بُعِثْتُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ترجمہ یعنی مین بہیجا گیا ہون سیاہون اور سرخون پر یعنی جنات پر اور آدمیون پر اور ہمارے پیغمبر سے پہلی سوای حضرت سلیمان کی اور کوئی پیغمبر جنات پر مبعوث نہین ہوا تہا سوال اور یہہ جو قرآن مین فرمایا ہے آیت اِنَّا سَمِعْنَا کِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی ترجمہ یعنے جنات نی اپنے برادری مین پیغمبر خدا سے قران سنکر کہا کہ ہمنی سنے ایک کتاب کہ اوتری ہے پیچہی سے موسی کی تو معلوم ہوا کہ حضرت موسی بہی بہیجی گئے ہون اگر وہ بہیجی ہوئی نہوتی تو جنات حضرت موسی کی کتاب کو کیا جانتی جواب کہ موسی علیہ السلام تو اپنی ذات سی نہین بہیجی تہے جنات پر ولیکن توریت جو حضرت موسے پر اوتری تہی بعد حضرت موسی کی انجیل سے پہلی سب بنی اسرائیل کو توریت پر ہی عمل کرنیکا حکم تہا اور حضرت سلیمان حضرت موسی کی وفات سی پانسو اکاسی برس پیچہی خلافت پیغمبری پر بیٹہی تہی اور حضرت سلیمان پر بہی حکم توریت کی عمل پر تہا اور حضرت سلیمان کو جنات پر بہی اللہ تعالی نے بہیجا جب جنات کو توریت پہونچی تہے اور بعد حضرت سلیمان کی ہماری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ پر حکم پہونچا کہ سب آدمیون اور جنات کو قران پر عمل کرنا تعلیم کرو اسواسطے جنات کے لوگون نی کہا کہ بعد توریت کی ہمنی یہہ کتاب سنی کہ آدمی اور جنات سب پر حکم کرتی ہے سوال حضرت سلیمان سے پہلی جنات کونسی پیغمبر کے کہی پر عمل کرتی تہے جواب حضرت آدم سی پہلی جنات پر فرشتی پیغمبر ہو کر آتی تہے اور کرنا نکرنا سمجہا جاتی تہی وہی حکم چلا آتی تہی اب سمجہ کہ اللہ تعالی نے سب آدمی اور جنات پر حکم کر بہیجا ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اطاعت محمدی کرو جو مانی سو مسلمان ہے اور جو کوئی کہی کہ ہم طریقت والے ہین ہمین شریعت محمدی سی کیا کام ہی تو وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہے کہ فقیرون پر پیغمبر خدا کا ماننا ضرور نہین تو وہ کافر ہوا یا یون کہی کہ کسی بیدین کو پابند دکو خلاف شریعت کرتی منع نکرنی انہین اللہ تعالی نی یون نہین فرما دیا ہے تو بہی کافر ہوا یا یون کہی کہ اللہ تعالی نے جنات پر ہماری پیغمبر کا ہیکو بہیجی ہین تو بہی کافر ہوا یا یون کہی کہ اللہ تعالی نی سب آدمیون پر ہماری پیغمبر کا ہیکو بہیجی ہین تو بہی کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی کا حکم سب مومن اور کافر کو ماننا فرض ہے آیت وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ترجمہ یعنی نہین بہیجا ہمنے تجہے مگر واسطی سب آدمیونکی خوشی دینی والا اور ڈرانی والا یعنی جو کوئی تیرا کہا مانی اوسی خوشی

بہشت کی دی اور جو نہ مانی اوسی دوزخ سی ڈرا وی اور بعضون کو شبہہ پڑگیا ہے کہ پیغمبر خدا
عرب مین آئے تہے عرب والون کو ہی حکم ماننا اون کا لازم تہا اور دلیل پکڑتے ہین کہ
اللہ تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے آیۃ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ ترجمہ
یعنے نہ بہیجا ہمنے کسی پیغمبر سے مگر بیچ زبان قوم اوس کی کے اس سے اسکے معنی یون نہ سمجہا چاہئے کہ جو نسی
زبان کی بولنے والون مین پیغمبر آئے تہے اوس زبان والونپر اون کا حکم تہا اور زبان والونپر
نہ تہا بلکہ یون سمجہی کہ جتنے پیغمبر آئے ہین جس قوم مین اوترے ہین اوسی قوم والون مین سے کسیکو اللہ
تعالے نے پیغمبری مین قبول کرلیا ہے اور دعوت اونہون نی پہلی اونہین مین ظاہر کری اور
پیچہے اور ون پر کری والا نہ بڑی قباحت لازم آتی کیونکہ حضرت موسیٰ جنہون مین ہتی وہ
بنی اسرائیل ہتی عبرانی زبان بولتے تہے تو اللہ تعالے نی توریت ہبی عبرانی زبان مین
اوتاری اور وہ مصر کے لوگون کو جو عربی خاص بولتے تہے اونکو ہبی سمجہانی ہتی اگر عبرانی
نہ تہا اور پر مبعوث نہ ہوتی تو عربیون کو کاہے کو کہتے اور حضرت عیسیٰ جن مین پیدا ہوتی ہتی
اون لوگون کی بولی سریانی ہتی تو انجیل ہبی اللہ تعالی نی سریانی زبان مین اوتاری اور حضرت عیسیٰ
یونانی اور رومی بولی نہ بول جانتے تہے اور حضرت عیسیٰ کی لوگ لوگون کو اون کی بولی مین
سمجہاتے تہے اور ہماری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی
خبر دی ہی آیت قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ ترجمہ یعنی کہہ وحی کی گئی
طرف میری یہ قرآن کہ ڈراؤن ساتہ اوسکی تمہین کہ جو بلاؤ کی وقت حاضر مین اس قرآن کی اور جسکو
خبر اس کی پہونچی ان سب پر حکم ہی کہ اس قرآن پر عمل کرین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عرب مین
اللہ تعالی نی بہیجی ہمین سبکو سب ولایتون پر لازم ہے کہ اون کا کہا مانے خدا اور رسول
جو بہی نہین ہوتی اونہون نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے مجہے سب آدمی اور جنات پر بہیجا ہے
جسپر ہمارا حکم پہونچی وہ کہا ماننا چاہی اور درست ہی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی حبشی
کو نامہ لکہا اور اپنے دین پر بلایا اوسا وسنے دین محمدی قبول کیا اور ہرقل رومی پر نامہ لکہا اور کسری
فارسی پر نامہ لکہا کہ دین محمدی قبول کرو اور جس نی نہ مانا اوسکے تلواروں منایا اگر خدا کا حکم سوا
عربونکی اور پر نہ ہوتا تو اون کو پیغمبر خدا نامہ کیون لکہتی اور یہ ہی سمجہنا ہے لیکن بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری سی پہلی اپنی قوم کی بیچ نہ ہی یہ بات جہوٹی ہی شاید اسبات کی [illegible]
[illegible]

اپنے سر پر گارا پانی رکہہ کر پہونچا دین تہی اور قریش ستر عورت کہول کر کام کرتی تہی اور پیغمبر خدا تہمد سمیت کام کرتی تہے ابن عباس نے کہا کہ ای بہتیجے ہم اپنے تہمد کا انٹہوا کر گرد ہوتی ہین تو بہی یون ہے کہ جب سترت نی چاہا کہ مین بہی یون ہے کرون تب ایک شخص نے غیب سی آکر غصہ ہوکر ہاتہہ میرے پہلے پر مارا اور کہا کہ تو بہی ایسی کام کرتا ہے جب مین بیہوش ہوگیا اور اللہ تعالی نے مجہی بی ستر سہونی دیا لوگون نی پوچہا تمہین کیا ہوا تہا مینے کہا کہ میری ازار کہان ہے اب سنو کہ اللہ تعالی نے اتنے اتنے چال کفر کی سی جب اونہین بچا رکہا تہا چہ جائی کفر اور شرک اور گناہ کبیرہ کیونکر ہوسکی تہے

سوال یہہ حدیث کہ جبیر ابن مطعم سے روایت ہی **حدیث لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی دین قومہ** ترجمہ یعنی تحقیق دیکہا مینی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ اوپر دین قوم اپنے کی تہا اب کیا کہو گی **جواب** مراد اس دین سے یہہ کہ قریشیون مین بعضی چالین ملت حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے وقت کی باقی رہ گئے تہین جیسے حج کی آداب اور نکاح اور خرید اور فروخت اور مسواک اور ناکین پانی ڈالنا اور ناخن کترانی اور بغل کے بال اوکہاڑنی اور پاکی کے بال سونڈنی اور بال لبونکی کترانی اور داڑہی چہوڑنی اور پانی سے استنجا کرنا ان باتونین تابعدار ملت حضرت ابراہیم کے ساتہہ تہی اپنے قوم کی اور سوای طریق حضرت ابراہیم کے معاذ اللہ گناہ اور شرک مین کب موافقت کرین تہی بلکہ عبادت مین خلاف حضرت ابراہیم کی قریش جو کرتی تو آپ موافقت حضرت ابراہیم کی کرتی جیسی قریشون نی حج مین عرفات پہاڑی پر جانا موقوف کردیا تہا حرم ہے مین حج کرلیتے تو پیغمبر خدا اونٹ پر سوار ہوکر جب بہی عرفات پر جا کہڑی ہوا کرتی تہے اور بعضونکو شبہ پڑتا ہے کہ اللہ تعالے نی فرمایا ہے **آیت ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان** ترجمہ یعنی نہین تہا تو جانتا کہ کیا ہے کتاب اور نہین جانتا تو ایمان اور دوسرے **آیت ووجدک ضالا فھدی** ترجمہ یعنی اور پایا تجہی راہ بہولا پہر راہ دیکہایا اس سے یون نسمجہو کہ تم گناہ یا شرک کرتی تہے اور تجہی راہ دیکہایا اسکے معنی یون ہین کہ اللہ تعالے نی اپنے پیغمبر کو احسان جتایا ہی کہ دیکہہ تو توکچہہ بہی نہین پڑہتا تہا اور ہمنی تجہی کتاب پڑہادی اور ایمان کی نشانیین اور دلیلین جو قرآنین بیان کردی ہین سمجہادی اور شریعت اور بندگی اور آداب کہ جو تمہین نہین آتے تہی دیکہلادی اور بعضی معنے اس آیت کی یون کرتی ہین کہ قرآنین بعضی جگہہ کہا پیغمبر کو اور مراد بہی پیغمبر کو تبلاتا تہا اور بعضی جگہہ مراد امت کو جتلاتا ہے اور بعضی جگہہ کہا پیغمبر کو اور مراد پیغمبر اور امت دونون ہین **ووجدک ضالا فھدی** مینے کہا تو پیغمبر کو

اور مراد امت ہے کہ تیرے امت کو ایمان دیا اور قرآن دیا اور ہدایت کری کفر اور شرک اور گناہ سے بچایا جیسی اور جگہہ بہی کہا ہے آیت فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما ترجمہ یعنی پس نکہہ تو دونون ما اور باپ کو بات حقارت کی اور جلا کر جہڑک اون دونوںکو اور کہہ اون دونونکو باتین با ادب اللہ تعالی نے فرمایا کہ کہہ ادب ما باپ کی تو یہان مراد امت کی تعلیم ہے کیونکہ ما باپ پیغمبر خدا کی تو لڑکا ئین مین مر گئی تہی اور بعضی جگہہ مراد پیغمبر ہے ہوتا ہے جیسی آیت لولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا ترجمہ یعنی اگر نہ ثابت رکہتی ہم تجہی ہر اینہ نزدیک تہا تو کہ میل کرتا طرف اونکی کسے تہوڑ یسی چیز مین اور بعضی جگہہ آپ اور امت دونون مراد ہوتی ہین جیسی فرمایا آیت کلوا من طیبت ترجمہ یعنے کہاؤ تم حلال اور بعضون نے ضالا کی معنی گمراہ کہا ہے یعنی راہ بہولا تو وہ جہان جتا تا ہی کہ جسدن شام سی آتی ہوئی حضرت اونٹ پر سو گئی تہے اور شیطان نی مہار اونٹ کی پکڑ کر راہ سے کو راہ ڈال دی تہی اور حضرت جبرئیل نے آکر مہار پکڑ کر راہ ڈال گئے تہی اور بعضون نے ضالا کے معنی محبت کی ہے کہین ہین کہ تجہی اپنا پیارا پایا تو راہ دکہلا چکا اور ہم نے یون بہی سمجہنا ہے کہ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا اور امام الانبیا ہین سوال کیونکر معلوم کیا جواب کہ ہمارے پیغمبر فرماتی ہین حدیث انا سید ولد ادم ولا فخر ترجمہ یعنے مین سردار ہون اولاد ادم کا اور بڑا تو معلوم ہوا کہ جب سب اولاد آدم کی سے بڑی ہوئی تو حضرت ادم کی اولاد مین پیغمبر اولوالعزم ہے ہین جیسی حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہ السلام کہ اولوالعزم ہین جب اونسی اچہی ٹہرے تو وہ البتہ فاضل تر حضرت ادم سے ہین تو حضرت ادم سے بالاولی اچہی ٹہرے اور دوسرے دلیل یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر نے فرمایا ہے حدیث ادم ومن دونہ تحت لوائی ترجمہ یعنے کہ حضرت ادم اور جو سواے اونکے ہین نیچی نیزہ میرے کی ہوینگے کیونکہ فرمایا ہے قیامتکو پہلے جسکے شفاعت قبول ہوگی وہ مین ہونگا اور دوسرے پیغمبرے اونہونکی اور ونکی پیغمبرے سی ممتاز ہے کیونکہ اونکی شریعت نی اگلی پیغمبرونکے شریعت اوٹہائی اور اونکی شریعت کو قیامت تک کوئی نہین اوٹہا سکیگا اور اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے آیت انہ لکتب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ترجمہ یعنے تحقیق یہہ کتاب ہے عزیز کہ پہلے اس سے ایسی کتاب نہین آئی کہ اسے جہوٹا کیے اور بعد اسکے بہی ایسے شریعت نہین ہوگی کہ اسے اوٹہاوی اور بہت سے باتین ایسے

ہین کہ جس سی فضیلت محمد رسول اللہ کی معلوم ہوتی ہی ولیکن بعضی صاحبون کو خوامخواہ شبہہ پڑجاتا
ہے سوال وہ کیا شبہہ پڑجاتا ہے جواب اول تو یہ ہی کہ کہتی ہین پیغمبر خدا نی فرمایا ہی حدیث لا
تخایروا بین الانبیاء ترجمہ یعنی بھلا یا بہلو نی نکرو تم درمیان پیغمبرون کی تو اون دنون یون طور تہا
کہ بعضی کہتی تہی کہ فلانا پیغمبر کیا چیز ہے اور فلانا بڑا ہے اون کی بڑائی او. دوسرے کی حقارت کرتی اور
دوسری جن کی اونہون نی حقارت کری تہی اونکی بڑائی کرتی اور دوسرنکی حقارت کرتی تو پیغمبر خدا نی
سنکر فرمایا کہ خبردار اس طرح سی پیغمبر کی بڑائی نکرئیو کہ دوسری کی حقارت ہو کیونکہ سب واجب التعظیم ہین
تو ان سب کی تعظیم کرنی واجب ہے والا اونکی بی تعظیمی کفر ہی آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
ترجمہ یعنی اللہ تعالی آپ فرماتا ہی کہ یہ جو پیغمبر ہین آپس مین بعضے اونکی پر بعضے کو ہم نے بڑائی دی ہی
ولیکن یہ بڑائی ویسی نہین کری کہ جسکو پیغمبر خدا نی منع کیا ہی حدیث لا تفضلونی علی موسی ترجمہ
یعنے فضیلت نہ دو تم مجھے اوپر حضرت موسی کی یہ بات پیغمبر خدا نی اسواسطے فرمائی تہی کہ ایک یہودی
نے قسم کہائی تہی کہ قسم ہی مجہی اوس اللہ کی کہ جس نی حضرت موسی کو سب خلق پر برگزیدہ کیا یہ بات
سنکر ایک مسلمان نی اوس یہودی کی منہہ پر طمانچہ مارا کہ تو نی سب خلق سی برگزیدہ کیون کہا کہ
اس مین ہماری پیغمبر بہی آگئے جب یہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی آپ نے سمجہا کہ اس نی
حضرت موسی علیہ السلام کی حقارت کری تب واسطے تعلیم تعظیم پیغمبر خدا کے کہ موسی
علیہ السلام ہین حضرت نے یہہ بات فرمائی کہ تم آپ ہی آپ بغیر ہم سے سُنے ہین بڑائی
دیتے تہے پہر جب تک خدا سے بواسطۂ خدا کے رسول کی نہ سنو اور ایسے ہی یہ بات
کہ فرمایا حدیث لا تخیرونی علی ابرہیم ترجمہ یعنے مجھے آپ ہی آپ بڑا نہ کہو حضرت
ابراہیم پر اور ایسے ہی یہہ ہے جو کوئی حضرت کو خیر البریۃ کہتا یعنے اسے
بہلے سب خلق کی تو آپ فرماتی کہ وہ حضرت ابراہیم ہین اور جو کوئی حضرت کو خلیل اللہ
کہتا تو آپ فرماتے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین تو ان باتون سی تعلیم امت
کو تعظیم پیغمبرون کی منظور ہتے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اونکی بڑائی کو ہولکر حقارت اون کی
دلمین پیغمبرون کی آجاوی اور دوسرے یہ بہی بات ہی کہ آپکو اپنی طرف سے تو کچہ کہنا معمول
تہا ہی نہین اور جو پیغمبرون کی فضیلت سنی تہی وہ بیان کرتی تہی اور جب کچہ اپنی
بڑائی اور فضیلت دریافت ہوئی تو وہ بیان فرمائے جبتک اپنی فضیلت اور بڑائی نہ سنی تہی تب
تک صحابہ کو روکتے تہے کہ ہمین اپنی طرف سے تم بڑائی نہ دو اور یہہ جو فرمایا ہے

حدیث لَا یَنْبَغِی لِاَحَدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی

ترجمہ یعنے لایق نہین ہے کسیکو کہ کہے مین بہلا ہون یونس بن متی سی تو یہ جو بول ہی کہ مین بہلا نہین ہون تو اس مین دو وہم ہین ایک تو یہ کہ پیغمبر نے اپنے تئین کہا ہو کہ کوئی مجکو حضرت یونس سی ہی بہلا نکہے تو تو تعلیم ہی ہے کیونکہ اون کی جلد بازی بد دعا قوم کی مین اور بہاگ جانے مین اور سزا ملنے مین کہ مچہلی کے پیٹ مین رکہی مشہور رہتے ایسا ہو کہ کوئی اون کی تعظیم نبوت مین فرق سمجہے اسیواسطے فرمایا کہ پیغمبر جیسے ہم ویسی وہ حقیر اونکو نہ سمجہو اور دوسرا وہم یہہ ہے کہ یہی یون کہا ہو کہ ہماری امت مین کسیکو لایق نہین کہ اون کی باتین سنکر اپنے سنبر ساونت پر گہمنڈ کرکر کہنے لگے کہ مین حضرت یونس ع جیسے پیغمبر سے بہی بہلا ہون اور بعضے بعضے فضیلتین پیغمبر خدا نے ہی پیغمبرون کی فرمائی ہین کہ ہم سے سوا ہین جیسے کہ فرمایا ہے

حدیث اَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی اِبْرٰهِیْمُ **ترجمہ** یعنے قیامت کو پہلی کپڑے پہرائے جاوینگی وہ حضرت ابراہیم ہووینگے اور دوسرے فرمایا ہے کہ قیامت کو جب خلق بیہوش ہوجاویگی پہلی جسے ہوش ہوویگا وہ مین ہونگا ولیکن جب سر اوٹہا کر دیکہونگا تو حضرت موسیٰ کو عرش سے لگے کہڑا پاونگا یہ معلوم نہین کہ آیا وہ بیہوش ہوئی ہی نہین تہے یا عوض اوس بیہوشی کی کہ وقت تجلی کی کہ کوہ طور پرا وہین ہوئی تہی ہم سے پہلے ہوش او نہین آیا ہو سچ ہے کہ سچونکی یہی بات ہے جو سچ ہو سوئی بولتے ہین اگر یہ باتین ہمین نہ بتلا جاتے تو اون کی بزرگی کو ہم کیا جانتے ولیکن دیکہہ تو انکہہ پیار کر اوس محبوب کردگار محمد مختار پر جو دو لہا برات تمام ہزار عالم کا ہے کہ جیسے آدمی اور جنات پر پہیت پیغمبری بخشی اور ہر پیغمبر کا معجزہ اونکی زندگی تک تہا اور اون کی حکم کی بولاوٹ جیسے دعوت سے کہتے ہین دوسرے اولوالعزم پیغمبر تک ہی جیسے حضرت آدم ع کی حضرت نوح ع تک اور حضرت نوح ع کی حضرت ابراہیم ع تک اور حضرت ابراہیم ع کی حضرت موسیٰ ع تک اور حضرت موسیٰ ع کی حضرت عیسیٰ ع تک اور حضرت عیسیٰ ع کی حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم تک اور یہ نشان بزرگ اوپر حضرت محمد رسول اللہ کی ہی کہ کتاب قران جو نازل ہوئی اوپر اوسکی دونون باتین اوٹہاہین معجزہ بہی اور ہدایت بہی ہدایت تو قیامت تک ایسی ہی کہ کیا آدمی اور کیا جن جو اوسپر عمل کرے سو بخشا جائیگا اور جسنے اوس کے خلاف کیا وہ مقبول نہوگا اور جو نکا کریگا سو مردود ہوگا کوئی شریعت ایسی نہین کہ اسی اوٹہا وگی اور اسکی آگی سب شریعتین اوٹہہ گئین شعر ای لب جلبن محبوبکی خطرہ جہلمہ بکیا دم مارا کجگہہ کستوری تا ر عمل ہی سوٹہہ اونکی نہ جبتک یہان تا سب جگمگین روح کا کسو اپنی جہلجہین بکی معجزہ

چاند اور تارونکے روشنی کے حاجت جب تک ہی کہ جب تک سورج نہین نکلتا جب
سورج نکلا تب کسیکے روشنی کے حاجت نہین رہے اور پیغمبر بہی تین طرح کی ہوئی ہین
ایک تو نبے اور دوسرے رسول ہین کہ جنکی پاس حضرت جبرئیل آئی ولیکن نئی شریعت
نہین لائی موافق کتاب اور حکم اپ سے پہلی اولوالعزم کے لوگونکو تلقین کرتی رہے اور
ایک ایک وقت مین بہت ہوئی ہین وہ مثل تارونکی ہین اور حضرت نی بہی فرمایا ہے
حدیث اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ ترجمہ صحاب میرے مانند تارونکی ہین تو تارونکے
روشنی سے راہ تو پاوی ولیکن چراغ کی حاجت ہے دور والیکو اور تیسرے اولوالعزم
وہ مانند چاند کی ہین ولیکن چاندکی روشنی جہان پہونچی وہان تک ہی چاندنی ان
اور جہان نہ پہونچی وہان پہر چراغ کی حاجت ہے تو اور الوالعزمونکی شریعت کا
بہی یہے طور تہا کہ جہان تک حکم پہونچا مانو اور جہان تک نہ پہونچا اگلی پیغمبر کے طور
پر رہو تو بہی مقبول تہے جیسی حضرت موسی اور حضرت عیسی کے دعوت کی وقت مین
مکہ والے حضرت ابراہیم کی ملت پر تہی مقبول تہے اور ہماری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مانند افتاب کی ہین جبکہ آفتاب نکلا کہین زمین کے پردہ پر حاجت
روشنی واسطہ چراغکی نہ ہے سورجکی روشنی کفایت کری اور جو دن مین چراغ کری تو
اوسے چراغکی چاندنی سے کوئی راہ نپاویگا سورجکی چاندنی سے جو راہ دیکہیگا وہی راہ
ہے اور قران معجزہ بہی ہے کہ بعد پیغمبر کے قیامت تک رہیگا اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے
آیت فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ترجمہ لیئے تو جانی کہ لاتو دو کوئی ایک سورۃ بہی
جیسا یہہ قران ہے تو پیغمبر خدا کی وقت مین جتنے آدمی عرب مین خوش گپ یعنی خوش بول
اور کلہ رس اور چتر اور شاعر اوس ملک کی تہی سب اکٹہی ہوئی اور چاہا کہ ایک آیتہ بہی
بنا سکین نہ بنائی گئی اور بادشاہون نی اور علماؤن نی اس ملک کی اور ملک کی لوگون
نے بہی چاہا کہ بناوین نہ بنی اخر تک کوئی چاہیگا کہ بناوین نہ بنیگا یہہ معجزہ ہے اور
پیغمبر ہمارے سب سی پہلے قبر سی اوٹہینگے اور سب سی پہلی شفاعت سبکی وہی کرینگے اور
سب سے پہلی شفاعت اونہونکی قبول ہوویگی اور یون بہی کہ حضرت محمد رسول اللہ
کے امت اور پیغمبر ونکے امتو نسے بہتر ہے پیغمبر ہماری سب پیغمبرون سے افضل ہین اور
اللہ تعالے فرماتا ہے آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ترجمہ

یعنے ہو تم پہلا گروہ نکالی گئے واسطی آدمیو نکی اور حدیث مین آیا ہے کہ تمہارا دنیا مین عمر کے لیکہی
رہنا ایسا ہے جیسا دن مین عصر اور مغرب کا بیچ اور امتو نکی عمر ایسے ہی جیسی پیغمبر خدانی فرمایا ہے
کہ ہمارے امت جو فرمان بردار ہے اور یہودی اور نصاری جو اپنے پیغمبرون کے راہ پر ہین انکا ایسا
معاملہ ہے کہ جیسے کوئی تین مزدور پکڑی اور ایک کو کہے کہ تو فجر سے دوپہر تک مزدوری کر تو
مین تجھے ایک قیراط دونگا اور دوسرے کو کہی کہ تو دوپہر سے چار گھڑی دن تک مزدوری کر تو
مین تجھی ایک قیراط دونگا اور تیسرے کو کہی کہ تو عصر سے مغرب تک کر کہ مین تجھی دو قیراط دونگا
جب شام کو مزدوری دینے لگی تو اون دونو نکو دو قیراط دئی اور تیسرے کو دو کہی تہی اوسی کہی
دو دئی پہر وہ دونو غصہ ہو کر لڑانی لگے کہ یہہ کیا واسطہ کہ ہماری مزدوری سوا ہوئی اور محنتانہ
تہوڑا ملا اور اوسکو محنت تہوڑی ہوئی اور محنتانہ بہت ملا جب اوس مالک کارنی کہا کہ جو
مینی تمہارا محنتانہ ٹہرا لیا تہا وہ پورا تمہین پہونچا اب باقی کا مین مختار ہون اپنا مال چاہا جسے
دیا تمہین کیا پڑی تو دہے بات یہہ ہے یہودی تو ایسے ہین جیسی دوپہر تک کا اور نصارا ایسے
ہین جیسی ڈیڑہ پہر تک کا اور محمدے ایسی ہین جیسی چار گہڑے کی محنت اور دونون سے دونا
محنتانہ ملا اس امت کی عمر تو تہوڑی ہے لیکن انہین تہوڑے سے کام کا ثواب بہت ہی **حکایت**
پیغمبر خدانی فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اسرائیل مین تہا کہ اوسنی ہزار مہینی تک دکہین نیزہ
پکڑ کر جہاد کرتا رہا اور رات تو نکو ساری رات نفلان پڑہتا جب وہ مقبول ہوا تہا تب صحابونے
نی عرض کرے کہ یا رسول اللہ تو ہماری عمر اتنے بڑی ہی اور نہ ہمین ویسی قوت ہی تو ہم کیونکر
اونکے درجونکو پہونچی گے جب اللہ تعالی نی فرمایا آیت **لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ**
مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ **ترجمہ** رات قدر کے بہتر ہے ہزار مہینے سے یعنی شب قدر کے
رات مین جو ایک رات عبادت کروگی تو ہم تمہین ایسا درجہ دینگی کہ وہ ہزار مہینی والیکی
عبادت سے بہلا ہوگا او ہزار مہینہ کی تراسے برس اور چار مہینی ہوئی اور بہتری چیزین
ایسے ملین ہین اس امت کو کہ جنکی شمار نہین جیسے روز جمعہ کے نماز کو مصلے چلی ہر ہر ڈگ
پر برس برس دن کے روزہ اور رات کی جاگنی کا ثواب ملجائے اور قرآن کی ایت ایت کا ثواب کہ جسکے شمار
نہین اور ایک رات بیمار کی کام کر دیا کرے تو ایک رات کا جاگنا اور دنکی روزہ کا
ثواب پا دے خدا کے بیشمار بخشش ہینگی اور امتو نکی گنہگار نیچے والی دوزخ مین ہوونگی
اور محمدے گنہگار او پروالی دوزخ مین ہوونگی اور سب سے پہلی بہشت مین جائینگے

اور کہان تک کون جیتی جو بان سب سینا رسار ہی ہرکی میرا یار اور یون بھی سمجھی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ
بعضی چیزین خاصہ ہمارا ہے اور کسیکو روا نہین کہ ہو اور جو اور کسیکو بہی ہوتا تو خاصہ کہتے اور پیغمبر محمد
رسول اللہ کی بڑائی تین طرح کی ہی ایک تو بہ نسبت اور پیغمبرون کی یعنی اون مین بعضی بات ایسی
ہے کہ اور پیغمبرین مین نہین جیسی اور پیغمبرون کی شریعت منسوخ ہوئی ہے ہمارے پیغمبر کی شریعت منسوخ نہین
ہوئی اور دوسرے بہ نسبت تمام خلق کی یعنی بعضے بات آپ مین ایسی ہے کہ تمام خلق مین ایسی کسیکو نہین
ہوئی جیسے قیامت کو مقام محمود پر حضرت محمد رسول اللہ ہونچینگی اور وہان جا کر شفاعت سب کی کرینگی
تو وہان اور کوئی پیغمبر نہین ہونچیگا جہان کو پیغمبر خدا نے فرمایا ہے حدیث لَا یَقُومُ اَحَدٌ غَیْرِیْ
ترجمہ یعنے وہان ٹہرا ہو گا کوئی سوا میرے اسکا قصہ آخر کتب مین بیان کیا گیا ہے
اور تیسرے بہ نسبت سب امت کے یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک
خاصہ ایسا ہے کہ اور امت کو نہین جیسی اونپر ایک مرتبہ نو عورتین حلال تہین اور امت
پر چار سے زیادہ نہین اور یون بہی سمجھے کوئی سی امت بلکہ سب پیغمبر واسطے شفاعت
کے پروانگی کی نفسی نفسی کہین گے اور وہ شفاعت کرینگے تب سبکی مشکلت کہلیگی اور اونکی
موجے اللہ دبدبلے کی آگے کوئی بی پرواہ نہو گا اور یون بہی سمجھے کہ پیغمبر ہمارے اور سب پیغمبر قبرون مین اون کا
بدن زندون کا سا رہے گا زمین مین نہین گلیگا تعظیم اور وقر پیغمبرون کا جیسا کچہ کہ
زندگی مین اون سے تہا بجالایا چاہیئے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالنِّفَاقِ
اور یہ بہی سمجھے کہ پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی
ہے اور جاگتے ہوئے اس ظاہر کے بدن سے مکہ سے مسجد اقصے تک قرآن
شریف سے ثابت ہوئی اور سیر ساتون آسمان اور عرش کرسی کی اور بہشت
اور دوزخ کی اور سوال جواب اللہ تعالی سے یہہ حدیث سے ثابت ہوا ۵۲۶

بیان	۵	نبوت ذو القرنین پر اور حضرت لقمان
تو بیشک جان	اختلاف سے	بڑا ہوا ہے

اب سے پہلے مذکور تہا اون پیغمبرون کا کہ جن کی پیغمبری بیشک ہے اور جن مین شک
ہے وہ دو شخص ہین ایک ذو القرنین اور دوسرے لقمان حکیم ہین ذو القرنین ہفت
اقلیم کے بادشاہ تہے نمرود کے پیچھے وہی ایسے بادشاہ ہوئے ہین بعضے تو کہتے ہین
ایک جرہما کے بیٹے تہے محمد بن اسحق کہتے ہین یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد
تہے اور بیونک یعنے لقب اون کا ذو القرنین ہی اور اونکے نام مین بہی اختلاف ہے عبد اللہ بن

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نام اونکا اسکندر رومی تہا اور وہ رومی تہے اور صحیح روایت
یہی ہے کہ نام اونکا اسکندر بیٹے فیلقوس کے تہے اور یہہ جو نام ذو القرنین اونکا لقب
کیون پڑا اسمین بہی بڑا اختلاف ہے کیونکہ قرنین دو قرنون کو کہتی ہین ذو القرنین
کے معنی دو قرنون والا بعضی کہتے ہین کہ قرن کے معنے تیس برس ہین دو قرن اونہون
نے یعنے ساٹہہ برس راج کیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سر کے بالون کی دو چوٹیان گای
کے سینگ کی طرح گوندہی رہتی اور قرن کے معنے سینگ کے بہی ہین اور بعضے کہین
کہ اوسکے سر پر دو سینگ تہے گائے کے سے اور بعضے کہین کہ قرن کے معنے کہونٹ کے
ہین یعنے انہون نی دونون کہونٹون راج کیا عرب مین بی اور عجم مین بی سوای عرب کے
سب عجم ہے اسواسطے ذو القرنین نام رکہا گیا **سوال** بعضے کہی ہین کہ ذو القرنین
کو پیغمبر کہا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نی اونہین فرمایا ہے **آیت** قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ
ترجمہ یعنے کہا ہمنے یا ذو القرنین تو اسطرح اللہ تعالی نی پیغمبرون کو کہا ہے جیسے
یا داود یا نوح یا آدم **جواب** کہتے ہین محض حرف یا کر پکارنے سی تو پیغمبری
ثابت نہین ہوتی اور اللہ تعالی نین زمین کو بی کہا ہے **آیت** يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ
ترجمہ یعنے اے زمین نگل جا تو پانی اپنا اور ہمین یہہ دلیل کفایت کرتی ہے کہ کسی شخص
نین حضرت مرتضی علی رض سے سوال کیا تہا کہ ذو القرنین کی حق مین کیا کہتی ہو جب آپنے
فرمایا کہ بندہ نیکبخت تہا اور اللہ کو چاہتا تہا اور اللہ نین اونہین بی چاہا تہا اور حضرت
عمر فاروق رض نی بی فرمایا ہے کہ نبی نکہو جب ویسی قرآن دان اور معانی دان سر کہون
نین منع کیا تو ہمین کیا شعور ہے کہ ہم کہین اور حضرت لقمان حکیم باعور کی بیٹی تہی اور حضرت
ایوب کے بہانجے تہے اور بعضی کہین ہین کہ خلیرے بہائی تہے جیسے تہے ویسے تہے اور
پیغمبر نہی اور اکثر علما اسی پر ہین کہ پیغمبر نہتی مگر ایک اصحاب تہے عکرمہ رض وی کہین ہین کہ
پیغمبر تہے اور عبد اللہ ابن عباس رض کہتے ہین کہ پیغمبر تہے اور فرشتے بی نتہے بلکہ ایک شخص
ریوال بکریان چرانی والی تہے اور اللہ تعالی نے اونہین فتوت دی ہی فتوت جوان
مردی کو کہتے ہین اوسکی چار رکن ہین آپ سی جو برائی کری اور وہ اپنے مجہ سے اوس
سے در گذر کرنا اور غصہ کے وقت حلیمی کرنی اور دشمنی جب سے اوسکے حق مین بہلا چاہنا اور
اپنے تئین احتیاج ہوتے سخاوت کرنی جسمین یہہ چار رکن پاوین اوسکو جوان مرد

عبد اللہ بن ضحاک کہتی اور معاذ بن جبل رض کہتے ہین کہ نام اونکا م

پورا کہین ہین اور اللہ تعالے سے او نہین حکمت وحی ہتی اور جو نصیحت او ہون نے
اپنے بیٹی کو لیکن ہتی حق سبحانہ وتعالے نے پسند کی **سوال** حکمت کیا ہوتی
ہے **جواب** علم باعمل اور پوچہہ سب کام مین غرض کہ اکثر علما اسی پر ہین کہ یہہ دونو
پیغمبر نہتے اور بعضے کہین کہ پیغمبر ہین تو شک پڑا تو اون دونونکی پیغمبری اور غیر پیغمبری
پر کچہہ جھگڑا نکرنا چاہئیے کہ نہ پیغمبر کہیں اور نہ اولیا اور تعظیم کا یون طور ہے کہ اولیا
کے نام کی تعظیم رحمۃ اللہ علیہ اگر اونکی نام پر رحمۃ اللہ کہے تو ڈر ہے شاید کہ پیغمبر ہون اور
ولی ہوون تو پیغمبر کون رحمۃ اللہ علیہ کہنا روا نہین بلکہ اخون ور ویزہ نین قصیدہ
امالی کی شرح مین لکہا ہے کہ بعضون کے نزدیک پیغمبر کون رحمۃ اللہ علیہ کہنے ست کفر کا
ڈر ہے اور دونون پر صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہے کیونکہ پیغمبر اور کی تعظیم صلی اللہ
علیہ وسلم لکہنا اخون مذکور نے کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ کفر ہے اور تفسیر مدارک والے
نے لکہا کہ درود پیغمبر کا نام سنکر یا کہہ کر کہنا ہے اگر بنا نام پیغمبر کے آل پیغمبر کا نام
لیکر درود کہے یہہ نشان رافضی کا ہی اور جو کوئی آل پیغمبر کا یا کسی سید کا نام لیکر درود
کہے یہہ نشان رافضی کا ہی کیونکہ درود تعظیم خاص نام سب پیغمبر ونکی ہے دلیل
اسکی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
ترجمہ یعنی اے ایمان والو درود پڑہو اوپر پیغمبر کے اور سلام پڑہو تو درود اور سلام تعظیم
رسول اللہ کی ہے اور جس نے اور کے نام پر درود پڑہا تو اور کی تعظیم پیغمبر کی سی کری جائے
کہ پیغمبر کے نام کے ساتہہ پیغمبر کی آل پر بہی درود پڑہے تو روا ہے ولیکن کسیکا نام کسی آل
پیغمبر سے لیکر نکہی جیسے کہے کہ امام حسنؓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بی ادبی ہے کیونکہ مہاجرین
اور انصار جو اسلام مین سبقت کرنیوالی ہین اور جو اونکی تابعدار ہین دینداری اور
پرہیزگاری مین تو اونکے حق مین اللہ تعالے نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فرمایا ہے تو تعظیم صحابہ
کی ٹھہری موافق فرمانے اللہ تعالے کے تعظیم دینی ہے یعنی رضی اللہ عنہ کہا چاہئیے
اور خلاف اوسکی کہے تو بدعت اور تم قیاس کرو جو کوئی دربار القاب شاہانی امراو پر
کہے اگرچہ شاہزادہ ہو اور القاب امرا یا نہ شاہزادہ پر بولے تو گنہگار ہوا اور جو کوئی کچھ
پہچان پر ... ۔ نور ۔۔۔ ہے

بیت ۔ ۔ ۔ مارین سگے دجال کون بیچ حد ۔۔۔

اور ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کی سے یہہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام آخری زمانہ مین آسمان سے اوترین گے اور بدبخت دجال کو مارین گے اور دین محمدی کو روشن کرین گے مانند علمایان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شریعت محمدی کی عمل کرین گے اور اپنی شریعت کو منسوخ بناوینگی اور اوسپر عمل کرینگی اور ستابرس دنیا پر رہینگے

کرامات ولیون اندر دنیا اندر ہو **بیت ۲۸** ولی نہین کبھی ہنلون نبی برابر ہو

اور عقاید اہل سنت اور جماعت کا ایک یہہ ہے کہ ولی کی کرامات برحق ہے یعنے اگر کچہہ چیز خلاف عادت کے ہوجاوے اور اوسطرحکا ہوجانا عادت نہو اگر ولی کے کہنے سے ہوا وسکا نام کرامات ہے اور جو نبی کے کہنے سے ہو اوسکا نام معجزہ ہے اور بیشرع یا کافر کے کہنے سے ہو تو مکر یا جادو یا استدراج کہتے ہین **سوال** ولی کسکو کہتے ہین **جواب** صاحب شریعت آدمی کہ جسکی چال پیغمبر خدا کی شریعت پر ہو کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے **آیت** اِنْ اَوْلِیَاۤؤُہٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ یعنے دوست اوسکے نہین مگر متقی **سوال** جسکی چال پیغمبر خدا کی سے چال ہو اوسکا نام کرامات کیون رکہا **جواب** کرامات کہتے ہین بخشش کو جسے انعام اکرام کہتے ہین بڑا انعام اکرام اللہ تعالی کا پیغمبرون پہ ہے کیونکہ مقبول خدا کے ہین حضور اون پر کرم ہے کہ خدا سے جو دعا کرتے ہین وہ مقبول ہوتی ہے اوسکا نام معجزہ ہے اور ولیون نے چال پیغمبر خدا کی اختیار کری ہے تو وہ چال اور اوس چالپر چلنے والی بہی مقبول ہوہی توجسطرح پیغمبرونکی دعا مقبول تہی اوسیطرح اونکی تابعدارونکی بہی مقبول ہونے لگی تو معلوم ہوا تابعدار پیغمبر کے مقبول ہین اور ولیونکی کرامات پیغمبر کے معجزہ کی بنا پر ہے اور یون نہ سمجہے کہ جسمین کرامات نہو وہ ولی نہین ہوتا بہتیرے ولی ایسے ہین کہ اونسے ایک کرامات بہی ظاہر نہین ہوئی اور سچے ولی ہین کیونکہ اصل ولی ہونیکی یہہ ہے کہ دین محمدی پر مستقیم ہوتا ہے استقامت دین پر کرامات سے اونچی ہے اور جب کسی نے چال پیغمبر کی نہین اختیار کری اگر اوس سے کچہہ خلاف قیاس کے دریافت ہو تو کوئی حال سے خالی نہین یا تو کچہہ بے تغیر اوس مین کچہہ لاگ ہے جیسے بازیگر طلسمات والی بانٹ کرتے ہین یہہ اوسمین داخل نہین ہین یا حکیم نبض یا علامت دیکہکر بتاوین یہہ اوسمین داخل نہین ہین کیونکہ اوسمین تو لاگ اسباب کی ہے یا جادو ہے جیسے جنتر منتر کرتے ہین یا جو کیمیا ن سیوتے ہین اور

جنات اوسکے تابعدار مسخر ہو جاتے ہین جنہین دیوتے کہتے ہین تو وہ کفر ہے اوسکی
اثر سے بعضے بیماری اور دوستی و دشمنی ایسکے دلون مین پڑ جاتے ہی لیکن آدمی کا پتہر اور
پتہر کا آدمی نہین ہوتا اور جو کوئی نظر ہا ایسکو سراہنے لگی تو مَاشَآءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
سراہنے والا پڑہ لے تو کے نظر نہ لگے اور دوسری کو کچہہ ضرر نہو اور نظر لگنی یعنے ٹوک حق
ہے یا استدراج ہے جیسے بعضے کافر پیغمبر کا کہنا تو مانتی نہین ولیکن اپنے طور سی حضور
الہی مین عاجزیان کرتے ہین اور شغل و ردیان اور جپ کرتے ہین اون سے کچہہ ایسی
حرکت خلاف قیاس کے دریافت ہوتی ہے اور بعضے بے شرع یا بیدینوسنی ظاہر ہوتی
ہے تو اللہ تعالی کی پناہ وہ اونپر مہربانگی سے نہین قبول کری بلکہ بدلہ عاقبت کی جیسے
کسیکون گردن مارنیکون چارہ لگاؤتے ہین اسیطرح سین کچہہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالی
اپنی رحمت سین اور پیار سین دور کرتیا ہے تو اوسی کچہہ کبہی صفائی دیتا ہے کہ دنیا کی
سوکوس کی بات بتادیے یا کسیکا اوسکی کہے سے برا ہوجا یا پانی میٹہا ہو جا یا کہانا نکہا یا
مینہہ برس جا یا ادہر سو بیٹہی یا اڑجا غرض جتنا کچہہ کہ شیطان کون اللہ تعالی نین قوت
دی ہے ویسی اوسکو مل جاتی ہے تو جو شیطان کون اوس بڈائی اور زندگی سین سوائے
لعنت اللہ تعالی کی کچہہ حاصل نہوا وسکی تابعدارون کون کیا امید ہے کہ اونہین سوائے
لعنت کے کچہہ حاصل ہو اگر فرعون کی کہے سین دریاؤ پہٹ گیا تب بہی خدا کا
غضب اوس سین نہ ہٹا اور جو شیطان جیت کر کر ساتوین آسمان پر گیا تو بی شیطان
ہی رہا **سوال** جادو بتاؤ کہ کیا ہوتا ہے **جواب** یہہ کہ جادو شر بردم یعنے پہونک
سین ہوتا ہے کیونکہ اوسکی اسباب منتر اور جنتر جدے ہوتے ہین اور اوسکا علاج
یہہ ہے کہ سات پتے بیری کے کون سل بٹی بہنکے پرپیس کر بیتے پانی ہاتہ مین ملا کر
ایکبار آیۃ الکرسی اور ایک ایک بار چارون قل ان سبکو پڑہ کر دہ بتی بہنے یا نہین گھولکر
برتن لیکر سبکون دم کر دے یعنے وہ پڑہ کر پہونک دی ایسین تین بار کرے یہہ سب تین
تین بار ہوے اس پانیکون اپنے سر پر ڈال لے جہان لگ اوسکا پانی پہونچی کا اثر جاتا
کا جاتا رہیگا یہان لگ اگر کسی عورت نین کسی مرد کون باندہ دیا ہو کہ اپنی بی بی پہ قادر
نہو تو اوس سین وہ بی اچہا ہو جاتا ہے اور بعضے کہتے ہین جو معجزے کہ ہمارے پیغمبر سین
ظہور مین آئے ہین وہی کرامات والوسنی نہین اتفاق پڑے جیسے چاند کا پہٹنا اور سلام علیک

پتھر کی کرنی اور سجدہ کرنا درختونکا اونکون غرضکہ ولی سے کرامات کبھی پرچا اپنی اختیار
سے بھی ہوتا ہے اور بے اختیار ہوتا ہے اللہ تعالی اپنے فضل سے بندان کبھی بھی
کر دیتا ہے اسمین کئی فائدہ ہین ایک اوس ولی کو بندگی کی طرف رغبت بڑھتی ہے
اور دین کے کام کی توجہ ہو جاتی ہے اور اوسکی دلیر تحقیق ہو جاتا ہے کہ یہہ دین سچا ہے
اور اوسکے شاگرد اور مریدونکون کو اوسکے کہے پر پورا اعتبار ہو کر محبت اور عبادت مین بہت
دل لگتا ہے اور بہت بیدین دیندار ہو جاتی ہین اور دیندار دین پر مضبوط ہو جاتے
ہین اور جو منکر ہین وہ ہارتے ہین تو یہی باتین سب دنیا مین ہوتی ہین اور بیدین اور
کفار کے بھی سے جو کچھ ہوتا ہے تو غرض یہہ ہے کہ جو دنیا مین معاملہ مکر کا سا ہے کیونکہ
مکر وہ ہوتا ہے کہ ظاہر اوسکا اچھا ہو اور باطن اوسکا اوسکی حق مین اچھا نہو تو یہان بھی
وہی معاملہ ہے کہ ظاہر مین تو معلوم ہوتا ہے کہ اونکی کہے سے یون پرچا ہو گیا تو اللہ تعالے
کی اون پر مہربانگی ہیگی اور باطن مین اونکے حق مین عذاب ہے کیونکر یے سمجھین گے کہ
یہہ باتین بریان ہماری اللہ تعالی کون بری نلگی بلکہ پسند آئی تو گنہگار گنہ پر اور کافر
کفر پر پورا ہو گیا ایکبارگی پکڑ اللہ تعالی کریگا جیسے بھری ناو ڈوب جاتی ہے اور ایک
ایک عقائد اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ ولی کیسا ہی بڑا ہو چھوٹے سے نبی کے
برابر بھی اوسکا درجہ نہو وےگا کیونکہ بڑی دلیل اوسکی یہہ ہے کہ ولی کیسا ہی بڑا ہو اوسکو
ہر ہر پیغمبر پر ایمان لانا فرض ہے اب انصاف کرلی ایمان لانیوالہ سے جسپر ایمان
لائے وہ افضل ہے اور ولی کی ثابت سے خاطر جمع نہین یعنے آخر دم سین اور پیغمبر
ماسون العاقبۃ ہین اور پیغمبر معصوم ہین کیونکہ اونکی نفس ایسی ہی پاک ہین کہ پیغمبر بن
عیان بوجھہ کر نہین ہوتے اور ولی کا نفس اگر محافظت ہوئی تو برے کام سے بچہ رہیگا
اور ذاتی پاک نہین اب جو کوئی کہے کہ کسی اصحاب کا درجہ جیسے ابوبکر صدیق رض یا حضرت
عمر ابن الخطاب رض یا حضرت عثمان ابن عفان یا حضرت مرتضی علی ابن ابیطالب یا حسنین
رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین کا درجہ کسی ادنے سے پیغمبر سے بھی افضل ہے تو
بیشک کافر ہو جاگا اور جو کوئی کہے کہ میرے مرشد کا درجہ نبی کا سا ہے بیشک کافر ہوا
اور بعضے علما نین کہا ہے کہ اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ یعنے ولایت نبی کی افضل
ہے نبوت اوسکی سے تو یہان سمجھیے کہ ولایت جو نبوت سے افضل بتلائی ہے ولی کون

نبی سے افضل نہین کہا کیونکہ ولایت نبی کو بھی ہوتی ہے ولایت کہتے ہین اوس
قرب کو کہ بندہ کو اللہ تعالی سے ہو جاوے کہ جناب پاک سے اوسے فیض حاصل
ہو یعنی بندہ کا جو خدا سے معاملہ ہو اور نبوت کہتے ہین اوس درجہ کو کہ خلق کو
اوس فیض سے خبر دین تو اوس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون درجہ کا مالک ہے کیونکہ
اللہ تعالی سے جو انکو قرب ہے غیر اونکے کو نہین اور خلق کو بھی اوس فیض سے
مشرف کرتے ہین اور ولی بواسطہ پیغمبر کے فیض لیتے ہین اور اورونکے پہونچانیکو
محکوم نہین کیونکہ جیسے نبی کو اپنی نبوت ظاہر کرنی فرض ہے ولی کو اپنی ولایت
چھپاونی فرض ہے جیسے تسلی باطن کی خبر کی پیغمبرون کو ہے کہ اوسکا خلاف ہو ہی نہین
سکتا غیر پیغمبر کو نہین تابعدار سے سبکی تابعداری کریے افضل ہوتا ہے ٥
بعد محمد کے سنو افضل ہین صدیق ٢٩ اونکے پیچھے عمر ہے کر حدیث تحقیق
ان پیچھے عثمان ہین ذو النورین جوان ٣٠ اون پیچھے سب سی بڑی علی ولی ہیجان
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت سی جو اصحاب ہمارے پیغمبر کی ہین
سب سے افضل اور بہلی اور سردار باقی امت کی ہین کہ اونکو اللہ تعالی نے نعمت پیغمبر
کی صحبت کی دی اور اونکی مدد کرنیکی توفیق بخشی اور اس دین کی مضبوطی اور یہہ گروہ دین
محمدی قایم اللہ تعالے نے اونہین سے کیا ہے اور خدا نے قرآن مین فرمایا ہے اور
پیغمبر نے حدیث مین اونکی تعریف کری ہے آیت وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
ترجمہ اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو اونکے
پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور رکھے ہین واسطے
اونکے باغ نیچے بہتی ہین نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے مراد ملنی بڑی اور پیغمبر خدا نے
فرمایا ہے کہ سواے اصحابون میرے کے احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے اور
میری اصحاب آدہ سیر جو خیرات کرین ان اصحابونکی قبولیت الہی سے کی کہ اونکی آدہ
جو کی برابری اونکی احد پہاڑ برابر کی سونی کو ثواب مین نہین ہو سکتی پیغمبر خدا نے
فرمایا ہے حدیث خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ترجمہ یعنی سب قرنون مین بہلا میرا قرن ہے

جونسے قرنین ہین ہون اس سے سوائے کیا بڑا ہی ہوگی کہ بیواسطہ خدا کے رسول
کا جمال دیکہا اور اونکی ساتہہ ساتہی رہے اور دین بی اور قران اونکی زبان سین بلقین
ہوئی اور بیواسطہ پیغمبر کے ساتہہ حکم امر او رنہی کی اللہ تعالی کی طرف سین مخاطب
ہوئی اور مال او رجان اونکی راہ پر خرچ کیا **سوال** اصحاب کسی کہتے ہین **جواب** کہ
جنہون نے ایمان لاکر پیغمبر خدا کو دیکہا اور ایمان سے دنیا سے چلے اگرچہ ایک نظر بہی
ایمان سے پیغمبر خدا کو دیکہا ہو تو بی گروہ اصحابون مین شامل ہین اور اصل مین حضرت
کا جمال ایسا ہی آنکہون سے دیکہنا اور کانون سے اونکی بول سننے ایک گہڑی کی سنگت
ایسی وہ اثر کرتی ہے کہ اور ولیون کو اگر ساری عمر گپہا مین بیٹہین اور ساری عمر سوچا
کہنچین تو وہ صفائی پیدا نہو سچ کہا ہے کسینی جلہہ کی ایک ہی گہڑی ہے بہت بارہ ماس تو
معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے اصحاب سب امت سے افضل ہین اور اون سب اصحابون مین
چار یار با صفا کہ خلیفہ اور گدی نشین حضرت محمد رسول اللہ کے ہین سب سے بڑے پیغمبر
خدا کے پیاری سب سے ہین اور اونکی بڑائیان اور سدا امت اور بدعت انہونکی [illegible]
کہ کوئی اصحاب اون چار ونکی درجہ کو نہین پہونچتا اور آپس مین اونکی [illegible]
چہوٹائی علی الترتیب الخلافت ہے یعنی جسکو انہون نے پہلے خلیفہ ٹہرایا [illegible]
سے افضل ہے اور جسکو اوس سے پیچہے ٹہرایا وہ اوس پہلی سے چہوٹا [illegible]
اور جسکو اوس سے پیچہے ٹہرایا وہ اوس سے چہوٹا پہلی لگ اسیطرح جاننا چاہیئے کہ
پہلے حضرت ابو بکر صدیق اون سے پیچہے حضرت عمر ہین اونسے پیچہے حضرت عثمان ہین
اور اونسے پیچہے حضرت علی ہین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین **سوال** نام ابوبکر کا اور
باپ کا کیا ہے **جواب** کفر مین نام اونکا عبد الکعبہ تہا جب مسلمان ہوے عبد اللہ نام
دہرا اور کنیت اونکی ابوبکر ہے یعنی بکر کا باپ اور لقب یعنی پہونک اونکا صدیق ہے
اور معراج کے پیغمبر سے خبر سنتی ہی کہا کہ سچ ہے صدیق پیغمبر کی سے خطاب پایا
اور اونکے باپ کا نام عثمان اور کنیت انکی ابو قحافہ ہے وہ بیٹا عامر کا وہ بیٹا عمر کا وہ کعب کا
وہ سعد کا وہ تیم کا وہ مرہ کا مرہ میان پیغمبر خدا کے نسب مین ساتوین پشت ملی ہے **سوال**
پیغمبر خدا کے [illegible] **جواب** اول پیغمبر خدا سے [illegible]
تہے جو بات پیغمبر خدا کو [illegible] پوچہتے تہے اور نماز مین حضرت

بیٹھہ کے پیچے کہڑے ہوتے اور مجلس میں حضرت کے داہنے بازو پاس بیٹھتے اگر کوئی
انجان جیسا باہر کا کبھی داہنے آبیٹھتا تو خلق سین اوسی منع نہ کیا اور جو ادب اور مرتبہ کے
جاننے والے تہے وہاں آپ سین پہلی بیٹھے ہوتی جب حضرت ابو بکر کون آتی دیکھتے
وہ جگان خالی کر دیتے اور جب پیغمبر خدا دعا کرتے تو حضرت ابو بکرؓ آمین کہتے اور
لڑائیمین اصحابونکون آگے ہیلیتی تو حضرت صدیقؓ کون اپنے پاس رکہتے پیچہے کہڑی
رہتے جیسے جنگ بدر کی دن ایک سایہ بان پیغمبر خدا کے واسطے بنا کر حضرت کون اوسکی
اندر بٹہایا تہا اصحابون مین اور آپ لڑائیمین مشغول ہوے تہے سب نے کہا کہ ہم تو لڑائی
کفار ونکی طرف مشغول ہون گے ایسا نہو کہ کوئی غول کفار کا حضرت کون اکیلا سمجہکر
ٹوٹ پڑے جب حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہہ ہم نین اوٹہا اور مصاحبت مین یہہ عزت
تہی کہ جو کوئی اپنی حاجت پیغمبر خدا سین عرض کیا چاہتا تو حضرت ابو بکر کون سفارشی
کر لیتا بلکہ یہان لگ کہ ایک روز دوسری محلہ مین مدینہ کے ایک قضیہ کی انفصال
کرنے کون گئی تہے تو حضرت ابوبکر کون کہہ گئے تہی کہ اتنے مین آون تم نماز پڈہاؤ
اور اوبہون نین بی پیغمبر کے آدنی الگ پڈہائی اور پیغمبر خدا نین آزار موت مین جنگ کہ
لاچار ہوے ایکروز حضرت بلالؓ نماز کے وقت پکارے کہ اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
پیغمبر خدا نے چاہا کہ اوٹہین اور جا کر نماز پڈہاوین نجاسکے جب پیغمبر خدا نین فرمایا کہ کہو
ابوبکر کون کہ سب آدمیون کون نماز جماعت سین پڈہاوین اور حضرت بی بی عائشہؓ
نین عرض بی کیا کہ باپ انپے نرم دل ہے اونہین نکہو تو حضرت نی اونہین غصہ ہو کر
کہا کہ تم حضرت یوسف کی طرح کی مصاحب ہو کہو حضرت ابوبکر کو نماز ین پہنچتی بے
اور جمعہ کی بی آپ ہی پڈہوایا کرے اور سب اصحابون نے بی تکرار نہ کی بعضی
کہتے ہین کہ یہہ رمز خیر القرون قرنی مین بی ہے کیونکہ لفظ قرنی کے چار حرف مین چار
سے چار یار مراد ہین ق سین حضرت صدیق ر سین حضرت عمرؓ ن سین حضرت
عثمان ی سین حضرت علی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین آگے پیچہے کون دیکہہ
لے کہ فی الواقع مین بی ایسین ہی گذرا **سوال** اونہین کیا خوبی تہی کہ جاہین سے
پیغمبر خدا ایسے چاہین تہے **جواب** آپ کیجئے وہ کمالی مین ایک معاملہ ظاہر کہ خلق
کے ساتھ ہے اور دوسری باطن کا کہ حق کے ساتھہ ہے وہ جو ظاہر خلق کے ساتھ ہی

اوس مین تن اور من اور دہن سب چیز اوس کی تابع ہے یہہ سب اون کا خدا کی رسول اوپر
پورا قربان تہا کیونکہ دہن کی تین قسم ہوتی ہین یا ردک یا جنس یا رقبہ جیسے گہر بار باغ زمین
اور تن کا یون معاملہ کیا تہا کہ جسوقت پیغمبر خدا سے سنا کہ اللہ تعالی نی مجہے پیغمبر کیا ہے مجرد
سننے کی ایمان لاکر دین محمدی کا مددگار ہو گیا تو سب مددگارون دین کو ن سکے دے میری
تہے یعنے میری وہ ہوتا ہے جو پہلی آدے **سوال** تین شخص اور ہی تو پہلی ایمان لا ئی تہی اول
بی بی خدیجہ اور زید بن حارث اور حضرت علی بن ابی طالب اونہین میری کیون نکہا **جواب**
وہ مددگار سپاہی پورے ہنین ہوسکین ہتے کیونکہ بی بی خدیجہ عورت تہین اور حضرت علی
سات برس کی لڑکے ہتے مددگاری یہہ دونون کچہہ کر نہ سکین ہتی اور نہ کسی ایذا دینے
والی کو پیغمبر سے ہٹا سکین ہتی اور جب پیغمبر خدا لوگون کو سمجہاتے تو سوال کا جواب دے
سکین ہتے اون کی اسلام کا فائدہ اونکی ہی جی کو تہا اور حضرت ابو بکر کے اسلام کا نفع
آپ کو بہی تہا اور غیر دن کو بہی تہا جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت
سعد اور حضرت خباب اور حضرت بلال حضرت ابو بکر ہی نی پیغمبر خدا پاس سمجہا کر حاضر کرسے تہے اور
زید بن حارث غلام ہتے قریش کی نزدیک غلام کی کچہہ پت نتہی اور پیغمبر خدا نی دعوی پیغمبری کا
کیا تہا عورت کی اور نابالغ کی اور غلام کی شاہدی منظور نہ تہی جب مطلب اون سے اوسوقت
نہ نکلا جب حضرت ابو بکر صدیق نی کلمہ پڑہا اور شاہدی دی کہ یہہ تحقیق پیغمبر ہین تو لوگون
نے سنا اور اونہون نے آدمیون کو مکہ مین تیرہ برس تک گہر دن مین جا جا کر اور
مجلس مین سنا سنا کر اور گوشون مین بہا بہا کر خدا کے کلام اور خدا کے رسول کی
صفتین بتائین اور ایمان تلقین کرکے ہزار دن آدمیونکو بیعت حضرت سے کرادیا اور
جو کوئی پیغمبر خدا کو ایذا دینے لگتا اگر حاضر ہوتے وہ مار اپنے اوپر اوٹہاتے اور حضرت کو
بچاتے اور جو حضرت کو کفارون نی مکہ سے کاڑہ دیا تہا وہ ساتہے رہے تو کیسی
ہی جوکہم کی جگہہ ہوتی خبر ہوئی پیچہے جدا نہ رہتے اور پیغمبر خدا کہین آپ سے کفار
کی ایذا سے اوکتا ئی کی باہر کو جاتے تو قربان ہونے کو ساتہہ نہ چہوڑتے
غرض کہ حضرت کے ہمدم تہے اور من کی یہہ صورت ہے کہ جو بات پیغمبر خدا سے سنتی
کبہی شبہہ اونہین نہین پڑا کہ یہہ بات سچ ہے یا جہوٹہہ ہے بلکہ صدیق تہے اور دل کا
مکٹہرا اولاد ہوتی ہے جیسکہ بی بی خدیجہ کا وصال ہو گیا اور ابو طالب ہی مرگئے تو جناب

پیغمبر خدا کو باہر اور بہیتر کا بڑا غم ہوا اور حضرت پیغمبر خدا مانگے بی بی عائشہؓ جاہی کہ عمر اونکی چھہ برس کی
تھی اور پیغمبر خدا اکاون برس کے تہے حضرت ابوبکرؓ نے بیٹی کا نکاح کر دیا اور مال کی یہ صورت تھی کہ مال تین
طور کا ہوتا ہے ایک روک اور دوسرے اسباب اور تیسرے رقبہ کہ جسدن پیغمبر خدا پر ایمان لائی اوسدن
پچھتر ہزار روپیہ ہتے اور ایک غلام ایسا تہا بطالیس رومی نام کہ سب سوداگرونکا امام اور اونکی گھر کا مدار المہام
اول تو یہ کہ جو خیر درکار جناب رسالت کی ہوتی اور ارشاد ہوا کہ لے آؤ کچھہ دریغ نکیا اور کار خدا مین جو کچھہ کہ
چاہا قربان کیا نقل ہے کہ حضرت بلالؓ امیہ کے غلام تہے جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ خدا پر ایمان لائے تو
امیہ نے خبر پائی اپنے غلامون سے کہا کہ اسے کہو کہ تو محمد کی راہ سے پھر جا اور بت پوج جب وہنون نے کہا تب حضرت
بلال نے یہ جواب دیا کہ ہو اللہ احد یعنے وہ اللہ ایک ہے جب امیہ نے غلامونکو کہا اور اونپر تعینات کیا کہ مارے
باری اسے مارو کہ یہ مر جاے جب وہ مارنے لگے تب اون سے آواز اللہ احد کی جاری ہوئی اور حضرت ابوبکر
صدیقؓ کا ایک آشنا اوس محلہ مین رہتا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اوس سے ملنے گئے تہے کہ آواز احد
سنی پوچھا آشنا سے کہ یہ کون ہے جب اوسنے کہا کہ یہ مصیبت بلال پر ہے جب ابوبکر صدیق نے امیہ پاس
جا کر کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا کیون اس غریب کو مارتا ہے جب امیہ نے کہا کہ یہ سب تمہارے بگاڑے
ہوئے ہین اور جو تمہین ترس آتا ہے تو اسے مول لیلو جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ ہمنے مول لیا
بول کیا قیمت اس کی لیگا امیہ نے کہا کہ دس ہزار درم اور تمہارا غلام کاربازی لونگا تب حضرت صدیق
نے قبول کیا اور وہ غلام کاربازی تو بڑا تہا ولیکن کافر تہا کہ اسلام نہین قبول کرتا تہا دس ہزار درم اور
وہ غلام دیکر حضرت بلالؓ خرید کر کر آزاد کر دئے جب امیہ نے کہا کہ جو کوئی مجھے دس درم تک دیتا تو مین
بلال کو بیچ دیتا کہ تمنے کس کام کا غلام سمجھا کہ اتنے دام اور غلام اسپر لگائے آپنے فرمایا کہ تو بہی بہولگیا تو کیا جانے
اللہ والون کی قدر کہ جو تو مجہسے مانگتا سو ہی دیتا تو چوک گیا اتنے ہی پر راضی ہو گیا اسطرحسے سات غلام آزاد کئے
اور جہان پیغمبر خدا صلعم نے کہا وہین مال قربان کیا اور رقبہ کی یہ صورت تھی کہ جب پیغمبر خدا نے مکہ چھوڑا گھر بار ملک
سب ایک قلم تج کر پیغمبر خدا کی صحبت اختیار کری اور موثر صحبت سے ایسے تہے کہ بعد عشا کے مراقبہ
مین بیٹھے وقت فجر کے سر اوٹھا کر کبہی ایک آہ کھینچتے تو پڑوسن اون کی بی بی کے پاس
آکر افسوس کرتی کہ تمہارے آج فجر کو کلیجے کے کباب کی خوشبو ہمین آوے ہی تمنے ہمین نہ دیا ہو دیکا اور
پیغمبر خدا کے رمز کو خوب سمجھتے تہے جیسی جسدن کہ یہ آیت اوتری اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ترجمہ یعنے آج کے دن کامل کیا یعنے پورا کر دیا مینے تمہارے واسطے دین تمہارا
اور تمام کری مین نے اوپر تمہارے نعمت اپنی تو جب حضرت صدیقؓ دہائی دیکر رونے لگے کسی نے پوچھا

کہ تم کیون روتے کہ رونا اون کا کسیکے قیاس مین نہین آیا تب آپ نے فرمایا کہ مین یون روتا
ہون کہ مجھے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا سے ہم بچھڑنے لگے اور بو [illegible] ہوئے اور قرآن [illegible] قرآن
خوان بڑے تھے کیونکہ پیغمبر خدا فرماتے ہین حدیث یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰه
ترجمہ یعنے امامت قوم کی وہ کراوے کہ جو وہ آپ خوب پڑہنے والا ہو کتاب خدا تو معلوم
ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ بڑے کتاب خوان تہے کہ جسکو حکم ہوا کہ تم اصحابون کی امامت
کرواؤ اور آپ ہی ایک روز اون کے پیچھے نماز پڑہی اور با قوت بڑے تہے کہ پیغمبر خدا
کے بوجہ کو اوٹھا کر تین کوس پہاڑ پر چڑہ گئے تہے اور امانت وار بڑے تہے جیسے
کہ دنون خلافت مین لوگون نے بیت المال سے اون کے پانچ درم خوراک کے مقرر
کر دئے تہے وہی گہر مین خرچ تھا کہ خرچتے اور ایک باغ تہا آپ کا زرخرید اوس سے
کچھ محصول آتا سو لڑکون بالون کو جمع خرچ کفایت ہوتا جب وصال نزدیک آیا وہ باغ بحکم
حساب کر کر جتنے روپیہ بیت المال سے لئے تہے پانچ درم روز کے حساب خرچ ہوئے تہے وہ بیت المال
مین داخل کئے اور جوانمرد بڑے تہے جیسیکہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین
کہ ہم سب اصحابون مین بڑے جوانمرد حضرت ابوبکر تہے کسی نے پوچھا کہ کیونکر معلوم ہوا حضرت
علیؓ نے فرمایا کہ ایکروز جو دن جنگ بدر کے حضرت کو سایبان کے تلے بٹہایا تو سب نے کہا
کہ پیغمبر کے پاس رہنا کون اوٹے گا کسی نے حامی نہ بہری اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تلوار کہینچکر
حضرت کے سر پر آکہڑے ہوئے کہ ادہر کو جو آوے گا وہ ہم نے اوٹھا اور دوسرے ایک روز
مکہ مین مینے دیکہا کہ پیغمبر خدا پر قریشیون کا حلہ ہو گیا اور پیغمبر خدا کو کہیر کر ایذا دینے لگے اور کہنے لگے
کہ تو ہی ہے کہ ہمارے سارے خدا اونکو دور کر کہتا ہے کہ ایک خدا کو پوجو اور اوسوقت ہماری
کسیکی ہمت نہ ہوئی کہ قریشون سے بولین تب حضرت ابوبکرؓ اوسوقت غول کفار مین دہسکر
کسیکو ہاتہہ سے آگے دہکا کر اور کسیکو پاؤن سے اڑنگے پیچ کہنکا کر اور کسیکو کہنیون سے ہٹا کر
اور کسیکو زبان سے کہتے تہے کہ تف ہے تمہاری اوقات پر ایسے شخص کو مارتے ہو کہ جو اللہ
تعالے کو ایک کہنے والے ہین اور پیغمبر خدا کو اوس مجمع سے کاڑہ لائے اور یہ بات کہا جناب
مرتضی ایسے روئے کہ ڈاڑہی مبارک تر ہو گئی سوال کہ کچھ پیغمبر خدا نے اون کی بڑائی مین
کوئی حدیث فرمائی ہے جواب ہان بہت فرمائی ہین سوال کون کونسی جواب جبکہ پیغمبر خدا کو نامہ فروہ
نے بہیجا تہا خط لکہا کہ جو کوئی اس کا یعنے محمد کا ساتہہ دے وہ ہمارا بہی [illegible]

وہ کاغذ لکہکر کعبہ مین رکہہ دیا تہا شہر اور گانو کے سب لوگ حضرت کے پیرو ہوگئے اون دنون پیغمبر خدا
معہ اپنے ساتہیون کی ایک بن مین جارہی تہی اور حضرت ابوبکرؓ معہ اپنے مال حضرت کے ساتہہ تہی اور
پیغمبر خدا کی خدمت کرتے تہے کہ جب حضرت نی فرمایا تہا **حدیث** مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبُوبَکْرٍ
ترجمہ نہین نفع دیا مجہی کسیکی مال نی ایسا کہ جیسا نفع دیا مجہی ابوبکر کی مال نی اور پیغمبر خدا نے فرمایا
حدیث لَوْکُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا ترجمہ یعنے اگر ہوتا مین
پکڑنیوالا سوامی اپنی پروردگار کے خلیل تو مقرر پکڑتا مین ابوبکرؓ کو خلیل **سوال** خلیل کیا ہوتا ہی **جواب**
خلیل کہتی ہین اوس درجہ کی دوست کو کہ جس کی سوا اور کوئی بہی ویسا دوست نہ ہو تو جناب پیغمبر خدا
فرمائی ہین کہ مین خلیل اللہ کا ہون کہ جیسی اوسکی دوستی میری من مین ہی ویسی اور کی نہین اگر
بر تقدیر ہوتی بہی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہوتی ولیکن تمہارا کہ مین ہون یار اور خلیل اللہ کا ہون اور میرا
خلیل اللہ تعالیٰ ہے یہانتک پیغمبر خدا کے دلمین جگہہ تہی اوسکی اور ایکروز پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر صدیقؓ
کو فرمایا **حدیث** اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ ترجمہ یعنے تو آزاد کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا آگ دوزخ سی کہ اوسدن
سے حضرت ابوبکر کا نام عتیق پڑگیا تہا اور ایثار اونکا ایسا پسند پیغمبر کی آیا تہا تو یون فرمایا تہا اور
حدیث اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ ترجمہ
یعنے مقرر یون ہی ہے کہ نہین ہوا کوئی خوب ٹہورانے والا میرے پر بیچ صحبت اپنی کی اور مال
اپنے کے ابو قحافہ کے پوت سے **یعنے** جیسا اوسنے ہمارا ساتہہ دیا ہے اور کسی نی
نہین دیا یہان تلک ساتہہ عشق کی پہنچ آئے جبکہ پیغمبر خدا نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ
نے دو اونٹ اپنے آشنا کی ہاتہہ پہلی بہجوا دیے تہے کہ آج کے تیسرے دن فلانی جگہہ پر لیکر آکہڑا ہوجیو اور آپ
پیغمبر خدا کو کاندہی پر چڑہاکر غار ثور پر کہ راہ اوسکا بہی بڑا دشوار تہی اور چڑہائی اوس پہاڑ کی نہایت اونچی تہی
ہے اور وقت رات کا تہا اور کافرونکا ڈر تہا ایسا نہو کہ کہوج لیکر کوئی چلا آوے جبکہ غار پر پہونچی تو
پیغمبر خدا کو غار کے مُنہہ پر کہڑا کر کر آپ اندر بڑہے کیونکہ شاید اوس کی اندر کوئی سانپ یا بچہو
خبیث رہا ہو تب ہاتہہ سے خوب اوس غار کو جہاڑا اپہر دیکہا کہ اوس مین بل بہت ہین جب اپنے کپڑے پہاڑ
پہاڑ کر وہ سوراخ بہرے دو سوراخ رہ گئے اور کپڑا تہوڑا رہگیا اون دو نون سوراخون پر اپنے دونون
پاؤن کی ایڑیان رکہکر بیٹہے تب پیغمبر خدا کو اندر بُلایا اور اپنے زانو پر سر پیغمبر خدا کا رکہہ کر
سُلایا اور اوس بل مین سے ایک سانپ زہریلی نی ڈنک ایڑی حضرت ابوبکرؓ کے مین لگایا تو
بہی حضرت کے آگے ظاہر نکیا جب سے بدن پر زہر چڑہ گیا تب آنکہوں سے آنسو چلنے لگے اور

پیغمبر خدا کی رخسارہ پر ٹپکی جب پیغمبر خدا نی پوچھا کہ آنسو گرم ہونیکا کیا سبب ہے جب ظاہر کیا کہ یا رسول اللہ میرے سانپ نی ڈسا ہے جب پیغمبر خدا نی دعا کری اور اللہ تعالی نی اونہین شفا کری اسیواسطے پیغمبر خدا نی فرمایا ہے اونہیں حدیث اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَاَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی ترجمہ یعنے تو ساتھی میرا ہے غار مین اور تو ساتھی میرا ہی حوض پر اور مال کا ہی بڑا احسان کرنیوالا میرے پر ابوبکر ہے یہہ حدیث بخاری مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے حدیث خَیْرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَالًا اَبُوْبَکْرٍ اَعْتَقَ بِلَالًا وَحَمَلَنِیْ فِیْ دَارِ الْهِجْرَةِ ترجمہ یعنے مسلمانوں مین خوب مال والا ابوبکر ہے کہ جسنے بلال کو آزاد کیا اور ہمین سوار کرلیا گھر ہجرت کی مین یعنی مدینہ مین اور ایکروز پیغمبر خدا سے حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ آپنے فرمایا ہے کہ جونسا عمل جسنے کیا ہے اوسی عمل کی دروازے سے بہشت مین اوسے پکارینگے اور کوئی ایسا ہی ہوگا کہ جسے سب دروازون سے پکارینگے جب پیغمبر خدا نے فرمایا اونہین حدیث اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ ترجمہ یعنے مجھے امید ہے کہ ہو ویگا تو اونہون سے سوال حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی نی بہی کچھہ کہا ہے اونہونکی حق مین جواب صحیح بخاری مین اسناد صحیح سے آیا ہے کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا ہے قول کہ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ اور اونکی بیٹی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا ثُمَّ اَنْتَ قَالَ اَنَا اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ سب لوگون سے اچھے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر ہین اور اونکی پیچھے حضرت عمر ہین اور محمد بن حنفیہ سنے کہا کہ حضرت عمر کے پیچھے تم ہوگی جب آپ سنے فرمایا کہ مین ایسا ہون کہ جیسے اور مسلمان ہوچکا اور تکمیل الایمان مین یہہ لکہا ہے کہ حضرت مرتضی علی نی فرمایا ہے کہ خبردار ہوجیو مین نی سنا ہے کہ بعضے آدمی مجھی بڑائی دیتے ہین جو کوئی مجھے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر پر بڑائی دیگا وہ تہمت والا ہے سزا اوسکو تہمت لگانیوالے کی سی دی جاہے تکمیل مین ہی دارقطنے نے لکہا ہے کہ ابوجحیفہ حضرت مرتضے علی کو سب اصحابہ سے اچھا کہا کرتی تہی اور لوگون نے اونہین منع کیا وہ بزرگ دلگیر ہوکر حضرت مرتضی علی کی پاس گئے حضرت جناب ولایت سنے پوچھا کہ تم آج دلگیر کیون ہو جب ابوجحیفہ نی حقیقت حال کی بیان کری تب جناب ولایت اون کا ہاتہہ پکڑ کر گھر مین لے گئے اور فرمایا کہ بعد پیغمبر خدا کی اس امت مین سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہین اور اون سے پیچھے حضرت عمر ہین جب حضرت ابوجحیفہ نی کہا کہ اب مینے یہہ بات تمہاری زبان سی سنلی تو اب مین جیتے خبر کہون گا جب حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ منبر پر سوار ہوکر شہر کوفہ مین اپنے خلافت کے وقت فرماتے تہے کہ سب سے اچھے بعد پیغمبر خدا کے اس امت مین حضرت ابوبکر صدیق ہین اور [illegible]

حضرت عمرؓ ہین تکمیل الایمان مین ہے اور فرمانبرداری رسول اللہ کے سب صحابہ سے نے کی اور اونکے
پیچھے نماز پانچون وقت کی اور جمعہ کی عین زندگی پیغمبر خداؐ کی اندر پڑہی اور بعد وفات پیغمبر خدا
کے اسی پر اجتہاد کر کر امامت اونہون سے قایم رہی اور کوئی اصحابی رسول اللہ کا اونکی امامت
کا منع کرنے والا نہین ہوا سوال اور رافضی نہین برا کیون کہتے ہین جواب وہ دشمن خدا کے اور
خدا کے رسول کے ہین اور سب صحابہ کے اور حضرت مرتضےٰ علی کے ہین سوال کیونکر جواب پیغمبر
خدا نے فرمایا ہے حدیث لَن یَّجتَمِعَ اُمَّتِی عَلَی الضَّلَالَۃِ ترجمہ یعنے امت میری ساری گمراہی پر کبھی
نہ ہوگی اب دیکھو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر سب مسلمان اون کی فضیلت کے قائل
ہین اگر خدا نخواستہ وہ نالایق ہون تو حضرت مرتضےٰ علی اور سب صحابون نے اونہین بہلا کہا
وہ کب سچے ہوتے اور اصحاب رسول اللہ کی سچے ہین اور رافضی جہوٹے ہین سوال وہ کہتے
ہین کہ حضرت مرتضےٰ علیؑ نے تقیہ کیا تہا یعنے ڈر کر اوپر وائی بہلا کہہ دیا تہا اور من مین اپنے برا
سمجہتے تہے جواب حضرت مرتضیٰ علی کا قول اور کام سچے ہین اور اون کے گہر کے غلام قرآن
ہین وہ جہوٹی شاہدی نہین بہرتے تو وہ اسد اللہ غالب کب جہوٹہ بولتے ہین جو اونکو جہوٹا
کہے سو ئی جہوٹا ہے اور حضرت امام اعظم کوفیؒ سے لوگون نے پوچہا کہ حضرت مرتضیٰ علی نے
بہت قضیہ اونکی خلافت مین کیون رہا جب آپنے فرمایا کہ آپ ایسے اہل حق تہے کہ جو بات سچی اور حق ہوتی
وہیں کہہ دیتے اور کسیکی پرواہ نرکہتے تہے اور حق کی بات مین سستی اور ڈہیل نکرتے اور حضرت
امام شافعی نے کہا ہے کہ وہ زاہد تہے زاہدونکو دنیا اور اہل دنیا کی پرواہ نہین ہوتی اور عالم بڑے
کامل تہے عالمونکو سستی نہین ہوتی اور جوانمرد تہے مردونکو ڈر نہین ہوتا اور سردار تہے سردار کو کسیکی پرواہ
نہین ہوتی تعبلہ منہ مالہ زبان انہاکا ہے یہ تہمت رافضیونکی سبکو برا کہنے کے واسطے ہے کیونکہ سب اصحاب کو
برا کہا اور حضرت علیؓ کو زمانہ ساز بنایا تو بری کی اور زمانہ سازی سب کے نزدیک شاہدی درست نہین
سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کا چہرہ کیسا تہا جواب رنگ گورا تہا اور بدن نازک تہا اور کلو پر کم گوشت تہا
اور قبول صورت تہے آنکہین گری ہوئی نہین بعد اونچا ماتہا تہا اور دانگلیون کی پشت پر گوشت نہتا اور
اور خوشبودار مشک سے بہی زیادہ تہے ایکروز حضرت پیغمبر خدا نے کہا حسان بن ثابت کو کہ کوئی شعر تو نے
ہمارے دوست ابوبکرؓ کے حق مین بہی کہا ہے اوسنے کہا البتہ جب حضرت نے فرمایا کہ پڑہ تو جو
اوسنے پڑہا وہ یہ تہا شعر وَ ثَانِیَ اثنَینِ فِی الغَارِ المُنِیفِ وَقَد طَافَ العَدُوُّ بِہٖ اِذ صَعِدَ الجَبَلَا وَکَانَ
حِبَّ رَسُولِ اللّٰہِ قَد عَلِمُوا مِنَ البَرِیَّۃِ لَم یَعدِل بِہٖ رَجُلًا سوال اون کی وفات کیونکر

ہوئی **جواب** جب تریسٹھہ برس کی انکی عمر ہوئی جمادی الآخر کی ساتوین تاریخ پیر کے دن ایکدن
ٹھنڈے پانی سے غسل کیا وہ رُت بہی جاڑے کی تہی تب اونکو سرواہ ہوگئی پندرہ دن آزاری پڑے
رہے اس بہین پانوون مین بہی درد ہوگیا اور جہان سانپ نے کاٹا تہا وہ جگہہ بہی لہرآئی جب ایک روز
بی بی عائشہؓ کو کہا کہ تیرے دو بہائی اور دو بہنین میرے پیچہے رہی ہین تو اون کے قبیلہ پر ودہی کریو جب
بی بی عائشہؓ نے کہا کہ ایک بہن تو میری ہے اور دوسری کہان ہے جب آپنے فرمایا کہ بی بی میری حمل سے ہے
شاید کہ بیٹی ہے جنے فی الواقع بیٹی ہی ہوئی جب وفات آپ کی نزدیک آ ہوئی لوگونکو بلوا کر وصیت کری کہ جو مین
مرجاؤن تو میرے جنازہ کو حضرت پیغمبر خداؐ کے روضہ کے روبرو لیجائیو اور پکار کر کہیو اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا رسول الله
ابوبکر صدیق تمہارے دروازہ پر آئے ہین اگر آپ سے دروازہ روضہ کا کہلجاوے اور اذن ہوجاوے تو مجہے اندر
روضہ کے دفن کیجیو اور نہین تو جنت البقیع مین گور غریبون مین رکہہ دیجو اور پندرہ دن تک باہر نماز کو بہی نہ آیا
گیا اور بائیسوین تاریخ پیر کے دن بہت ماندے ہوگئے اوسی رات منگل کے جب وفات پائی عمر کا تریسٹھوان
سال تہا جب سب مسلمانون نے اون کا جنازہ تیار کر کر پیغمبر خداؐ کے روضہ کے روبرو لیگئے موافق وصیت کے کہا
اَلسَّلامُ عَلَیکَ یا رسول الله ناگہان غیب سے آواز آئی کہ ضُمُّوا الحَبِیبَ اِلَی الحَبِیبِ
یعنے ملاؤ دوست کو طرف دوست کے یعنے پہونچاؤ دروازہ روضہ کا کہل گیا جب پیغمبر خدا کے داہنے
ہاتہہ کیطرف اونہین دفن کیا اور پیغمبر خدا بارہوین وفات کو سدہارے تہے اور دو برس تین مہینے
دس دن پیچہے حضرت ابوبکرؓ سدہارے تہے ہو چکا **سوال** اونپر نماز کسنے پڑہائی **جواب** حضرت
عمرؓ نے پڑہائی اور غسل حضرت مرتضیٰ علیؓ نے دیا تہا جبکہ خبر وفات حضرت ابوبکرؓ صدیق کی حضرت
مرتضیٰ علیؓ کو پہونچی تب بے اختیار آنسو اُنکے جاری تہے اور جہان لاش حضرت ابوبکرؓ کی تہی
وہان جلدی جلدی چلی آتی تہے اور یہ بات کہتے تہے الیوم انقطعت خلافة النبوة یعنے آج
ٹوٹ گئی جانشینی نبوت کی اور جبکہ لاش حضرت ابوبکر صدیق کی پر گئے سب آدمی واسطے تعظیم کے
اوٹھہ کہڑے ہوئے اور آپ نے وہان کہڑے ہوکر کہا کہ رحمت کرے تمہارے اوپر
الله تعالے اے ابوبکر تم وہ شخص ہو کہ رسول خدا کے تمہارے ساتہہ پیار رکہتے تہے اور تمہین اپنا معتقد
جانتے تہے اور اپنے من کے بہید کی باتین بتاتے تہے اور تمہارے دیکہنے سے چین اور راحت
پاتے تہے اور تم وہی شخص ہو کہ اسلام کے میری ہو اور ایمان تمہارا نرل ہے اور یقین تمہارا محکم ہے
اور دین کے کام مین سب سے غنی ہو اور اپنے الله تعالےٰ سے ڈرنے والے ہو اور کوئی راہ پیغمبر کی پر
تم سا پیارا نہ رہا اور سنت پیغمبر کے رعایت مین تم سا احتیاط کرنے والا نہ رہا اور پیہ اصحاب تمکہ

رہونگی **سوال** بعضی رافضی وہین کیا کہتی ہین **جواب** سُنئے کہ آدمی زاد بعضون کا وتیرہ ہر وقت
ایسا ہوتا رہا ہے کہ جناب پاک حضرت اللہ تعالی کی جناب مین جو حکم کہ جبی مین آیا سو کہتی رہی اور جناب پیغمبرونکی
مین بہی جو نصیحت اون سہی سُنی تو لالچ کہا اور معجزہ دکہلایا تو اونہین جادوگر کہا اور صبر کیا تو زمانہ ساز
کہا اور جو قتل کا حکم کیا تو ستمگار کہا وہی شمہ کہ جو اگلی کافرون سے کہا تہا تو رافضیون اور خارجیون نی
پچہلے کافرون کا نام روشن کیا کہ ہر ایک اصحاب کو کسیکو ہجو صریحا اور کسیکو ہجو ملیحا کر کر برا کہنا شروع
کیا اور آپ اپنے بُرے فعلون کو بغل مین مار کر شرمندگی دور کرے جیسے بعضے کنجنیان کہتی ہین کہ قربان
کرین اوس فلانی کنچنی کو کہ جسنے نکاح پڑہوا کر مقید ہو گئے اور اپنے آبرو برادری مین کہودی تو اونکی
طعن جہوٹے ہین اور جو حضرت ابوبکر صدیق رض پر بیان کرتے ہین یاد رکہہ پہلا طعن یہ کرتی ہین **طعن**
پہلا ابوبکر صدیق رض ایکروز منبر پیغمبر خدا کی پر خطبہ پڑہتے تہے اور حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رض
نی کہا کہ تم منبر ہماری نانا کی پر سے اُتر پڑو تو جو وہ لیاقت امامت کی رکہتی تو حضرت حسنین منع نکرتے
جواب یہہ بات تمہاری جہوٹی ہی کیونکہ حضرت حسنین اون دنون بہت چہوٹے تہے کہ حضرت
امام حسن تیسرے سال ہجرت کے پیدا رمضان مین ہوئے تہے اور حضرت امام حسین چوتہے سال ہجرت
مین شب برات کی مہینے پیدا ہوئے تہے تو وفات حضرت کی گیارہوین سال ہجرت کی ہوئی عجب
واہی مذہب ہے کہ قول اور فعل کہ جو لڑکا نابالغ آٹہہ نو برس کی سے ہووے اوس پر ایسا اعتقاد
کرین کہ حکم اوسپر جاری کرین کہ جو بڑی اونکی کرین اوس رد کرین ایک یہہ کہ تقیہ اونکی نزدیک واجب ہے
اوسکو ترک کیا اور دوسرے پیغمبر خدا نے حضرت ابوبکر صدیق کو کہ پنجوقتی نماز کی امامت واسطے بدہ
کے روز سے پیر کی دن تک کہ روز وصال حضرت کا ہے خلیفہ کیا تہا کہ اس مین نماز جمعہ کی
اور خطبہ بہی اونہون نی پڑہوایا تو اوسے رد کیا اور تیسرے حضرت مرتضی علی کہ اونکے
بزرگوار ہین کہ اونہون نے اون کی پیچہے نماز پڑہی اور خطبہ اور جمعہ اون کا روا
رکہا تو یہہ سب باتین رد ٹہرائین تو یہہ بات اونکی جہوٹہہ ہے اور بہ تقدیر کہ جو کچہہ کہتے تو بے موجب
طعن تشنیع کا نہین کیونکہ لڑکون کا قاعدہ ہے کہ جو کسیکو اونکی بڑی نی ایک چیز دی ہو تو اوسے دیکہکر مانگنے
لگتے ہین کہ یہہ چیز تو ہماری ہی تم ہمین دو تو اس قول سے لڑکون کی دلیل چیز کے پہیر لینے کی نہین
ہوتی اور جو کہوگے کہ وہ لڑکے ایسے تہین کہ اون کی بات نہ مانئے تو دیکہو کہ سب مین
بڑے پیغمبر ہین اونکو بہی نعیین بلوغ عمر کے اون کی چال پکڑنے کو سند پکڑ سکیے حق مین سنت لڑکا
ین کی سند نہین رکہتے حدیث اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ نَبِیًّا ترجمہ

یعنی لڑکا اٹھایا ہے اور اگرچہ پیغمبر ہو **طعن دوسرا** یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی وقت مین مالک
بن نویرہ مسلمان کو خالد بن ولید نے کہ امیر الامراء حضرت صدیق اکبر کے تہے ناحق قتل کرکر اوسکے قبیلہ کو
کہ جو خوب صورت بہت سے تہے اوسی رات نکاح کرکر مجامعت کری اور عدت کے دن کہ چار مہینے
دس روز ہوتے ہین گذرنے نہ دیے اور عدت کے اندر نکاح کب روا تہا کہ یہ انصاف حضرت ابوبکر
صدیق نی نکیا نہ زنا کی حد ماری اور نہ انصاف مالک کا کیا حالانکہ یہ اونپر واجب تہا اور بلکہ حضرت عمر
نی انکار کیا اور کہا کہ مین مالک اسکام کا ہون تو اس خالد مین قصاص تجہہ سی لون **جواب** مسلمانو یہ نیو
یہ تہمت رافضیون نی اونپر رکہی ہی اور اونپر قصاص لینا نہ تہا اور وہ قصہ یون تہا کہ حضرت خالد بن ولید
جنگہ گرد نواح بطاح کی پہونچی کہ چارون طرف فوجونکی دوڑ بہیجی اور پیغمبر خدا نے فرما رکہا تہا کہ تم جس گانو
کے پاس لوٹ مار کو جاؤ تو باہر شہر کے کہڑے ہو کر سنا کرو اگر وہان اذان کی آواز سنو تو اونہین کچہہ نکہا
کرو اور جو اذان کی آواز نہین سنو تو اونہین لوٹ مار کیا کرو اتفاقاً ایک رسالہ کا سردار ابو قتادہ انصاری
کو کرکر شہر بطاح کیطرف بہیجا اور وہان مالک بن نویرہ رہی تہا اور اوسی پیغمبر خدا کیطرف سے خدمت
صدقات کی لینی کی تہی جب وہ شہر اوس رسالہ والون نی مار لیا اور وہ مالک بن نویرہ ہی پکڑا آیا اور اوسنے
کہا کہ ہم مسلمان ہین اور حضرت خالد نی فوجکو کہا کہ کیا وہان اذان ہوئی تہی جب قتادہ انصاری نی کہا
کہ ہمنے تو نہین سنی تہی اس مین وہان کی اور پاس کی گانو والونسے ثابت ہوا کہ یہہ جو مالک ہی ایسا شخص ہے
کہ جسدن پیغمبر خدا کے وفات یہان سنی تہی جب اس مالک نی خوشی کرکر راگ رنگ کروایا تہا اور سب
خوشی کے سامان کروائے تہے اور اپنے برادری مین جس جس سے صدقات لئے تہے اونکے
پہیر دئے تہے اور کہا تہا کہ اوس شخص کی آفت سے تم چہوٹی اور حضرت خالد کی وقت بہی
پیغمبر خدا کی حق مین اہانت کا لفظ جیسے کافر اوسوقت بولتے تہے بولا جب حضرت خالد کی نزدیک مرتد ہونا
اوسکا ثابت ہوا تب اوسی قتل کیا اسواسطی قتادہ خفا ہو کر مدینہ آئے اور خطا خالد کی ثابت کری جب حضرت
عمر نی کہا کہ بیجا قتل مالک کا ہوا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو قصاص اور حد چاہئے تب حضرت
ابوبکر صدیق نی خالد رضی اللہ عنہ کو وہان سی حضور مین بلوایا اور رد رکا ہی کری جب سارا قصہ مِن
وعن دریافت کیا تب حق بجانب خالد کی پایا تو متعرض حال اون کی کی ہوئی اور منصب امیر الامرا
کا بحال رکہا تو اب اس قصہ مین تامل کرکر سمجہو کہ حضرت خالد پر قصاص کب ہوتا ہے اور حد زنا
کی کب مارنی ہی اب ستبرا ہے کہ استبرا ایک حیض تک عورت حربی کا ضرور تہا تو حضرت خالد رضی اللہ
عنہ نے انتظار کیون نکیا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ یہ طعن حضرت خالد پر ہے اور حضرت

مین مالک رضی اللہ عنہ کے ... ملک

ابوبکر صدیقؓ پر نہین کیونکہ حضرت خالد معصوم نہ ہتے کہ اون سے گناہ نہو اور امام عام بہی نہ تہے اور باوجود اسبات
کے جو روایت کرتے ہین کہ حضرت خالد نے اوسیر رجماع کیا کسی معتبر کتاب مین نہین پایا اور جو کسی غیر معتبر کتاب مین
پایا جاتا ہے تو جواب بہی اوسکا اس روایت کے ساتہہ موجود ہے کہ اوس عورت کو مالک نے ایکمدت سے طلاق
دیکر قید کر رکہی تہی جبکہ وہ قتل ہوا تب معلوم ہوا کہ بعد طلاق کے عدت اوسکی گزر چکی تہی **بیت** حشم
بداندیش کہ برکندہ باد: عیب نماید ہنرش درنظر: سچ ہی کہ دشمن کی آنکہہ مین لاکہہ ہنر ند کہائے دین
اور عیب ہینی کا تماشا ہر جا کرتا ہے اور حضرت خالد بن ولید نے شام کی اور روم کی لڑائی ماری اور
پیغمبر خدا نے اونہین سیف اللہ فرمایا تو یہ تمہاری خاطر مین نہ آیا اور مالک بن نویرہ نے کہ مرتد ہوکر پیغمبر خدا کے
وصال کی شادی کری اور لئے ہوئے بیسے اوسنے کافرونکو پہیر دئے تو اوسکی ہمراہی ہوکر اوسپر رحم کرنا پسند آیا اور اوسکی
خونبہا اور بڑے اوسکی بی بی کے دادخواہ ہوکر کہڑے ہوئے جواب دوسرا یہ ہے کہ ہمنے مانا کہ وہ مالک مرتد نہوا
تہا اور حضرت خالد کو شبہہ پڑا تو بہی حضرت خالد پر قصاص نہین آتا کیونکہ شبہہ قصاص کو دور کرتا ہے اب تم بتاؤ کہ
کیا فرماتے ہین علمائے دین امامیہ اور شیعہ کے اور اہلسنت کے صورت اس مسئلہ مین کہ مالک سے ظاہر ہوئی ہے
اور ویسی حرکت کوئی روز عاشورے مین خوشی اور شادی اور کلمات اہانت کی جو حرکتین کہ جناب
حضرت امام حسینؓ کی مین اور حقارت اونکی جناب کی اور خاندان اور اولاد بتول کی کہ اوس دن مصیبت مین
ہاتہہ ظالمون کے گرفتار ہوئے ہتے بیان کرے تو اوسے ہمارے دین سے کہو تو فیہا اور جو کوئی ایسی حرکتین اوس
سے دیکہکر اوسکا کفر سمجہکر اوسے مار ڈالے تو اوس سے قصاص لینا آتا ہے کہ نہین جواب تیسرا یہ ہے
کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ پیغمبر خدا کے تہے اور کسی شیعہ سنی کے نہ ہتے کہ کسیکی خواہش کے موافق اونہین کیا
چاہتا بلکہ موافق سنت رسول اللہ کے اونہین کرنا تہا سو کیا اور تم نے سنا نہین کہ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
حضرت خالد بن ولید نے سیکڑون مسلمان مفت مرتد ہونیکے شبہہ سے مار ڈالے ہتے اور پیغمبر خدا معترض اونکے نہوئے
چنانچہ سب اہل تواریخ و سیر کی کتاب مین یہ ثابت ہے اور قصہ یہ تہا کہ حضرت خالد کو پیغمبر خدا نے ایک لشکر کا امیر کر کر
بہیجا تہا اور اونکی دوڑ ایک قوم پر گئی وہ قوم پہلے مسلمان ہوگئی ولیکن مسلمانی کے قاعدہ سے اچہی طرح
واقف نہوئی تہی جبکہ اونسے مسلمانون کا مقابلہ ہوا اور ہتہیار کی نوبت پہونچی جب وے
بولے کہ صبانا صبانا یعنے کہ ہم بگڑ گئے بگڑ گئے اور اونکی مراد یہ تہی کہ اپنے باپ
دادے کے دین سے کہ کفر تہا اوس سے پہر گئے اور حضرت خالدؓ نے کہا کہ انہین قتل
کرو کہ یہ دین اسلام سے پہر گئے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہ جو اونکے ما بعدار تہے
اونہون نے تقید کری اپنے لوگون کو اور کہا کہ دیکہیو کوئی ہاتہہ اونکی طرف نہ مار یو اور نہ پکڑیو

اور جب یہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی تب حضرت غصہ ہوئے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِد
یعنے الٰہی بری ذمہ ہوں طرف تیری اوس سے کہ جو کیا خالدؓ نے اور جب بھی حضرت خالدؓ پر قصاص
نہ جاری کیا اور نہ دیت دلوائی کیونکہ شبہہ کفر کا اون کے دلمیں پڑگیا تھا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ باوجود
ایسے شبہہ قوی کے جو ایک خون کیا کیونکر تعرض کرتے تو کیا بدی ہوئی اور باوجود اوسکے مالک کی
دیت بیت المال سے دلوادی اور چوتھا جواب یہ ہے کہ جو ایک خونکی درگزر سے لایق خلافت کے آدمی نہو تو
حضرت عثمان کے خونی کو قصاص مین نمارنے سے کہ وہان کچھہ شبہہ متوہم تہا حضرت علیؓ پر حرف آویگا
اور ہم اہلسنت اور جماعت ہین جبکہ حضرت مرتضیٰ علی پر اس مسئلہ کا حرف نہین پکڑتے تو حضرت
ابو بکرؓ پر کب حرف پکڑین تو اونپر الزام نہین عاید ہوتا اور پانچوان جواب یہ ہے کہ خون کا قصاص جب
ہوتا ہے جب کوئی وارث مالک کا دعویٰ خون کا حضرت خالدؓ سے کرتا تب حضرت ابو بکر صدیق
پر قصاص کرنا واجب ہوتا بلکہ اوس مالک کا بھائی متمم بن نویرہ کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب پاس آتا
تو محبت اور عشق اپنے بھائی کا حضرت عمر سے بیان کرتا اور عشق کے نعرہ مارتا اور شعر پڑہتا اور اوسنے حضرت
عمرؓ کے روبرو اقرار کیا کہ وہ مرتد ہو گیا تہا تو اسواسطے مارا گیا وہ بات کہ جو حضرت عمرؓ کے مونہہ سے حضرت
ابو بکرؓ کے حق مین نکلی تھی شرمندہ ہو کر کہی کہ حضرت ابو بکر نے جو کیا وہ عین ثواب تہا شاہد اسبات کا یہ
ہے کہ حضرت عمرؓ ایسی کچھہ مضبوطی اور جاری کرنے حکم شریعت کے رکہتے تہے کہ اظہر ہے اور کبھی حضرت
خالد کی متعرض اس قصاص کے نہ ہوئے اور آخر امرائی اون کی قایم رکہی طعن بیستیسواں یہ ہے
کہ کہتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اسامہ کے لشکر سے تل رہے تہے باوجود اوسکے کہ پیغمبر خدا نے آپ اوس لشکر
کو رخصت فرمایا تہا اور نام بنام آدمیوں کو تعینات کیا تہا اور آخر دم تک تاکید مبالغہ سے کرتے تہے اور فرماتے
تہے حدیث جَہِّزُوْا جَیْشَ اُسَامَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہُ ترجمہ یعنے تیاری کرو تم لشکر اسامہ کی لعنت
اللہ کی اوسپر کہ جو انحراف کرے یعنے پہرنا اوس سے کرے جب حضرت ابو بکرؓ نے تیاری نکری جواب
اس طعن کا یہ ہے تم جو یہ طعن حضرت ابو بکر کیطرف کس وجہ سے کرتے ہو کیا اونہین نے تیاری نکری یا
اورون نے تیاری کری اور وہ بیٹھہ رہے جو یون کہتے ہو کہ اونہون نے تیاری نکری تو جھوٹے ہو کیونکہ اسا
کی لشکر کی تیاری حضرت ابو بکرؓ نے برخلاف مرضی سب صحابہ کے کری تہی اوسکی تفصیل یہ ہے کہ تاریخ
چہبسوین صفر کی پیر کے دن حضرت نے حکم کیا تہا لوگون کو کہ رومیون سے واسطے
بدلے زید بن حارث کے لشکر جنگ کی تیاری کرو اور منگل کے دن اسامہ
بن زید کو اوس لشکر کا امیر کیا اور بدھ کے دن کہ اونتیسوین صفر کو حضرت

ماندہ ہوئے اور ماندوں ہی نے غرّہ واے دن نشان درست کروایا حدیث
اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ ترجمہ یعنے غزا
کرو ساتھہ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے اور قتل کرو اوسکو جو کافر ہوا
ہے اللہ تعالے سے اور اسامہ نے وہ نشان اپنے ہاتھہ مین لیکر باہر
نکلا اور بریدہ ابن الحصیب سلمے کو دیا کہ تو اوٹھا یا کرا ایک جرف
گانوں ہے اوس مین بردہ کیا تو کہ لشکر جمع ہو جاوے اور حضرت
ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالے عنہ اور حضرت عمر رضے اللہ عنہ
اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہ اور حضرت سعد ابن وقاص رض اور
ابو عبیدہ رض ابن الجراح اور سعد رض ابن زید اور قتادہ بن نعمان
رض اور سلمہ ابن السلام رض ان سبہوں نے تیار سے کرے اور
بیش خیمہ باہر بہیجا چاہین تہے کہ وہان سے کوچ کرین کہ جمعرات
تو چند ست کو مرض حضرت کا زیادہ ہو گیا تو سب کو تہلکہ ہوا
اور بدہ کے رات دوسرے شب جمعرات کو عشا کے وقت حضرت
ابو بکر صدیق کو نماز پڑہ وانے کی خدمت سپرد کے اور
ایتوار کے دن دسوین وفات کے حضرت کو ذرہ سو دنتا ہو گیا
تھا جو ان سے مسلمان کہ اسامہ کے تعینات ہو گئے تہے پیغمبر
خدا سے رخصت ہو کر باہر آئے اور اسامہ کو بہے حضرت نے
گلے لگا کر دعا کر کر رخصت کیا ایتوار کے دن لسبب زیادتے
مرض کے بعد رخصت کے پہر گئے وہان رہے رہے اور
پیر کے دن فجر کو جب اسامہ بن زید سوار ہونے لگے اور
لشکر کے کوچ کے تیار سے ہوئے جبہے ام ایمن اسامہ
کے ماںنے اونہون کے پاس قاصد بہیجا تب اونہون کو
خبر دے کہ جناب حضرت پیغمبر بحالت نزع کی ہے
جب اسامہ رض اور سب اصحاب گرتے پڑتے اوسلٹے پہرے
اور بریدہ ابن الحصیب نے وہ نشان حضرت کے دروازہ پر

ٹھہرا کر دیا جب کہ جناب سرور انبیا دنیا سے کوچ کر گئے بعد دفن حضرت کے
خلافت کا کام حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے سپرد ہوا جب آپ نے فرمایا
کہ یہ نشان اسامہؓ کے دروازہ پر کھڑا کرو اور بریدہ مذکور کو حکم کیا کہ
تو اسامہ کے در پر کھڑا ہو کر لشکر کے لوگوں کو اکٹھا کر کر باہر نکال
اور اسامہ سے کوچ کرے پھر اسامہ سے شہر سے باہر نکلا وہین
جرف مین پھر ڈیرے آ گئے اس مین مدینہ منورہ
کے اندر خبر پہونچی کہ بعضے قبائل عرب کے مرتد ہو گئے
اور مدینہ منورہ پر دوڑ کیا چاہتے ہین اور بعضے صحابہ نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ کو صلاح دی
کہ اس وقت شہر سے نکلکر اتنے دور دراز سمت مہم پر
جانا مصلحت نہین ایسا نہ ہو کہ تم باہر جاؤ اور گرد سے
عرب کے لوگ مدینہ منورہ ادام اللہ شرفہ و تعظیمہ
خالی جان کر دوڑ پڑین اور شہر کو مار لین تو بڑا فساد
ہو جائیگا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ جو کوئی ہمین کہے کہ سب
لشکر اسامہ کے بھیجنے سے ہمین مدینہ منورہ مین جانور
لقمہ کرینگا تو قبول ہے ولیکن پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو اسامہ کا لشکر بھیجنا ٹھہرایا تھا تو اوسکا
خلاف ہمین روا نہین ولیکن ایک بات کے پروا سکے
اسامہ سے چاہئے اگر صلاح ہو تو حضرت عمر رضی
اللہ تعالے عنہ کو ہمارے پاس واسطے محافظت
مدینہ مقدسہ کے اور مشورت کے چھوڑ جاؤ
تب اسامہ نے قبول کیا اور حضرت عمر رضی اللہ
تعالے عنہ کو چھوڑ گئے اور غرہ ربیع الثانی
کو کوچ کیا پھر بات مدد ضعتہ الا حباب اور حبیب السیر

تواریخ سنی اور شیعہ مین موجود ہے یہہ بات تمہاری طوفان ہے اور دوسری وجہہ سے ابوبکر کے
یعنے رفاقت اسامہ کی سے کیون بیٹھہ رہے اوسکے کتنے ہی جواب ہین پہلا جواب یہہ ہے کہ جو
سردار کسی شخص کی کدہر تعیناتی بولدے اور پہر وہی سردار اوسی شخص کو خدمت حضور کی فرمادیگا تو صحیح
دریافت ہوتا ہے کہ اوسکی خدمت سے تعیناتی موقوف ہوئی اور حکم پہلا منسوخ ہوا یہان بہی وہی مقدمہ ہوا
کیونکہ جناب رسالت نے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق کو اول مرض مین ہمراہ اوس لشکر کی جدا کیا تہا اور ساتہہ
اسامہ کی تعینات کیا تہا جبکہ مرض پیغمبر خدا پر زور ہوا تب اسامہ اور اوسکی ساتہیونکی چلنی مین ڈہیل ہوئی
تہی اس مین حضرت ابوبکر کو خدمت نماز امامت کی سپرد ہوگئی اوس مہم مین مشغول ہوئے اس مین پیغمبر خدا
نے وفات پائی تعیناتی حضرت ابوبکر کی موقوف ہوگئی تہی چلنا نہ چلنا برابر رہا اور شریعت مین مشہور ہے
کہ امداد جہاد کا فرض کفایہ ہے تو تیاری کرنی لشکر اسامہ کی اوسی قبیلہ سے تہے اور جو آپ
نہ نکلے اور تیاری پوری کردے تو اوسپر کچہہ لازم نہ آیا اور کافرون اور مرتدونکا فتنہ مدینہ سے دور کرنا فرض
عین تہا اب جو حضرت ابوبکر مدینہ کو خالی کرکر چلے جاتے لشکر کی ساتہہ تو فرض عین ترک ہوتا اور
جو حضرت ابوبکر صدیق نے فرض کفایہ کو اگر فرض عین کیواسطے ترک کیا تو یہی حکم شرع کا تہا بلکہ جو کوئی
کسیکو ایک بہلی کام پر قائم کرتا ہے اوسکا ثواب اوسے بہی ہوتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق نے تیاری
اور لوگون کو تحریص کیا تو اوس فرض کفایہ کا بہی ثواب اونکی نامہ اعمال مین لکہا گیا اور جواب دوسرا
یہہ ہے کہ جو بادشاہ کسیطرف لشکر کو تعینات کرے اور عین تیاری سفر مین بادشاہ مرجاے اور دوسرا اوس
بادشاہ اوس کی گدی پر ہو بیٹہے اور دوسرا بادشاہ کوئی امراؤ کو تعیناتیون مین سے واسطے اصلاح
ملک یا دولت کی حضور مین رکہہ لیوے تو وہ دوسرا اگلی کی مخالف نہین کہا تا وہان جو وہ سردار کہ پہلے
بادشاہ نے کمان افسر کیا تہا اوسے موقوف کرے یا اوس مہم سے سستی کرے یا اون حریفون سے
صلح کرلے تو البتہ خلاف ہوتا اور اگر اسمقدمہ مین حضرت ابوبکرؓ نے کیا تو بہی درست ہے کیونکہ
حکم پیغمبر کا اس امر مین از باب شرع اور وحی قطعی کی نہین اور جو یہ حدیث ہے لَعَنَ اللهُ مَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهَا اول تو اہل سنت اور جماعت کی کتابون مین کہین یہ موجود نہین اور جو ہم نے
فرض کیا کہ اگر آپ یہ فرماتے تو بہی اوسکے یہ معنے ہوئے کہ اسامہ کو اکیلا چہوڑنا
اور رومیون کی مہم مین زید بن حارث کے بدلہ لینے سے پہلو مارنا حرام ہوتا اب جو حضرت
ابوبکر صدیقؓ امیر المومنین ہوئے تو اونہین باہر جانا ایک لشکر کے ساتہہ
نرہا اور بعضے فارسی خوان کہ جو علم حدیث سے ماہر نہین ہر ایک کے کہنے سے اہل

سنت پر الزام نہین آتا کیونکہ امتیاز حدیث کا اہل سنت اور جماعت کے نزدیک جب ہے کہ بت
حکم صحیح سند محدثین کی مین وہ حدیث پائی جاوے تو صحیح ہے اور بغیر سند کے حدیث شتر بے مہار ہے
وہ نامسموع ہے اور جواب تیسرا یہ ہے کہ پیغمبر خدا کی وفات پیچھے حضرت ابو بکر کو منصب کا پلٹ ہو گیا
تہا پہلے ایک مومن تہی اب خلیفہ ہو کر پیغمبر خدا کی جگہ بیٹھے جو کسیکو منصب پلٹ ہو جا تو احکام بہی
جاری دوسرا ہوتا ہے اور پہلا حکم نہین رہتا جیسے لڑکا بالغ ہو جایا بولے کو ہوش آجایا مسافر مقیم
ہو جایا غلام آزاد ہو جایا رعیت امرا ہو جایا فقیر غنی ہو جایا عام لوگ قاضی ہو جایا ماں کے بچہ بالک
ہو جا ایسی بہت ہی باتین ہین تو جب حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ پیغمبر خدا کے ہوئی اور اونکی گدی
پر بیٹھے تو انہین اسامہ کے ساتہہ کب نکلنا تہا کیونکہ پیغمبر خدا بے اگر حیات ہوتے تو کب نکلتے
ہان تیاری کرنی لشکر کی پیغمبر خدا کا کام تہا تو حضرت ابو بکر صدیق نے بہی کر دیا اور جواب چوتہا
یہ ہے تمہین شبہہ پڑا کہ حضرت ابو بکر کو حکم تہا کہ تم جب تک رومیون سے لڑکر اسامہ نہ پہرے جدا
اوس سے نہو جیو اور پہر پیغمبر خدا نے بہی امامت کا اپنا نایب کیا او نہین کیا جب بہی وہ حکم تمہارے
نزدیک نہ پہرا اور پہر خلیفہ سب نے اونہین ٹہرایا مہمات خلافت کی اور مدینہ کی محافظت اور پیغمبر
خدا کی ننگ و ناموس کی نگہبانی کا عذر بہی آپ کے یہان رہنیکا قبول نہ پڑا اور یہ شعور نہ آیا کہ جو یہان نہ
رہے تو پیغمبر خدا کی آل کی نگاہبانی کرہی اور محافظت یہان کی فرض تہی یہان تک کہ اونکی
مدینہ مین رہنے سے تو ساختگی فوج اسامہ کی ہو وے نہی اور جو آپ چڑہ جاتے تو کدہر ہے
سے تسلی نہ تہی اور لعن اللہ من تخلف عنہا جو پڑہتے ہو اول تو یہ ہماری کتابون مین ہی نہین جو جواب کا فکر
کرین اور جو فرض کیا کہ ہوتا بہی لو بہی اپنے عربی سنبہالو کہ من تخلف عنہا کے معنے تو یہہ ہین کہ جو کوئی
پہرے اوس سے تو جو کوئی کا حرف عام ہی تو اپنے اصول کی کتابون مین دیکہو کہ لفظ من کا عام
ہے تو جو کوئی مین سب شامل ہین اب حضرت علیؑ اور جتنے اوس وقت کے مسلمان تہے سبہی
شامل ہوئے اون کی ساتہہ حضرت ابو بکر بہی ہوئی اور جو کہو کہ یہ بات تعینا تیون کو کہے تہی تو
ہی سمجہو کہ کہتے ہو جہزوا جیش اسامۃ یعنے تیاری کرو تم لشکر اسامہ کی جب تیاری کرو تو اوسوقت
تو ساری ہی مجلس تہی اور سب مسلمانو نپر حضرت کا حکم تہا اور لعنت کے وعید جو نسی
ساتہہ نہ ہوئی تم مین اون سب پر تہی کوئی جدا نہ ہوا اور جواب پانچوان یہ ہے کہ تم
اپنی کتابون مین مخالفت حکم خدا کی سنکر حضرت آدمؑ اور حضرت یونسؑ پر بہی ثابت کرتے ہو
اگر وہ حکم خدا کے ڈ امنے سے پیغمبر رہے اگر پیغمبر خدا کے ایک حکم کے خلاف امام نے کہ جو نایب

بنا کا ہی بیا تو ... ہے **طعن چوتھا** یہ ہے کہ جو یہ بولتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی حضرت
ابوبکر صدیق کو کبھی کسی کام مین امامت کا سردار نکیا تہا جو حضرت پیغمبر خدا کے روبرو ایک کام
مسلمانون کی امامت کی لیاقت نرکہتے تہی سب مسلمانون کی سرداری کی لیاقت کب رکہتے ہونگے **جواب**
اوسکی یہی ہوسکتے ہین تہا اور یہ کہ یہ دعوی تمہارا جہوٹھہ اور محض طوفان ہی سیاہل سیر
اور تواریخ سنی اور شیعہ کی ثابت اور صحیح ہے کہ جب اُحد کی شکست ہوئی تب مدینہ منورہ مین ایکروز
خبر پہونچی کہ ابوسفیان مکہ مین جاکر نادم ہوا اور مدینہ پر دوڑ کیا چاہتا ہی جب پیغمبر خدا نی کتنے
جریدہ سپاہ لوگ مقرر کرکر اور صدیق اکبر کو اون کا سردار کرکر اونہین رخصت کیا تہا مقابلہ کو
جاکہڑے ہوئے اور چوتہے برس ہجرت کے لڑائی بنی نضیر مین ایک رات کو حضرت ابوبکر صدیق
کو اپنے لشکر کا امیر کرکر آپ دولت خانہ چلے آئے تہے اور چھٹے سال ہجرت کے جب لڑائی قبیلہ
بنے لحیان کو نکلی پیغمبر خدا کی آنے کی خبر سنکر اوس قبیلہ کے لوگ پہاڑونپر چڑہ گئے تہے اور پیغمبر
خدا نے ایکروز اونہون کی گاؤنپر ڈیرہ کیا اور ہر طرف اپنی دوڑین بہیجین بڑی دوڑ جو کر غنیم
کیطرف گئی تہی اون کی سردار حضرت ابوبکر صدیق کو کرکر رخصت کیا تہا اور چوتہی لڑائی تبوک
کے واسطے جبکہ لشکر کو حکم ہوا تہا وہ یہ تہا کہ مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع مین جا اوترین اور امیر لشکر
کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوسنے اور موجودات لشکر کی اونہین کی طور پر ہوئی اور خیبر کی دن
لڑائی مین جبکہ قلعہ کو گہیر لیا تہا اور پیغمبر خدا کے آدہی سیسی کا درد اوٹہا اوس روز پیغمبر خدا
نے حضرت ابوبکر کو اپنا نایب کرکر قلعہ کے فتح کو بہیجے اور بڑی لڑائی اوسروز کہائی اور
ساتوین سال ہجرت کی حضرت ابوبکر کو بنی کلاب کی بدوون پر بہیجی اور سلمہ ابن الاکوع کی رسالہ
کو تعینات کرکی اونکی ساتہہ کردیا اور وہان جاکر لڑائی کہائی اور ایک جماعت اونہون کی قتل کری
اور ایک گروہ کو قید کرلائے اور معارج اور حبیب السیر مین آیا ہے کہ تبوک کی لڑائی بہی ایک اعرابی
نی پیغمبر خدا کے پاس آکر عرض کری کہ ایک دہاڑ بنی رمل کی نالہ مین آ دبکی ہی کہ تمہاری لشکر
پر شبخون مارا چاہتی ہی تب پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر کو نشان اپنا دیا اور لشکر اون کی ساتہہ کرکر
اونہین رخصت کیا اور جبکہ بنی عمر بن عوف مین خانہ جنگی ہوئی بعد ظہر کی پیغمبر خدا کو خبر پہونچی اور آپ اونکے اصلاح
کیواسطے تشریف لے گئے اور حضرت بلال کو فرما گئے تہے کہ جو عصر کیوقت نماز تک ہمارا آنا نہ ہو تو
حضرت ابوبکر کو کہہ دیجیو کہ لوگونکو نماز پڑہا دیوین اور عصر کے نماز حضرت ابوبکر صدیق نی پڑہائی اور
نوین برس ہجرت کی حج فرض ہوا تہا اوس سال پیغمبر خدا کو کسے سبب سے اتفاق

کہ جس کی سبب سی وہ لیاقت نیابت اور امامت کی رکہتی تہی دوسرا طور یہ ہی ہمنی قبول کیا کہ اونکو بہی زندگانی مین پیغمبر خدا نے نیابت تو بہی تمہارا طعنہ جہوٹ ہے کیونکہ جو وزیر اور مشیر ہوتے ہین اور اونکی بی حاضر کام دین کا سرانجام نہو تا ہوا اونکو دور دیار مین بہیجنا صلاح نہین کیونکہ انکی جدا ہونے سی کام بگڑتا ہے سیواسطی پیغمبر خدا نی ارشاد فرمایا ہے کہ حاکم حذیفہ الیمان سی روایت کرتا ہی کہ مین نی پیغمبر خدا سے سنا ہی پیغمبر خدا فرماتی تہی کہ میرا قصد تہا کہ آدمیونکو دور دراز ملکہین دین سکہلانے اور فرائض کی بہیجون جیسی حضرت عیسے نی حواریون کو بہیجا تہا جب حاضران مجلس نی عرض کری کہ یا رسول اللہ اسطرحکے آدمی تو حضرت کے یارون مین بہی موجود ہین جیسی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت نی فرمایا کا غنی عنہما ہی الدین کالسمع والبصر یعنی ہمین سروا نہین بغیر ان دونوکی دین مین مانند شنوائی اور بینائی کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نی ہمین چار وزیر دئے ہین دو زمین والون مین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور دو آسمان والون مین ایک جبریل دوسرے میکائیل اور تیسرا جواب یہہ ہے کہ جو آدمی روبرو نہ ہو نکی سی امامت کی لایق نہوتا تو یہہ لازم آتا ہی کہ حضرت حسنین بہی لایق امامت کے نہون خدا کی امان اسبات سی کیونکہ حضرت علی نی اونہین کبہی کسی لڑائی مین نہین بہیجا اور سوتیلی بہائی انکی محمد بن الحنیفہ سے کسینے سوال کیا تہا کہ باپ تمہاری لڑائی اور جوکہم کی جگہہ تمہین بہیجتے ہین اور حسنین کو کبہی حکم نہین کرتی کیا سبب سے امام زادہ منصف تہا اونہون نے فرمایا کہ باوا کی اولاد مین حسنین ایسے ہین جیسے بدن مین دو آنکہین ہوتی اور ہم لوگ بجاے ہاتہہ پاؤن کے ہین جب تک کام پاؤن سی نکلی آنکہون کو بچاسنے بلکہ جبلت انسانکی ہے کہ آفت کی وقت ہاتہہ کو آنکہون کی ڈہال کر دیتا ہے **طعن پانچوان** یہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر کو اپنی جیتے سب مسلمانکی کامون کا خلیفہ کیا اور حالانکہ پیغمبر خدا کی وقت صدقات زکوۃ لینے کو اونہین حکم ہوا تہا پہر معزول کر دئے جیسے پیغمبر معزول کر دین اوسے خلیفہ کرنا خلاف پیغمبر کے ہوا **جواب** حضرت عمر کو معزول سمجہنا کمال بی عقلی ہی کیونکہ جو کسیکو کسیکام پر متولی کرے اور وہ اوسکو سرانجام کر دے تو وہ خدمت بہی پوری ہوتی ہے اور اوس شخص کو نہین کہہ سکتی کہ اوس تولیت سی معزول ہوا اور انقطاع تولیت حضرت عمر بہی اسی قبیل سی تہا یعنے جب اخذ صدقات کا کام تمام ہوا تولیت بہی اونکی تمام ہوئی اور جو یہ بہی معزولی ہوتی تو پہر پیغمبر خدا موے پیچہے معزول ہو جاتے اور پہر امام ہی موے پیچہے معزول کہلاتے **جواب** دوسرا یہ ہی کہ حضرت عمر معزول نہ تہی کیونکہ جیسے حضرت ہارون حضرت موسی کی آگے پیچہے معزول ہو گئے تہے لیکن نبوۃ نہین جاتی رہی تہی ان مین لیاقت امامت کی رہی تہی اور حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا ہے لو کان بعدی نبیا لکان عمر بن الخطاب جن کی حق مین ارشاد ہوا تہا تو لیاقت انکی امامت کی کلی **جواب** ایک اور ہے کہ ہمنے تمہارا کہا مانا کہ پیغمبر خدا کی معزول کو سرفراز کرتے تو کیا قباحت ہی مخالفت پیغمبر کی تب ہوتی کہ جو پیغمبر یہہ کہہ جاتے کہ ان سی تقصیر ہوئی ہے کہ پہر کوئی خدمت [illegible]

سبب ابوبکر صدیقؓ انہیں خدمت دیتی تو مخالفت البتہ ہوتی تو حضرت نی انہیں خدمت دینی کیوں
منع نہیں کری مخالفت کہان ہوئی اور جو حضرت نے یہ کہا ہو اس کو انکو بھی مخالفت سمجھ گئے تو معلوم ہوا کہ
بی بی عائشہ سی جو حضرت علی کا جنگ ہوا یہ بھی مخالفت حضرت کی سمجھو گے معاذ اللہ اس اعتقاد سے
طعن چہٹا یہ ہے کہتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تعینات
تابعدار عمرو ابن العاص کا اور اسامہ بن زید کی کیا اور ان دونوں کو ان دونوں پر سردار کیا اگر ابوبکر
اور عمر کو لیاقت امامت کی ہوتی تو دونوں انکی سردار نہ ہوتی **جواب** سُنئے معلوم ہوا کہ تمہارے نزدیک لیاقت
امامت کی اور فضلیت امیر ہونی مین ہوئی یعنی جسکو حضرت نی کبھی امیر کیا ہو وہ اپنی تابعداروں سے فضل ہی تو
معلوم ہوا کہ اسامہ اور عمرو ابن العاص تمہارے نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے افضل ہین اور لیاقت
امامت کی عمرو ابن العاص مین اور اسامہ مین تمہاری اسبات سی پائی گئی سچ کہا ہی کہ جہوٹے کو حافظہ نہین ہوتا
لیاقت پائی تو عمرو ابن العاص ہین پائی اور نپائی تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مین نہ پائی **جواب** دوسرا
یہ ہے کہ بعضے کام کو اگر کسیکو کسی خاص آدمیون کا سردار کردین سب باتون مین وہ ان تابعدارون سی
افضل نہین ہوتا کیونکہ بعضا کام ایسا ہوتا ہے کہ ان خاصون سے نہین ہوسکتا اور بعضے ان سے کہترون سے
بن آتا ہے جیسے یہان عمرو ابن العاص کی معاملہ مین ہوا وہ کیا تہا کہ عمرو ابن العاص مرد داہی اور مکار تہا
اور حیلہ ساز تہا تو وہان منظور یہی تہا کہ حریفون سے تئین حیلہ اور فریب کر کر پہوٹ ڈالنی منظور تھی اور
اور کفارون مین کسی دغاسی مقابلہ ہو جاتا تو یہہ ان سے سر بر ہے اسواسطے عمرو ابن العاص کو سرگروہ دار
کیا تہا اور جو مارہی پیادہ سرکردگی فوجداری کی ایسی ہی شخص کو سرگروہ کرنا چاہئے جو ان کی حیلے سے واقف
ہو اور اوسکے ساتہہ امانتدار اور بہروسے کے لوگ کردئے تہے اور اسامہ کو اسواسطے کہ تشفی خاطر اور
زندہ اور ماتم کشیدہ اور ظلم رسیدہ اسامہ کی منظور تہی وہ کیا تہا کہ اسکا باپ جعم شام کی فوج والون کی ہاتہہ سی شہید
ہوا تہا جو اوسے سردار بنا کر اوسیکے ہاتہہ سے اسکا بدلہ ندلواتے تو پوری تشفی اور تسلی انکی نہ ہوتی اور دوسرے
یہ مقصد تہا کہ تعلیم حضرت شیخین کی منظور تہی کہ انہین معلوم ہو جاے کہ تعینات ہونے کے ساتہہ سردار کو کیا کیا معاملہ
ہوتا ہے اور تعینات ہوں کو سردار کے ساتہہ کیا کیا معاملہ درپیش آتی ہین اور کس کس طرح سردار کو تابعدار انکی
پرسش کیا چاہئے تو راضی رہتے ہین ایک دو مرتبہ جو انکی ساتہہ ایسا معاملہ ہوتا تو اور کسی ساتہہ تعینات
لشکر کی تو حق الیقین درجہ ایک معلوم نہ ہوتا تو یہ تابعدار کرنا نہین بلکہ واسطے تعلیم سلیقہ امراء اور ریاست کے
تہا کیونکہ بادشاہ اولوالعزم سپاہگری سی امیری اور امیری بہی فدارت اور وزارت سے سلطنت کو پہونچتی ہین
تو کما حقہ سرانجام پاتی ہین جیسے تیمور شاہ اور نادر شاہ اور مانند انکی جناب پیغمبر نے جو ان دونوں کو تعلیم کیا تہا

تو دیکہو اونہون نے کس طرح اپنے لشکریون اور امراؤن سے معاملہ کیا کہ اوس طرح انتظام ہو نہین سکتا
تہا اون کی امراؤن مین کوئی بغی ہوا اور نہ لشکر کے لوگ دوڑ دہوپ مار دہاڑ مین سُست ہوئی اور نہ لشکر
نے امراؤن کی ساتہہ مکر اور حیلہ کیا اور کیسی رعیت سکہی رہی اور کیسے لوٹ آئے کہ سب پر ظاہر ہے اور
یہ رافضی لوگ دل سے باتین اوٹہا اوٹہا خود بخود اپنے حسد کی آگ مین جلکر جو جاتے ہین سو کہتی ہین
طعن ساتوان یون بہکاتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق نی کہ حضرت عمر کو خلیفہ اپنا روبرو کیا تو پیغمبر
خدا کی مخالفت کی کیونکہ معلوم ہے کہ پیغمبر خدا اصلاح اور فساد امت کی سمجہتے تہے اور امت پر کمال
شفقت رکہتے تہے آپ نے کسیکو خلیفہ نہ پکڑا اور حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ پکڑا اخلاف پیغمبر کا
کیا **جواب** اول یہ ہے کہ جو تم کہتے ہو کہ پیغمبر خدا نی خلیفہ کسیکو نہین کیا یہ محض سراسر بہتان ہی نزدیک
سنی اور شیعہ دونون کی کیونکہ سب شیعہ قائل ہین کہ جناب پیغمبر صلعم نی حضرت مرتضی علی کو خلیفہ کیا
تہا اگر حضرت ابو بکر نے بہی خلیفہ کیا تو مخالف کیا ہوئی اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک پوچہو گی تو
ان کی نزدیک تو خلیفہ پکڑنا نماز مین اور جہاد مین اور حج مین مصاحبون اشارہ فہمونکو کہ جناب پیغمبر کی
تہے روا ہے حضرت ابو بکر صدیق نی نے دیکہا کہ آدمی عرب اور عجم کے سطرح کی اکہٹی ہو گئے ہین بغیر کہولے
بات اور لکہت کے سمجہینگے اسواسطے ظاہر معاملہ کیا اور دوسرے یہ ہے کہ اگر خلیفہ پکڑنا صحابہ مین منع ہوتا
تو حضرت مرتضی علیؓ حضرت امام حسنؓ کو خلیفہ نہ پکڑتی تو یہ طعنہ تمہارا حضرت علیؓ پر ہوا تیسرے پیغمبر خدا وحی
آسمانی سے جانتے تہے کہ حضرت ابو بکر کو ہی سب خلیفہ پکڑینگے کچہہ حاجت خلیفہ پکڑنیکی نہتی نہ پکڑا اور
حضرت ابو بکر کو تو معلوم وحی سے نہ تہا کہ مقرر حضرت عمر کو میرے پیچہے خلیفہ پکڑینگے اور پیغمبر خدا نے
خلیفہ پکڑنا منع کیا نہین تہا اسواسطے حضرت ابو بکرؓ پر اسکا طعنہ نہین **طعن آٹہوان** یہ ہے کہ وہ بہکاتی
ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق نی کہا ہے کہ میرے اندر ایک شیطان ہی اگر مستقیم راہ پر نہ ہون تو میری مدد
کریو اور جو مین ڈگ جاؤن تو مجہے کہڑا کر دیجو تو جس کسیکو شیطان ڈگا دے تو وہ شخص لایق امامت کی
نہین ہوتا **جواب** اسکا قیاس اون کا جہوٹہہ ہی کیونکہ جب حضرت ابو بکر صدیق خلافت پر بیٹہے تہے تب
پہلے یہ خطبہ پڑہا تہا کہ ای پیغمبر خدا کی یارو مین رسول اللہ کا خلیفہ ہون لیکن مجہہ مین دو باتین نہین ایک تو مین
معصوم نہین شیطان ہی اور دوسرے مجہپر وحی نہین آتی تو چاہتے کہ میری متابعت نہین انہی وقت ہی
ہی کہ موافق سنت رسول اللہ کے اور شریعت اللہ کے ہو اور اگر بالفرض خلاف شین کہون تو قبول
مکریو اور مجہی خبردار کر دیجو سمجہہ کہ سب مسلمانون مین یہ بات پسند ہی دیکہو کیا انصاف کی ذات ہی لیکن پیغمبر
خدا کے وقت سے آدمی بسبب معصومی پیغمبر کی امراو نہی کو بے تامل مان جاتے تہے اسیواسطے خلیفہ نے خبردار کیا

نہ یہ دو نون خواص یعنے معصوم ہونا شیطان سے اور وحی آسمان سے آنا کام پیغمبر خدا کا ہے اور کسی مین
نہ تھے اور تمہاری کتاب کلینی مین امام جعفر صادق سے بہ روایت صحیحہ سے لکھا ہے کہ ہر مومن
کے پاس ایک شیطان ہے کہ اوسے بہکانا چاہتا ہے جب صحابی نے عرض کری یا رسول اللہ
تمہارے بہی ہی جب حضرت نے فرمایا کہ ہان ہے ولیکن اللہ تعالی نے مجہے اوسپر غالب کیا ہے
اس کی شر سے مین سلامت ہون جبکہ شیطان اغوا واسطے پیغمبرون پاس آوے اور اونکی
نبوة نہ جاتو ابوبکر صدیق کی امامت مین کیونکر نقصان ہو جاوے گا حضرت آدم نے شیطان
سے دغا کہائی توبہی خلاف خدا کے سے نہ گئے حضرت ابوبکر شیطان کی آ نیسے کیسی خلافت محمدی
کے لایق نہون یہ یا ظن ہونا اصحابون پر خوبی رافضیون کی ہے **طعن نوان** یہ ہے کہ کہتی
ہین کہ حضرت عمر نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر سے تہوڑ ون نے بیعت پہلی کرے جانچک
بی وجہہ اللہ تعالی نے مومن اس کی شر سے بچائے اگر کوئی اور اسطرح کرے تو اوسے مار ڈالو
تو جو بی شک اور مشورہ ابوبکر سے جو بیعت بنائی تو معلوم ہوا خلافت ان کی بی اصل ہوئی ہر
امام برحق ابوبکر نکہا چاہئے **جواب** اسبات سے خلافت کا کیا ذکر تہا بلکہ ایک شخص نے اسطرح سے
جب کہا تہا کہ اگر عمر مرجائے تو مین فلانی کی ہاتہ بیعت کرون اور اوسے خلیفہ بناؤن جسطرح حضرت
ابوبکر سے ایکدو آدمیون نے بی مشورہ بیعت کرلی تہی تو آخر بات جم ہی گئی اور سب مہاجرین اور انصار نے
اونسے بیعت کرہی لی جب حضرت عمر نے کہا تہا اوسے کہ خلیفہ کرنا بغیر مشورہ مجتہدون صحابہ کی صحیح نہین
اور ابوبکر سے جو پانچک بیعت کری اگرچہ بی مشورہ کرے ولیکن ایسی جگہہ کری کہ سب نے پسند کری اور جانا کہ
کہ حقدار کو حق پہونچا کیونکہ پیغمبر خدا نے اول امام نماز کا اونہین خلیفہ کیا تہا اور سب سے اونہین افضل سمجہے
تہے اور کسی پر اعتقاد ایسا نکیا چاہئے کیونکہ موجب فساد عظیم کا ہوجا تو مارا جائیگا اور جو یہہ کہا کہ اللہ تعالی
نے اسکی برائی سے بچایا وہ یہہ ہے کہ انصار ون نے روز وفات پیغمبر خدا کی ٹہرایا تہا سقیفہ بنی ساعدہ مین کہ
ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین مین ہوگا یہ بات سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بغیر
کسیکے پوچہے اور خبر کئی جڑہ گئی اور وہان جا کر اونہون نے جسے اپنا امام بنایا تہا اوٹہا دیا اور کہا کہ پیغمبر خدا
نے کہا ہے کہ امام قریش چاہئے تب سب انصار نے قبول کیا تب سبہون نے کہا کہ کسی خلیفہ کرو گے تب حضرت
عمر نے کہا بالفعل درمیان سب سے افضل حضرت ابوبکر ہین کہ پیغمبر خدا نے اونہین خلیفہ امامت نماز کا اور حج کا
کر دیا ہے ہم اونہون سے ہی بیعت کرتے ہین تم قبول کرو تب حضرت عمر نے اون سے بیعت کری کہ تم
ہمارے خلیفہ ہو اور ابوعبیدہ ابن جراح نے بہی وہین بیعت کرے اور سعد بن عبادہ نے بیعت کری اور حضرت

زبیر اور حضرت مرتضےٰ علی نے یہ کہا کہ تم نے اس مقدمہ مین ہم سے نہ پوچہا آپ نے جلدی
کا عذر بیان کیا تب اون دونون یعنے حضرت زبیر اور حضرت علی نے بہی یہہ وجہہ جلدی کی پسند
کرکر جبہی بیعت کرے عجب دلیلین رافضیون کی ہین کہ حضرت عمر کچہہ بات کسی اور کو کہین اور اسکے
معنے کو حضرت ابوبکر کے امانت پر لگا کر تورداڑ کہین اور جو حضرت ابوبکر سے بیعت کرین تو رد
نہ کہین **طعن دسوان** وہ یہ ہے کہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا ہے کہ لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ
وَعَلِیٌّ فِیْکُمْ یعنے نہین ہون مین بہلا تم مین جبتک کہ علی تم مین ہے تو معلوم ہوا کہ اگر علی افضل ہے
ابوبکر سے تو البتہ ابوبکر لایق امامت کے نہوئے اور جو اونہون نے جہوٹہہ بولا تو بہی لایق امامت
کی نہہرے کہ جہوٹا فاسق ہوتا ہے اور لایق امامت کے نہین ہوتا **جواب** اول تو یہ عبارت تم جو کہتے ہو
ہمارے اہلسنت اور جماعت کے کسی کتاب مین لکہا نہین بلکہ یہ لکہا ہے کہ حضرت علی نے کہا ہے کہ
ہم سب مین ابوبکر صدیق افضل ہین یہ بات پہلی ہماری کتاب مین نکالدو پیچہے جواب مانگیو اور جو بر تقدیر
تمہارا ہی کہنا ہے نے ردار کہا جو کوئی کسر نفسی سے اپنے تئین برا کہے تو برا ہو جایا جہوٹہا ہو تو امام زین العابدین
نے کہا ہے اَنَا الَّذِیْ اَفْنَیْتُ الذُّنُوْبَ عُمْرَہٗ یعنے مین وہ ہون کہ فنا کیا مین نے گناہون مین عمر اپنی کو اور
وہ گنہگار تہے تو امام معصوم کہان ہوئی نہین تو جہوٹہہ بولا امام سجاد نے صحیفہ کاملہ مین لکہا ہے کہ تمہاری کمال معتبر
کتاب ہے جو الزام زین العابدین کی طرف سے جواب کہو گے سو نہی ابوبکر صدیق کیطرف سے سمجہہ لیجیو اور بعض
کہتے ہین کہ ابوبکر صدیق نے لفظ اَقِیْلُوْنِیْ بہی کہا تہا یعنی مین استعفا خلافت کا دیتا ہون اگر لایق
امامت کے ہوتے تو استعفا کیون دیتے **جواب** حضرت موسےٰ کو جب پیغمبری ہوئی تہی تب خدا سے
ہارون پر ڈالتے تہے جب حضرت موسےٰ کے استعفا سے نبوت نہ گئی تو ابوبکر خلافت سے کیون کر جاتی رہتی
اور سب شیعون کی کتابون مین لکہا ہے کہ بعد قتل حضرت عثمان کی حضرت علی خلافت نہین قبول
کرتے تہے اور سب لوگون مہاجرین اور انصار نے یعنی مہاجرین والصحابہ تمام نے قبول کروائی سیطرح حضرت
ابوبکر بہی سب سے منصوبی کروائی ہونگی اور آدمیونکی دلون کی ہہید لیتے ہونگے انکی منصب امامت مین
کیون فرق آیا **طعن گیارہوان** یہ ہے کہ کہتے ہین سورہ برات جب نازل ہوئی تب پیغمبر خدا نے
حضرت ابوبکر کو مکہ کیطرف یہہ خبر پہونچانیکے واسطے بہیجا تہا حضرت جبرئیل نے کہا کہ تم حضرت
ابوبکر سے سورہ برات لیکر حضرت علی کی حوالہ کرو کہ حضرت علی مکہ والون پر پڑہینگے تو معلوم ہوا
کہ جو کوئی قابلیت اور ادا حکم قرآن کی نرکہتا ہو وہ سب خلق اللہ تعالیٰ کی حق پہونچانی اور شریعت کے [illegible]
کی ادا کرانی لایق کیونکر ہو وے امامت کے لایق کیونکر ہوئی **جواب** سبحان اللہ یہ انا در جہاد [illegible]

اس کہنی والی کو کہ جیسے کسی نے کہا تہا کہ دیکہو تو حضرت شیخ سعدی نے زلیخا مین کیا خوب فرمایا ہے۔
مصرع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ یا جیسے کسینے لکہا تہا تینون معاویہ کی بیٹیونکا کیا حکم ہے ذ
مقدمہ یون تہا کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق کو پیغمبر صلعم نے واسطے حج کے اپنی طرف سے امیر بنا کر
بہیجا تہا کہ اسطور سے مناسک حج کی سمجہا ئیو خلق کو اور سورہ برات پہونچانیکو نہین بہیجا تہا جبکہ حضرت ابوبکر
مع لشکر روانہ ہوئے جب انکے پیچہے سورۂ برات اوتری اور اوس مین حکم کافرون سے ملاپ اور قول جو پہلے سے
ہو رہا تہا اوسکے توڑنیکا آیا پیچہے سے یہ نیا حکم آیا ہوا پہونچانیکو حضرت علی کی ہاتہہ کہلا بہیجا کہ یہ سب کو
سنا دیجو پہلی ایک بات کہنی تہی اب دوسری بات کہنے کیواسطے تعینات کردئے بہت مفسرین
اسی پر ہین اور اہل تواریخ بہی جیسے روضۃ الاحباب اور حبیب السیر والہ نے یون لکہا ہے کہ حضرت نے پہلے حضرت
ابوبکر صدیق کو بہی سورہ برات پہونچانیکے واسطے بہیجا پیچہے حضرت مرتضی علی کو بہی اسیواسطے بہیجا تو اسمین
دو احتمال ہین یا تو تغیری حضرت ابوبکر کی اور بحالی حضرت علی کی ہوئی ہو اور یا انکی مدد کیواسطے حضرت
علی کو بہیجا ہو تو اب کتابون حدیث مین کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور روضۃ الاحباب ہے تو یونہین معلوم ہوتا
ہے کہ حضرت مرتضی علی کی تعیناتی بہی ہوئی تہی کیونکہ جب روز نحر کی بقرا عید کی دن حضرت ابوبکر نے
ابوہریرہ کو ساتہہ ایک جماعت کے حضرت مرتضی علی کی ساتہہ تعینات کیا کہ تم سبکو ڈہنڈورا دیدو
کہ اس حج کی پیچہے کوئی مشرک حج مین داخل نہو سکے اور کعبہ کا طواف کوئی ننگا نکرے تو اس سے معلوم
ہوا کہ حضرت ابوبکر معزول نہوے تہے تو غیر کی خدمت مین دخل نکرتے اور پکارنیوالہ کی ساتہہ تعینات
کراتے تہے اور سب حدیثون کی کتاب مین ہے کہ حضرت ابوبکر کے پیچہے اس سفر مین حضرت علی نماز پڑہتے
تہے اور مناسک حج مین بہی متابعت حضرت ابوبکر کی کرتے تہے اور صحیح ثابت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
جب مدینہ منورہ سے جہان ابوبکر صدیق تہے پہونچے اور پیغمبر خدا کی اونٹنی پر سوار دیکہی جب حضرت ابوبکر گہبرا کر
حضرت مرتضی علی کی پاس آئے کہ شاید حضرت رسول خدا نہ آئے ہون جب لشکر کہ آ کر حضرت مرتضی علی
کو دیکہا جب پوچہا یا علی حکم لشکر کی امیری کا تمہین ہی یا مجہے جب حضرت علی نے کہا کہ تمہین جب وہان سے چلے
اور آٹہوین تاریخکو خطبہ آداب حج کا حضرت ابوبکر نے پڑہا اور یہہ جو تم کہتی ہو کہ سورہ برات پڑہنے کیواسطے
بہیجا تہا تو اس سے معزولی حضرت ابوبکر صدیق کی نہ سمجہی جاتی کیونکہ امیری حضرت ابوبکر کو رہی اور موافق
روش عرب کے کہ بیر کا اور ملاپ کا کام سردار یا فرزند سردار کی کا نہین ہوتا تو حضرت علی پیغمبر خدا نے عہد
ملاپ کا توڑنے کی خبر کرنے کو اونہین بہیجا ہو کہ کوئی یون نہ سمجہے کہ یہ فساد حضرت ابوبکر صدیق نے
اپنی طرف سے اوٹہایا تو حضرت ابوبکر حج پر اور حضرت علی اس خبر پر تعینات کئے ہون تو معزولی

حضرت ابوبکر کی ثابت نہ ہوئی یہ جہوٹہا طعنہ تہارا رافضیون کا کہ جنہین حضرت پیغمبر خدا صلعم امیر حج کا کرین
وہ لیاقت ایک حکم قرآن کی پہونچانیکی بہی نرکہتی ہون تو پیغمبر خدا معصوم کیونکر ہوئی **طعن پانچوان**
یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے بی بی فاطمہ کو پیغمبر خدا کے ترکہ مین سے ارث ندی بی بی فاطمہؓ نے ابوبکر صدیق
سے کہا اے ابو قحافہ کی پوت تو اپنے باپ کے ترکہ سے میراث لے اور مین اپنے باپ کی میراث نلون
یہ کون انصاف ہے یہ آپ ہی بات بناکر کہدیا کہ حضرت نے کہا ہی کہ ہم فرقہ انبیاؤن کی مین نکوئی ہماری
میراث لے اور نہ ہم کسیکی میراث لین اور اللہ تعالے نی قرآن مین خبر دی ہی کہ پیغمبر بہی اپنے باپ
کے وارث ہوتے ہین وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ یعنے وارث ہوا سلیمان داؤد کا اور اللہ تعالی نی کہا
کہ دو حصہ بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو ہی اور اللہ تعالی کا حکم امت اور پیغمبر پر برابر تہا یہ بات خلاف
قرآن کی ہی **جواب** یہ کہ بی بی صاحب سے دشمنی ابوبکر کی بتاتی ہین سب جہوٹہ ہے بلکہ بات یون ہے
کہ اونہون نی پیغمبر خدا کی حدیث بیان کری ہی کہ حضرت نی کہا ہی کہ ہماری میراث نہین بٹتی اور بی بی
صاحب کی دشمنی نہین کری تہی بلکہ آٹہوان حصہ بیبیونکو پہونچتا اون مین انکی بیٹی بی بی عائشہ بہی تہی
انکو بہی ملتا اور آدہا بی بی فاطمہ کو پہونچتا اور آدہا امیر عباسؓ کو جو چچا اور عصبہ تہی اونہین پہونچتا اور کوئی
نے اون مین حصہ لیا کہ بی بی صاحب کو نہ ملا اور یہ جو کہتے ہو کہ آپ سے حدیث کہدی یہ بات تمہاری
جہوٹہ ہے کیونکہ اس حدیث کی دس راوی تہ اوسوقت موجود تہی ایک ابوبکر صدیق اور حذیفہ ابن یمان اور
زبیر ابن عوام اور ابو دردا اور ابو ہریرہ اور امیر عباس اور علی اور عثمان اور عبد الرحمان بن عوف اور
سعد ابن وقاص سب نے اس حدیث کی شاہدی بہری اور جب حضرت عمر کی خلافت ہوئی جب ایک روز
حضرت عمر نی ثقہ ثقہ راوی اس حدیث کے بلائے اور پہلی سبکو قسم خدا کی دی اور کہا تم ہم کہو کہ پیغمبر خدا
علیہ السلام نے یہ کہا ہی کہ جو ہم موئے پیچہے چہوڑین سو میراث نہین صدقہ ہے سب نے قسم کہا کر کہا ہم کہا
ہے پہر امیر المومنین حضرت مرتضے علی کو اور امیر عباس کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ تم کہو کہ یہ حدیث سچ
ہے کہ نہین جب امیر عباس اور حضرت علی نی اللہ کی قسم کہا کر کہا کہ یہ سچ ہے جب حضرت عمر نے کہا کہ ہمکو
اب پوری تسلی ہوئی اب سنو تم جو کہتی ہو کہ خلاف قرآن کے کہتے ہو تو یہ بہی جہوٹہ ہی تمہارا کہ بہت
احکام ہین میراث نہین ملتی جیسے کسیکا بیٹا غلام ہو یا کافر یا قاتل مرنیوالے کا ہو اونہی بہی نہین پہونچتی اور جو
تمہارا ہی کہنا ہوتا تو تمہاری کتاب مین کہان لکہا ہی کہ جو کوئی چیز پیغمبر خدا کی بچی تہی تلوارین اور اونٹنی
اور بکریان اور گہوڑے اور کمانین اور ترکش اور اسباب گہر کا تہا کیا حضرت مرتضی علی نی بیبیون کو اور
حضرت امام حسنؓ امام حسینؓ کو اور امیر عباسؓ کو حصہ کر کر بانٹ دیا تہا اگر وہ ترکہ میراث ہوتا تو حضرت علی بہو کی

حق تلفی کیون کرستے اور اپنے تصرف مین کیون رکہتے یہ تمہارے جہوٹہہ ہین اور حضرت علی
سچی ہین باوجود اس کے کہ تمہارے نزدیک معصوم اور ہماری نزدیک محفوظ ہین اور یہہ جو
کہتے ہو کہ حضرت سلیمان حضرت داؤد کے مال کے وارث ہوئے ہین یہہ بہی تمہارا جہوٹہہ ہے کیونکہ
اول تمہاری کتاب مین لکہا ہے کہ کلینی ابی عبدہ سے یون روایت کرتا ہے اِنَّ سُلَیْمٰنَ وَرِثَ
دَاوٗدَ وَ مُحَمَّدًا وَرِثَ سُلَیْمٰنَ یعنی سلیمان تو وارث داؤد کا ہوا اور محمد وارث سلیمان کا ہوا تو ظاہر
ہے کہ حضرت سلیمان کا مال تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پہونچا بلکہ وارث علم اور نبوت کی ہوئے
اور جو کبہی مال کی وارث سمجہو گی تو حضرت داؤد کی اونیس بیٹے تہے سب کو پہونچتا حضرت سلیمان کی کیا
تخصیص تہی مگر علم اور نبوت مخصوص حضرت سلیمان کو ہی پہونچی تہی جب کچہہ نہ بنی تو اور مکر تراشا طعن
تیرہوان بہکاتے ہین کہ فدک ابوبکر صدیق نی بی بی فاطمہ کو نہ دیا اور حالانکہ حضرت نے اونہین ہبہ کر دیا تہا
بی بی فاطمہ سے نے دعوی کیا تہا تب ابوبکر صدیق نی نہ سنا اور شاہد مانگی جب حضرت علی اور ام ایمن کو وہ گواہ
شاہد لائین ابوبکر صدیق نی کہا کہ ایک مرد کے ساتہہ دو عورتین ہوتیان تو ہم مانتے تب بی بی فاطمہ غصہ
ہو کر روٹہہ گئین اور پیغمبر خدا نی فرمایا تہا مَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ یعنے جو بی بی فاطمہ کو غصہ مین لایا وہ مجہے غصہ مین
لایا جواب یہہ بات جہوٹہہ ہے کہ حضرت بی بی صاحب نی دعوی کیا اور حضرت امیر اور ام ایمن نی شاہدی دیے
آپ ہی تہمت اوٹہائی ہو بلکہ اہل سنت و جماعت کی کتابون مین یون لکہا ہے کہ عبد العزیز بن مروان جب خلیفہ ہوا
تب اوسنے سب مروانیونکو جمع کر کر کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فدک تہا کہ جو محصول اوسکا آتا تہا
سو بنی ہاشم پر بانٹتے تہے اور اسیطرح حضرت ابوبکر و عمر بانٹتے تہے مین بہی یون ہی بانٹونگا جو حضرت بخشدیتے تو
اپنے ہاتہہ کیون بانٹتے اور جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زندگی تک اپنے ہاتہہ سے بانٹتے ہون اس کی
بخشش کی شاہدی جو تمہارے نزدیک معصوم اور ہمارے نزدیک محفوظ ہون کیونکر دیوین اور حالانکہ جانتے
تہے قبض بغیر ملک کیونکر ثابت ہو اور یہہ جو بات حضرت ابوبکر نے کہی بی بی صاحب کا یہہ دعوی نہین جہٹلایا
بلکہ مسئلہ فقہ کا بیان کیا ہے کہ بغیر قبض ہبہ ملک نہین ثابت ہوتی شاہد منگانی کی حاجت نہین تہی جو بر تقدیر ام ایمن
اور حضرت امیر نے یہہ ظاہر کیا ہو تو اونہون کا کہنا رد کیا اور حکم شرع بغیر ایک مرد اور دو عورت کی پورا نصاب
نہین پاتا اور بغیر پوری نصاب شہادت کی حکم شرع کا دینے مین صدیق اکبر لاچار تہی کیونکر دیوین اور یہہ
شان حضرت بی بی فاطمہ کی نہ تہی کہ شرع کی حکم پر خفا ہون اور غضب مین لانا جب ثابت ہو کہ جو
اونکو بی بی کا حرف بولا ہو اور اگر بر تقدیر بسبب بشریت غصہ ہو گئین ہون تو بہی حضرت ابوبکر پر یہہ وعید
نہین آئی کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تجہے غصہ مین لاوے اوسنے مجہے غصہ مین

یون ہین فرمایا کہ جسپر تو غصہ ہوا دسپر مین ہی غصہ ہوجاؤن گا اگر برار دیتے سے اُنکی پیغمبر خدا غضب مین آتے تو جب ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی نی نکاح ٹہرایا تو بی بی فاطمہ روتی ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا کہ فاطمہ میرا گوشت کا ٹکڑا ہے جو اوسے ستاویگا سو مجھے ستاویگا تو حضرت مرتضیٰ علی کو کیا کہو گی اور پیغمبر خدا کو غصہ مین لانا سب کے نزدیک بُرا ہے اگر ناحق حضرت موسیٰ حضرت ہارون پر غصہ ہوئے تو کیا خلل ہوا جب شیعون نی دیکہا کہ یہ بغیر فیصل ثابت نہوا اونہون نے چودہوان مکر اور نکال ٹہرایا **طعن چودہوان** یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم فاطمہ کو فدک دینی کی وصیت کر گئے تہے ابو بکر نی خلاف وصیت کی عمل کیا اوندیا ؟

جواب اول تو یہ وصیت کرنا حدیثون صحیح سے ثابت نہین دوسرے یہ ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام کا مال بعد وفات کے میراث نہین ہوتا سو اس مین وصیت کیونکر جاری ہو کیونکہ مال مین وصیت ہوتی ہے اور میراث مرنے پیچھے ہوتی ہے اور پیغمبرون کا مال موئے پیچھے خدا کا مال ہو کر بیت المال مین داخل ہوتا ہے کیونکہ انبیا اپنے مال کو ایسا جانتے ہین کہ ہمنے اللہ تعالے سے واسطے نفع لینے کے مانگ لیا ہے اسیواسطے پیغمبرون پر زکوۃ واجب نہین ہوتی اور پیغمبر کے مال سے اونہون کا قرض نہین اداکیا جاتا اگر بر تقدیر تمہارا کہنا سچ ہوتا تو حضرت علی نی اپنی خلافت مین کیون نہ لیا اور جو یون کہو کہ یہ غصب تہا تو نہ لیا تو آپ لیتے دلیکن حسنین اور حضرت زینب کو اون کی ماکا ورثہ کیون نہ دلوایا اور پیغمبر خدا کی بیبیون کو اور امیر عباس کو کیونکر نہ دلوائے معلوم ہوا کہ حضرت علی ناحق نہین کرتے تہے ولیکن تمہاری حجت جہوٹی ہے ولیکن تمہین ایک شبہ رہا ہوگا کہ جو بی بی فاطمہ نی دعویٰ کیا تہا تو ابو بکر کو شاہد مانگنی کی کیا حاجت تہی نہ دیا ہوتا **جواب** ابو بکر اپنی مال کی مالک تہی اپنی ملک سی اگرچہ کچہہ فرماتین تو حاضر ہوتی اور یہ بات معاملہ کی تہی خلاف عقائد شرعی کی عمل کرتی تو بڑا فساد عالمون اور قاضیون اور حاکمون مین قیامت تک پڑجاتا کہ رد رعایت سے بی نصاب شہادت کی بڑی جگہہ روا ہے دیدینا اور ہر کس کسکو دیتی ازواج مطہرات اور امیر عباس کہ بجای باپ کی چچا پیغمبر خدا کی ہی دی کچہہ چاہتے اور نہ دیتے تو یہ سند پکڑتی کہ بی بی صاحب کو کیون دیا حق خلافت کا تہا سو کیا **طعن پندرہوان** یون کرتی ہین کہ جسکو مسائل شرعی خوب طرح یاد نہ ہون وہ قابل امامت کی نہین ہوتا ابو بکر مسائل شرعی سے واقف نہ تہے لایق امامت کے نہ تہے **سوال** وہ کیا مسائل ہین جو وہ نجانتے تہے **جواب** کہتے ہین کہ ایک چور کا بایان ہاتہ اونہون نی کٹوایا تہا اور شریعت مین دہنا ہاتہہ کٹوانا ہے **جواب** وہ قصہ یون تہا

کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پاس ایک ہاتھہ اور ایک پانو کٹا آیا اور فریاد کری کہ مین کے حاکم سنے ایک ہاتھہ اور ایک پانو میرا چوری کی تہمت سی کٹوا ڈالا آپ نے اوسپر رحم کیا اور اپنی مکان مین اوسی جگھہ دی قضاءً اوسی رات بی بی اسما بنت عمیس کہ والدہ محمد بن ابی کی تہین اونکا گہنا کہویا گیا وہ سب باہر والون کا جہاڑا لینی لگی تو وہ لنجا لنگڑا اپنے ہاتھہ مین چراغ لیے پہرتا تہا کہتا تہا اللہ اوسے سزا دی کہ جو ایسی بی بی کی جگھہ سی ہی ہنین تلٹی قضاءً جب گہنا نہ پایا بعد کتنی روز کی وہ گہنا مُنا ہی کے پاس پایا گیا اب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوس لنگڑے اور لنجی نی سُنار کی پاس بیچا تہا جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نی فرمایا کہ اسکا بایان ہاتھہ کاٹ ڈالو اور فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوئی کہ اپنی سزا کو پہونچا اس طعنہ کو سوای بہکانی ناحق کی کیا کہا جاے **طعن سولوان** یہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نی ایک قزاق فجاءہ سلمی کو آگ مین جلا کر مارا تہا اور پیغمبر خدا صلعم نی منع فرمایا ہی کہ آگ مین ڈالکر عذاب کرنا یہہ کام خدا کا ہی تم نکرو **جواب** بات تمہاری جہوٹھہ ہی ولیکن شجاع بن زبرقان نے ایک کی پوت سے لواطہ یعنے برا کام کیا تہا جب حضرت ابوبکرؓ نی بہ ثبوت سب صحابہ کی بلکہ خصوص حضرت مرتضی علیؓ کی اوسی آگ مین جلا دیا ولیکن یہ طعن حضرت ابوبکر پر کیا ہی بلکہ شریف مرتضی کہ جنہین علم الہدی کہتی ہین کہ شیعون کی نزدیک ان کی کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ کو جہے اوسے دیکہو کہ کیا لکہا ہے اِنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَ رَجُلًا اَتٰی غُلَامًا فِیْ دُبُرِہٖ یعنے حضرت علیؓ نے جلا یا ایک مرد کو کہ آیا تہا وہ ایک لڑکی کے پیچہے کی راہ سی اور حضرت علیؓ نی کچہہ زندیق آئی اونہین جلا دیا تہا عجب ذاہی مذہب ہے کہ حضرت ابوبکرؓ پر ڈالکر وہ بات سکتے ہین کہ جس مین الزام حضرت علیؓ پر آوی معلوم ہوا کہ دوستی تمہاری حضرت مرتضی علیؓ پر یہہ بہی تقیہ ہی کیا **طعن بی بی عائشہؓ پر** لکہتے ہین سات لو یہان لکہتی ہین تہیلا یہ ہی کہ بی بی عائشہؓ نی ایک لونڈی پالی ہتی اور یہ کہا تہا کہ یہ مین نی لونڈی سنگاری ہی کہ اس سی بعض جوانون قریش کو شکار کرونگی **جواب** یہ روایت تمہاری ناقص ہے کیونکہ یہ بات وکیع بن جراح نی عمار بن عمران سی یون روایت کری ہی کہ مجہی کوئی عورت بنی غنم کی قوم کی کہتی ہتی کہ بی بی عائشہ یون کہتی ہتین اول تو عمار بن عمران کا احوال معلوم نہین اور بنی غنم کی عورت کا نام نہتا تو کچہہ معلوم نہین اس طرحکی بی اصل باتین لیکر امہات المومنین حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلو نکو برا کہنا کام مومنون کا نہین اور جو بالفرض ایسا کام ہوتا تو بہی موجب طعن کا نہتا کیونکہ ہاتھہ کی لڑکی پالنی کو کسی اشراف کفو کو دینی کی تلاش سی عار نہین **دوسرا طعن** یہ ہے کہ پیغمبر خدا نی ایکروز خطبہ پڑہا اور بی بی عائشہ کی حجرہ کیطرف

اشارہ کیا اور فرمایا کہ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا یعنی فتنہ یہان ہی ثلث گا یعنے یہین بارز مِن حَیثُ تَطلع
قَرْنُ الشَّیْطَانِ یعنی اسطرف سے کہ طلوع ہوتا ہے سینگ شیطان کا یہ جو اشارہ بی بی
کی حجرہ کیطرف تو فتنہ بی بی عائشہ کو فرمایا ہے کہ اونہون کی لڑائی حضرت علیؓ سی ہوئی اور
ہزارون مسلمان ماری گئی **جواب** اسطرح جہوٹی معنی سمجہنے حدیث پیغمبر سے تحریف کرنا ہے
حدیث پیغمبر صلعم کو مہتین معلوم نہین کہ خدا کی رسول علیہ السلام نی بہت جگہہ فرمایا ہے اور اشارت
مشرق کی طرف کی ہی سب جگہہ بی بی عائشہ کا گہر کہان تہا اتفاقاً جسدن آپنے مسجد مین یہ فرمایا
بی بی عائشہ کا حجرہ ہی مشرق کی سیدہ پر تہا خیر اگر دوسری عبارت ہی بیان سی بی سمجہو گے تو
البتہ کافر ہو نی تمہارے مین کچہ شک اور خلل ہی نہین رہا کیونکہ خدا کی رسول صلعم بی بی عائشہ
کی حجرہ مین دفن ہوے ہین جہان خدا کے رسول صلعم دفن ہون وہان فتنہ اور قرن شیطان
کا سمجہنا البتہ اعتقاد تمہارا ہی گوارا کرتا ہے یہ سمجہہ تمہاری جو ہٹی ہی اور عبد اللہ ابن عباسؓ کی
روایت تمہاری اس شبہہ کی کہونی کو کافی ہی کہ لفظ حدیث کا یہ ہے رَاسُ الکُفرِ هٰهُنَا وَاَشَارَ نَحوَ
المَشرِقِ حَیثُ تَطلعُ قَرنُ الشَّیطٰنِ یعنے کہ کفر کا بیان ہی اور اشارہ کیا طرف مشرق کی اب سمجہہ مدینہ
سی مشرق کیطرف کوفہ ہے کہ وہان فتنہ اوٹہکر حضرت عثمانؓ قتل ہوئے اور فتنہ عبد اللہ ابن
زیاد کا ہے کہ موجب قتل حضرت امام حسینؓ کا ہوا اور عبد اللہ بن سبا کوفہ مین ہوا کہ سردار رافضیونکا
ہے اور مشرق کی طرف نہروان ہی کہ وہان ہی خارجی نکلی اور مشرق کی طرف بصرہ ہے کہ وہان
سے معتزلہ کی جڑ ہے اور واصل بن عطا نکلا اور طرفہ اچنبہا یہ ہی کہ بی بی عائشہؓ اپنی مکان سی
حج کو گئین تہین اور جو مقابلہ حضرت علیؓ سے ہوا بصرہ شہر مین آئین تہین **طعن تیسرا** یہ ہی کہ
کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رہنے کے حجرہ کو اپنی باپ اور اپنے باپ کے دوست کا
مقبرہ بنایا **جواب** یہ بات تمہاری جہوٹہہ ہے کیونکہ جو حجرہ ملک پیغمبر خدا کے ہوتا اور بی بی عائشہ
کا نہ ہوتا تو حضرت عمر اون سے اپنے قبر کا اذن کیون مانگتی اور حضرت امام حسنؓ زمین بی بی عائشہ
سے حجرہ مین قبر کی کیون مانگتے تمنے سنا ہوگا کہ مدینہ مین ہتہیار بندی ہوگئی تہی کہ مروان نی
کہا تہا کہ مین رکہنی نہ دونگا اور امام حسینؓ نی کہا تہا کہ مین رکہونگا جب ابوہریرہؓ نی دار و مدار کروائی
تہے اگر بی بی عائشہؓ کی ملک حجرہ نہ ہوتا تو حاکم وقت سے اذن مانگتی **طعن چوتہا** جہوٹہہ ہی کہ
بی بی عائشہ یون کہتی تہین آخر وقت مین قَاتَلتُ عَلِیًّا لَوَدِدتُ اِنِّی کُنتُ نَسیًا مَّنسِیًّا یعنے
لڑائی کی مین نی علی سے یہین چاہتی ہون کہ ہو جاتی ملیا میٹ **جواب** جو تم کہتے ہو سہارتی کرتی ہین

کہین نہین گزر لیکن یہہ ہے کہ جب اشارہ بی بی عائشہ کو جنگ جمل مین شکست پڑی اور اصحاب حضرت
علی نے صحابہ کی لاش پر لاش پڑی دیکہی اوسوقت اپنی ران پر ہاتہہ مارتی تہی اور کہتی تہی یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ
هٰذَا وَکُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا یعنے اسی کا شکے مین مرجاتا پہلے اس سے اور ہو جاتا بہلایا گیا اور حضرت بی بی عائشہ
کو بہی جب وہ دن یاد آتا تو اتنی روتی ہتین کہ اوڑہنی مبارک تر ہو جاتی البتہ خانہ جنگیون مین
ایسی ہی دلگیریان ہوتی ہین الحاصل تم پیغمبر خدا صلعم کے گہر کے دشمن ہو **طعن پانچوان** یہ ہے کہ کہتے
ہین مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْعَائِشَةِ النِّسَاۗءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا
رَاَیْتُهَا قَطُّ وَلٰکِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے غیرت نہین کری بی بی عائشہ نے اوپر کسیکے عورتون نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے جیسے کہ غیرت بی بی خدیجہ پر کری اور نہین دیکہا عائشہ نے اوسکو ہرگز اور رسول
خدا کے اکثر اون کا ذکر کیا کرتے تہی تو معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کی چاہت سی اونہین غیرت آتی تو کہان
میلائی ہوئی **جواب** عورتونکو غیرت آنی جبلی ہے یعنی ذاتی خوبی اختیاری ہی اگر کوئی بات مخالف شرع کے
بیان کری ہو یا حکم شرع کا نہ مانا ہو تو طعنہ ہے تحفہ سنا ہین کہ ایکروز پیغمبر خدا ایک قبیلہ کی گہر گئی تہی اور دوسرے
بی بی نے آپ اچہا کہانا پکا کر بہیجا تہا اوس بی بی لانیوالی کی ہاتہہ سے لیکر رکابی زمین ہی پہینک ماری
اور پیغمبر خدا اپنے ہاتہہ سے کہانا اوٹہاتی جاتی ہی اور فرماتے غَارَتْ اُمُّکُمْ یعنے غیرت کری ماں تمہاری نے
اور کچہہ زبان سے بہی نہ فرمایا **طعن چہٹا** یہ ہے کہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے بیبیون کو گہر سے نکلنا منع فرمایا تہا
حضرت عائشہ گہر سے نکلکر مدینہ سے مکہ گئین اور مکہ سے بصرہ گئین تو پیغمبر خدا صلعم کے کہنے پر نہین
جواب یہ جہوٹہہ ہے کیونکہ خدا کے رسول نے مطلقا نکلنا منع نہین فرمایا تہا بلکہ یون فرمایا تہا
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ یعنے سنگار کرکے بے پردہ گہر سے نہ نکلا کرو جیسے کہ اگلے لوگونکی عورتین نکلتی ہین اور اگر
محض نکلنا منع ہوتا تو پیغمبر خدا یہ آیۃ نازل ہوئے پیچہے بی بیونکو حج کو اور عمرہ کو اور ماں باپ کی ملاقات کو
اور برادری مین شادی اور غمی کو نجاتی دیتی اور حضرت بی بی ام سلمہ کے محرم اپنے بہانجے زبیر ابن العوام کو ساتہہ لیکر گئین تہین
اور پیغمبر خدا صلعم کی بیبیان سبکے ماہین سب محرم ہین **طعن ساتوان** یہ ہے کہ کہتے ہین کہ بی بی عائشہ
حضرت عثمان کے خون لینی کو بصرہ گئین انہین انہین کیا علاقہ تہا بلکہ حضرت مرتضے علی کی
دشمنی سے اسواسطے گئین تہین **جواب** جو خلیفہ سب بیت المال کا ہوتا ہے وہ سب
مومنونکی کام کو سب کی طرف سے سر انجام کرتا ہے اور جو حرم محترم محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو وہ واسطے جاری ہونے احکام الہی کی کہ عمدہ اوسکا قصاص
ہے خصوص ایسی ہیں ہوا تہا اور خلیفہ حضرت رسول اللہ صلعم کا وہ ناحق مارا جاوے بہلوں کی کیا

طعن پنجم

امید رہی وہ سب کے ساتھ ایسے معاملہ مین کیونکر ساتھ ہاتھ نہ مارتین اور یہ تمہاری خوبی ہی کہ جو کہتی ہو کہ حضرت امیر کے دشمنی کرتی
گئین تھین استغفر اللہ یہ کیا بات ہے کہ دشمنی حضرت امیر سے ہوئی بی بی عائشہ سی روایت اس حدیث کی ہے
کہ حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی دوستی علی کی عبادت ہے بلکہ بی بی صاحب اسواسطے گئین تھین کہ سب اصحابونکی آپس مین
صلح کر دیجئی اور قاتلون حضرت عثمان کا حضرت علی کی ہاتھون قصاص کروا دیجئی اور خیر برائی اور فساد کا برہم تھا اونہین
لشکر امیر سی سمجھا کر نکلوا دیجئی اور حضرت طلحہ اور زبیر کو عثمان کی قاتل برملا کہتی پھرتی تہی کہ انہین ہی مارینگے وہ فوڈ ہنے
ہو لے بی بی عائشہ پاس گئی کہ شتاب صلح کروا دو اسواسطے وہی گئین تھین اور یہ تمہارا کہنا کہ جو ابن عاصم
کوفی اور ابن قتیبہ کی کہی کی موافق ہے اونہون نی بی بی عائشہؓ کے حق مین جنگ جمل وغیرہ مین جو جو بیجا کلمہ
سو لکھا ہے وہ بات کوفی لایوفی پر اتباع کیا اور خدا رسول صلعم کی کہنی پر اتباع نکیا آیۃ: اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ
الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ؕ لمصنفہ ریختہ در شان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ریختہ حامل ہی تو ہی بار نبوت نبوی کا
شامل ہی تو ہی ثانی اثنین نبی کا: کیونکہ نہ ہر دم سے لکار سے تجھے جنت: قربان ہی تن و جان سی اولاد
نبی کا: کیونکہ تہون یار تری عمل یہ ثقلین: صدیق ہی اسرار نبی سر و جلیگا: ادنی ہے تری صفت
سی بعد محمد: ہے پیش امام عمر عثمان علی کا: وامن سی تیری حسب نسب کی مضان: مشتاق جھمک آئینہ
نور نبی کا: فضیلت حضرت عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط
بن زراح بن عدی بن کعب دسوین پشت پیغمبر خدا سے نسب مین ملتی ہے **سوال** وہ کس سال مین
پیدا ہوئے تہے **جواب** تیرہوین برس سال فیل سی پیچھے محرم کی پہلی تاریخ پیدا ہوئی تہی **سوال** انکا چہرہ
کیسا تھا **جواب** لمبا قد پیادہ چلتے کوئی جانتا کہ سوار جاتا ہے چہرہ سرخ اور بڑا اسر اور سر سے ڈاڑہی
یعنے انبوہ دار گالونپر تھوڑا گوشت تہا اور آنکہین سرخ تہین **سوال** کچھ حضرت علی نی اونہین خطاب
بہی دیا تہا **جواب** کئی خطاب دئے تہے ایک تو مثابۃ المسلمین یعنی پناہ مسلمانونکی اور دوسرے معز الاسلام
یعنے اسلام کے عزت دینے والے اور تیسرے سردار الناس یعنی آدمیونکی **سوال** وہ کس صفت کے آدمی تہے
جواب گیارہ صفتین پوری اونہون مین تہین ایک زہد دوسری قناعت اور تیسرے مجاہدہ اور چہوتہے صفت ریا
اور پانچوان تواضع اور چہٹے مسکینے اور ساتوین تقوے اور آٹہوین دینداری اور نوین توکل اللہ تعالےٰ پر اور دسوین
اللہ تعالیٰ کا ڈر اور گیارہوین کرامات اور سخاوت اور متابعت سنت رسول اللہ کی تہی **سوال** ابہین بتلاؤ
کہ تم نے کیا کہا **جواب** ایک ایک دو دو باتین ساری بتلاتا ہون **سوال** زہد اور قناعت کیا ہوتا ہے:
جواب زہد کہتی ہین بی پرواہی کو قناعت کہتی ہین سنو کہ وہ ایسے تہے کہ جو دنیا کا مال تہا راہ خدا
کی خرچ کیا تھا اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو کبہی رزق یا نیکی گھونٹونکی ساتھ کہلاتی اور کبہی نونکی ڈلی کی ساتھ

اور کبھی دودھ کے ساتھہ کیونکہ کبھی ایسا ہو کہ اچھا کھانا سیکھہ کے مالکی چوری کی عادت نہ ہو جائی
سوال تقوی اور دینداری کیسے تھے جواب تقوے پرہیزگاری کو کہتے ہین آپ کے پرہیزگاری اور دینداری

ایسی ہی کہ ایکر وز بیت المال مین لوٹ سے کچھہ مشک آیا حضرت عمر نے اپنے قبیلہ کو دیا اور کہا کہ
جو شہر کے بیبیان تمہارے پاس آوین تو یہ مشک تم بیچ دو بی بی صاحب نے سب بیچ دیا وہ مشک
اسکے ہاتھہ بھرے ہوئے جو اوڑھنی کو لگے تھے وہ اوڑھنے سے خوشبو دار ہو گئی ہی حضرت عمر نے وہ اوڑھنے
سونگھ کر بی بی صاحب سے کہا کہ یہ بیت المال کا مشک ہزاروں مسلمانون کا حق تھا تم نے اپنے
اوڑھنی کو کیون لگایا بی بی صاحب نے کہا مین نے مشک تو نہین لگایا ولیکن ہاتھہ میرے مشک بیچنے
وقت بیچنے کے بھر گئے تھے وہ اس سے پونچھے گئے ہین آپ نے اوس اوڑھنی کو ہاتھہ مین لیکر
پانی سے دہونا شروع کیا دہوتی جاتی تھی اور سونگھتے جاتے تھے جب تک بو مشک کی رہی وہ
اوڑھنی دہوتے رہے ایسے پرہیزگار تھے کہ ناحق کی بو کی روادار نہ تھے اور ایسے دیندار تھے
حکایت ایکروز اونکی بیٹی نے کہا کہ میرا بھی جی چاہتا تھا کہ جہاد مین مین بھی شامل ہون آپنے
منع کیا اور فرمایا کہ میرا جی ڈرتا ہی کہ تو زنا نکرے جب صاحبزادہ نے عرض کیا کہ حضرت مجھسے یہ
حرکت نہایت دور ہے اور اچنبہا ہے کہ حضرت نے میرے حق مین یہ کیا گمان کیا جب آپنے
فرمایا کہ یہ یون بات ہے کہ جب تمہین بھی اگر بندی آوینگی اور اون مین لونڈیان لینگی اور تم لوگ
کہہ ہم اتنا مول اس لونڈی کا دیتے ہین تو اور کوئی تم سے خلیفہ کا بیٹا جانکر بڑہکر مول نکہہ سکیگا
اور وہ جتنی سستی تمنے خریدی ہی وہ حق غازیون کا تھا تمہارے سر رہا تم تو جانوگے کہ ہماری خریدی
لونڈی ہی تصرف کروگے اور وہ فی الحقیقت زنا ہو ویگا اور اپنے کنبے کے آدمیونکو فرمایا کرتے تھے
کہ تم اپنے تئین بہت تھام کر رکھا کرو ایسا ہو کہ کوئی تم مین بھی ایسی بات کر بیٹھے کہ لوگ باہر کے
سنکر سند پکڑین اور توکل یعنی بہروسا خدا کے اوپر نہایت پورا تھا نقل ایکدین یون اتفاق ہوا تھا کہ
آپ شام کو تشریف ایام خلافت اپنی کی مین لیگئے تھے طور سفر یہ تھا کہ دو کوس آپ اونٹ پر سوار
ہوتے اور غلام نکیل اونٹ کی پکڑ کر چلتا اور دو کوس غلام سوار ہوتا اور آپ اوس اونٹ کی نکیل
پکڑ کر چلتے جب وہان کی امراؤن اور علماؤن اور اشرافون کو خبر انکی پہنچی تب بڑے بڑے آدمی سوار
ہو کر استقبال کیو اسطی پہونچی جب نوبت آپ کے پیادہ چلنی کی تھی تو ویسے ہی چلے گئی کسیکی شرم
نہ کی جب لوگون کو معلوم ہوا تب بڑے سردارون نے عرض کی کہ خلیفون کا طور ہیبت اور صلابت
کا چاہئے یہ چال تمہاری شایان نہین آپ نے فرمایا کہ تم اسکا خیال نکرو ہمارا کام کہین اور سے ہی

راست ہوتا ہے اور خوف اور ڈر اللہ کا اتنا تہا کہ کبہی ہاتہہ مین گہاس کا تنکا لیکر کہتے کہ ہای عمر تو
گہاس کیون نہ ہوا کہ کوئی بچہی کہا لیتا اور ڈر حساب قیامت کا نہ ہوتا اور کبہی کہتی کہ ہاے عمر تو بکری
کیون نہ ہوا کہ کوئی بچہی موٹی کر کر کاٹ کر پکاتا اور کہا کہلا دیتا تو بہی ڈر عذاب خدا کا نہوتا حکایت
ایکدن حضرت عمرؓ جلدی جلدی چلی جاتے تہے حضرت علیؓ نی پوچہا کہ ایسی جلدی کہان چلی جاتے
حضرت عمرؓ نے کہا کہ خیرات کا مال ہی ایک اونٹ کہو گیا ہی اوسے ڈہونڈہنے جاتا ہون جب حضرت
علیؓ نی کہا کہ جو خلیفہ تمہارے پیچہے ہوگا اوسے بڑے خرابی مین تمنے ڈالا جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ ابو الحسن میرا
جی ڈرتا ہے کہ اگر ایک بکری کا بچہ خیرات کا ندی فرات مین ضایع ہو جاے تو میرا جی ڈرے ہے
کہ عمر پر غصہ خدا کا نہ ہو کہ تو ایسا غافل کیون ہوا تہا کہ فرات کی پل پر چہید پڑکر بکری کی بچہ کی ٹانگ
ٹوٹ گئی اور انصاف اور عدل مین ایسے تہے کہ ایک بی بی ان کی بہت خوبصورت تہی اور
آپ کا جی اوسے بہت چاہتا تہا جب کہ خلافت پر بیٹہے تب اوس بی بی کو طلاق دی کہ کہین
ایسا نہ ہو کہ اس کی محبت مین کبہی کار خلافت مین تامل نہ ہو اور دوسرے جو دو قصے والے آپکی
پاس لڑتے آتے تو آپ دو زانو ہو بیٹہتے اور کہتے اللہ تعالی تو ہی مدد کر کہ جو حق ہو سو مین اونکو
حکم کرون یہ دونون جہگڑالو چاہتے ہین کہ اپنی ضد مین میرا دین لیجاوین اور تیسرے جس کسی کو
کہین کا عامل کرتی تو اوسے یہ دستور العمل لکہہ دیتے کہ اچہا کہانا نہ کہائیو اور شکوہ کا لباس کہیو
اور ترکی گہوڑے پر مت چڑہیو اور بیش قیمت کپڑا نہ پہنیو اور میدہ کی نان نکہائیو اور گہر کا دروازہ
نہ بند کیجو کہ غریب فریادی نہ پڑ سکے اور دروازہ پر چوبدار نہ بٹہائیو اور عدل مین سستی نکریو اور اوس سے
قول اور قسم لیتی کہ اس عہد سے نہ پہرو غرضکہ عدل کی سب باتین پکی تہین اور نگہبانی خلق مین
ایسے تہے کہ رات ساری شہر کے کوچے گلی مین خبر لیتے پہرتے کیونکہ کبہی ایسا نہ ہو سکہ کوئی
کسی کا ستایا ہوا مجہے خبر نکر سکا ہو اور اپنے گہر مین فکر کرتا ہو تو معلوم ہو جاوے حکایت ایکرات
کو آپ ایک گلی مین چلی جاتی تہی اور ایک گہر مین ایک عورت کی آواز آئی کہ ہای کی نفرسے مارتی
تہی اور کہتی ہے اللہ تعالی مجہپر میری خاوند کا ملنا مشکل ہی اور حضرت عمر کہ خلیفہ ہے اوسے
میری کیا پڑی ہے کہ مجہے میرے خصم سے ملا وے آپ یہ بات سنتے چلے گئے فجر کو اوسکا
گہر تحقیق کر کر کہانا پینا اسکا اپنے ذمہ لیا اور کوئی قاصد بہیجکر اوس کی خاوند کو بلا دیا ایک
روایت ہے روضۃ الاحباب مین کہ ایک روز حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی بی بی حفصہ کہ قبیلہ
پیغمبر خدا کا ہے اون سی پوچہا کہ عورت زیادہ سے زیادہ خاوند کی جدائی مین کتنا صبر

کر سکتے ہیں ایک صاحبزادی نے کہا کہ یہہ مہینی جب سے کچھے چہتے مہینے سب قبیلہ دارونکو حضرت
لشکر سے دیتے تہے **حکایت** ایکروز آپ حضرت عمر اور غلام انکا اسلم رات کو شہر میں چلی جاتی تہی
کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو کہا کہ تو دودہ میں پانی ملا دے جب اوس کی بیٹی نے کہا کہ اے مان خلیفہ
حضرت عمر نے ڈہنڈورا پہیرا ہے کہ کوئی دودہ میں پانی نہ ملائیو جب اوس کی مانی کہا یہان تو نہ عمر ہے نہ
اوسکا ڈہنڈورا ہے جب وہ لڑکی بولی کہ یہ کیا لایق ہے کہ روبرو حکم کے مانئے اور پیٹہ پیچہے نہ ملانے
عمر بہت خوش ہوئے آپنے وہ لڑکی دودہ والی کی اپنے بیٹے عاصم سے بیاہی اسکی ایک بیٹی پیدا ہوئے وہ
دادی عمر بن العزیز کی ہوئی اور ہیبت یعنے دہاک اون کی بڑی تہی حکم تہا جس کی طرف نظر اوٹہا کر دیکہتے
وہ کانپنے لگ جاتا **حکایت** ایکروز ایلچی بادشاہ روم کا حضرت عمر رض پاس مدینہ میں آیا جب خلیفہ کے
محل سے پوچہے جب لوگون نے کہا اونکی تو ایک جہونپڑا ہے اوس ایلچی نے پوچہا کہ آپ کہان ہونگی جب
کسی نے کہا کہ مسجد میں ہونگی وہ مسجد میں گیا پہٹے کپڑون والا ایک سوتا پایا اس نے کہا خلیفہ کہان ہین جب
بتانیوالے نے کہا کہ یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک کہجور کی سایہ کی تلی کہ جہان ہمیشہ تہا پا کرتی تہی وہان
پائے غرضکہ وہ ایلچی آپ کی صورت بیٹہکر دیکہنے لگا جب اس کی اوپر ہیبت حضرت عمر کی نے اثر کیا وہ
کانپنے لگا یہہ ہوش سے باہر تہے اوس کی طبیعت پر ایک خوشی آئی جب آپ جاگے آپنے سلام کیا آپ نے
پوچہا کون ہے کیا کہتا ہے جب اوسنے کہا میں قیصر روم کا ایلچی ہون آپنے کہا تو کیا کہتا ہے اور کیا پوچہتا ہے
اوسنے عرض کی کہ حضرت میری عرض یہہ ہے کہ میں ایسا بہادر ہون کہ ہزار دن جوانون پر اگر میں پڑون تو میرے
آگے ہزار سوار کی اتنی نہ ٹہیرین جیسا میں آپ کا جمال دیکہکر کانپ گیا اور میں بڑی بڑی بادشاہون کے
دربار دیکہے ہیں وہان میری آنکہہ نہین جہپی اور یہان میں نہین جانتا کہ مجکو کیا ہوا مصنف کہتا ہے
کسی بزرگ نے کہا ہے کہ جو لوگ کہتا ہے میرے آگے کیا قدر ہوگی تو یہان اپنے دلمین ہی دیکہہ لے کہ اللہ
کی حلم کی تیری دلمین کتنی قدر ہے جو خدا کا ڈر کسیکے دلمین ہے سب کوئی اوس سے ڈرتا ہے اور کرامات
اونکے ایسی ہین کہ کہان تک بیان کرئے ولیکن ایک دو بیان کی جاتی ہین ایک روز مدینہ شریف میں آپ خطبہ جمعہ
کا پڑہتے تہے کہ فرمانے لگے یا ساریہ بن زنیم الجبل یعنی اے ساریہ زنیم کی بیٹی خبردار پہاڑ کو ہو آدمی جو بیٹہی تہی آپسمین
دیکہنے لگی بعضون نے کہا کہ یہہ باولونکی طرح بہکتے ہین جب حضرت مرتضے علیؓ نے کہا کہ واللہ یہہ بیہودہ اور بیہودہ
بات نہین فرماتی کچہہ سمجہہ کر کہتے ہین اس میں حضرت عبد الرحمن بن عوف نے عرض کری کہ کیا تم منکرونکو حجت بتلاتے
ہو کہ عین خطبہ میں کہتی ہو کہ ساریہ پہاڑ کو ہو جب حضرت عمرؓ نے کہا کہ میری دلمین معلوم ہوا کہ پہاڑ کے تلے
میں ایک قافلہ مسلمانون کا کہ اونکی سردار کا نام ساریہ بن زنیم ہے چلا جاتا ہے اور قضا قوم نے

اونہین الیا ہے جب مین سنے بے اختیار پکار کر کہا کہ ای ساریا الجبل یعنے پہاڑ کی
آڑ لو اور جو وی پہاڑ سے آگی بڑہ جاتی تو ماری جاتی جب سب چپ ہو رہی ایک مہینے
کے پیچھے لوگ عراق کیطرف سی آئی اور یہہ خبر لائی کہ جمعہ کا وقت نماز کا تہا اور ہم پہاڑ کے
تلے جاتے تہی کہ حضرت کی آواز سنی یا ساریا الجبل جو ہم پہاڑ کی طرف دیکہنے لگی تو کیا دیکہتے
ہین کہ ایک دہاڑ ہم پر پڑا چاہتی ہے ہمنے پہاڑ کی آڑ لیکر اونہین مار بہگا دیا **حکایت** جبکہ مصر فتح
ہوا وہان کے حاکم عمر ابن العاص کے پاس لوگ اکٹھے ہو کر آی کہ یہہ نیل ندی جو ہی اسکا عجب دستور
ہے جو سنا مہینہ کہ یہہ ہے کہ جسمین ہم ہین چودہوین رات کو ایک خوبصورت چھوکری اوسکے ماباپ سے
بقیمت یا برضامندی لیکر اوسی اچہی کپڑے پہنا کر اور خوب گہنے سے سنگار کر ندی کی پل سی اوس
اوسمین دہکا دیتی ہین وہ لڑکی بہجاتی ہے تو ندی ہماری کہنون مین آنکر بہتی ہے اور جو یہہ بات
نہین کرتی تو ندی زور نہین پکڑتی اور پاؤن مین نہین بہرتی عمر بن العاص نے کہا کہ یہہ
رسم کفر کی ہے مسلمان کفر کی جڑ اوکہاڑنیوالی ہین لوگون سنے وہ بات چہوڑ دی تین مہینے گذر
گئی کہ ندی نہ چڑہی تب قحط ہوکے لوگون نے اور جگہ کا اختیار کیا تب عمر بن العاص نے حضرت عمر کو اس
تمام احوال کی عرضی کری جب حضرت عمر نی سنکر جواب عرضی کا لکہا اس مضمون سے کہ آفرین باد تمہین
کہ تم نے رسم کفر کی دور کری اور کاغذ پر ایک علام لکہا کہ اوسکی مضمون یہہ ہے کہ لکہتی ہی حضرت عمر امیر
المومنین بیچ دریای نیل پر جان لی ای دریای نیل کہ عمر لکہتا ہی کہ اگر تو آپ ہی آپ بہتا ہی تو تو مت
بہیو اور اگر اللہ تعالی واحد قہار تجہی بہاتا ہی تو ہم اوس سے چاہتی ہین کہ تجہی جڑہا کر بہا دی اور عمرو کو
لکہا کہ یہہ پرزہ دریای نیل مین ڈال دیجیو جبکہ وہ پرزہ دریای نیل مین ڈالا بجرد ڈالنے کے سولہ گز پانی اونچا چڑہ
گیا اور وہ چال پہلی بالکل موقوف ہو گئی اور تمام مستغفری کہتی ہین جبکہ حضرت موسی علیہ السلام
نے دعا چاہتی تب بہی سولہ ہی گز پانی اوٹہا تہا اور حضرت عمر کی دعا سے سولہ ہی گز اوٹہا
اور سخاوت اور خلق کے ساتہہ پیار انکا ایسا تہا کہ غزوہ تبوک کی تیاری مین چالیس
ہزار درم حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لائی تہے اور ایک نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اور انکا غلام اسلم رات کو سیر غریبون یتیمون کی کرتے پہرتے تہے کہ جنگل مین ایک آگ
چمکی آپنے کہا کہ یہہ کیسی آگ ہی چلو دیکہیں پاس جاکر دیکہا تو ایک عورت پانی گرم کر رہی تہی آپنے فرمایا اوس
عورت کو کہ ہم بہی آوین جب اوسنی کہا کہ جو کوئی تمسی بہلے وارثون ہو کون غریبون یتیمون پاس آوی اسوقت
خبر لی اوسکو اذن مانگنی کی کیا حاجت ہے اور آپ نزدیک ہو کر اس سے فرمایا تو کون ہے اور کہانسی آئی

جب اوس نی کہا کہ مین فلانی ملک سی آئی ہون مفلس ہون اور بہوکی ہون اور لاچار ہون اور لڑکی یتیم میرے
پاس ہین نہ میرے خاوند ہی کہ میرا احال پوچہے اور کوئی یہان میرا دوست ہے کہ مجہے دلاسا دی یہہ
لڑکی جدی میرا جی جلاتی ہین جب اوس عورت نے کہا کہ یہہ جہوکری مارے بہوک کے مجہے ٹکنے نہین دیتے
لاچار ہوکر ہینے ہانڈی مین پانی ڈالکر چولہے پر رکہکر نیچے سے اوس کی آگ جلادی کہ تمہارے واسطے کہانا
پکاتی ہون وہ چپ ہوکر سو گئے ہین اس سی جب حضرت عمرؓ امیر المومنین اپنی دلمین بہت فکرمند ہوئے تب اوس
عورت نی کہا کہ یہہ جو خلیفہ خلافت پر بیٹہا ہے یہہ مجہسے عاجزون کی بہی خبر نہین رکہتا خدا کو کیا جواب دیگا
جب آپ سے کہا کہ خلیفہ نی تمہارا احوال نہ سُنا ہوگا جب اوس عورت نی کہا کہ جتنے ملک کی اون سے نگاہبانی
ہوسکے سے اوتنا ہے ملک کیون نہ لیا جب آپ اوٹہے گہبراکر ایک تہیلا آٹے کا اور تومار روغن
زیتون کا اوسے اپنے ہاتہہ سے لاکر دیا اور جناب پیغمبر خدا کی متابعت مین ایسے اوپر سے کہ کیا مجال آگے
کہ خلاف پیغمبر خدا کے کچہہ ہوسکے ایکروز ایک اصحابی نی عرض کیا کہ یا عمرؓ ہمنے یون سنا ہے کہ دو بات تم سے
خلاف رسول اللہ کی ہوئی ہین آپنے فرمایا کہ بتاؤ جب اوس اصحاب نے کہا کہ ایک تو یہی کہ پیغمبر خدا نے کبہی
بورئے پر مصلی بچہاکر نماز نہین پڑہی اور تم نے فلانی دن پڑہی اور دوسرے دو سالن کی صحنک اپنی
آگی رکہکر کبہی نہین کہائی اور تم نے دو سالن کی صحنک رکہکر کہائی جب آپنے اوسے بہت سی آفرین کی اور
خیر خواہ سمجہا اور اپنی گہر لیگئے اور اپنے مکان مین لیجاکر اوسی دکہلایا اور کہا کہ یہہ بوریا یہان بچہا تہا اور یہان ایک
ایک بکری نی پیشاب کیا تہا ہمین شبہہ اس کی پیشاب کی چہینٹون کا اس بورئے پر پڑا تہا اسواسطے اسپر مصلی بچہایا
تہا اور جواب دوسرا یہہ ہی کہ میرے گہر ایک مہمان تہا اوس کی واسطے ہمنی گوشت روٹی پکائی تہی وہ کہاتی تہا کہ بی بی
حفصہ نی کچہہ کہانا میری واسطے بہیجا تہا مین نی وہ بہی اوسی مہمانکو دیدیا میری گہر دو طرح کا سالن نہین پکا جب
دو آدمی نوکر اسبات پر رکہے کہ مجہسے کچہہ خلاف سنت کا ہوجائے تو تم تبہی بتلا دیجیو اور اہلبیت حضرت رسول
اللہ کے سے سوال یہہ نہین ہے جواب ایکروز حضرت عمرؓ اور حضرت مرتضی علیؓ ایک مکان
مین بیٹہی تہی کہ جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اور خوبی جو ہمنے عاقبت خیر کی ستی اپنی مقدور ذخیرہ کیا ولیکن پیغمبر
خدا نی فرمایا ہے کہ سب سی پہلی میری اہلبیت پل صراط سی پار ہونگی یہہ اہل بیت ہونا ہم سے نہو سکا جب حضرت
مرتضی علی نے فرمایا کہ یہہ کیونکر ہو جب حضرت عمر نے فرمایا کہ تم چاہو تو ہو سکی ہی اگر بیٹی اپنی ام کلثوم
ہمسے منسوب کرو جب حضرت علی نے گہر مین آکر حضرت حسنین سی پوچہا اور مصلحت کری کہ یہہ بابت حضرت
عمر نے ہم سے کہی ہے تمہارے کیا صلاح ہے جب حضرت حسنین نی فرمایا کہ بیٹی کہین تو بیاہو گے
ولیکن ایسے شخص کہان کہ عشرہ مبشرہ ہون اور فضائل بہت بیان کئی تب بی بی ام کلثوم کا نکاح

سوال یہ ہیں حضرت عمرؓ کی ہوئے پیدا ہوئے زید بن عمر پیدا ہوا اور ایک بیٹا زید بن عمر پیدا ہوا حضرت عمرؓ نے کیا تب اونہوں سے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا
جواب اول نشست مجلس میں بیٹھک انکی ہم نے سنی اور کچھ خدا کے رسول نے ہی اون کا درجہ فرمایا ہی
حضرت کی بائوں طرف تہی اور حضرت ابوبکر صدیق کی داہنی طرف تہی یہہ دونوں خاص وزیر پیغمبر خدا کے تہے
اور پیغمبر خدا فرمایا کرتے تہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں میری ایسے ہیں جیسی آنکہہ کی بینائی اور کان کی شنوائی
انہوں سی نہو سکی ہی جدائی اور حدیث طبرانی میں ابو نعیم سی اور عبد اللہ بن عباس سی ہی کہ اللہ تعالی نی چار دو کیے
میری مددگار کیے ہیں دو آسمان والوں سی ایک جبرئیل اور دوسرے میکائیل اور دو زمین والوں سی ایک
حضرت ابوبکر اور دوسرے حضرت عمر اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہے **حدیث** یفر الشیطان من ظل عمر
ترجمہ یعنے بہاگتا ہے شیطان سایہ عمر کے سے اور ایک حدیث ترمذی میں ہی **حدیث**
لو کان بعدی نبیا لکان عمر ابن الخطاب **ترجمہ** یعنی اگر ہوتا پیچھے میرے پیغمبر تو ہوتا عمر بیٹا
خطاب کا اور بخاری میں یہہ حدیث ہی **حدیث** والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک **ترجمہ** یعنے قسم ہے مجہے اوس رب کی کہ جسکی ہاتہہ قدرت میں
دم ہی نہ ملاقات کریگا تیری تئیں شیطان جبکہ تو چلنے والا ہی کسی کوچہ کی تئیں ہرگز مگر جاتا رہا شیطان اور
کوچہ سی مقرر کہ سوا اس کوچہ تیرے کی ہی اور ابن ماجہ نی ابی ابن کعب سی یہہ حدیث روایت کی ہی کہ پہلی ہی
پہلے سب سے اللہ تعالی ہی بندوں پر سلام کریگا وہ پہلا حضرت عمرؓ ہو گا نقل ہی کہ جسدن ایران کی لڑائی
مسلمانوں نی ماری اور وہاں سی لوٹ آئی جب حضرت امام حسنؓ تشریف حضرت عمرؓ پاس سے لے گئے تب
حضرت عمرؓ نے آپ کو ہزار درم دیئے اور حضرت امام حسینؓ کو ہزار درم دیئے اور اپنے بیٹے کو پانسو درم
دیئے جب آپ کے بیٹے نے کہا کہ کیا واسطہ کہ حضرت علیؓ کی بیٹوں کو تمنے ہزار ہزار درم دیئے اور ہمیں پانسو
درم دیئے حالانکہ ہم پیغمبر خدا کے وقت میں کافروں سی تلواروں سی لڑا کرتی تہی اور یہ لڑکی اوسوقت بچوں میں مدینہ
کی گلیوں اندر کہیلتے پہرا کرتے تہے تو ہمیں اونکی برابر تو دو جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کیا اون کے باپ سا
تیرا باپ ہے اور اون کی ماں کی سی تیری ماں ہے اور اونکی نانا سا تیرا نانا ہے اور اونکی پہوپہی سی
تیری پہوپہی ہی اور اونکی چاچا سا تیرا چاچا ہے اور اونکی خالہ اور ماموں سا تیرا ماموں اور خالہ ہی تو تو انکی
برابری کر بوباپ اونکی حضرت علیؓ ہیں اور ماں اونکی حضرت فاطمہ زہراؓ ہیں اور نانا اونکی حضرت محمد رسول اللہ ہیں
اور نانی اون کی حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہیں اور چاچا اون کے جعفر طیار ہیں اور پہوپہی انکی
بی بی ام ہانی ہیں اور ماموں اون کی حضرت ابراہیم ہیں اور خالہ اون کی حضرت زینب اور ام کلثوم
ہیں تجہی اون کی برابری نہ چاہیے یہہ بات جب حضرت علی مرتضی نے سنی تب فرمایا کہ حضرت

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہے کہ فرماتے تھی العمر سراج اھل الجنۃ کہ حضرت
عمر چراغ اہل بہشت کے ہین جب حضرت عمر نے یہہ سنا تب ایک جماعت کو ساتھ لیکر حضرت علی
کے گہر گئے اور فرمایا مینی یون سنا ہے کہ تمہین میرے حقمین پیغمبر خدا نے بشارت دی ہے حضرت علی
نے فرمایا کہ سچ ہے جب حضرت عمر نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے مجھی ایک پرچہ کاغذ پر لکھد و جب
حضرت علی نے لکھدیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العمر سراج اھل الجنۃ حضرت عمر نے اس
پرچہ کو اپنی اولاد کے سپرد کیا کہ جسدن مین مرون یہہ پرچہ کفن کے اندر میری چہاتی پر رکھدیجو
اولاد نے اونکی وصیت پر عمل کیا اور ایک حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ ہر امت مین
ایک شخص محدث ہوتا ہے اور ہماری امت مین محدث عمر ابن الخطاب ہے **سوال** محدث کسی کہتی ہین
جواب محدث اوسی کہتے ہین کہ جسکی صلاح کے موافق کتاب الہی نازل ہو اور
پیغمبر خدا نے فرمایا ہے الحق ینطق علی لسان العمر یعنے حق بولتا ہے اوپر زبان عمر کے
سوال کہین بتلاؤ تو اللہ تعالی نے حضرت عمر کے مشورت اور صلاح کے موافق کونسا
حکم فرمایا ہے **جواب** گیارہ حکم تو مجھی یاد ہین کہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے اول جبکہ
مدینہ مین حضرت آئی اور بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنے لگے تب یہودی کچہ اہانت سے
کہنے لگی کہ ہمارے قبلہ کیطرف نماز تو پڑہنے لگے ہین جب حضرت عمر خفا ہوکر کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالی
مقام ابراہیم کو ہمارا قبلہ کردی تو کیا خوب ہو جب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کری
واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنے پکڑو تم مقام ابراہیم کو قبلہ دوسرے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین پردہ نہتا سب طرحکے آدمی گہر مین بہلے بُرے آیا جایا کرتے
تہی جب حضرت عمر نے عرض کری کہ یا الہی کیا خوب ہوتا کہ خدا کے رسول کی بی بیونکی
پردہ کی آیت آجاتی خدا نے انکی صلاحکے موافق آیت پردہ کی نازل کری تیسرے
بی بیان پیغمبر خدا کی حضرت پر زیادتی کرتین تہین جب حضرت عمر نے کہا کیا خوب ہو اللہ تعالی کہدے
کہ تمہین طلاق دیکر اور بی بیان بدلے اونکی کرادی تب اللہ تعالی نے آرزو انکی کی آیت نازل کری عسی
ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن یعنے نزدیک ہے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہین
طلاق دیکر بدل دی بی بیان بہتر تمسی چوتہی قیدی بدر کے لوگونکو حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے مال لیکر چہوڑدیا اور صلاح حضرت ابوبکر اور پیغمبر کی یہی تہی
اور صلاح حضرت عمر کی یہہ تہی کہ مال خدا دے گا انہین قتل کرڈالو موافق صلاح حضرت

عمر کے حکم آیا اور حضرت پر عتاب آیا اور پانچوین شراب کے مسئلہ مین اختلاف
پڑ رہا تھا کوئی کہتا تہا حلال اور کوئی کہتا تہا حرام حضرت عمر نے کہا کیا خوب ہو کہ
اللہ تعالی شراب کو حرام ہونیکا حکم کہلا کر دے موافق حضرت عمر کی صلاح کے شراب کے
حرام ہونیکا حکم کہلا گیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اور چہٹی یہہ
آیت اوتری وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ یعنے کیا ہمنے انسان کو
کیچڑ گارے سے تب حضرت عمر کی موہنہ سے بے اختیار نکل گیا فتبارک اللہ احسن
الخالقین یہہ آیت تعالے نے بعینہ اوتاری اور ساتوین جبکہ ابی ابن خلف منافق
موا تب عبد اللہ بیٹا ابی خلف کا حضرت کو اپنے باپ کے جنازہ پر لیگیا جب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نماز کو اوٹہی تب حضرت عمر نے پیغمبر خدا سے اگر کہا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بڑا دشمن خدا کا ہے تہوڑی بات بہی یہہ آیت
نازل ہوی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ نہ پڑہ
نماز اوپر کسیکی اونہون مین سے کہ مرگیا اور نہ کہڑا ہوا وپر قبر اوسکیکے یعنے منافقون پہ
نماز نہ پڑہو اور اٹھوین پیغمبر خدا کو شفقت خلق خدا پر بڑی تہی سبکی بخشش چاہتے ہی
یہان تک کہ منافقون کے واسطے بہی چاہنے لگے حضرت عمر نے کہا کہ حضرت منافقون
کے واسطے تو تم بخشش چاہو یا نچاہو خدا تعالی انہین بخشیگا نہین اللہ تعالی نے
یہہ آیت نازل کری سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ
یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ یعنی برابر ہی ان پر بخشش چاہو یا نچاہو اللہ تعالی نہین بخشیگا اونہین اور نوین
بدر پر جب لڑائی حضرت صلعم نے ٹہرائی جب مدینہ کے لوگونمین بعضون نے عرض کری کہ مدینہ شہر سے نہ نکلو
جب حضرت عمر نے کہا کہ توکل بخدا کرو اور نکلو اللہ تعالی نے صلاح حضرت عمر کی پسند کری آیت آئی کما اخرجک
ربک من بیتک تا آخر یعنی جیسے تجہی نکالا رب تیری نے گہر تیرے سے نازل ہوی اور دسوین جب منافقون نے حضرت
حضرت بی بی عائشہ پر تہمت اوٹہائی پیغمبر خدا نے حضرت عمر سے اور اور صحابہ سے یہہ قصہ کہا حضرت عمر نے کہا
ہذا بہتان عظیم یعنی یہہ جہوٹہہ بڑا ہے اور جیسی کچہہ بات ہے اللہ تعالی خبر کردیگا اللہ تعالی کیطرف سے یہہ آیت نازل
ہوی سبحانک ہذا بہتان عظیم پاک ہی خدا تعالی یہہ بہتان بڑا ہے وہ منافق شرمندہ ہوی اور گیارہوین یہہ ہے
کہ رمضان مین انکو عورت سے جماع نہین کیا کرتی تہی قضاءً ایک رات انکو اتفاق جماع کا آپہی بی بی سے حضرت عمر کو پڑگیا

جب آپ غمگین ہوکر پیغمبر خدا کے پاس آئی اور احوال عرض کیا جب اللہ تعالی نے یہہ آیۃ نازل کری آیۃ
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ آخر تک ترجمہ یعنی حلال کی تمہارے اوپر
اللہ تعالی نے روزہ کی رات مین جماع طرف عورتون تمہاری کی یہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے پوچھا سوال
گزران اونکی کیا تھی جواب جبتک قوت رہی محنت کر کر اینٹین پاتھتے تھے اور اونہین بیچکر کھاتے تھے وقت
فجر سے اشراق تک مسجد مین رہتے بعد اوس کے اینٹین پاتھتے دوپہر تک پھر قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو سویا
کرتے تھے پھر اوٹھکر ظہر کی نماز پڑھتے بعد نماز کے دوسرے دن کے واسطے گارا کاٹ کر رکھتے پھر عصر سے مغرب تک
عمل کرتے جب قوت کام کرنیکی نرہی اور گھر مین اسباب نرہا کہ تجارت کرین لاچار ہوکر اصحابون سے فرمایا کہ ہم امت
رسول اللہ کے کام مین مشغول ہوتے ہین اب فراغت ہمین اور کام کی نہین رہی کہانیکا کیا علاج کرین
جب سب اصحاب چپ تھے اور حضرت مرتضی علی رض کی رای کے موافق جب یا کچھ کہ روزہ کھولتے وقت آدمی کھاتے
وتنا خرچ بیت المال سے لیلیتے تھے اگر اتفاقاً بنا روزہ ہوتی تو بارہ لقمہ کھانا کھا لیتے سوال پیغمبر خدا
کیطرف سے اونہین کچھہ خطاب بھی ملا تھا جواب ملا تھا کہ فاروق معنی فرق کرنیوالا سوال اسکا
کیا موجب تھا جواب چھٹی سال پیغمبری آئے پیچھے یہہ مسلمان ہوئے ہین سنا ہے کہ اون سے پہلے
اونتیس مرد اور گیارہ عورتین ایمان لائی تھی اور حضرت ابو بکر صدیق رض اللہ پر ظاہرا ایمان بھی رکھتے تھے
اور اپنے گھر مین مسجد بنا نماز بھی پڑھتے تھے اور لوگون کو بے دھڑک نصیحت بھی کرتے ولیکن کعبۃ اللہ مین آکر ظا
اکٹھے ہوکر اپنے طور پر نماز نہ پڑھ سکتے تھے جبکہ حضرت عمر رض فاروق جسدن ایمان لائے آتے ہی فرمایا کہ یا رسول اللہ
کافر برملا کعبہ مین بت پرستی کرتے ہین اور ہم ظاہر نماز کعبہ مین پڑھین ہم تو برحق ہین چھپے کیون رہین حضرت
محمد رسول اللہ اور حضرت امیر حمزہ رض اور حضرت مرتضی علی رض اور بعضے آدمی صحابہ کعبۃ اللہ مین آئے
اور ظاہر نماز پڑھنی شروع کرنی لگے اس مین یہ بات کافرون پر بھاری ہوئی کافر اون پر آپڑے
اونہون نے ڈھال اور موٹھون اور موگون سے ایسی مار دی کہ سب باہر کار رہ دسے اور ظاہر کعبۃ اللہ
مین نماز پڑھی تو اوسدن خطاب فاروق پایا تھا قیامت تک جاری ہے اور حضرت ابو بکر رض کے
شاہدی سے اسلام بتایا گیا تھا اور حضرت عمر رض کے اسلام سے جتایا گیا اگرچہ ذہلی اونکی ایمان لانے
سے پیغمبر خدا نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ مجھے عمر کو دے یا ابو جہل کو دوسرے دن
حضرت عمر مسلمان ہو گئے ہی کافرون کو کعبہ سے دھکا کر نماز پڑھے سب مسلمان
خوش ہوئے اسمین حضرت جبرئیل آئے کہ یا رسول اللہ آسمان والونکو بھی حضرت عمر کی اسلام کی خوشی ہے سوال
پیغمبر خدا کے ان دونون کو یعنے حضرت ابو بکر صدیق رض کو اور حضرت عمر رض ابن الخطاب کو بہشت

بڑائی کیون دیا کرتے تھے **جواب** پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ کوئی یون سمجھے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کو مینے بڑائی دی ہے بلکہ اللہ تعالی نے بڑہایا ہی کہ ابوبکر صدیق ایسی ہین جیسے آسمان مین تارون کا چمکنا ہے اور حضرت عمر کے محلون کو بہشت مین پیغمبر خدا نے دیکھا ہے اور دنیا مین خبر دی ہی کہ یا عمر مینے تمہاری محل بہشت مین دیکھے ولیکن تمہاری عزت واسطے تمہاری ننگ ناموس پر نظر نہین کری اور دونون صاحب روضہ منورہ مین مدفون ہین اور زندگی پیغمبر خدا کے سن ہی دونون وزیر مشیر تھے کہ بغیر اون کی مشورت کچہہ کام ناصرانہ ہوتا تہا اور اون دونون مین چھوٹائی اور بڑائی اون کی سمجھی گئی ہی اور پیغمبر خدا کچہہ بولتے کہ یہ کام اوسنے ابوبکر اور عمر نے یون کیا یا یون کرینگے پہلے حضرت ابوبکر کا نام لیتے اور پیچھے حضرت عمر کا **سوال** اونہون کی وفات کیونکر ہوئی **جواب** ایک شخص تھا ابو لولو نام مغیرہ کا غلام تہا تب ایکروز کسی شخص نے حضرت عمر کے روبرو فریاد اوس ابولولو غلام کی کری کہ ایک کافر لڑائی مین مینے مارا تھا جب اوسکا مین اسباب اتارنے کو گھوڑے سے اترا تب ابولولو نے مجھ سے پہلے دوڑ کر اوس موئی کافر کی زرہ اوتار لی اگر میرا حق ہی تو مجھے اوس سے دلواؤ آپ نے ابولولو کو بلوایا اوسکا دعوی سنوایا اور ابولولو نے مانا تب آپنے فرمایا کہ زرہ کا حق مارنے والے کا ہے تو زرہ پھیر دے اوس ابولولو نے وہ زرہ تو پھیر دے ولیکن حضرت عمر سے دل مین کینہ رکہا کہ میری زرہ کیون پہروائی ایکروز وقت فجر کے اول وقت وہ غلام خنجر باندہ کر دوسری صف مین ہو بیٹہا جبکہ نماز مین کہڑے ہوئی تب اوس کمبخت نے تین زخم خنجر کے مارے ایسے کاری زخم آئی کہ حضرت عمر کے سینے سے ناف تک سب چاک ہو گیا آپ نے فرمایا کہ خبر لیجیو یہ کون تھا جو مارون جاتے معلوم ہوا کہ ابولولو مغیرہ کا غلام ہے آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ میرا مرنا کسی مسلمان کی ہاتہہ سے نہوا اور قیامت کو میرا جھگڑا کسی مسلمان سے نہ پڑا اور شکر ہے کہ امر معروف پر مارے گئے وہ ابولولو جبکہ گھر گیا تب اور شخص بنا ہتہیارون تہے اوس نے دس آدمی مارے پھر ایک خنجر ایسا اپنے پیٹ مین مارا کہ مر گیا یہ بات حضرت عمر نے سنی تب فرمایا کہ الحمد للہ ہمارے واسطے کوئی نہ مارا گیا اور وہ آپہی مرگیا شرح مشارق والا لکہتا ہے کہ بدہ کے دن چھبیسوین ذی الحجہ کو زخم آئے تین دن زخم سے زندہ رہے جمعہ کے دن چاند رات کو وفات پائی اون کی عمر کی روایتین اکثر اسیر ہین کہ ترسیٹھ برس کی عمر تھے حضرت بی بی عائشہ کی حجرہ اندر حضرت ابوبکر کی چھاتی برابر سر اون کا رکہا گیا ولیکن شہید ہوئے کیونکہ ایک روز پیغمبر خدا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین ایک پہاڑ پر تھے اور پہاڑ ہلا حضرت نے فرمایا کہ کیون ہلتا ہی کہ تیرے پر نہین ہے کوئی مگر ایک پیغمبر اور ایک صدیق اور دو شہید اور دوسری شاہد یہ ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا کے پاس

حضرت عمر سفید کپڑی پہن کر آئی آپنی فرمایا کیہہ کپڑی نئی ہین یا دہوئی تب حضرت عمر نے کہا کہ دہوئی
ہین جب پیغمبر خدا نی فرمایا البس جدیدًا وعش حمیدًا ومت شہیدًا یعنی پہن نیا اور جی بہلا اور مر شہید
ریختہ در شان حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصنفہ ریختہ تجہہ شان اوپر ذات محمدی کی سنوری ہی ٭ ہوتا جو میری بعد نبی ذات
عمر ہی ٭ کیونکر نہیا اعدل اصحاب نہ ہووی ٭ شیطان نہ آوی کہ جہان اوسکا گذر ہی ٭ کیونکر نہو مشتاق
نبی تیری ملن کا ٭ تجہہ ذات کو قرآن مین رب کن ہی آئی ہے ٭ دریای اعلام تیرا ڈال ہکی ہی ٭ موج ہے
جو فتح مین فرش شام مصر ہی ٭ یا یا ہی نظر تیری کفر نور حقیقی ٭ دہ صفان ہی عشاق نظیر ہی پاک نظیری
سوال حضرت عمر کو غسل کسنی دیا تہا **جواب** عاصم کوفی کے تاریخ مین شیعونکی نزدیک یہی ہی ہے
کہ حضرت مرتضی علی نے غسل دیا اور صہیب رومی نے نماز پڑہائی بعد نماز کی جب جنازہ اوٹہائی ملائکے تب
حضرت مرتضی علی نے دعا کری کہ اللہ تعالی کی رحمت تجہہ پر ہمیشہ ہو جو اپنا سا کمال دوستدار میری
نزدیک اپنی پیچہی کوئی ایسا نہچہوڑ چلی تم کہ اوسکی سے کام کر کر خدا سے ملاقات حاصل کری قسم خدا کی
مجہی یقین ہے کہ تمہین یہہ دولت نصیب ہوگی کہ اپنی دونون یارون پاس دفن ہوگی کیونکر اکثر اتفاق
مجالس حضرت پیغمبر خدا کی ہین ہم حاضر ہوتی حضرت کی زبان مبارک سی یون سنتی کہ ہمنی اور
ابوبکر او رعمر نے یون کیا اور ہیتی اور ابوبکر اور عمر نے یون ٹہرایا اپنی کام مومنین ملاکر یون کہتے یہہ
روضۃ الاحباب مین لکہا ہی **بیان حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا** یہ
پاچہی عثمان ہین یا چہی علی جوان باقی سب امت اوپر علی بڑے ہیں پہچان حضرت کا نام عثمان ہے
اور کنیت ابو عمرو اور لقب ذو النورین عثمان بن عفان کی وہ بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے امیہ کے
وہ بیٹے عبد الشمس کے وہ بیٹے عبد المناف کی پانچوین پیڑہی خدا کے رسول سے جا ملتی اور عرب
مین کنیت اوسی کہتے ہین کہ فلانیکا بیٹا یا فلانیکا باپ کہہ کر پکارین جیسے نور کا باپ یا جیسے احمد کا
باپ اور حضرت عثمان کا لقب جو ذو النورین ہوا اوسکی معنی دو نور والا ہی ان دونون نوروں میں
علما کو اختلاف ہے بعضے کہتی ہین کہ حضرت پیغمبر خدا کی دو صاحب زادی بی بی رقیہ اور ام کلثوم
بیاہی گئین تہی یہہ نعمت کہ دو بیٹیان پیغمبر خدا کی ایک شخص کو بیاہی جاتین اور کسی شخص کو یہہ
نعمت نصیب نہین ہوئی سوائے حضرت عثمان کے بلکہ حضرت پیغمبر خدا نے بعد وفات بی بی ام کلثوم
سے فرمایا تہا کہ جو میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بہی مین عثمان کو دیتا اور بعضے انکی سخاوت کے سبب سے
کہتے ہین یعنی دو حالتون کفر اور اسلام کی سخاوت پوری تہی بعضے کہتی ہین کہ دو عمل کے سبب
کہتی ہین کہ قایم اللیل اور صایم الدہر تہی یعنی راتکو جاگتی اور دنون روزہ رکہتے قیامت مین

دونون طرف انکی نور پیدا ہو جائیگا اور بعضے کہتی ہین کہ پیغمبر خدا سی ما کی طرف سی ہی اور باپ کیطرف سی چار پیڑہی
اندر ملتی ہے باپکی پیڑہی تہیان ملگئی ہو اور ما انکی بی بی اروی پیغمبر خدا کی سگی پہوپہی کی بیٹی تہین ماکی طرف سے عبد المطلب
ساتوین سال اصحاب فیل کے لڑائی سی پیچہی ہوئی تہی **سوال** چہرہ انکا کیسا تہا **جواب** خوش قد
لنبی تہی گورا رنگ سرخی مایل چیچک رو داغ سیتلا کی خوب چمکتے تہی اور ڈاڑہی بڑی لنبی تہی اور جوڑ
بند ہونکی بہاری تہی اور بازونپر بال اگی تہی اور سرکے بال بہت کالی تہی اور گہونگر والی تہی اور انکی
سیر نہتی جسی عرب مین اضلاع کہتی ہین اور دانتونکی بیڑی بہت ستہری تہی اور خوبصورت تہی اور
کالونکی لونک سرکی بال شانے پر ہوی تہی اور خوبصورت تہین یوسف ثانی تہی نقل ہے اسامہ بن زید کہتا
کہ ایکروز پیغمبر خدا صلعم نی کچہہ گوشت بی بی رقیہ کو میرے ہاتہہ بہیجا تہا مینے جاکر دیکہا تو میان بی بی دونون
برابر بیٹہی ہین وہ گوشت مینے دی آیا دونون قبول صورت تہا جوڑا ایسا یعنی کبہی ساری عمر مین نہین دیکہا
سوال لباس کیسا پہنتی تہی **جواب** کبہی تو بودی پیوندی کپڑی پہنتی تہی اور کبہی دو سو درم کے
پوشاک پہنتی تہی اور کبہی بائین ہاتہہ کی اونگلی مین انگوٹہی پہنتی تہی اور خضاب مہندی اور کبہی کتم کا کرتے
سوال کچہہ خدا کی رسول نے بہی انکی تعریف فرمایا ہے **جواب** پیاری خدا کی رسولکی وہ ایسی تہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہر شخص کے رفیق ہوتا ہی اور میرا بہشت مین رفیق عثمان ہے اور عشرہ مبشرہ مین تہی اور ایکدن ایک
شخص نے حضرت عثمان سے بی ادبی کری تہی بغیر عذر کری مرگیا آپنے اوسکی جنازہ کی نماز نہ پڑہی اور پیغمبر خدا
نی کہا کہ خبر دی مجہی اللہ تعالی نے کہ مین اپنی لڑکی کا نکاح عثمان سے کرونگا اور کیا اور پیغمبر خدا صلعم نے
فرمایا ہی عثمان شرمالو ہی کہ فرشتی بہی اوس سے حیا کرتی ہین اور فرمایا ہی کہ اس امت مین یہہ مرد ہی
کہ بہت محکم اس امت مین ہے ہی میرے حیا مین عثمان بن عفان ہے اور فرمایا ہے اور فرمایا ہے
یعنی پہلا ہی کہ اپنی کنبے کو لیکر اللہ کیطرف اپنی شہر سی اوجڑا ہے بعد حضرت لوط کے اور فرمایا ہی
کہ حضرت عثمان او نہاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہین ایک روز پیغمبر خدانی حضرت عثمان سے
کہا کہ اے عثمان مجہی جبرئیل نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالی نے تجہی ام کلثوم سے نکاح کیا ہی موافق
مہر بی بی رقیہ کے اور فرمایا ہی حضرت پیغمبر خدا صلعم نے کہ عثمان بن عفان میرا دوست ہی دنیا مین
اور آخرت مین بہی **سوال** ایسی اونمین کیا خوبی تہی کہ جسکو رسول خدا یون فرماوین **جواب**
بہت بڑے آدمی تہی اول تو اللہ تعالی کے عبادت کمال کرنیوالی تہی روزہ اور نماز اور شب بیدار تہی اور قاری
قرآن خوان اور قواعد جنگ دان دوسرے سخاوت بہی تہی تیسری حلیمی اور حیا اور عاجزی اور خدا سے بہت ڈرتی تہی
اور خلیفہ ہوئے **سوال** پہلیان انکا کرو ہم سمجہی نہین **جواب** اول عبادت مین خدا کی ایسی تہی کہ کبہی ایسا ہی ہو جاتا کہ ہر شب ایک

روزہ رکہتی چلی جاتی اور کبہی افطار کرتی اور ہر وقت وضو تازہ کرتی چاہیے وضو ہی ہوتا اور نماز کمال خشوع
سے پڑہتے اور کبہی ایسا ہی ہوتا کہ رات کو مقام ابراہیم پر تشریف لیجاتے کو اور دعا کو کہڑے ہوکر پڑہتی تو کئی مرتبہ کہڑے
ہی فجر ہوجاتی اور کبہی ایسا ہی ہوتا در رکعت مین سارا قرآن پڑہتے اور دن مین ہی قرآن بہت پڑہتی ایکروز
ایک شخص نی عرض کری کہ حضرت یہ کیا محنت ہے جو تمنے اوٹہائی ہی آپ نے فرمایا کہ یہ قرآن اللہ تعالی
کا خط ہے اسپر رات دن نگاہ رکہنی چاہیئے کہ اس کی حکمو نپر نگاہ ہر وقت رکہتے چاہئی کہ کبہی کوئی حکم
رہ نہ جاوے اور ایسا نہ ہو کہ کبہی کوئی اللہ تعالی کی بیفرمانی کر بیٹھے اور لایق غضب کے ہوجاوے اور پیغمبر خدا کی ساتہ
سب لڑائیون مین حاضر تہی مگر بدر کی لڑائی مین نہین تہی اور بیعت رضوان مین حاضر نہ ستھے نقل ہی کہ
ایک شخص مصری نی مسجد حرام مین حضرت عبد اللہ بن عمر سی سوال کیا کہ مجہے جواب دو حضرت عبد اللہ
نی کہا کہ پوچہہ اوسنی کہا کہ حضرت عثمان جنگ بدر مین حاضر تہے اونہون نی فرمایا کہ نہین اور پہر کہا کہ
بیعت الرضوان مین حاضر تہے حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ نہین اور پوچہا کہ جنگ احد مین بہاگ گئے تہے حضرت
عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم سے جب حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ اسکا جواب سُن کہ جنگ بدر کو پیغمبر خدا جب
جاتے تہے تب حضرت عثمان کو فرمایا کہ واسطے بیماری بی بی رقیہ کی ہم تمہین چہوڑ چلے ہین اور
جو تم اسلام کے واسطے مدینہ مین رہوگی تو آخرت کا ثواب اور دنیا مین لوٹ کا حصہ تمہین ملیگا اسواسطی
رہی تہی اور بیعت الرضوان کی دن حضرت عثمان پیغمبر خدا کے بہیجے مکہ مین گئی تہی اور جبکہ پیغمبر خدا نی
بیعۃ الرضوان شروع کری سب اپنا داہنا ہاتہہ اپنے بائون ہاتہہ پر رکہا اور فرمایا کہ یہہ ہاتہہ عثمان کا نہی جب
اپنے بائون ہاتہہ کو حضرت عثمان کا ہاتہہ فرمایا حاضرون سی دیکہہ تو کہ حصہ ہوا ہوگیا اور جنگ احد سے جبکہ
بہاگ گئے تہے اللہ تعالی نی اونہین بخشدیا ہا اللہ تعالے فرماتا ہے آیۃ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْہُمْ ترجمہ
اور بتحقیق بخشش کیا اللہ تعالی نی اونہون سی یہ آیۃ جنگ احد کے بہاگے ہوؤن کی حق مین اوتری ہی
اور سخاوت اور بخشش اون کی ایسی ہی کہ ایکروز لشکر پر حضرت کی تنگی آئی تہی اور پیغمبر خدا نی
فرمایا کہ جو کوئی اس لشکر کی تیاری کری اوسی بہشت نصیب ہوگی تو چالیس ہزار درم تو حضرت عمر لائی اور حضرت
عثمان ایک روایت ہی کہ ساڑہے نوسے اونٹ اور پچاس گہوڑے اور ایک روایت مین ہی کہ ہزار اونٹ اور
ستر گہوڑے اور ساڑہی تین ہزار درہم پیش نیاز رسول اللہ کی کری اور عبد اللہ ابن مسعود کہتی ہین کہ مین نے اوسدن
پیغمبر خدا کو دیکہا کہ چلتے اور پہرتے تہے اور فرماتی تہی حدیث اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُثْمَانَ مَا اَقْبَلَ وَمَا اَدْبَرَ
وَمَا اَخْفٰی وَمَا اَعْلَنَ وَمَا اَسَرَّ وَمَا اَجْھَرَ ترجمہ یعنے یا اللہ تو بخشدی گناہ عثمان کی جو آگی کرے
یا پیچہے ڈالی جو اکیلی کری یا بہیڑ مین کرے یا چہپ کر کرے یا ادجگر کرے اور جامع ترمذی مین

لکہا ہے کہ روایت ہے عبد الرحمان بن حبان سی جبکہ جیش العسرۃ کی حضرت عثمان نی تیاری کرہی تہی تب
پیغمبر خدا منبر پر سے اوترنے تہے اور فرماتے تہے کہ کفایت ہے یہی کام عثمان کو کہ جو کیا اب
نہا وین ساری عمر مین کچہہ کام نکری اوسی یہی کام کفایت کرتا ہے بار بار یہی بات فرماتے تہے اور بعضے
کہتی ہین اوس رات کو پیغمبر خدا صبح تک کہتے تہے کہ یا الٰہی مین عثمان سی راضی ہوا تو بہی راضی
ہوجائیو نقل دوسری کہ رومہ کا کوا خریدا وہ یون کہ پیغمبر خدا جب مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو
حضرت کیا تہہ جو اوجڑ گئے تہے اونہین پانی کی نہایت تکلیف تہی کیونکہ مدینہ کے نزدیک میٹہا پانی نہتا
اور شہر مین کہاری پانی پیا نہین جاتا تہا وہان دور سے میٹہا پانی لاتی اور مدینہ شہر مین کہاری
پانی مہنگا بیچتے اور صحابون مہاجرین کو نہ قوت پانی دور سے لانے کی تہی اور نہ طاقت مہنگا خریدنیکی
تہی کیونکہ سیر بہر ناج کی ایک مشک میٹہی پانے کی پاتے تہے بغیر پانی کی صحابہ نہایت تکلیف تہی
ایکروز پیغمبر خدا نے جس یہودی بنی غفار کا کوا تہا اوسے بلا کر فرمایا کہ اگر تو اس کوئے کو مراد
خدا پر سبیل کرے تو مین تیرا ضامن ہوتا ہون کہ تیرے واسطے بہشت مین چشمہ
جاری ہووے اوسے کیا قدر تہی پیغمبر خدا کے کہنے کی اوس نے کہا کہ حال تو صاحب میرے
کنبے کا باغ ہرا ہے اس سی میرے پاس دیا نہین جاتا جب حضرت عثمان نی یہ سوال جواب سنکر بہت پاندرکر
اوس یہودی پاس گئی اور فرمایا کہ میان یہ کوا بیچ ڈالو اور تمہارا جو جی چاہے سو لو اور وہ قبول نہین کرتا تہا اور
یہ مول بڑہتے جاتے تہے یہان تک کہ پینتیس ۳۵ ہزار درم پر اون کا دعویٰ پہونچا جب اوس نے بیچ ڈالا
تب وہ کوا رومہ کا خرید کر کر جناب پیغمبر خدا پاس آکر عرض کری کہ مین نی واسطی خدا کی سبیل کیا ہے پیغمبر
خدا کی بہت خوش ہوئے تب حضرت عثمان نے عرض کری کہ یا رسول اللہ جیسے اوسکی ضامن تہے میرے بہی ویسے
ضامن ہوگے آپ نے فرمایا البتہ **حدیث** مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ
ترجمہ یعنے جو کوئی کہود دے کوا رومہ کا پس واسطے اوسکے بہشت ہے راوی کہتا ہے کہ اوسی عثمان نی کہودا ہے
یعنے بیچے خرید کرنیکے اوسکو کہودا اور تعمیر کیا اور نقل ہے کہ پیغمبر خدا کی طبیعت نے چاہا کہ مسجد
مدینہ کی کشادہ کرین ہمسایہ مسجد کی یہودونکی گہر تہے آپ نے ایک ہمسایہ کو بلا کر فرمایا کہ جو تو اپنا گہر ہمارے
ہاتہہ بیچدے تو دنیا مین جتنی جی چاہے قیمت لے اور عاقبت مین بہشت کا محل تجہی ملجائیگا اوسکی ضامن ہم ہین
وہ شخص نالایق تہا قبول نکیا جب امیر المومنین حضرت عثمان نے یہہ بات سنی اوسے
سمجہایا کیونکہ جاہلیت کے دنون کا حضرت عثمان کا وہ دوست بہی تہا ولیکن ہر چند کہ حضرت
عثمان اوسے سمجہاتے تہے اوس نی نہ مانا جب آپ قیمت مین بڑہنے لگی آپ نے فرمایا کہ دس ہزار

مثقال سونیکی قیمت کے جب وہ خوش ہوا اپنے خرید کر حضور مین عرض کری تب حضرت عثمان رضی نے
کہا یا رسول اللہ صلعم اسکی بدلی بہشت کی گہر کی سیر بہی ضامن ہو گی حضرت نے قبول کیا اور زاہد ایسے
تہی کہ خلافت کے دنون مین منبر پر سوار ہوتی ہوئی چادر سر پر ہوتی اور پیغمبر خدا کی مسجد مین پہر دن
چڑہے سوتی اور زمین پر بیٹہہ سکیے کنکریان مچکی بدن مین چہپتیان ساری بدن پر اثر دیکہای دیتا
اور کبہی اونٹ پر سوار ہوتے اور پیچہی غلام کو بٹہا لیتے اور اچہی اچہی لذت کی کہانی خلافت کے دنون مین
مسجد مین منگا لیتے وہ بہوکون محتاجون کو کہلا دیتے اور آپ روٹی سرکہ سے لگا کہاتے اور
حیا ایسی تہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہتے ہین کہ ان تینون برابر خلق اور حیا مین کوئی اصحاب نہین
بیہو تہا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان ذو النورین اور حضرت ابو عبیدہ ابن جراح اور
خواجہ حسن بصری کہتے ہین کہ حضرت عثمان حیا مین ایسے تہے جب چاہتے کہ غسل کرتے تو
گہر مین جا کر دروازہ بند کر کر کپڑون پر پانی اونڈہا لیتے **حکایت** ایک روز پیغمبر خدا صلعم گہر مین
لیٹ رہے تہی اور پنڈلیان گہٹنون تک کہل رہی تہین اور حضرت ابو بکر صدیق آئی
آپ نے اذن دیا آ بیٹہی پہر حضرت عمر آئی وہ بہی اذن لیکر آ بیٹہی اسمین حضرت عثمان نے اذن
مانگا جب آپ نے اوٹہہ بیٹہہ کر کپڑا سنوار لیا پیچہی انکی لوگون نے پوچہا کہ یا رسول اللہ صلعم
یہہ کیا موجب تہا کہ حضرت عثمان کی آنی سے آپ اوٹہہ بیٹہی آپ نے فرمایا کیونکر نشرماؤن اوس
شخص سے کہ جسکی شرم سے فرشتے بہی شرماتی ہین کتنی خواص انہین ہین اول ذو النورین دوسرے
قرآن کو انہون نے اکٹہا کیا سب ملک مین لکہہ لکہہ پہنچایا اور تیسرے کہتے ہین کہ مین چوتہا
ہون جنہون نے سبقت اسلام پر کری چوتہی جب سے کہ داہنی ہاتہہ سے بیعت پیغمبر خدا
کے ساتہہ کری وہ ہاتہہ ستر پر نہین لگایا پانچوین کبہی جہوٹہہ نہین بولا چہٹی جسدن سے
مسلمان ہوا ہون ہر ہفتہ کے اندر ایک غلام آزاد کیا ہے ساتوین کبہی شراب مینے
نہین پی آٹہوین نہ اسلام مین نہ جاہلیت مین کبہی زنا نہین کیا اور کبہی خدا کی بیفرمانی نہین
کری اور بے لاگ نصیحت کرتے رہے اور ایسے تہے کہ کسیکا ملاحظہ نکرتے **حکایت**
ایک روز ابو ذر غفاری کہ بڑے قدیم اصحاب صفہ تہی کہ جن لوگون کو حضرت نے کہا تہا کہ
یہہ تارک دنیا ہین اور پیغمبر خدا کی عشق مین گہربار چہوڑ کر حضرت کے دروازہ پر آ بیٹہی تہے سوائے
تلوار اور قرآن کے اور مال نرکہتے تہی اور ایک اونہو نمین فوت ہو گئی تہی اور انکی کمر
ایک دینار نکلا تہا آپ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا تہا کہ اسکے ایک داغ ہوگا جب

مال الدار ڈری اور کہا یا رسول صلعم بیمار کیا حال جب آپ نی فرمایا تم زکوۃ چالیسوان حصہ پاکر دو اور
حضرت عثمان کے وقت مین اون حضرت ابو ذر غفاری پر ایسی حالت آئی کہ سب طرح کی لوگونکو کہنی لگی
کہاؤ سو کہاؤ اور باقی راہ خدا کی لٹاؤ نہین جتنے روپیے باقی تمہاری رہینگے وتنی ہی تمہاری داغ سے
ہونگی یہہ بات حضرت عثمان نی سنکر اونہین بولایا اور کہا یہہ حکم پیغمبر خدا نی اصحاب صفہ کو جو نادار تہے
دنیا مین اونہین کیا ہی یہہ حکم عام نہین ہے جب باہر آئی پہر بازارونمین یہی باتین کرنی لگی حضرت
عثمان نے ہر چند منع کیا اونہون نے نہ مانا لاچار ایکروز حضرت عثمان نے ایک غلام ساتہہ کیا اور کہا چار
پانچ کوس ایک گاؤن مین اونہین چہوڑ آؤ جب آپکو مدینہ سی باہر لی چلی تب وہ جدائی قبر رسول
اللہ صلعم کی سے بیکل ہوکر رونی لگی غرضکہ جب اونکو باہر لیگئے تب یہہ بات مرتضی علی نے سنی
تب آپ سوار ہوکر پہونچی اونکو بیکل دیکہا اور اس غلام کو کہا کہ چہوڑ دی اسی مدینہ لیچل ابو ذر
خوش ہوکر مدینہ کیطرف پہری اور غلام نے کہا کہ مجہی خلیفہ کا حکم راہ مین چہوڑنیکا نہین اودہر سے
اونہون نے کہینچا اور ادہر غلام نے کہینچا اور غلام نے کوڑا حضرت ابو ذر غفاری پر چلایا حضرت امیر المومنین نے
آگی ہوکر اپنی بدن پر لیا غلام نے شرمندہ ہوکر حضرت عثمان کو خبر کری حضرت مرتضی علی اور حضرت عثمان
نی کہا کہ توبہ کرو اور یہین مدینہ مین رہو جب رہی اور شہادت حضرت عثمان کا حال برا ہے
ولیکن تہوڑا سا بیان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہے کہ یمن مین ایک شخص تہا توریت و انجیل کا عالم نام اوسکا
عبداللہ بن سبا تہا جبکہ حضرت عمر کے وقت مین مصر فتح ہوا قوم قبیلا اوسکی عورتین مسلمانون مین پکڑی آئین
ماری شرم و غیرت کے لاچار تہا جبکہ چارونطرف سے ملک مین اسلام کی دہوم پڑگئی جب وہ تقیہ سی یعنے دغا
سی مسلمان ہوا حضرت عثمان کے آگی اور پہر اوسنی دیکہا کہ ہم چشم اونکی کون ہین تو حضرت مرتضی علے
کو پایا آمد و رفت اپنی حضرت جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے رکہہ کر او چہوٹے بڑوں سی واقف
ہوکر مصر مین گیا ازبسکہ قابل کمال رہتا باتین جہوٹی بصورت حق کی بنا کر سب آدمیونکو عبداللہ
ابن سعد سی کہ نائب حضرت عثمان کا تہا باغی کر کر دشمن بنا پہر تحقیق کیا کہ جو حضرت عثمان سے دلمین کشیدگی
رکہتا تہا بصرہ اور کوفہ مین اپنی شاگرد اودہر کو بہیجکر اونہین قایم کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ بلوہ عام
کر کر حج کی دنون مین وہان جاکر داد بیداد کر کر حضرت عثمان کو آنکہہ صحابہ رضی تمین جنہیر کرد غرضکہ اونہون
نے یون ہی کیا کہ ہزار آدمی مصر کی جنکا سردار قاضی ابن حرب و پانسو آدمی بصرہ کی جنکا مقدم حرقوص بن عمرو اور
کوفیونکا سردار مالک اشتر تہا مکہ پہونچی مصریون نے حضرت مرتضی علی سی چہپی عرض کی کہ ہم کئی ہزار آدمی ہو سوالی آئی ہین
کہ حضرت عثمان کے خلافت سہین کرکہین شہادیوین حضرت امیر المومنین علی نے سنکر غصیہ کیا اور خبردار کیا ایسی بات نکہے

طلحہ کے آشنا بصرہ والی حضرت طلحہ پاس گئی اور کوفہ والی حضرت زبیر پاس گئی اور جاکر یہی کہا وہی جو
حضرت امیر المومنین نی فرمایا تہا اونہون نی کہا آخر کو لاچار ہوئے جب امیر المومنین حضرت عثمان اور
امیر المومنین حضرت مرتضے علی نی مشورت کر کر ایک خط عبد اللہ ابن سعد کی نام کہ نایب مصر کا تہا لکہا کمال
غصہ سی کہ عبد اللہ بن سعد نی وہ خط دیکہکر ایک شخص کو مارہی مار کے مار ڈالا اور بعضون کو قید کر دیا بعد
اوس کی سات سے آدمی بمعہ بعضے مہاجرین کی دعوی خون ناحق کیواسطے مدینہ مین آئی جب حضرت مرتضے
علی نی حضرت عثمان کی گہر تشریف لے گئے اور آپنے فرمایا کہ بات بڑہ گئی اب جو عبد اللہ بن سعد کو تغیر
نکرو گی اور کوئی دانا آدمی بات کا سنوارنے والا اوسکی جگہہ نہیجو گے اور اس خون کی پرسش آپ جلدی نکرو گے
تو بڑا فساد ملک مین اوٹہیگا اور حضرت بی بی عایشہ کی بہی اور حضرت طلحہ کی بہی اور سب کی یہی صلاح ٹہرے کہ محمد
بن ابی بکر سب نے اختیار کئے اور پروانہ نیابت مصر کا اون کی نام ہو گیا کچہہ مہاجر کچہہ انصار اونکی ساتہہ
تعینات ہو گئے کہ موافق مشورہ ان ہمراہیون کی قضیہ عبد اللہ بن سعد کا فیصل کریو اور خون کا دعوی جو اوسپر کرتی
ہین اوسی خوب طرح سچ کو جہوٹ سے تحقیقات کر کر خوب پوچہہ کر حکم کریو اور اونہین رخصت کیا جب تین منزل
مدینہ رہ گئے سے گئے وہان اونہون سنے ایک غلام پکڑا تہا اوسکی پاس خط تہا اور اوس خط مین یون
لکہا تہا عبد اللہ بن سعد کو کہ دیکہتے ہی اس خط کے محمد بن ابی بکر کو قتل کریو اور اوسپر وانہ کا
اعتبار نکریو اور جہوٹنے والے تیرے فریاد کری ہی اونہین سزا دیجیو یہ خط دیکہتے ہی تمام بہہ قافلہ بمعہ غلام اور اوس
خط کو لیکر مدینہ مین آئی اور شہر اکہٹا کیا اور خط دکہلایا اور حضرت مرتضی علی اور بڑی بڑی اصحاب اور بہت آدمی
اکہٹے ہو کر وہ غلام اور خط لیکر حضرت عثمان کی پاس گئے اور کہا کہ صاحب یہ غلام تمہارا ہے کہا کہ ہان
پہر بولی کہ یہ اونٹ تمہارا ہے کہا کہ ہان پہر کہا کہ تمنے یہ خط لکہا ہے جب آپ نی فرمایا کہ یہ خط ہمنے نہین لکہا اور
اور ہمارے تئین خبر بہی نہین قسم ہے اللہ تعالی کی جب سبکو یقین اون کی بات کا آیا جب سبنے کہا کہ یہ کام
مروان کا ہے اور مروان نی کہا کہ مین نی بہی یہہ کام نہین کیا کسے میری دشمن نی یہہ جہوٹ کر دی اور جو مین غلام
کو ایسے کام کو بہیجتا تو تمہارے ساتہہ کیون روانہ ہوتا مگر یہہ منصوبہ کسی اس قافلہ والون کا ہے
تب سبکی یہی صلاح ٹہری کہ مروان کو ہمین پکڑ دو کہ ہم تحقیقات کر لینگے جب حضرت عثمان نی فرمایا کہ
اسے تمہین پکڑ دینا صلاح نہین ایسا نہ ہو کہ بلوہ مین کوئی اسے بی تحقیقات مار ڈالی تو بلوہ کا خون رلجائے گا
غرض جبکہ مروان کو نہ پکڑا دیا اب بلوہ عام ہوا چارون طرفون سی شہرین کو مارٹین آ اڑین اور حضرت عثمان کا
گہر گہیر لیا اور مسجد مین آنے ندیتے تہے اور پانی میٹہا گہر مین نہ جانے دیتے تہے اور کہتے تہے کہ یا خلافت
سے معزول ہو یا مروان کو ہمین پکڑا دو اور حضرت عثمان فرماتے تہے کہ ہمین پیغمبر خدا نے

فرمایا ہے کہ تمہین دین کی زرہ پہنا کر لوگ چاہینگے کہ اوتار ڈالو تم نہ نکالیو اور صبر کرو تمہارے حق مین
بھی ہی بات تمہارے کہے سے پیغمبر کا کہا نہ ڈالونگا وہ زرہ یہ خلافت ہے اور مروان کا گناہ میرے نزدیک ثابت
نہین ہوا تو تمہین قتل کرنے کو کیونکر دیدون جب حضرت مرتضی علی ہر چند بلوہ والون کو سمجہاتے تھے جب
لاچار کو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور اور بہروسے والے لوگ حضرت عثمان کے دروازہ پر
بہیجدے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی گہر مین جا پڑے اور نماز کیوقت حضرت عثمان مسجد مین نہ آسکتے تھے اور حضرت
ابوہریرہ کو اور کبہی عبداللہ ابن عباس کو حکم دیدیتے وہ امام ہو کر نماز پڑہا دیتے ایکروز حضرت عثمان اپنے کوٹہے
چڑہے اور فرمایا کہ مین ایکبات پوچہتا ہون کہ تم سچا جواب دیجو سب نے کہا کہ فرماؤ تب آپ نے
فرمایا کہ جب ہم مدینہ مین آئے اور پیاس سے غریب غربا تلف ہونے لگے اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی رومہ
کا کوا ایکر مول خدا کی راہ پر وقف کرے تو اوس کی بہشت کی ضامن ہم ہین جب مینے سینتیس ہزار درم لگا کر خریدا
اور خدا کے راہ پر وقف کیا اب مجہے ہی اوسکا پانی نہین پینے دیتے تعجب سب نے کہا کہ سچ ہے پہر آپنے فرمایا
کہ مسجد رسول اللہ کی تنگ تہی اور مسلمان نمازی بہت تہے اور فلانون کی گہر خرید کر ہزارون روپئے نکو مسجد مین
ملادئے اور رسول اللہ بہشت کے ضامن میری ہوئی اوس مسجد مین نماز کو مجہے آنے نہین دیتے اور تیسرے
اور سنو کہ پہاڑ ثبیر پر حضرت پیغمبر خدا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور مین چڑہے ہے اور پہاڑ ہلا جب
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے پہاڑ تو کیون ہلی ہی تیرے پر پیغمبر ہے یا صدیق ہی یا دو شہید مین اور پہاڑ تہم گیا سب نے
کہا کہ اللہ اکبر تم نے سچ فرمایا کہ جسکے تین مرتبہ خدا کے رسول بہشت کی ضامن ہون وہ کام دوزخ کے نہین کر
اور منفور ہے اور قتل کرنا اور کروانا حق کام دوزخ کا ہے وہ ہم سے ہو ہی نہ سکے یہ بات جب حضرت مرتضی
علی نے سنی تب دہائی دیکر روئے اور فرمایا کہ مین کہاں پانی میٹہی کی کسطرح پہونچاؤ اور اونہون نے منع
کیا نوضکہ بنے ہاشم اور بنی امیہ نے اتفاق کر کر پانی پہونچایا آخر الامر مالک اشتر کوفہ والے کو حضرت عثمان نے
بلوایا اور فرمایا کہ تمہین اس دنگہ سے کیا غرض ہی جب اوسنے کہا کہ تین چیز یا خلافت موقوف کرو اور
استعفا دو یا اپنے سزا بولو یا مروان کو قتل کرو جب حضرت عثمان نے فرمایا کہ خلافت کے استعفا
دینے سے ہمکو پیغمبر خدا نے منع فرمایا ہے اور سزا اپنی جب بولین جب ہم نے کچہہ کیا ہو اور مروان پر بہی
کچہہ ثابت نہین کہ اسے ہم مار ڈالین اس قوم کا انصاف اور ہمارا اللہ تعالی کی آگے ہوگا اور ہم اپنی عمر
بسر کر چکی ہین ہم شہادت سی نہین چوکتے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے دنگی والون کو کہا کہ حضرت عثمان وہ شخص ہین
کہ جنگ احد سے بہاگ گئے تہے بڑا گناہ کیا تہا وہ اللہ تعالے نے اون کا گناہ بخشدیا اور تم
جو کہتے ہو یہ بات گناہ صغیرہ ہے اوسکے بدلے اتنے بڑے شخص کو قتل کا نام مت لیتے ہو پہر جب

جب مدینہ والی انصاروں نے حضرت عثمان پاس چہپا آدمی بہیجا کہ ہمکو حکم ہو تو انسی لڑ پڑین
اور حضرت امام حسن اور عبداللہ بن زبیر نے آدمی بہیجا کہ سات سے آدمی ہم ہین کہو تو اونکو ہم
مار کر باہر نکالدین اور زبیر ابن العوام نے بہی کہلا بہیجا آپنے لڑای کی کسیکو رخصت ندی ابوہریرہ
اوٹہی اور مجلس اونہوں کی بیچ خیر خواہوں عثمان کی مین گئے اور کہا کہ پیغمبر خدا صلعم سے مینے
سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ پیچہی میرے فتنہ ہونگی صحابہ نے پوچہا کہ نجات اوسنی کیونکر ہوگی
جب آپنے فرمایا کہ رجوع اس مرد کے طرف یعنے عثمان بن عفان کیطرف کریو جب سب
حاضران مجلس جو اوسوقت تہی اونہوں نے حضرت عثمان کو کہلا بہیجا کہ ہمین یہہ حقیقت
ابوہریرہ کے زبانی دریافت ہوئی ہمین کیا حکم ہے آپنے فرمایا کہ مین یہہ نہ چاہتا نہین کہ میرے
واسطی آدمی مارے جائین یا مال کسیکا لوٹا جاوی اور قسم دی کوئی ہتیار رہاری واسطی باندہے
اور گہر کے غلام قریب چار سو کے تہی اون سبکے ہتیار کہلوا دئی چودہوین ذیحجہ جمعہ کے
دن فجر علی الصباح لوگ اونکی گہر مین جا پڑے بعضے کہتے ہین محمد ابن ابوبکر ان کے گہر مین گئے
اور ڈاڑہی اونکی کو ہاتہہ لگایا آپنے فرمایا بہتیجے تو اوس ڈاڑہی کی قدر کیا جانی تیرا باپ ہوتا
تو جانتا وہ شرمندہ ہوکر باہر نکل گئے آپ قرآن پڑہتے تہے تلوار جب لگی یہہ آیت تہی فَسَيَكْفِيكَهُمُ
اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر قطرہ خون پڑے اور شہید ہوئے گہر سے وہ قاتل کود گئی اور
گہر مین شور مچا حضرت امام حسن اور امام حسین اور صحابیوں کی اولاد جو باہر حاضر تہے واویلا سکر
گہر مین گئے جاکر دیکہین تو شہید ہوئی ہین إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط پہر حضرت علی آئے
یہہ احوال دیکہا حضرت امام حسن کے مونہہ پر طمانچہ مارا اور امام حسین کی چہاتی پر مکا مارا کہ ہمنے
تمکو نگہبانی کو بہیجا تہا تم ساتہہ کیون نہوی لوگ بیچ مین پڑگئے اور کہا کہ حضرت عثمان نے سبکو منع
کر دیا شہر مین فتنہ برپا کیا کوئی کہے محمد بن ابوبکر نے مارا ہے کوئی کہے مصریون نے مارا ہے تین
ہزاروں آدمیوں کا بہیر ہوگیا اور ڈہیرین بندہ گئی اور کتنے گہر لٹ گئے حضرت عثمان کی لاش
گہر مین پڑے لوگون تہوڑوں نے نماز جنازہ کے پڑہی زبیر ابن العوام نے نماز پڑہوائی
سوال حضرت مرتضے علی جنازہ پر کیون نہ حاضر ہوئی **جواب** بلوہ عام مین نام محمد بن
ابوبکر کا بہی قتل کا وہم تہا ایسا نہو کہ بیروالون کے وہان بنی امیہ سے تلوار نچل جا اور زیادہ
بات نہو جا **سوال** حضرت عثمان نے مروان کو کہ جسکو پیغمبر خدا صلعم نے مدینہ سے نکالدیا
تہا پہر کیون بسا لیا **جواب** مروان کو جدا نہین نکالا تہا مروان کا باپ حکم تہا اوسے

نکالا تہا **سوال** کیون نکالا تہا **جواب** وہ مرد فسادی تہا جو بات پیغمبر خدا اصحابون کو فرمانی وہ اسی
بات کہہ دیتا کہ لوگونکو شبہہ پڑجاتا پیغمبر خدا صلعم نی دریافت کرکر کہا کہ یہہ کون مفسد ہی کہ جو مین کہہ دیتا ہون سکے
برخلاف لوگونکی دلونمین شبہہ ڈالتا ہی معلوم ہوا کہ حکم ہی آپنی فرمایا کہ اسی مدینہ سے ہی نکالدو کہ پہر یہان نہ آوی
اسواسطی نکالدیا تہا حکم نبی پیغمبر کی آخر مرض مین حضرت عثمان کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین توبہ کرتا ہون جو قبول
ہو پیغمبر خدا نی کچہہ اقبال کیا تہا لیکن کوئی شاہد اور نہ تہا اور پیغمبر خدا کا وصال جبہی ہو گیا حضرت کے وفات پیچھے
حضرت ابو بکر کو کہا اونہون نی بہی اقبال نکیا بغیر شاہد کی پہر حضرت عمر سی عرض کری آپنی بہی قبال نکیا
حضرت عثمان کیوقت مین عرض کری کہ گر سارہی لشت کو حکم باہر رہنی کا ہی تو ہم سب باہر رہین اور جو ہمارے
اور جو ہماری توبہ قبول ہو تو ہم سب تعجب کرتی ہین ہمین مدینہ مین آنی دو اور حضرت عثمان نی پیغمبر خدا سے
سنا ہی تہا کہ بلوالو تب حضرت عثمان نی فرمایا کہ آو تب داخل ہوئی **سوال** حضرت عثمان کہان گاڑی گئے
ہین **جواب** جنیۃ البقیعہ مین روضہ اونکا موجود ہی **ریختہ** در شان حضرت عثمانؓ **ریختہ** جنت مین نبی ساتہہ
رفیق ہو جو علی گا ٭ وہ ذات ہی عثمان پاکر کون سکیگا ٭ دو نوری سے روشن جو کرہی حضرت جنکو ٭ اوس شخص کے شمس کو
بخش کون سکیگا ٭ سیر کیا شہر مدینہ کو تہین نی مسجد کی تو ابو نکو پہونچ کون سکیگا ٭ جب تیری حیا و نکی فرشتون
مین ہو شہرت ٭ اس صفت اندر پہونچ بشر کون سکیگا ٭ یوں جو عثمانؓ کا دوست محمد ٭ مشتاق ہی ہر ضان
نظر اوج پہری گا ٭

بیان

حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ **مصرع** باقی سب سے ہین علی ولی بڑی پہچان ٭

اب مذکور چلا خلافت حضرت علی کا ہی اونکا نام اونکی مانی اسد رکہا تہا کیونکہ اونکی ما فاطمہ بیٹی اسد
کی تہی اپنی باپ کی نام پر انکا نام رکہا تہا اور اونکی باپ ابو طالب نی اونکا نام زید رکہا تہا کیونکہ
زید نام قصی کا تہا جو باپ عبد المناف کا ہی اور پیغمبر خدا نی نام علی رکہا تہا سو ہی رہا جبکہ حضرت مرتضیٰ
کا نام حضرت نی رکہا تب اونکی ما فاطمہ بنت اسد نی کہا کہ جب میری یہہ لڑکا پیدا ہوا جب ہاتف نی غیب سے
آواز دی کہ اسکا نام علی رکہو اور کنیت انکی ابو الحسن ہی یعنی باپ حسن کا اور دوسری کنیت اونکی ابو تراب
ہی یعنی مٹی کا باپ یہہ کنیت اسطرح ہوئی تہی کہ ایک دن پیغمبر خدا بی بی فاطمہ کے گہر گئی تہی حضرت مرتضی علی
گہر مین نہتی جب پیغمبر خدا نی پوچہا کہ علی کہان ہی بی بی صاحب نی فرمایا کہ آج مجہہ مین اور اون مین کچہہ ناخوشی
ہو گئی تہی اسواسطی وہی دوپہر کو گہر مین نہین سوئی پیغمبر خدا باہر آئی اور کسیکو کہا کہ ڈہونڈ بلاو تو حضرت
علی کہان ہین کوئی خبر لایا کہ مسجد مین سوتی ہین آپ وہان گئی دیکہین تو چادر جیرہ پر پڑی ہی اور
مونڈہی مٹی سے بہر رہی ہین آپ پیغمبر خدا اونکی مونڈہی سی مٹی جہاڑتی تہی اور فرماتی تہی قم یا ابا تراب

یعنی اوسپہ کھڑا ہوا ہی منی کی باپ بہی حظایب بند بڑا **سوال** چہرہ حضرت علی کا کیسا تہا **جواب**
قد میانہ تہا لنبا نہ تہا اور گیہوان رنگ سرخی مائل ور جسی کوئی دیکہتا تو چہرہ کا سبز رنگ معلوم ہوتا تہا
اور سر پر آگی سی بال نہتی اور پیچہی تہی اور ڈاڑہی مبارک لنبی تہی ناف تک اور چوڑی بڑی تہی اور چہرہ کا
نور اور ڈاڑہی کی چمک ایسی تہی کہ کسیکو طاقت اونکی دیکہنی کی نہ تہی اور آنکہین بڑی تہین اور پیٹ بڑا
تہا اور بدن پر گوشت اور موٹا تہا اور چلتی ہوئی بہت خوبصورت چلتی اور جب لڑائی مین چلتی تو اگر
چلتی جدہر کو کہ مونہہ اوٹہاتی ہر ایک کو تاب کہڑی رہنی کی نہ تہی **سوال** اونکی خلافت کیسی تہی
جواب جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئی تب وہ لوگ جو معتمد علیہم اوسوقت کی تہی حضرت علی
پاس گئی اور کہا کہ تم خلیفہ حضرت رسول اللہ کی ہو اور ہمین ہاتہہ اپنا دو کہ ہم تمسی بیعت کرین جب آپنی
فرمایا کہ یہہ کام تمہارا نہین بلکہ اون لوگونکا کام ہی جو جنگ بدر مین تہی وہ جسکو خلیفہ ٹہراوینگی وہی ہوگا جب بدر والون
نی اونسی بیعت کرلی مروان مع فرزندونکی مدینہ شہر سی بہاگ گیا جب حضرت علی حضرت عثمان کی گہر گئی
وہان جاکر احوال پوچہا کہ تم پہچانتی ہو کہ حضرت عثمان کو کسنی مارا جب بیبیون نی کہا تین آدمی تہی کہ دیوار
کی کونیکی اندر سی گہر مین آئی تہی محمد بن ابوبکر کو تو ہم پہچانتی ہین اور باقی دونونکو نہین پہچانتی ہین جب
حضرت مرتضی علی نی محمد بن ابی بکر کو بلاکر پوچہا کہ بیبیان کیا کہتی ہین جب محمد بن ابوبکر نی کہا کہ سچ کہتی ہین
حضرت عثمان کی گہر مین بری نیت سی گیا تہا لیکن اونہون نی میری باپ کا نام لیا تب مین توبہ کرتا اولٹا
پہرا اور وہ دو شخص جو تہی اونہین نہین پہچانتا اور قسم ہی خدا کی مینی اونہین شہید نہین کیا اور مینی پہچانا بہی نہین
اور جانتا بہی نہین جب بیبیون نی کہا کہ سچ ہی اونہون نی تو شہید نہین کیا لیکن منع بہی نہین کیا اور اونہون نی کچہ
بہی الٹی تہی پہر سب صحابیون نی آپکی ساتہہ بیعت کی جیسی طلحہ اور زبیر اور ابو موسی اور ابن عباس اور خزیمہ
بن ثابت اور ابو الہیثم بن تیہان اور عمار بن یاسر اور محمد بن اسلمہ اجماع ہو کی بیعت کرلی **سوال** کچہہ پیدائش
انکی کہو کہ کیسی تہی **جواب** پہلی دن جس دن کہ پیدا ہوئی انکی ما اوسوقت کعبہ مین طواف کرتی تہی
اور اچانک درد زہ اونکی اوٹہا جلدی کرکر کعبۃ اللہ کی اندر ہو گئین اور وہان یہہ پیدا ہوئی تب آنکہہ اونکی
بند تہی اور باہر پیغمبر خدا نی ہاتہہ مین جب لینی لگی تب اونہون نی آنکہین اپنی کہول دین سب سی پہلی منہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہا اور پیغمبر خدا نی زبان اپنی اونکی مونہہ مین دی اونہون نی چوس لی اور
پیغمبر خدا نی گہر مین آکر طاس مین پانی منگا کر اپنی ہاتہہ سی اونہین نہلایا اور فرمایا کہ پہلی دن مینی اونہین
نہلایا اور پچہلی دن یہہ ہمکو نہلاوینگی یہہ کتاب روضۃ الاحباب مین لکہا ہی اور ساری عمر پیغمبر خدا کی ساتہہ
تربیت مین پرورش پائی اور ما اونکی فاطمہ بیٹی اسد کی وہ ہاشم کا وہ عبد المناف کا اسد اور عبد المطلب دونو

حقیقی بہائی ہاشم کی بیٹی تہی ابوطالب کو اسد کی بیٹی فاطمہ بیاہی ابوطالب کے پیچہے ہاشمیوں مین پہلی وہی
مسلمان ہوئی یعنی حضرت علی کے والدہ اور خدا کے رسول نے فرمایا ہے حضرت علی کو حدیث انت منی و انا منک
یعنے تو مجہسے ہے اور مین تجہسے ایک روز جیلہ سرکار اسامہ بن زید حضرت علی کی ساتہہ کر دیا تہا لڑائی
مین تو اسامہ بن زید نے حضرت مرتضے علی کو سن بلوغ پر کہا کہ تم ہماری مولی یعنی ہمارے میان نہین ہو تو اور
پیغمبر خدا نے غدیر خم مین سنا اور فرمایا حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جسکے ہم میان ہیں علی بہی اسکا
میان ہے اور مولا کے معنے دوست کے بہی ہین کہ جسکا مین دوست ہون علی بہی اوسکا دوست ہے ترجمہ
اللّٰہم وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ ترجمہ یا الہی دوست رکہیو تو اوسکو جو علی سے دوستی رکہتا ہو
اور دشمن رکہیو تو اوسکو جو اوسکا دشمن ہو اور پیغمبر خدا نے غزوہ تبوک کو سواری فرمائی جب حضرت مرتضی علی
کو فرمایا کہ تم مدینہ مین رہو کہ یہان ننگ ناموس ہے اور ہمین سفر دور دراز کا ہے جب حضرت علی نے فرمایا
کہ یا رسول اللہ مجہے عورتون مین چہوڑ جاتے ہو جب آپنے فرمایا یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من
موسی ترجمہ تو راضی نہین مجہسے آپ رہے جیسے ہارون رہے تہے موسی کے پیچہے یہہ دونون حدیثین شیعہ تحریر کرتے
ہین کہ پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کر گئے ہین کہ یہہ کہا تہا غدیر خم مین کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی بہی
مولا ہے تو لوگون صاحبون نے اگر معنے اسکے خلافت کے سمجہے کہ جسکا مین ولی ولایت ہون اوسکا علی بہی ہے تو یہہ
فرماؤ کہ اوس دن سے پیچہے پیغمبر خدا آپ گوشہ پکڑ بیٹہے تہے اور اونکو مختار کر دیا تہا یا آپ ہی دخل دیتے
مین رہتے تہے اگر جب سے پیچہے پیغمبر خدا آپ حکومت کرتے تہے تو تمہاری سمجہ خدا کے رسول نے چہوڑ دی
کیونکہ اونہین جیسے مختار نکیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کو کہا کہ امامت تم کرو اور جیسے پیچہے اگر پیغمبر خدا بیمار
مین گئے تہے تو ابوبکر صدیق کی پیچہے نماز پڑہی اور جو مختار کر دیتے آپ دخل نکرتے تو سمجہنا تمہارا سچ ہوتا اور
دوسرے اگر پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کرتے تو حضرت پیغمبر مانی صحابہ کی وہ اپنی کیون سواری لیتے دیجہ
مارے ورسکی سواری تو خلیفہ کہان ہوئے اگر خلافت پیغمبر خدا کی دی ہوئی ہاتہہ آتی تو ترک کر دیتے
اور پیغمبر خدا نے خیبر کی لڑائی مین فرمایا تہا کہ ہم نشان کل اوسکو دینگے کہ جو خدا کا اور خدا کے رسول کا پیارا
ہے فجر ہوئی تب سب امیدوار تہے کہ اسکو ملے جب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب کہان ہے حاضران مجلس
نے کہا کہ حضرت اونکی آنکہین دکہتی ہین جب آپنے فرمایا بلالو کوئی جا کر بلا لایا جب حاضر ہوئے تب پیغمبر
خدا نے اپنے مونہہ کا لعاب حضرت علی کی آنکہہ مین لگایا ایسی آنکہین اچہی ہو کر روشن ہو گئین کہ پہر کبہے
نہ دکہین اور نشان اونہین دیا الغرض ایک روز پیغمبر خدا کی گہر مرغ پکا رکہا تہا اور حضرت نے دعا کی
کہ اللہ تعالی اپنے پیارے کو میرے پاس بہیج کہ یہہ مرغ مین اوسکی ساتہہ بیٹہہ کر کہاؤن حضرت علی آئے

اونکی ساتھہ کہا یا تو جسنی حضرت مرتضی علی کی ساتھہ دوستی کری اوسنی خدا اور خدا کی رسول کیو موافقت
کری او جسنی دشمنی حضرت علی کی ساتھہ کری اوسنی خدا اور خدا کی رسول کی ساتھہ مخالفت کری اور پیغمبر خدا
نی فرمایا ہی کہ یا علی تجھہ مین نمونہ حضرت عیسی کا ہی کہ یہود دشمن ہو کر اونکی مان کو برا کہنے لگی اور نصارا
دوست ہو کر ثالث ثلثہ کہنے لگی کہ حضرت عیسی یا مریم یا اللہ تینو نمین ایک کوئی ساحد اہی فصل الخطاب مین لکہا ہے
کہ حضرت مرتضی علی نی روایت لکہی ہی کہ پیغمبر خدا نی مجھے خبر دی ہی کہ اے علی دوست تیری بہشت
مین ہونگی اور ایک قوم ہوگی نام اونکا رافضی ہوگا اونکو جہان پاؤ قتل کیجو وے مشرک ہونگی جب
مینی پوچھا کہ مین کیونکر پہچانونگا اونہین جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ میری کہ ابوبکر اور عمر کو گالیان دینگے
حکایت ایک سی رافضی نی ایک سنی کو پوچھا کہ تجھکو بہی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہی سننے نی
کہا کہ جیسے ہے اوسنی کہا کہ کیونکر سنی نی کہا کہ دو دریا بہی جاتی ہین ایک رحمت کا اور ایک لعنت کا رحمت
کا دریا محبت حضرت علی کی ہی اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی ہی رحمت کے دریا مین تو ہم تمہارے
شریک ہین اور جب تم لعنت کی دریا مین غسل کا استعمال کرتی ہو تب ہم تسلی ور تمہارے عمل سے
دونون سی بیزار رہین اور تمہارے اس عمل مین اللہ تعالی اور اللہ کا رسول دونون بیزار ہین **سوال**
صفت اونکی بیان کرو کہ وی کیسی تہی **جواب** بارہ چیزین کامل تہین اول دیانت یعنی دینداری دوسری
زہد یعنی بی پروائی اور ریاضت یعنی محنت اور امانت یعنی اخلاص اور تواضع اور شجاعت و سخاوت و فتوت
اور علم اور شیبت اور کرامت اور متابعت رسول اللہ اور شہادت **سوال** اونکی تجھہ مین سنا و **جواب**
ریاضت اونکی ساتھہ اسصورت کی تہی کہ تمام رات عبادت خدا کی مین پوری ہوتی تہی کہ طاقت
اس بوجہ کی اوٹھانی کی نہتی اور آپکی ہمسایون نی کبہی جیسے بہی سنا ہی و ہزار آواز تکبیر تحریمہ کی گنی ہی ایسی بہی
کا بہی اتفاق ہوا ہی اور نماز مین استغراق کی یہہ بہی صورت ہوئی ہی کہ ایکدن جنگ احد مین آپکے بدن مین
ایک تیر کی بہال رہ گئی تہی جب جراح نکالنی لگتا تو آپکی درد بی نہایت ہوتا اور غش کی نوبت پہونچ
جاتی جب پیغمبر خدا نی بہال نکالنی منع فرمائی جبکہ آپ نماز مین مشغول ہوئی تب حضرت رسول اللہ نی فرمایا
کہ اب بہال نکال ڈالو جب نکال لی اور حضرت علی کو خبر نہوئی وہ لوہو جو چلا تمام پانو کی تلی کی زمین لہو
سی بہر گئی جب نماز سی فراغت پائی تب پانونکی تلی کی زمین گیلی پائی اور حضرت علی نی پوچھا کہ یہہ کیا ہی
جب لوگون نے احوال بیان کیا حدیث اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُنَاجٰتٌ ترجمہ نماز معراج مومنونکی ہی اپنے
اللہ سی بہید کی باتین کرتی ہین اونہین لوگون نشان ہی اور امانت داری یہہ تہی کہ باطن
کی امانت یہہ ہی کہ فرمایا کرتی تہی کہ کمال الیقین کا یہہ مرتبہ غیب کی باتین مین یہان تک پہونچا ہی کہ اگر

پردہ غیب کا اوٹھہ کھڑا ہو تو بھی کچھہ یقین کی بڑہنی کی جگہہ نہین رہی سبحان اللہ کیا شان ہی کہ امانت ایسے
جنکی ظاہر اور باطن ساتھہ اسطور کے یکسان ہوا اور یہہ کبھی قدم باہر شریعت سے نرکھا ہو اور امانت دار حضرت
رسول اللہ پر ایسی تھی کہ صحابہ مین حضرت معاویہ وغیرہ سی جو چند روز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہوتے
تو بھی فرماتی کہ اِخوانُنا قد بَغَوا علینا یعنی یہہ بہائیون ہماری نے تحقیق باغی پنا کیا ہماری اوپر اور کبھی کسیکو
کسی پر لعنت نکرنی دی اور اپنی روبرو کبھی گالی ندینی دی اور جہان حق تلوار کا تہا وہان تلوار مارتے
اور گرد نفسانیت سی آفتاب امانت کو گرد آلودہ نکیا حدیث لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی ترجمہ یعنی گالیان ندو تم
اصحابون میرےکو کہ یہہ حدیث پہنچا ہی اور محمد حنیف روایت کرتی ہین کہ ایکروز ایام خلافت انکی مین حضرت امام حسن
نی پوچہا کہ یا حضرت بعد پیغمبر خدا کے افضل سب آدمیون سی کون ہین حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر مین سے امانت . اب حیدر کرار سپاہ مختار احمد سالار انبیا مانند رکا ہی کہ کیا مجال کسی کہ ان بزرگان
افعال اور احوال رسول مین کچھ بہی فرق پاوی **سوال** فتوت کیا ہوتا ہی **جواب** فتوت کے چار قسم
ہین ایک دشمن پر قدرت پاوی تو بخشدی دوسری غصہ مین حلیمی کری اور تیسری وقت دشمنی کے دشمن پر بہلائی
چاہی اور محتاجگی مین سخاوت کری تو مین چاؤن باتین پوری تھین اور علم اونکا ایسا کچھ تہا کہ کسی سے لڑتی نہ
تھی یہانتک کہ آپکا ایک غلام تہا اور وہ دیوار کی پاس کھڑا تہا اور آپنی اوسی پکارا اور وہ نبولا جب حضرت علی نے
دیوار کی چہید مین سی دیکھا کہ کھڑا ہی جب پہر پکارا وہ نبولا یہانتک کہ ستر مرتبہ پکارا اور وہ نبولا جب آپنے
اوٹھہ کر اوسکی روبرو ہوکر پوچھا کہ تونی جواب مجھی کیون نہین دیا اور سنی گیا اوسنی کہا کہ میرا جی یہ چاہتا
کہ کبھی تم غصہ نہین کرتی کسیطرح آج غصہ کرو جب آپنی فرمایا کہ یہہ تیرا چاہا نہوگا لیکن تجھی مینی آزاد کیا اور
روٹی کپڑا تیرا مینے اپنی سر رکھا **سوال** آپ جانتی تہی تو یون پکارا **جواب** آپنے پیغمبر خدا سی سنا تہا
کہ ایک روز ایک شخص نی سوال کیا تہا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈی غلام سی کی بار تک درگذر کرین جب پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ کچھہ نکرو تو ستر بار تک درگذر کیا چاہی تو اسواسطے پورا کرنیکیلئے ستر بار پکارا تہا جہان اتنی اتنی باتونکا
ترک نہو وہان تقیہ کا کیا ٹھکانا ہی کہ خلافت انکی بانکو چہپا دین دیکھئے ویسی شخصونکی نماز پڑہین جن شخصونکو
فاجر فاسق پورا کہین اور خلیفہ ناحق کی ساتھہ ہتیار باندہ کر کفار سی لڑین در اونکا مارا ہوا مال کہا وین اور
اونکی خلافت کیوقت لونڈی پکڑی ہوئی ہوئی بی نکاح گہر مین کہین ما رہی خوشامد کی انہین کچھہ نہین حقا
رافضیونکا ہی مسلمان اہل سنت اور جماعت کو حضرت علی کا کہا کیا دونون جہانکی ہدایت ہے کیونکہ جنکی علم کی
صفت رسول خدا کی کرین حدیث اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اسکا
ہی اور عبد اللہ ابن عباس فرماتی ہین کہ حضرت علی سب سے زیادہ عالم تہی چنانچہ ایک نکتہ الحمد کی بیان کی ہین

نقل ہی ایک عورت نی عرض کی یا حضرت میلا بھائی مرا ہی اور چہہ سی دینار چھوڑ گیا ہی مجھے ایک
دینار دیتی ہین اور کہتی ہین کہ تجھے یہی ایک پہونچتا ہی تو حضرت علی نی اوسیوقت فرمایا کہ شاید ایک بیوی
اور دو بیٹیان اور ایک ماں اور بارہ بہائی اور تو ایک بہن رہین ہونگی جب اوس عورت نی کہا کہ سچ ہی جب حضرت
علی نی فرمایا کہ تجھی ایک ہی پہونچتا ہی **سوال** اوسکا حساب بیان کرو کہ جو سمجہہ لین **جواب** یہہ ہی کہ آٹھوان
حصہ بی بی کا ہی پچہتر اوسی دئی اور دو تہائی دو بیٹیونکی تہی چار سی لی وہ ہین دی اور چھٹا حصہ ماں کا تہا
سو اوسی دئی باقی رہی پچیس چوبیس بارہ بہائیونکو اور ایک اوس بہن کو اور کہانتک اونکی صاف گوئی نکا
بیان کیجئے ایک شخص نی حضرت علی کو بازار کوفہ مین سوار ہوئی جاتی تہی دیکہا اور کہا سبحان اللہ عجب شان بہائی
ہی کہ بعد پیغمبر خدا کی کوئی بتا ہوا ہی نہوگا جب آپنی فرمایا کہ یہہ بات جو تونی کہی کیا کسی کتاب مین دیکہی ہی
یا کسی اصحاب رسول ہی سی سنی ہی جب اوسی نی کہا کہ یا حضرت نہ مینی کسی کتاب مین دیکہی ہی اور نہ کسی اصحاب
سی سنی ہی ولیکن یہہ بات میری مونہہ سی غلبہ محبت سی نکل گئی جب آپنی اوسی حد ماری اور کہا افضل
سب سی بعد پیغمبر خدا کی حضرت ابوبکر صدیق ہین اور انکی پیچھی حضرت عمر ہین اور شجاع اور بہادر ایسی تہی
کہ لڑائی خندق مین عمر عبدود کو جسکہ مارا ہی اور پیغمبر خدا کی تلوار ذوالفقار کہ جنگ بدر مین غنیمہ قریش
کیملی تہی اونہین بخشی اور اونکی حق مین دعا کری ہی تو مجہی علی سی جدا نکریو اور یون فرماتی تہی حدیث
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ ترجمہ یعنی علی سا بہادر نہین اور ذوالفقار سی تلوار نہین اور یہہ بہی پیغمبر خدا نی فرمایا
تہا کہ ایک ضرب کا ثواب تہین ہمی عبادت سب جن و انس کی عمل کی ثواب کا درجہ ملیگا اور خیبر کی لڑائی مین جب حنتر دیو کو قتل کر کر کیواڑ قلعہ
کی کاٹ سپر کیطرح اوٹھا لیگئے ایسو نہیر نعت یعنی زمانہ سازی اور حیلہ بازی کا خیال کرنا محض اپنی مرد یکا سبب جگہہ تماشا
کرتا ہی اور سخاوت اونکی سنی ہوگی کہ سوا خدا کی دنیا کی لالچ نہ تہی تہی ایک دن آپ اور بی بی فاطمہ نور علیٰ نور
سی تہی جبکہ رات کو کہانی کو بیٹھی تب کچہہ بہوکی مسکین نی آنکی کو دروازہ پر آئی کہ ہمیں بسبیل خدا کی کہانا کہلاؤ
اور جو کچہہ کہ کہانا پکا تہا اون بہوکو سنکو کہلا دیا اور آپ بہوکی رہی اور دوسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ کہانیکو
بیٹھی جب اور بہوکی آئی اور کہا کہ ہمکو کچہہ خدا کیواسطے کہلاؤ وہ جو حاضر تہا اونہین دیدیا اور آپ بہوکی رہی
اور تیسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ شام کیوقت کہانا لیکر بیٹھی تب دروازہ پر کچہہ آدمی کہڑی ہوئی کہ ہم قیدی
ہین کچہہ ہمین بسبیل خدا کی کہلواؤ اونہی جو کچہہ حاضر تہا اونہین کہلوا دیا اور بہوکی رہی تین دن تک روزہ
رکہا جو پایا سو کہلایا اور اونکی سوا گہر مین کچہہ نہ کہا اور زہد کا اونکی یہہ حال تہا یعنی دنیا سی ایسی بےپروا تہے
حکایت ایک شخص مسافر مدینہ مین آیا تہا اور حضرت امام حسن نے اوسکی مہمانی کری تہی عمدہ طرح طرح کی
کہانی پکوائی تہی جبکہ کہانیکا وقت ہوا تب اوس مہمان نی کہا کہ حکم ہو تو مین مسجد مین نماز پڑہ آؤن حضرت

بیان مسئلہ فرائض فرمودہ حضرت علی

امام حسن نی فرمایا کہ پہرہ آؤ وہ شخص مسجد مین گیا اور نماز پڑہی پہر جو دیکہا کہ مسجد کی کونی مین ایک شخص پہوٹی پرانی
کپڑی پہنی ہوئی ہی اور ایک تہیلہ مین سی سوکہی ٹکڑی نکال کر پانی مین بہگوکی کہا رہا ہی اوس شخص کی بہی تعظیم
فرمائی کچہہ اوسکو بہی دی یہہ بہی یہانتک گیا جیسے وہ جاتا حضرت امام حسن کے پاس چلا آیا اور جبکہ کہانیکو
دسترخوان بچہایا اوسوقت اوس مسافر نی عرض کری کہ یا حضرت مسجد مین ایک شخص بیٹہا ہی اور باسی ٹکڑی کہہ
کی آتا ہیا نکتا ہی اوسکی بہی تعظیم ہو جاوی تو بہت خوب ہے جب حضرت امام حسن نے دریافت کر کر فرمایا کہ وہ
حضرت امیر المومنین مرتضے علی کرم اللہ وجہہ ہین کہ سب نعمتین ونپر قربان ہین اور انکہین آنسوون سی بہر لائے
اور فرمایا کہ اونہون نی لذتین دنیا کی اپنی اوپر حرام کی ہین اور اپنی قالب کو دکہہ مین ڈالدیا ہی اور تواضع
اور عاجزی اونکی اسحالت پر تہی کہ باوجود اس علم اور فضل کی عاجزی ایسی تہی کہ بازار سی سودا اپنی
ہاتہہ لایا کرتی تہی اور ایکروز گوشت بکری کا پلی مین بازار سی لئی آتی تہی لوگون نی عرض کی کہ یا امیر المومنین
یہہ بوجہہ ہمین عنایت ہو کہ آپکی گہر پہونچا دین جب آپنی یہہ حدیث فرمائی لا ینقص الرجل من کمالہ ما حمل من شی الی
عیالہ ترجمہ یعنی یہہ نہین گہٹتا ہی آدمی بڑائی اپنی سی کچہہ خبر لاوی طرف کنبی اپنی کی اور ایک روز منبر کی اوپر
آپ بیٹہی تہی اور بدن پر آپکی تہہ بند موٹی کپڑیکا آدہی پنڈلی تک تہا اور چادر بہی آپکی ایسی ہی تہی اور حضرت
امیر عباس نی عرض کری کہ ای امیر المومنین یہہ کیا بات ہے جو تمنی اختیار کری ہی جب آپنی کچہہ خیال نکیا
اور کرامت یعنی بڑائی اونکی ایسی تہی کہ کسکی کیا طاقت کہ بیان کر سکی ولیکن تہوڑا سا سوت والی کیطرح
کہ حضرت یوسف کی خریدار ہوکر ہی ہوئی تہی کچہہ بیان کیا چاہی اول یہہ ہی کہ بی بی عایشہ روایت کرتی ہین
کہ ایکروز حضرت ابوبکر صدیق بار بار حضرت علی کی مونہہ کیطرف دیکہتی جاتی تہی کہ مینی حضرت ابوبکر سے
پوچہا کہ یہہ کیا سبب ہے کہ تم بار بار حضرت علے کا مونہہ کیون دیکہتے ہو اونہون نی فرمایا کہ مینی خدا کی رسول
سی سنا ہی کہ حضرت علے کے مونہہ کیطرف دیکہنا عبادت ہے اور ابن عساکر انس ابن مالک سی روایت کرتے
ہین کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ یہہ چار شخص ایسی ہین کہ منافقونکی دلونمین انکی دوستی اکٹہی نہین ہوتی جسکی دل مین
ایمان ہوگا اوسکو وہ پیاری ہونگی وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علے ہین اور جبکہ
خدا کی رسول مدینہ مین گئی ہین تب سب یار اپنی آپسوالی یاروںکو آپسمین بہائی بنا دئی تہی جب
حضرت علی نی فرمایا کہ یا رسول اللہ مجہی کسیکا بہائی نہ بنایا جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یا علی تو میرا بہائی ہی
دنیا مین اور آخرت مین ایک حدیث ہی کہ روایت کرتا ہی حاکم حضرت مرتضے علی سی کہ فرماتی تہی ایکروز
پیغمبر خدا نے مجہے یمن کیطرف حاکم کر کی بہیجا جب مینی عرض کری کہ ای رسول خدا کی مین جوان ہون اور
حکم کیا چاہونگا اور مین جو جانتا نہین اوسکا کیا حکم کرونگا جب پیغمبر خدا نی میری چہاتی پر ہاتہہ رکہا اور

فرمایا کہ یا الہی علی کو سچا راہ دیکہا اور اوسکی دلکو ثابت رکہہ اور زبان اوسکی کو اوپر سچ کی رکہہ قسم ہی خدا کی
جیسے پیچہی جبکہ کوئی دو قصہ آگی میری لاتی ہین اونکی حکم دینی مین مجہی شک نہین رہتا لیکن ان شیعہ
لوگونکو اس حدیث پر یقین نہین وہ کہتی ہین کہ حضرت علی تقیہ سی کبہی ڈرتی ہوئی بر رونکو ہی بہلا کہدیتی ہین
اور کبہی ڈرتی ہوئی مسئلہ ریائی کہدیتی تہی جیسے وہ اصحاب ثلثہ کی پیچہی نماز پڑہتی تہی اور مدد لیتی تہی
اور یہہ سمجہتے نہین کہ اونکی دوستونکی پیچہی ہی نہین نماز پڑہتی اور اونہون نی حضرت عمر کو اپنے بیٹی بیاہ دی تہی
اور یہہ رافضی اپنی ہتیون ایسا یاد سمجہتے ہین کہ اونکی دوستونسی بہی انکار رکہتی ہین اور جنکی دوستی
مین اونہون نی اپنا جینا اور مرنا اختیار کر رکہا تہا یعنے اونہین رسول اللہ نی خلیفہ کر بیٹہایا تہا اور آپ
اونکی متابعت اختیار کر رکہی تہی اون لوگونکی دشمنی اونہون نی اپنا ایمان کر سمجہا ہی اور اونکا برا
کہنا عبادت کر جانا ہی زہی وہ دین وہ صاحب دین کہ جنہون کی عبادت گالیان اہل محبت ال اللہ اور امام
علی ولی اللہ کی ہوا اور شہادت اونکی ایسی ہوئی تہی جبکہ حضرت معاویہ نے لڑائی مین محمد بن ابو بکر کو شہید کیا تب
پیغام صلح کا حضرت علی مرتضے کو بہیجا کہ ہمارا شبہ قتل حضرت عثمان کا محمد بن ابو بکر پر تہا اونکو ہمنے مار لیا ہمین اب تمہاری
متابعت قبول ہی جب حضرت مرتضی علی کیطرف سے حضرت موسی اشعری اور حضرت معاویہ کیطرف سے
حضرت عمر ابن العاص منصف ہوئی کہ جو کچہہ تم ٹہراؤ سو ہمین سبکو قبول ہی پہر دونون نی اکہٹے ہو کر یہہ بات ٹہرائی
کہ نہایت شائستے جیسی کہ حضرت عثمان کیوقت حضرت معاویہ بن سفیان کو تہا اب بہی اونہین پاس رہے
اور متابعت جیسی پہلی خلیفہ راشدین یہہ کرتی رہی ہین ویسی ہی حضرت مرتضے علی کی قبول کرین جب سبکو
یہہ بات پسند آئی اور اسپر صلاح ہوئی اور سب مسلمان خوش ہوئی الحمد للہ کہ فساد مسلمانونمین تہا دیر ہوا
اور جس روز یہہ بات ہوئی اوس شب کو بارہ ہزار جوانونکا دستہ حضرت مرتضی علی سے بد ظن ہو گر کہ
تمنی صلح اونسی کیون کری لشکر سی جدا ہو کر دور جا پڑا اور کہا کہ تمہاری متابعت قبول نہین جب حضرت
مرتضے علی نی حضرت عبد الرحمان بن عوف کو اونکی سمجہانیکو واسطے بہیجا اور اونہون نی جو بیان کر جو منشا وقت
کہ جناب حضرت مرتضی علی کی تہی اونکی آگی پڑہی اور سمجہایا کہ اونکا فعل حکمت سی خالی نہین بعقل کم
ہین اونکی اوپر اعتراض نکیا ہی جب اونہین سی آٹہہ ہزار جوانون نی توبہ کری اور حاضر ہوئی اور چار ہزار
آدمی کہ جنہین خارجی کہتی ہین اونہون نی نمانا اور اونکی دو سردار رہتی ایک کا نام عبد اللہ بن وہب دوسر یکا
نام حرقوص بن زبیر اونہون نی کوچ کر کر پہر اونکی ملک کیطرف جا کر لوٹ مار شروع کری تب فوج اسلام
اونپر چڑہی اونہین مار تیغ کیا ہاں اونکی لوگ خنجر نہایت آبدار رکہتی تہی حضرت علی کا ایک غلام تہا عبد الرحمن
ابن ملجم وہ ایک خنجر لایا اور حضرت مرتضی علی کو دکہلایا آپنی اوسکو دبا وہ شہر کوفہ کو گیا جب کسی عورت

خارجیہ پر عاشق ہو گیا اور سوال نکاح کا کیا جب وس عورت نی کہا کہ جو تو حضرت علی مرتضے کو قتل کری
تب مین تیری گہر مین آون اوس غلام نی قبول کیا وہ کمبخت رمضان کی اٹہارہوین تاریخ جبکہ فجر کے
اذان ہوئی اور آپ نی ارادہ کیا اسلی مسجد مین تشریف لیگئے جبکہ سجدہ سی سر اوٹہایا تب وسنے وہ خنجر
آبدار آپکی سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا اور حضرت علی فرمایا فزت برب الکعبۃ ترجمہ مقصد کو پہنچا مین
قسم ہی رب کعبہ کی اور غلام مار کر مسجد سی نکل گیا اور لوگون نی حضرت کا حال دیکہہ کر ہائی توبہ شروع کی
اس مین باہر سی غلام کو پکڑ لائی اور اوس سی پوچہا تو نی یہہ کام کیا اوسنی اقرار کیا جب آپنی فرمایا کہ
اسی قید کرو اور کہانا پینا اسی دیا کرو جب حضرت علی کو گہر مین لیگئے تب آپنی دونون صاحبزادونکو یعنے
حسنین رضی اللہ عنہما کو وصیت کری اور کہا مین تمہین کہتا ہون کہ اللہ تعالی سی ڈرتی رہیو اور تم دنیا
کو ڈہونڈہیو خواہ وہ تمہین ڈہونڈہی اور جو دنیا تمکو دیکہ لیلے اوسکا غم نکریو اور سچ بولیو اور یتیمون پر رحم کیجو اور
عاجزونکی مدد کریو اور کام آخرت کیواسطہ کریو اور ظالم کی دشمن رہیو اور مظلومونکی یاری کریو اور خدا
کی رضا ڈہونڈہیو اور خدا کی کام مین کسی طعنہ دینوالی سی نہ شرمائیو اور محمد حنیف جو بیٹی تہی اونہین فرمایا کہ
کہ ان بہائیونکا حق تیری اوپر بڑا ہی انکی تعظیم کرتا رہیو کہ بغیر انکی کسی کام کا بہروسا نکریو اور حضرت حسین کو
فرمایا کہ تمہاری باپ کا بیٹا ہی اور تمہارا بہائی ہی اوسکی حال کی رعایت کرتی رہیو پہر ذکر لا الہ الا اللہ مین
مشغول ہو کر جمعہ کی دن زخم آیا تہا اور ہفتہ کو زندہ رہی اور اتوار کی رات بیسوین تاریخ انتقال ہوا اور حضرت
حسنین و عبداللہ بن جعفر نی آپکو غسل دیا اور محمد ابن حنیف نی پانی پکڑایا اور حضرت حسن نی نماز
پڑہوائی اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا تہا کہ تم جنازہ ہمارا فلانی طرف لیجائیو جہان
تمہین سفید پتہر کپڑا نظر آوی وہان ہمین رکہہ دیجیو موافق وصیت حضرت علی رضہ اللہ کی جنازہ کو جب
فرمایا تہا اودہر کو لیگئے جب وہان پہنچی کہ جہان دیکہا کہ ایک پتہر خوب چمکتا رہا ہی وہان سے پتہر اوکہاڑا تو دیکہا کہ
اوسکی نیچی قبر طیار ہی اوسمین آپکو رکہا اور قبر زمین کی برابر کر دی جو گہر کی لوگ تہی سو جانتی تہے
اور لوگونسی چہپا رکہا تہا کہ کہان قبر ہی جبکہ ہارون رشید کا وقت آیا تب یکروز بادشاہ اوس جنگل
مین شکار کو گیا تب کتنی ہرنون پر جو تنے کتون نی ہرنونپر حملہ کیا اور نہ ہرن کتونسی دوڑ کر بہاگی
یہہ چہپا دیکہکر ہارون رشید نی فکر کیا اور اوس ضلع مین کوئی بڈہا تہا اوسی بولا کر پوچہا
تب وسنے کہا کہ ہم اپنی بزرگونسی سنتی آئی ہین کہ یہان قبر حضرت مرتضی علی کی ہی جب بادشاہ نی
تحقیق کر کر وہان روضہ مبارک ظاہر کیا اور بادشاہ زیارت کو آپکی آیا کرتا جہان نجف اشرف ہی تہہ حال
بہی ہو چکا ریختہ مصنف در فضیلت جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ریختہ سے ہے مظہر اسرار خفے کا و

جلی کا ٭ یہی مظہر دربار شہر علم نبی کا ٭ کیون کرنہ کری چار دہ جودان کو منور ٭ جو چاند
ہوئی پرتو خورشید نبی کا ٭ موقوف ہوی حب نبی حب تیری پر ٭ ہی دوست خدا کا وہ نبی کا جو علی کا
پایا ہی تیری ذات کون حق جو رکفر توڑ ٭ رکہتا ہی یو نہین رو سدا ناد علی کا ٭ رمضان جو طاقت
کہ کری مدح کہ جیسی ٭ بڈ ہیا سا خریدار ہوی سوت علی کا ٭ سوال یہہ چارون یاریسین کیسی تہی ایک
کون ایک کیا کہتا تہا جواب حضرت ابو بکر صدیق تو کہتی کہ مین پیغمبر سے سنا ہی کہ حضرت علی کے
مونہہ کیطرف دیکہنا عبادت ہی اور جس روز کہ بی بی فاطمہ کا وصال ہوا ہی جنازہ کی نماز کون حضرت
ابو بکر کون فرمایا کہ تم پڑہاؤ اونہون نی حضرت علی کون فرمایا بہت مبالغہ سی کہ تم سزاوار ہو تم پڑہاؤ
اخرالامر حضرت ابو بکر صدیق سی نماز پڑہوائی یہہ فصل الخطاب اور روضۃ الاحبا بین لکہا ہی اور حضرت
عمر فرماتی کہ جہان حضرت علی نہون وہان نہ رہی بلکہ ایک روز ایک عورت حمل والی حرام سی پکڑی سی
آئی کہ حضرت عمر نی کہا اسی سنگسار کرو تب حضرت علی نی فرمایا اسی پوچہ لو کہ کبہی اسی حمل نہو تب
اوسی پوچہا تو معلوم ہوا کہ حمل ہی جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اگر علی نہوتی تو عمر مارا گیا تہا اور حضرت علی
نی اپنی ہاتہہ سین لکہدیا تہا کہ حضرت نین فرمایا ہی کہ عمر بہشتونکی چراغ ہین اور دوسرا کاغذ لکہدیا تہا کہ
مین اللہ تعالی کی آگی تمہاری شاہدی بہرونگا کہ اپنی خلافت مین تمنی ایسا کام نہین کیا ہی کہ کوئی اوسسے
اچہا کری اور صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمر سی بیاہی تہی اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی فرماتی ہین کہ
جو مین سن لیا کسی سین یہہ کہتا کہ ابو بکر اور عمر سی علی افضل ہین تو اوسی حد ارونگا اور جب کہ حضرت مرتضی
علی نی خبر سنی کہ کیون حضرت ابو بکر صدیق نی خلیفہ کیا جب آپنی فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب کی سوا کسے
اور کون خلیفہ کیا ہوگا تو ہم راضی نہونگی اور حضرت ابو بکر صدیق کون اور حضرت عمر کون دونو نکون
حضرت علی نی اپنی ہاتہہ سی غسل دیا ہی اور حضرت عثمان کی دروازی پر صاحبزادی حسنین بٹہادیتہی
نگاہبانی وسطی اور جب شہادت حضرت عثمان کی ہوئی سنی تب صاحبزادون کون طمانچہ ماری
اور حضرت عمر خلافت کون کہہ چلی تہی کہ یہہ چہ آدمی حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت طلحہ
اور حضرت زبیر اور حضرت عبد الرحمن اور سعد بن وقاص آپسین یہہ مشورت کر کر جو نسی کون بٹہاوینگی وہی
خلیفہ ہی اور جہونکی دو قول ہو جان تو جدہر کون حضرت عبد الرحمن ہون اونکا کہا مانو جب چہون
اکہٹی ہو کر بیٹہی تب حضرت زبیر نے کہا کہ میری طرف سین مختار حضرت علی ہین اور حضرت طلحہ نے
کہا کہ میری طرف سے مختار حضرت عثمان ہین اور حضرت سعد نے کہا کہ میری طرف سے مختار
عبد الرحمن ہین جب حضرت عبد الرحمن نے کہا کہ یا علی اگر تمہین خلیفہ نکرین تو تم کس پر راضی

ہو گی حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت عثمان پر اور حضرت عثمان سے پوچھا کہ تمہین خلیفہ نکرین تو تم
کس پر راضی ہو گی حضرت عثمان نے فرمایا کہ حضرت علی پر جب حضرت عبد الرحمن نے فرمایا کہ اب
تمہارے میں تیسرا کون حکم کرے کہ قیامت کون اوسکی جواب دیوے اگر مجہی حکم دو تو مین جسکون
افضل جانون اوسی خلیفہ ٹہرادون تب دونون صاحبون نے فرمایا کہ ہم دونون نے تمہین اختیار دیا جسے
چاہو اوسی خلیفہ کرو تب حضرت عبد الرحمن نے حضرت عثمان کون فرمایا کہ اپنا ہاتہہ کاڈہو جب کہ ہاتہہ حضرت
عثمان نے کاڈہا حضرت عبد الرحمن نے بیعت کری اور حضرت علی نے کری پہلی خلیفہ رسول اللہ کی حضرت
ابو بکر صدیق ہوے برضامندی سب صحابہ کی پہر خلیفہ حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کون کیا اور سب صحابہ نے
اونسے بیعت کری اور حضرت عثمان خلیفہ حضرت عمر نے کئی ساتہہ چہہ صحابہ کی مرضی کی پہر خلیفہ حضرت
مرتضی علی ہوے برضامندی سب صحابہ کی کوئی پہلی اور کوئی پیچہی سب راضی ہو گئی اور جو کوئی کسیکی
خلافت کا منکر ہو وہ اجماع صحابہ کا منکر ہوا اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میری امت گمراہی پر اکٹہی نہوگی اور جو کوئی
کسی خلیفہ کی خلافت کون ناحق کہیگا تو وہ پیغمبر خدا کی کہیکا منکر ہوگا کیونکہ پیغمبر خدا کہتے ہین کہ ہماری امت
گمراہی پر اکٹہی نہوگی اور خلفاء اربعہ کی خلافت کا منکر کہتی ہی کہ اکٹہی ہو گئی تو وہ پیغمبر خدا کا چور ہی **سوال** بعضے
کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی کون ہمارا دل سب صحابیون سین بہت چاہتا ہی لیکن ہماری دلمین کسیکی دشمنی اور
حقارت نہین تو اوسی کیا کہتی ہو **جواب** دوستی دو طرحکی ہوتی ہی ایک تو دینی اور دوسری دنیاوی دینی تو
یہہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کون کسی پر افضل سمجہتا ہی اسیواسطے دوسرے سے زیادہ چاہتا ہی جیسے خدا کی
رسول کون سب سے افضل جانتی ہین اسیواسطے سب سین زیادہ اونہین سے پیار رکہتی ہین تو اس طرحکا پیار تو درجہ
بدرجہ چاہیے کیونکہ یہہ دلکی ہماری تعظیم ہی اور دوسری محبت دنیاوی ہی جیسے بیٹا بیٹی کی محبت یا اپنی ماں باپ کے
محبت یا بعضی آشنا کی محبت یا پیر و استاد کی محبت یہہ محبت بے اختیاری جبلی ہی جیسے موافقت ایک
طبیعت کی ساتہہ ہوا دوسری زیادہ ایک بیت کون جو چاہتا ہی تو کچہہ خلل نہین ہمین بندہ لاچار ہی **بیت** بعضے
فضیلت عایشہ میں تہی سن پانچ ۞ حضرت ہر سین سنو جاہی عقاید پانچ ۞ ایک مذہب اہل سنت و جماعت
کا یہہ ہی کہ بیبیان پیغمبر خدا کی سبکی ماین جتنی مسلمان ہین خصوصا حضرت بی بی عایشہ کہ پیغمبر خدا کی محبوب
تہین نو برس کی عمر مین خدمت شریف مین آئین تہین اور نو برس تک خدمت مین رہین اور علم مین جو چیز کہ پیغمبر خدا
سین پہنچی تہی ہو بہو سب یاد تہی اور صحابہ کون جنکی بعضی بات مسئلہ مین اختلاف پڑتا تو وہ اونہین سین آ فیصلہ پاتے کیونکہ پیغمبر خدا نے
فرمایا تہا حدیث خُذُوا شَطْرَ دِیْنِکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْحُمَیْرَاءِ ترجمہ یعنی لو تم دین آدہا اپنی کون اس لالی سین
تو البتہ جیسی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کون فضیلت ہی کہ خدا کی رسول نے فرمایا ہی کہ فاطمہ میری گوشت
کا ٹکڑا ہی اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جو کوئی فاطمہ کون رنج دیگا وہ مجہی رنج دیگا اور خدا کی رسول کی بیٹی ہی اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی

عائشہ کو بھی بزرگی علم کی ہی کہ جسقدر حضرت کی باتیں ہین انکو معلوم تھا اوتنا اور دونکو نہتھا اور جو تیرہ بیبیان احکام شرع کی بی بی عائشہ سے ثابت ہوئیں جیسی بی بی فاطمہ کو بہشت کے بیبیونکا سردار فرمایا ہی ایسی ہی بی بی عائشہ کی تعریف میں فرمایا ہی حدیث فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ یعنی بزرگی عائشہ کی اور عورتونپر ایسی ہی جیسی بزرگی ثرید کی اور کہانیونپر ایکدن بی بی عائشہ کو پیغمبر خدا نے فرمایا تھا کہ ای عائشہ حضرت جبرئیل تجھپر سلام کہتی ہین بی بی صاحب نے فرمایا علیہ السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ اور یون اتفاق ہوا تھا کہ اصحابونکو محبت پیغمبر خدا کی بی بی عائشہ پر معلوم ہوئی تھی تب جسکو نیاز لانی ہوتی تو بی بی عائشہ کی باریکو لاتی ایکدن اور بیبیون نے اسبات کا گلہ کیا حضرت بی بی فاطمہ سے کہا کہ کسیطرح تم پیغمبر خدا کو سمجھاؤ کہ صحابونسی فرماوین کہ بی بی عائشہ کی باریکا دن سب نے نیاز کا دن ٹھہراوین جب بی بی فاطمہ نے پیغمبر خدا سی عرض کری تب حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ جسی مین دوست رکھتا ہون تو اوسی دوست نہین رکھتی بی بی نے فرمایا کہ ہان میں اوسی دوست رکھتی ہون جب حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کو دوست رکھو اسبات سی معلوم ہوا کہ دشمن بی بی عائشہ کا دشمن پیغمبر خدا کا ہی اور بعضی منافقون نے جو بی بی عائشہ کو برا کہا تھا اللہ تعالیٰ نے اونکی پاک دامنی مین آیت قرآن کی نازل کری کہ قیامت تک مجرا لوگ اونکو نماز مین پڑہی جاوینگی اور وفات بی بی فاطمہ رضی کی رمضان کی تیسری تاریخ ہوئی اور ولادت بی بی صاحبہ کی اکتالیسوان برس عمر پیغمبر خدا کی کا تہا جب پیدا ہوئین تہی اور چہہ مہینی پیچہی پیغمبر خدا کی وفات پائی اور بی بی عائشہ بیٹی حضرت ابوبکر صدیق کی ہی کہ بی بی ام رومان کی پیٹ سے ہین وہ بیٹی عامر عویمر کی بیٹی کی ہی اور وفات انکی سنہ اٹہاون ہجری مین ستائیسوین رمضان کی ہوئی بیت مرنی پیچہی بول مت لعنت کبہی یزید پور اگی مین کچہہ شک نہین ہی وہ برا پلید یعنے بعد موت کی کسی کلمہ گو کیسا ہی بدکار ہو اوسی لعنت کا لفظ نکہی کیونکہ جو وہ ایماندار ہو تو وہ لعنت اولٹ کر لعنت کرنیوالی کیطرف آویگی یہان بڑا احتیاط ہی اسواسطے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سی پوچہا کہ یزید پر لعنت کا کیا حکم ہی آپ چپ ہی اور کچہہ جواب نہ دیا کہ ہان کری یا نہ کری اب اسمین بہت بحث ہی کوئی کہتا ہی کہ لعنت کری کوئی کہی نکہو احتیاط بہت اسی مین ہی کہ نکہی کیونکہ کلمہ پڑہنا اور نماز پڑہنی وسکی ثابت ہی اور امام زین العابدین سی ایکدن یزید نی پوچہا کہ اس شخص سی بد عمل شنیع ہوا ہی کہ ظاہر ہی کوئی بد عمل باقی رہا ہی کہ امید بخشش کی مجہی بہی ہو جاوی تب حضرت امام زین العابدین نی فرمایا کہ تو دو رکعت نماز نفل بعد مغرب کے پڑہا کر کہ جسمین سورہ فاتحہ سی پیچہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اول سورہ انعام سی یعدلون تک اور دوسری مین بعد الحمد کی اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ مِّنْ قَرْنٍ سی دوسری یستھزءون تک پڑہا کر چنانچہ وہ پڑہا کرتا رہ گیا تب دوستون خاندان کی نی عرض کری سی

یا حضرت ہی دوزخ مین ہم جلنے دو عاقبت خیر کی بات ہیں کوہی کیون فرماتی ہو جب آپہی فرمایا کہ ہمارا
وہ خاندان ہی کہ ہماری داداکو اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بہیجا ہمنی تجکو
مگر رحمت کرنیواسطے عالمونکی کبہی شفیع ہوکر ہی ہون تو اونکی لعنت کا ڈہیر آپنکا ہی اور وہ دوستی اور
دشمنی لعنت پر مقرر نہین ہی کہ بغیر لعنت کہی دوست نہین ہوتا اور وہ دشمن سب معصومونکا ہی اور لعنت
اور رحمت ہاتھہ خدا کی ہی اگر ایمان کہو کر دنیا سی گیا تو کچھ حاجت نہین کافر پر ہووے ہی کی امام
لعنت کہنا کیونکہ بی ایمان ہوکر مرا اوسکا
ہمارے امام اعظم چپ ہی ہین جنفونکو ہی چپ رہنا ہی کچھ نہین کہا کہ جو حضرت امام حسین کے ساتھ بی ادبی کری اسے
کسی سی ثابت نہین ہوا ہی **سوال** اگر کوہی کہی کہ جو حضرت امام حسین کے ساتھ بی ادبی کری ایسی
کسی سی ثابت نہین ہوا ہی **جواب** یہہ چپ رہنا ہمارا یزید کی دوستی
کی حقین لعنت کہتے ہوی تمہارا دل کیون بلی ہی **سوال** وہ کیا متابعت ہے **جواب** کہ حضرت
نہین ہی بلکہ واسطے متابعت اہل رسول اللہ کی ہی اور دوسرا ان
نہین ہی بلکہ واسطے متابعت اہل رسول اللہ کی ہی پہلی حضرت عمر کا ابو لولو غلام کی ہاتھہ سی اور دوسرا خون حضرت
امام حسین کا خون بعد پیغمبر خدا کی پانچوان ہی پہلی حضرت عمر کا ابو لولو غلام کی ہاتھہ سی اور چوتھا خون حضرت
امام حسین کا خون بعد پیغمبر خدا کی پانچوان ہی پہلی حضرت عمر کا ابو لولو غلام کی ہاتھہ سی اور چوتھا خون حضرت
حضرت عثمان کا بلوہ عام مین اور تیسرا خون حضرت علی کا عبد الرحمن ابن ملجم کی ہاتھہ سی اور چوتھا خون حضرت
امام حسن کا باغوای یزید کی بی بی کی ہاتھہ سے ہوا اور پانچوان خون امام حسین کا یزید کی لشکر کی ہاتھہ سی ہوا
کہین نہین سنا کہ اپنی باپ دادا کی قاتلونپر لعنت بہیجی ہو جیسا کہ اگلی چاروں کی قاتلونپر لعنت نہین بہیجا گیا ویسے ہی
قاتلونپر لعنت سی چپ ہی ہین ویسی ہی پہلی حضرت امام حسین کی قاتل پر بہی چپ ہی بلکہ امام زین العابدین
چوتہی حضرت امام حسین کی تہی انہون نی لوگونکو بخشش کی راہ بتادی تہی اب سن کہ اہل سنت جماعت ہو
چاہی تو کتنی باتین مین یاد کر لی یہہ عقیدہ رکہی کہ جتنی پیغمبر ہین یہہ سب گناہ صغیرہ یا کبیرہ جان بوجہ کر
کرنی سی معصوم ہین مگر کہین چوک کر قدم ڈگ گیا ہی **عقیدہ** محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان خاتم الانبیا انکی پیچہی کوئی پیغمبر
ہوکر نہین آوی اور اللہ تعالی کی دوست ہین اور خاص بندہ ہین اور کبہی بت کو انہون نی نہین پوجا نہ بت
سی پہلی اور نہ پیچہی اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ بہی نہین کیا کبہی خلاف رافضیونکی وہ کہتی ہین کہ تقیہ کر کر
پیغمبر خدا بہی جہوٹہہ بول گئی ہین اور وہ دوزخیونکو بہشتی کہہ گئی ہین یہ رافضی جہوٹی ہین **عقیدہ** یہہ کہ
سب سے افضل بعد حضرت محمد رسول اللہ کی حضرت ابو بکر صدیق ہین خلیفہ النبی ہین پیچہی حضرت عمر ابن الخطاب
ہین انکی پیچہی حضرت عثمان بن عفان ہین انکی پیچہی حضرت مرتضی علی بن ابی طالب ہین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین جنہون نی ان چارونسی بیعت کی ہی اور ثابت بیعت حق ہہ ہین جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی وقت مین تھے کسیکا حال نہین پہوا اور کسیکی کمال مین نقصان نہین ہوا عقیدہ سب اصحابون کون دوست رکہی لسین اور رافضیون اور خارجیون کی طرح نہو جاوی جسین کہ ایک سی پیار اور ایک سی دشمنی رکہتی ہین وی خوار ہوینگی خدا کی رسول نی کہا ہی حدیث لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی ترجمہ یعنی میرے اصحاب کون کوئی گالی مت دیجیو اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی حدیث مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِی اَبْغَضَهُمْ ترجمہ یعنی جو کوئی دوست رکہی میری اصحابون کون پس میری دوستی واسطہ دوست رکہی اونہین کیونکہ ہمنشین میری ہین اور جو کوئی دشمن رکہی میری اصحابون کون پس ساتھ میری دشمنی کی دشمن رکہی اونہین کیونکہ قدر میری محبت کی نکری اور انکی اصحابونکی جہگڑی رگڑی سنی تو کسیکا دشمن اور بدگو نہو بلکہ خدا کی رسول نی جو حکم کردیا ہی سو کرو حدیث اِذَا ذُکِرُوْا اَصْحَابِی فَاَمْسِکُوْا ترجمہ یعنی جبکی ذکر کیجاین اصحاب میری تو تم چپ رہو اصحابون کون بولئی تو با ادب بولئی عقیدہ کسی مسلمانکون گنہگار کیسا ہی ہو کافر نکہی مگر جو قران اور حدیث کی دلیل قطعی سی وہ گناہ ثابت ہوا ہو اور رد کرتے شخص کہتے روا ہی تو کافر ہوا عقیدہ گناہ کبیرہ کی کرنے سے مسلمانیکا نام نہین اوٹہتا یعنی مسلمان سے نفی حقیقت مین عقیدہ یون نکہی ایمان کامل ہو گئی یہی گناہ بندہ کون ضرر نہین کرتا جیسی بعضی بددین فقیر کہتے ہین تو حضرت آدم کا قصہ یاد کرلیجیو اور یہہ بہی نکہی کہ مومن گنہگار داخل دوزخمین کوئی بہی نہوگا عقیدہ یون جانی کہ مومن گنہگار ہمیشہ دوزخمین کوئی نرہیگا ہاوین کیسا ہی گنہگار ہو ولیکن ساتھ ایمان کی مرا ہو تو عقیدہ یہہ نسمجہے کہ جو ہم بندگی کرین سو مقبول ہی اور جو ہم گناہ کرین سو سب مغفور ہین یہہ قول مرجیہ کا ہی ولیکن ہان یون جانی کہ جو کوئی اللہ تعالی کا حکم خالی عیب ظاہری اور باطنی سی ادا کرے تو مقبول ہی سوال عیب ظاہری اور باطنی کیا ہے جواب جسطرح حکم ہوا ہی ویسی نکری جیسی نماز بی وضو پڑہے یا قیام قعود اچہی طرح ادا نکری یا قرات صحیح نہ پڑہی یہہ عیب ظاہری ہی اور جو وضو بی کرہی اور قیام قرات قعود بی پوری ادا کری اور ساتھ اوسکی کفر اور شرک بی کری یا کفر شرک نکری جہان دنیا دکہاوا ہو تو کری اور نہین تو نہین تو بی مقبول نہین کیونکہ یہہ عیب باطنی ہی جو عمل ان دونون عیبون سے پاک ہو وہ رنج اوسکا ضایع نہوگا اللہ تعالی فرماتی ہی آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ یعنی تحقیق اللہ تعالی نیکوکی مزدوری ضایع نہین کرتا اور اپنی کرم اور فضل سین مقبول کرتا ہی اور ثواب دیگا اوسی اپنی وعدہ کی موافق عقیدہ جبکسینی کفر اور شرک کی توبہ کری اور گناہ کرتا رہا اور بی توبہ مرگیا تو حال اوسکا متعلق ارادہ الہی کی ہی چاہی عدل کری اور اوسی عذاب کری کیونکہ وہ شخص لایق عذاب کا ہی اور چاہی اپنی فضل اور کرم سین بخش دی اور درگذر کرے

عقیدہ ریا جب عمل مین ہیچا اجرا اوسکا جاتا رہتا ہی بلکہ گناہ ریا کا باقی رہتا ہی یہی حکم بیہودن کرنی
کا ہی یکہ کوئی نیک کام کرکر کہی کہ مین نی ایسا ہون عقیدہ مسلمان اللہ تعالی کون سر کی آنکہون سی
دیکہینگی جیسا وہ ہی عقیدہ یہہ کسی بندہ کون قدرت نہین کہ جیسی کچہہ کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی
کسی بندگی کون ویسی ادا کری عقیدہ ایمان اللہ تعالی پر اور اوسکی حکم پر اقرار زبان سین کرنا کہ برحق ہی
اور دلمین اوسی سچہ جاننی کا نام ہی عقیدہ ایمان مسلمانونکا اور فرشتونکا و جنات کا بہشت اور دوزخ لوگونکا اور زمین آسمانکا
کیا پیغمبر اور کیا اولیا اور کیا سب مومنین کم زیادہ نہین ہوتا ولیکن عمل و یقین مین فرق ہی عقیدہ
پس فرق ایمان و اسلام کا لغت کر ظاہر ہی ولیکن مانند ایسی شی کی ہی کہ اسمین فرق نہین ہوسکتا جیسی
پیٹہ اور پیٹ پس ایمان قبولیت ہوئی اور اسلام نام فرمان برداری حکم الہی کا ہی عقیدہ دین بولا جاتا ہے
ایمان اور اسلام اور سب شرعکی بات پر عقیدہ اور تمام مومن برابر ہین اس مسلہ مین کہ پہچانتی ہین ایسا مالک
وہ حاکم ایک ذات الہی ہی اور دین پر یقین رکہتی ہین اور اللہ تعالی پر بہروسی ہین اور خدا اور خدا کی رسول کی
محبت مین اور اوسکی قضا و قدر کی رضا مین اور خوف عذاب مین اور غضب اوسکی مین اور امید و بخشش کے
مین اور یقین اوسکی ذات مین اور تحقیق اوسکی صفات مین عقیدہ ایمان چہوٹا و بڑا سب علمون مین بندی
فرقون فرقی ہی عقیدہ اللہ تعالی بعضی بندون پر فضل کرتا ہی اور بعضون پر عدل کرتا ہی اور کبہی ایسا
بی فضل کری ہی ایک عمل سی بندہ ایک ثواب کا مستحق ہوتا ہی اپنی فضل سین اوسی دہ دیتا ہی اور کبہی بندہ گنہگار گناہ
کرتا ہی جس عذاب کا سزاوار ہوا اوسکو بدلہ دیتا ہی اور کبہی اپنی کرم سی اوسی بخشدیتا ہی اور کبہی کسیکون کسیکی سفارش
سی بخشدیتا ہی عقیدہ شفاعت حضرت محمد رسول اللہ کی واسطہ گنہگارون صغیرہ اور کبیرہ والونکی کہ تا لائق
عذاب کے ہین برحق ہی کہ کرسکی عقیدہ شفاعت انبیا اور اولیا اور شہدا اور فقرا اور مسلمانونکی بالکون کے
برحق ہے عقیدہ قیامت کون ظالم کی نیکیان مظلومونکون دینگی اور نیکیان نہون تو مظلومونکی بدیان
ظالمونکون دینگی عقیدہ ثواب اور عذاب اللہ تعالی کا فنا نہوگا عقیدہ اللہ تعالی ہدایت کرتا ہی اپنے
فضل سی ایمان اور بندگی کی طرف جسی چاہتا ہی توفیق بخشتا ہی وہ کرتا ہی اور جسی توفیق کی مدد نہوئی کہ موفق رضامندی
الہی کی وہ گمراہ ہوگیا جسکی مدد توفیق کی نہوئی اوسی بی مددی کی سبب سے جو گناہ کا عذاب ہوا یہہ عدل ہے
عقیدہ بندہ کا ایمان شیطان ہاتہ پکڑکر نہین لی سکتا ولیکن یہی شیطان کی بہکا وسی یا نفس
کی خواہش سی آپ کفر کی بات کر بیٹہتا ہی تب شیطان ایمان کون سلب کرلیتا ہی عقیدہ سوال منکر
نکیر کا مَنْ رَّبُّکَ وَ دِیْنُکَ قبر مین یا ٹہکانی کی جگان برحق ہے عقیدہ روح کا بدن مین
آونا قبر مین برحق ہے سب کافرون اور مومنون کون عقیدہ اللہ تعالی کا قرب

قرب بندگی والو لمنی ور دوری الله تعالی کی گنهگار ونسی کچهه لینا دینا جوڑ او ابهی کچهه نهین بلکه نشان
بهچکونی کاهی بوصف تنزیه کی عقیده ماباپ رسول خدا کی کفر پر موئی تهی اور ابوطالب
حضرت کا چچا مقرر کافر موا عقیده جسوقت که شکل هوئی ویر انسان اهل ایمان کی کوئی
باریکی علم توحید سی پهر واجب هی اسپر که وه شخص اعتقاد رکهی که جو سکی نزدیک صواب هو الله تعالی
کی ذات مین مجملا سمجها هی جب که اوسی عالم ربانی عارف کامل ملی حیا اوس سی تحقیق تفصیل وار
بر وجه کمال ظاهری اور باطنی سیکهه لی پهر دسیل نکری عقیده هم پهچانتی هین الله تعالی کو موافق
طاقت اور مقدور اپنی کی جیسی الله تعالی نی صفت کری هی اپنی ذات کی ساری مضمون نے جو
اور ان هوونی اپنی کی اپنی کتاب مین ان هوی یهه هی جیسی فرمایا الله تعالی نی لیس کمثله شیٔ
یعنی اوسکی مثل کوئی نهین هوتا وهو السمیع العلیم وه سنتا اور جانتا هی یهه هونی هی تهی باتین جیسی
هون اوسی تهی کهو سو جب تمنی معلوم کیا که مذهب اهل سنت اور جماعت کا یهه هی که جو بیان کیا اب معلوم
کرو که فرقه بید ین کون سی هین که جنهین الله تعالی نی فرمایا هی اور کها یهه ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه
ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله یعنی یهه راه که جو مین تمهین دکهلایا اور اوس راه چلنی کا تمهین حکم
وه دکر راه شریعت کا یه هی پهر پکرو تم پیروی شرع رسول الله کی پیچهی نه پرو تم بهوتی راهونکی که جهوتی لوگون کی
طرف مشغول هو کو وه تمهین پهیر دینگی راه مسلمانی سی اور شیطانی رسته پر ڈالدینگی اور پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم نی فرمایا هی حدیث ستفترق امتی علی ثلثة وسبعون فرقة کلهم فی النار الا سواد الاعظم
یعنی نزدیک هی که متفرق هوگی امت میری اور تهتر فرقون کی سب دوزخی هونگی مگر ایک جو جنت کی
بڑی سیاهی والی سیاهی کی معنی لشکر کی هین یعنی بڑی لشکر والی لوگون نی پوچها که یا رسول الله وی کو
هین اپنی فرمایا جو لسی راه میری اور صاحب کی راه پر هون معنی اهل سنت وجماعت کی یهه هین که
سنت راه پیغمبر خدا کا اور جماعت راه اصحاب کی هی اور اون کی آٹهه فصل هین فصل پهلی
اهل سنت اور جماعت کی مذکور هین هی نشان اهل سنت اور جماعت کا ذکر جیسی باتین دسون جیزین
پائی جاوین تو جانی که یهه اهل سنت اور جماعت هوا اور مومن سنی هو سوال وی دسون کونسی هین
جواب بعد پیغمبر خدا کی سب سی فضل ابوبکر صدیق اور حضرت عمر ابن الخطاب کو سمجهی وی دونون
پیغمبر خدا کی خسر هین انسی بهی سب سی بهتر دوست رکهی حضرت عثمان بن عفان کو اور مرتضی علی کو که
وی دونون داماد رسول الله کی تهی تیسری تعظیم دونون قبلونکی کری یعنی کعبه اور بیت المقدس کی کری
چوتهی دونون موزون پر مسح کرنا پانچوین دونون شاهد هونسی یعنی یهه شاهد هی نه هونی خلافا فعلی

بہشتی ہی اور فلانا قطعی دوزخی ہی چہٹے چہٹی دونون اماموںکی نماز پڑہنی یعنی نیک بخت اور بدبخت
صالح ہو یا فاسق ہو ساتوین اللہ تعالی کی طرف سی نیکی اور بدی جاننی آٹہوین فرمانبرداری فرمان
اللہ تعالی کی پر جنازہ کی نماز پڑہنی نوین نماز اور زکوٰۃ دونون ادا کرنی دسوین فرمانبرداری سلطان حکمی
بادشاہ کی کرنی اون کی چار مذہب ہین حنفی مالکی شافعی حنبلی انکا اصل متابعت حضرت ابوبکر
صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی
عنہم کی ہے جو مسئلہ چارون مذہب مین ایک طرحکا ہووی اوسکا نام اتفاقی ہی اور جو کسی مسئلہ مین اختلاف
ہو اوسکا نام اختلافی ہی ان چارونکا اصول قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ کی موافق ہی اور چہ
فرقون کا اصول قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ کی قید مین نہین **سوال** وی کونسی ہین **جواب**
رافضیہ خارجیہ جبریہ قدریہ جہمیہ مرجیہ ان چہونکی ہر ہر کی ساتہ بارہ بارہ شاخ ہین بارہ چہکہ بہتر ہوتی

فصل دوسری بارہ شاخ رافضیونکی مذکور ہین ہے **سوال** اونکی بارہ شاخون کا کیا نام ہی اور
کا ہی مین متفق ہین اور کا ہی مین مختلف ہین **جواب** بارہ شاخ رافضیہ کی یہ ہین ایک علویہ دوسرا ابدیہ تیسرا
شیعہ چوتہا اسحاقیہ پانچوان زیدیہ چہٹا عباسیہ ساتوان امامیہ آٹہوان ناویہ نوان تناسخیہ دسوان
لاعنیہ گیارہوان راجعیہ بارہوان متربصیہ لیکن ہر بارہ چودہ باتون مین متفق ہین **سوال** وی کونسی ہین
جواب پہلے پنجوقتی نماز کو جماعت سی پڑہنی سنت نہین سمجہتے دوسری دونون موزون پر مسح روا نہین
سمجہتے تیسری حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کو برا بولتی ہین چوتہی سوای امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی سب
اصحابون سی بیزار ہین بلکہ اہانت کی ہین پانچوین حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت بی بی عائشہ پر افضل جانتی ہین
بلکہ اہانت کرتے ہین چہٹی کہتے ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت سی پیغمبری نہین کرسکتی
تہی حضرت مرتضی علی تہا ساتوین حضرت طلحہ و زبیر کا نام بدی کر لیتی ہین اور انہین مجتہد نہین سمجہتے اونہین
رحمت خدا سی اور دیدار سی ناامید ہین نوین تراویحکو سنت نہین سمجہتے دسوین تین طلاق جو کوئی ایک دفعہ کہی یا جبر
مین طلاق نہین پڑتی اور کہتے ہین تین طہر مین تین مرتبہ کہے تو طلاق پڑتی ہی گیارہوین دہنی ہاتہ کو بائین
ہاتہ پہ قیام مین رکہنا سنت نہین سمجہتے بارہوین خطیبونکو کالی کپڑی پہنانے مین تیرہوین روزہ کو
جلدی کہولنا سنت نہین سمجہتے چودہوین مغرب کی نماز کا وقت جلدی ہو تو بہی سنت نہین سمجہتے بلکہ جب تک
تارے نہ چمکین تب تک مغرب کی نماز نہ پڑہین اور بارہ مسلو مین بارہون مختلف ہین اول علویہ سو یہ کہتے حضرت علی کو
نبی کہتی ہین اور یون کہتی ہین کہ حضرت جبرئیل بہولکر وحی حضرت محمد رسول اللہ کو دیگئی تہی اور ایک دوسری شاخ غرابیہ
وے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا اور حضرت علی مثال دو کوّون کی تہی حضرت جبرئیل بہولکر وحی محمد رسول اللہ کو حضرت علی کو دیکہی ہو وی اور دوسرا ابدیہ حضرت علی

اور تیسرے تفضیلیہ شیعہ کہ حضرت علی کو اپنا دوست رکھتے ہین کہ اور کسیکو حضرت علی سے افضل نہین سمجھتے اور جو کوئی حضرت
علی کو سب سے افضل نجانے اوسے وے کافر جانتے ہین اور چوتھے اسحاقیہ وہ کہتے ہین کہ زمین کسیوقت پیغمبر سے
خالی نہین رہتی پیغمبر ہونے اب بہی ختم نہین ہوئی ہی وقت باقی ہی اور پانچوین زیدیہ اونکے تین گروہ ہین
پہلی کہتے ہین کہ جنہون نے حضرت مرتضی علی کی ہوتی اور کسی صحابہ کی بیعت کری وے کافر ہین دوسری
سلیمانیہ وہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور بی بی عائشہ کو کافر کہتے ہین اور تیسری کہتے ہین
کہ سوائی اولاد حضرت علی کی اور کوئی لائق امامت کی نہین اور زمین کو امام سے خالی نہین سمجھتے اور
چھٹے عباسیہ وے کہتے ہین کہ سوائی اولاد حضرت عباس بن عبد المطلب کے اور کوئی لائق امامت کے نہین ہے
اور ساتوان امامیہ وہ کہتے ہین کہ فاسق کی امامت روا نہین ہی اور بادشاہی سوائے اولاد حضرت مرتضی
علی کی روا نہین ہی اور آٹھوان ناویہ وہ کہتے ہین کہ جو کوئی اپنے تئین اورون سے افضل جانے سو کافر ہی اور نوین
تناسخیہ وہ کہتے ہین کہ مردہ کی تن سے جان نکلکر اور کے تن مین جا پڑتی ہے یہہ روا ہی جیسے ہندو آواگون کہتے
ہین اور دسوین لاعنیہ وے حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان
کو لعنت کہتے ہین اور گیارہوین رجعیہ ہین وہ کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی اب بہی ہین کہ یہہ کڑک جو
بادل مین ہے انکے قدم کی کڑک کی آواز ہی اور بجلی اونکی سم سے آگ جہڑتی ہی قیامت سے پہلی ایک مرتبہ دنیا مین آوینگی
اور مردونکو زندہ کرینگی اور زندہ کرکر سنیونکو دوزخ مین جلاوینگی اور شیعونکو بہشت کو چلاوینگی اور بارہوین
متربصیہ وہ بادشاہ پر باغی ہونا روا کہتے ہین اور بادشاہ کی ساتھہ جنگ کرنا روا جانتے ہین اور بعضے بہہ جو
ایسی ہین کہ اونکو وے رافضی بہی مسلمان نہین کہتے ایک غلاۃ نصیریہ ہین وہ حضرت علی کو خدا کہتے ہین دوسرے
اسماعیلیہ وہ کہتے ہین اللہ تعالی نہ موجود ہی اور نہ معدوم ہی اور بداءیہ وہ کہتے ہین کہ بعضی کام اللہ تعالے
کرتا ہی اور پہر وہ برا معلوم ہوتا ہی تو اپنی کئے پر پچہتاتا ہی یعنی اوسے ہی اپنی کام کا انجام معلوم نہین اور ایک فرقہ
اونکا ذمیہ ہی کہ وے مذمت یعنی ہجو حضرت محمد مصطفے کی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی خدا تہے
اور حضرت محمد رسول اللہ پیغمبر تہے کہ حضرت علی کیطرف خلق کو بلاتے تہے اونہون نے بگاڑ کیا کہ خلق کو اپنی
طرف بلایا اور ایک زراریہ ہین وے کہتے ہین کہ اللہ تعالی کی صفتین نئی پیدا ہوئی ہین قدیم نہین ہین
حادث ہین اور ایک فرقہ جسمیہ ہی وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی لنبا اور چوڑا اور ڈونگا ہی ویسیہی تینون طرح سے برابر ہی
اور سفید ہی جیسی خالص چاندی اور سورج کی سی چمک ہی اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار ہی اور
ایک اور فرقہ ہی بنانیہ وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کی صورت انسان کی سی ہی پہلی اللہ تعالی کی روح حضرت علی سے
مین گہوسی اور انکی پیچہی محمد بن حنیفہ مین گہوسی اور انکی پیچہی انکی بیٹے ابی ہاشم مین اونکے پیچہی بنان بن سمعان پر بہت مین

کہانتک اونکی بیہودگی بیان کروں کہ بولنی مین شرم آتی ہی **فصل تیسری بارہ فرقہ خارجیہ کے**
بیان مین اونکی بارہ فرقون کا یہہ نام ہی ایک ازرقیہ اور دوسرا اباضیہ اور تیسرا ثعلبیہ اور چوتہا خلفیہ
اور پانچوان کوزیہ اور چہٹا کنزیہ اور ساتوان میمونیہ اور آٹہوان محکمیہ اور نوان اخنسیہ دسوین خازمیہ
گیارہوان معتزلیہ بارہوان شمراخیہ ساری جہان سی مسلمانون مین متفق ہین وہ یہہ ہین اول تو جماعت
سی نماز پڑہنی نہین جانتی دوسرے مسلمانونکو گناہ کرنی کا فر سمجھتے ہین تیسری بادشاہ ظالم سی لڑائی کرتے
ہین اور باغی ہو جاتی ہین اور یہہ کہتی کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ برحق امام نہ تہی اسیواسطے
حضرت معاویہ نی اونسی لڑائی کری اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان کو حق پر سمجھتی ہین اور
بعضے مسئلون مین آپسمین مختلف ہین پہلی ازرقیہ وہ کہتی ہین کہ آدمی مومن خوابمین کچہہ بہلائی
نہین دیکہہ سکتا کیونکہ وحی اوترنا منع ہو گیا ہی دوسرے اباضیہ وہ کہتی ہین کہ ایمان محض اس بول کا ہی نام ہے
اور کچہہ کام شرط نہین کہ سنت ہے تیسرے ثعلبیہ وہ کہتی ہین کہ سب کام ہمارے موافق چاہت خدا کی ہین اور قضا اور قدر
نہین یعنی جو کچہہ چاہتا ہی سو کرتا جاتا ہی کچہہ پہلے سی نہین ٹہرا رکہا تہا اور مسلمان کہتی ہین کہ جو کچہہ علم قدیم مین ٹہرا رکہا
تہا سو کیا یہہ مذکور باب التقدیر مین ہو چکا چوتہی خلفیہ وہ کہتی ہین کہ ایمان کا لانا فرض غیر معلوم ہے
فرضیت ایمانکی نص قطعی سی ثابت نہین ہوئی پانچوین کوزیہ وہ کہتی ہین کہ بادشاہ جو کافرونسی غزا نہ
کری وہ کافر ہی چہٹی کنزیہ وہ کہتی ہین کہ غسل جنابت مین مل مل کر بدن دہونا فرض نہین اور اندر سے
بدن کی عضو کو دہونا فرض ہی ساتوین میمونیہ وہ کہتی کہ بندو نہر زکوۃ کچہہ نہین چاہو دو اور نہ چاہو ندو
آٹہوین محکمیہ وہ کہتی ہین کہ نیکی اور بدی اللہ تعالی نی اپنی علم قدیم مین نہین ٹہرائی
کہ اللہ تعالی کو زوال ہنا سی یعنی طعنہ ہی نوین اخنسیہ وہ کہتی ہین کہ ایمان ہی کسب بندہ کا ہی اور
مخلوق ہی اور اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی توفیق اور ناصر کہ من جانب اللہ ہی اس سی منکر ہین غرض میت ریا
تک نیک کامونکا کچہہ فایدہ نہین ہوتا دسوین خازمیہ وہ کہتی ہین کہ نماز اکیلی پڑہنی روا ہی جماعت سے نہین
گیارہوین معتزلہ وہ کہتی ہین۔ قرآن نیا پیدا ہوا ہی اور یہہ جو کچہہ کاغذون مین لکہا ہی سو اور ہی لیکن
وہ جو مراد ہی وہ اور ہی بارہوین شمراخیہ اور معتزلہ وہ کہتی ہین کہ بندہ کا قول و فعل پیدا کیا ہوا اوسی کا
ہوا اللہ تعالی کا نہین اور مردونکو کچہہ نماز اور روزہ اور خیرات سی کچہہ بخشش تو اوسی نہین پہنچتا
اور قیامت کو کوئی شفاعت نکریگا اور قیامت کا حساب وعمل کی گنتی اور میزان کا تول و پل صراط
پر گذر ہرگز نہوگا اور گنہگار ہمیشہ اعراف مین رہین گی نہ بہشت مین اور نہ دوزخ مین بیچ مین ہمیشہ رہینگے اور
اور سب فرشتی ایمان والون آدمیونسی افضل ہین اور مسلمان اور کافر کو نکاح کرنا برابر سمجھتے ہین ور

اور صفات اللہ تعالی کی منکر ہین اور کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے خلقت پیدا کری تو نام اوسکا خالق
ہوگیا اور ہمیشہ سی نہتا اور جب سبکو رزق دیا تب رازق ہوگیا کچھہ پہلے سے رزاق نہتا وہ علیم اور سکتا اور
چاہتا اپنی ذات ہی اور اوسکی صفات نہین اور جو چیز کہ اللہ تعالی نے پیدا نہین کی اوسی لی نتی کہتی ہین
کہ بہشتی بہشت مین سو دینگی اور مرینگی اور کبہی جاگینگی اور جو کوئی ناحق مارا جایا اوسی کا فرمارین تو بی بسم
اللہ کہین ہین اور قیامتکی علامتونکی منکر ہین اور تین طلاق والی بی حلالہ حلال سمجھتے ہین اور علم سے
عقل کو افضل سمجھتے ہین اور کہتی ہین کہ معراج کی رات پیغمبر خدا نی کلام خدا کی نہین سنی اور عرش اونچا
کو کہتے ہین اور کرسی علم کو کہتے ہین اور حجاب دیدار سی منع کو کہتے ہین اور لوح اوسکی حکم کو کہتے ہین اور
پیغمبرونکو معصوم نہین جانتے اور حرام کو رزق نہین کہتے اور غیب پر ایمان لانا ناحق سمجھتے ہین اور کہتے
ہین کہ خدا کا بندون پر حکم نہین اور مرنے پیچھے نیکی اور بدی کی کامکا بدلہ نہین ہوتا اور جو کچھہ خدا کو
دینا ہی وہ دنیا مین ہی ملجاتا ہی اور کہتے ہین کہ یہہ دنیا کی عورتین مانند گلاب کی پہول کی ہین جسکا
جی چاہے سونگہی اسواسطے عورتین ہین کہ جس کسیکا جی چاہے جسطرح فائدہ لیوین یا گہورین یا مجامعت
کرین **فصل چوتہی** جبریہ کی بارہ فرقونکی مذکور مین ہی **سوال** وہ کونسی ہین **جواب**
ایک مضطریہ دوسری افعالیہ تیسری مقتنیہ چوتہی مفروغیہ پانچوین نجاریہ چہٹی متمنیہ ساتوین
کسالیہ آٹہوین سابقیہ نوین حبیبیہ دسوین خوفیہ گیارہوین فکریہ بارہوین حسبیہ پہلی مضطریہ ہین
وہ کہتی ہین کہ بہلائی اور برائی خدا تعالی کی طرف سی ہی ہمارا اسمین کچھہ دخل نہین اور قیامت کی دن
بندہ کو اپنی کئی ہی ڈر اور عذاب نہین دوسری افعالیہ ہین وہ کہتے ہین کہ بندہ کام کرتا ہی لیکن اپنی کام پر قدرت
نہین رکہتا تیسری مقتنیہ ہین وہ کہتے ہین کہ نیکی اور بدی مخلوق سی ہی اور خالق کا کچھہ دخل نہین چوتہی مفروغیہ
وہ کہتی ہین کہ محنت اور مشقت اگلی زمانہ کی لوگون پر تہی آخری زمانہ کی لوگون پر نہین ہے پانچوین نجاریہ وہ کہتے
ہین کہ اللہ تعالی گنہگارونکو عذاب اونکی قول اور فعلونکی سبب سے نہین کریگا اپنی چاہت سی جسی چاہیگا کریگا
چہٹی متمنیہ ہین وہ کہتے ہین کہ خیر بندگی وہ ہوتی ہی کہ جسے اپنا من بی اور خلق بی بہلا کہے ولیکن بہلا وہ ہی
جسے خدا بہلا کہی ساتوین کسالیہ وہ کہتے ہین کہ ثواب اور عذاب بندہ کو بندہ کی فعلون سی کم زیادہ ہوتا ہی اور
کہتے ہین فَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَہٗ ۝ وَمَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَرَہٗ یعنی جیسا کریگا دیسا پاویگا
سابقیہ ہین وہ کہتے ہین کہ نیک بختی اور بدبختی بندہ کی پیدا ہونی سے پہلے پیدا ہوچکی ہی بندگی اوسکی کچھہ دستگیر نہین
ہوتی اور بدبختی کچھہ اوسکی پاگیر نہین ہوتی اور ہم کہتے ہین بندہ اپنی کرتوت سی پکڑا جاتا ہے نوین حبیبیہ وہ کہتے ہین
دوست اپنی دوستکو نہین مارتا اللہ تعالی اپنی بندونکو دوست رکہتا ہی نہ مارینگا دسوین خوفیہ وہ کہتے ہین جسکی نیک عمل ہیتے

جان اوسی کچھہ نفع نہین ہوتا گیارہوین فکریہ وہ کہتے ہین کہ فکر صفت اللہ تعالےٰ کی مین بہتر ہی سب بندگی اور عبادت
سے بہانوین کچھہ کرو یا نکرو بارہوین حسدیہ وہ کہتے ہین کہ جس بندہ نے بہت نیکی کرین ہین اوسکا ساجھی ہو
کیونکہ سب آدمی ایک ماں باپ کی پوتی ہین جس کسیکی مال اور اسباب بہتا ہوا وسمین سبکو ساجھی کر لیتا ہی اور جو کوئی
اس سے منکر ہوا ور اپنی مال سے جو کوئی انہوت والونکو منع کرین اوسے گنہگار او ربد کار سمجھتے ہین اور بندگی
سب انہونکو بعد توفیق کی کہتے ہین اور نیکی پر توفیق اور بدی پر توفیق نہین کہتے

فصل پانچوین

بارہ گروہ قدریہ کی مذکور ہین ایک احمدیہ دوسری ثنویہ تیسری کیسانیہ چوتھی شیطانیہ پانچوین شریکیہ چھٹے وہمیہ
ساتوین داؤدیہ آٹھوین متولیہ نوین ناکثیہ دسوین قاسطیہ گیارہوین نظامیہ بارہوین منزلیہ جو مسلمین بارہ
مستفق ہین وہ یہ ہین اول تو یہہ ہی بعضے باتین ایسی ہین کہ اللہ تعالی کی نزدیک کفر ہین روا ہین کہ کبھی وہ کر لیجئے دوسری
چیہ چیزین ہین پہلے تو کہتے ہین کہ بعضے چیزین روا ہین کہ عند اللہ یعنی اللہ کی نزدیک محض ایمان ہی اور نزدیک خلق کے
کفر ہی اور دوسرے نماز جنازہ کو واجب نہین جانتی اور تیسری کہتے ہین کہ توفیق کام کی کئی ہی اچھی ہوتی ہی اور تقدیر نیکی
اور بدیکی خدا سے نہین جانتے کہ آپ سے جانتے ہین اور اہل سنت اور جماعت کی نزدیک توفیق اور عمل برابر ہوتی ہین نقصہ اکثر
کہا ہی چوتھی کہتے ہین کہ معراج پیغمبر خدا کو خواب مین ہوا اور اہل سنت اور جماعت کہتے ہین جاگتی مین ہوئی اور وہ کہتی ہین کہ ہم
نہین جانتے کہ ہم کافر ہین یا مومن ہین اللہ کے نزدیک اور پانچوین کہتے ہین کہ ہمین معلوم نہین کہ مرتے وقت آدمی کا ایمان تمام
ہے اور چھٹی حسن میثاق کی منکر ہین اور قرآن کو برحق نہین سمجھتے اور بارہ مسلمین بارہونکا اختلاف ہی ایک احمدیہ
وہ فرضیت کی منکر ہین اور سنت کی منکر ہین اور کہتے ہین کہ بندہ پر ہرگز سنت نہین دوسری ثنویہ ہین وہ کہتی ہین کہ نیکی
رحمان سے ہی اور بدی اہرمن سے تیسری کیسانیہ ہین وہ کہتے ہین کہ بندونکا فعل مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہی معلوم نہین چوتھی شیطانیہ
ہین وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے شیطان نہین پیدا کیا یعنے وجود نہین پانچوین شریکیہ ہین وہ کہتے ہین کہ ایمان بندہ کا
غیر مخلوق ہی اور افعال بندہ کے بعضے مخلوق ہین اور بعضے غیر مخلوق چھٹے وہمیہ ہین وہ کہتے ہین کہ عالم کو فنا نہین
اور ہمارا کام اوسکے حکم سے نہین ساتوین داؤدیہ ہین وہ کہتی ہین کہ جہان منسوخ نہین ہوگا آٹھوین متولیہ ہین وہ کہتے
کہ بادشاہ کی متابعت مین ڈھیل کرنے روا ہی یعنے ایک بادشاہ کی متابعت کرنے اور بادشاہون سے
لڑائی رکھنے روا ہی نوین ناکثیہ ہین وہ کہتے ہین کہ جس کسی نے گناہ کیا وہ کافر ہوگیا توبہ اوس کی قبول
نہین ہے دسوین قاسطیہ ہین وہ کہتے ہین کہ بندہ پر کسب حلال فرض نہین ہے
اور زہد بے فرض نہین ہوتا گیارہوین نظامیہ ہین وہ کہتے ہین کہ
اللہ تعالے کو چیز نکہو اور کہتے ہین کہ عالم کا ابتدا کسی کو معلوم نہین
قدیم ہے بارہوین منزلیہ ہین وہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے ہین کہ اللہ

متزیدیہ وہی کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے ہین کہ الله تعالی نی بدی پر بھی تقدیر کری ہی یا نہین **فصل چھٹی** بارہ گروہ
جہمیہ کے مذکور ہین ہی ایک معطلیہ اور دوسرے مترابصیہ اور تیسری مترافقیہ اور چوتھی واردیہ اور پانچوین حرقیہ
اور چھٹی مخلوقیہ اور ساتوین غیریہ اور آٹھوین فانیہ اور نوین زنادقیہ اور دسوین لفظیہ اور گیارہوین
قبریہ اور بارہوین واقفیہ جو تیسے مسلو ہمنین سب ہی متفق ہین وہی چھہ بات ہین ایک یہہ کہ کہتی ہین کہ
ایمان دلمین ہی اور زبان سی کہنا کچھہ فایدہ نہین کرتا اور دوسرے سوال منکر نکیر کو برحق نہین جانتے ہین اور تیسری حوض
کوثر کی پانی کو ہرگز نہین جانتی اور چوتھی ملک الموت کی آونیکی منکر ہین اور پانچوین حضرت موسی کی ابید تعالے
سی سوال جواب سی منکر ہین اور چھٹی حساب گورہ کی منکر ہین ولیکن جو نسی مسئلو نمین بارہ ہو نکا آپسمین اختلاف
ہی وہ یہہ ہین ایک معطلیہ وہی کہتی ہین کہ الله تعالی کی صفات اور اسماء الله تعالی کی نو پیدا ہین اور
دوسرے مترابصیہ وہی کہتی ہین کہ الله تعالی کی علم اور قدرت دونون مخلوق ہین تیسری مترافقیہ وہ کہتی ہین کہ
الله تعالی شبیہ ایک جگہہ ٹہرا ہی اور چوتھی واردیہ مین وہی کہتی ہین کہ الله کی ساتھ نگاہ کرنیوالا ہی کسی مومن
کو دوزخ مین نہ ڈالیگا جبکہ سب کافر دوزخ مین پڑینگی تو دروازہ دوزخ کی بند ہو جاوینگی اور پانچوین حرقیہ
وہی کہتی ہین کہ دوزخ مین آدمی ایسی جلینگے کہ پہر نہ جیونگی اور چھٹی مخلوقیہ مین وہی کہتی ہین کہ حضرت محمد رسول الله
نبی تہی حکیم تہی اور ساتوین غیریہ مین وہی کہتی ہین کہ قران شریف نو پیدا ہی اور آٹھوین فانیہ مین سے وہ کہتی ہین
کہ معراج محمد رسول الله کی جان سی تہی اور تن سی نہی تھی اور نوین زنادقیہ مین وہی کہتی ہین کہ الله تعالی دنیا اور آخرت
دونون مین سر کی آنکھون سی نہین دیکھا جاتا ہی اور دسوین لفظیہ مین وہی کہتی ہین کہ قران جبل پڑھنے والو نکا ہی وہ
خدا کا بول نہین اور گیارہوین قبریہ مین وہی کہتی ہین کہ قیامت کو عذاب نہو گا اور بارہوین واقفیہ مین
وہی کہتی ہین کہ قران شریف نہ تو پیدا ہی اور نہ پیدا ہوا ہی **فصل ساتوین** بیچ بیان بارہ گروہ جبریہ کے
مذکور ہین ہی ایک تارکیہ اور دوسرے شانیہ اور تیسری راجیہ اور چوتھی شاکیہ اور پانچوین عملیہ اور چھٹی منقوصیہ اور
ساتوین متعولیہ اور آٹھوین منتشنیہ اور نوین مدعیہ اور دسوین مشبلیہ اور گیارہوین خشوعیہ اور بارہوین اشرقیہ پہلی تارکیہ مین
وہی کہتی ہین کہ بندہ پر بعد ایمان کی کچھہ فرض نہین ہی جو کچھہ چاہی بندگی کرو اور چاہی جو کچھہ نکرو اور دوسرے شانیہ مین وہ کہتی ہین
جبکہ بندہ نی کلمہ پڑہا پہر کچھہ نیکی کرو یا بدی کرو اسی کچھہ نفع اور نقصان نہین ہی اور تیسرے راجیہ وہی کہتی ہین کہ بندہ
کو گناہ کی سبب سی گنہگار نکہیئی اور بندگی کی سبب فرمانبردار نکہی کیا جانی کون حق پر ہی اور کون ناحق پر اور چوتھی شاکیہ
وہی کہتی ہین کہ بندہ شکمین ہی مرتی وقت اگر ایمان سی ہوا تو مومن ہووےگا اور جو بی ایمان گیا تو کافر
کہیئی اور مسلمانونکو خاطر جمع سی حکم خدا کا ماننا ہی اور پانچوین عملیہ مین سی وہ کہتی ہین کہ عملونکا جاننا ایمان اور
جوکوئی امر نہی نجانی تو کافر ہی یہہ نہین جانتے کہ کلمہ پڑھتی ہی کیونکر مسلمان ہو جاتی عالم ہی جتنا ایمان ہی رکھ

اور چھٹی منقوصیہ ہین وی کہتے ہین کہ جو مومن بندہ بدی کری تو کافر ہی اور ساتوین منقولیہ وی کہتے ہین
کہ ایمان گھٹتی ہی اور بڑہتا نہین ہی اور اوٹھوین متشنیہ ہی وی کہتی ہین کہ انت اللہ تعالی ہم مسلمان ہین ولیکن
خاطر جمع نہین اور نوین بدعیہ ہین وی کہتی ہین کہ بادشاہ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے خواہ نیکی ہو خواہ بدی
ہو اور دسوین مشبہیہ ہین وی کہتی ہین کہ دن قیامت کا جو شبہہ ہی اوسکی دلیل نہین ہی گیارہوین خشوعیہ
وی کہتی ہین کہ حکم واجب کا اور سنت کا ایک ہی اور بارہوین اشرقیہ وی کہتی ہین کہ آدم کو اللہ تعالی نی صورت
پیدا کیا ہی **فصل آٹھوین** بعضی اور مجتہدون کی نمازات اور گروہ کو بھی کہا ہی ایک کرامیہ دوسرے دہریہ تیسرے
حنابلیہ اور چوتھی اباحیہ اور پانچوین باطنیہ اور چھٹی ابراہمیہ اور ساتوین اشعریہ ہین اول کرامیہ وی کہتی ہین کہ
ایمان زبان کا اقرار ہی اور دل کو نہی سی بہتر سمجھتے ہین اور کہتی ہین کہ مردہ کو فرشتہ قبر مین سوال جواب کیواسطے
بٹھاتی ہین تب اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر سوال جواب کرتی ہین اور معراج سیڑہی یاقوت احمر اور مروارید اور موتی کی ہی اور اللہ
کی رہنی کی جگہہ عرش ہی اور اللہ تعالی کی وجود ہی اور ملک الموت روحونکو قبض کرتا ہوا تھک جاتا ہی اور معرفت
کا نور مومن اور زبان مین پیدا ہوا ہی ایمان نہین اور ایمان مومن کا روز میثاق سی ہی اور بادشاہت قریش کی جگہہ
اور کی روا نہین اور پیغمبر کا معجزہ بغیر دلیل کی نہین اور عرش خدا کی کھڑی ہونی کی جگہہ ہی اور کرسی خدا کی دونون
پاؤن کی رکہنی کی جگہہ ہی اور پیغمبر ولی سی کفر اور ایمان دونون ہوتی ہین اور کسب واجب جانتی ہین اور خدا کی ذات
اور صفات مین فکر کرنا روا سمجھتے ہین اور خواب کی تعبیر کو سچ نہین سمجھتی اور خدا کی ذات مین اور قرآن مین شک کرتے
ہین کہتے ہین کہ یہہ ہی یا نہین اور اصحابہ کی تعظیم نہین ہی اور زنا روزونکو حیال جانتی ہین اور اللہ تعالی کی
تقدیر مین شک کرتی ہین اور قبلہ مین بھی شک کرتی ہین کہ صحیح ہی یا نہین اور منسوخ کرنا اوسکو جائز نہین رکھتی دوسرے
دہریہ طبع کو وہم کہتی ہین اور محرمات اونکو جائز نہین رکھتی اور تیسری حنابلیہ وی کہتی ہین کہ مومن تو کافر نہین ہوتا
اور کافر مومن نہین ہوتا اللہ تعالی کی جانب سے ہین اور چوتھی اباحیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی دنیا مین کسیکو سر
کی آنکھونسی دکھائی دیتا ہی اور مومنونکو قیامت کے دن زنا کا زیان نہین اور پانچوین طینیہ وی کہتی ہین کہ جس
حدیث مین علامت قیامت کی جیسے دجال کا آونا اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا
اور حضرت عیسی کا آونا اور اصحاب کہف کا آونا درست نہین اور چھٹی ابراہمیہ کہتی ہین کہ اللہ کیطرفسی پیغمبرونکو رسالت کا
حکم نہین جو کوئی اپنی دل سی ایمان لاوی سو بھی مومن ہی اور نہین تو نہین اور ساتوین اشعریہ وی کہتی ہین کہ
عقل ایک علم خدا کی طرف سے ہی یہہ گروہ معتزلیونمین ملی ہی اور ایک گروہ امام اعظم کی مجلس مین رہتا ہی کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کی رحمت ہی اپنی جود کرنا ہی اور یہہ گروہ کہتا ہی کہ پہلی اللہ تعالی ان سب ہونی کی [illegible]
زمان مین اونکو اور سب مسلمانونکو کہتی ہین **حکایت** ایکدن ہرقل بادشاہ قیصر روم کی نی حضرت معاویہ کیطرف

نامہ لکہا کہ تم لکہتے ہو کہ ہم حضرت محمد پیغمبر آخر الزمان کی امت مین ہماری کتنی سوالون کی جواب دو وہ سوال
یہہ ہین پہلا شئی کیا یعنی چیز کیا دوسرا لاشئی کیا ہی یعنی ناچیز کیا ہی تیسرا وہ کیا دین ہی کہ جس بن اور نیکی قبول نہو
چوتہا نماز کی تالی کیا ہی پانچوین بہشت کا پیڈ کیا ہی چہٹی ہر چیز کی نماز کیا ہی ساتوین وہ کونسی چار چیزین ہین کہ جسمین
جان ہو اور نہ ماکی پیٹ سے اور نہ باپ کی کمر سے پیدا ہوئی ہو آٹہوین وہ کون مرد ہی کہ باپ کا بیٹا نہو نوین وہ
مرد ہی کہ جسکی ساکہہ اور قوم ہنون دسوین وہ کونسی قبر ہے کہ اپنی بیچ والیکو لئے پہرے گیارہوین یہہ لعل اور
زرد آسمان مین کمان پڑجاتی ہی وہ کیا ہی بارہوین وہ کونسی جگہہ کہ جہان ساری عمر مین ایک مرتبہ سورج جہمکا
ہو نہ پہلی اور نہ پیچہی تیرہوین وہ کونسی چیز ہی کہ ایکبار چلی ہو اور نہ پہلی اوس سے اور نہ پیچہے چودہوین وہ کون
درخت ہی کہ بغیر پانی اوگا ہی پندرہوین وہ کیا ہی کہ بغیر جی دم لیتا ہی سولہوین آج کیا ہی سترہوین کل گزری
وہ کیا ہی اٹہارہوین کل آویگی وہ کیا ہی انیسوین اوسکی پیچہی پرسون وہ کیا ہی بیسوین بجلی کیا ہی اکیسوین رعد کیا ہے
بائیسوین اوسکی کڑک کیا ہی تیئیسوین کہکشان یعنی آسمان پر راستہ سا دکہائی دیتا ہی وہ کیا ہی چوبیسوین چاند
مین جہائیان مین وہ کیا ہی جب یہ خط حضرت معاویہ کی پاس لکہا ایا جب دربار کی لوگون نے کہا کہ تم اپنی
طرف سی جواب نہ دیجیو کیونکہ ایسا نہو کہ کبہی اپنی طرف سی لکہہ بہیجو اور خطا پڑی آپمین وہ طعن کرین تو سکی یہی صلاح
ٹہری کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس کی طرف لکہہ بہیجے جو وہ جواب لکہے گے سو ہم جواب وہی لکہہ دینگے
جب انکو خط لکہا تو حضرت عبد اللہ ابن عباس نے جواب یہہ لکہہ بہیجا **جواب** پہلا شئی یعنی چیز وہ پانی ہے
اللہ تعالی نے خبر دی ہی کہ ہمنے سب شئی پانی سے زندہ کری ہی دوسرا لاشئی یعنی ناچیز یہہ دنیا ہی کہ دکہائی
دیتی ہی اور فنا ہی تیسرا جس دین بنا کوئی عمل قبول نہین ہوتا وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے چوتہی
تالی نماز کی اللہ اکبر کہنا ہے پانچوین بہشت کا پیڈ لا حول ولا قوت الا باللہ ہی چہٹی ہر چیز کی نماز سبحان اللہ و
بحمدہ ہے ساتوین وہ چار چیزین نہ باپ کی پشت مین اور نہ ماکی پیٹ سے نکلی اور چار ہین اول تو دادا آدم
اور دوسری دادی حوا اور تیسری حضرت موسی کا عصا اور چوتہی حضرت ابراہیم کا دنبہ آٹہوین جونسی مرد کا
باپ نہو حضرت عیسی علیہ السلام مین نوین جس مرد کی گوتی نہون وہ دادا آدم ہین دسوین جو قبر اپنی صاحب
اوٹہائی پہری وہ مچہلی حضرت یونس علیہ السلام کو نگلنی والی ہے کہ چالیس دن اونہین لئے پہری تہی
گیارہوین یہہ کمان آسمان پر جو کئی رنگ کی پڑجاتی ہی یہہ اللہ تعالے کی امان کے نشانی ہے اس
اوس امت کے ڈوبنی سے کیونکہ کہین کہوی بنا یہہ شعاع سورج کی جہمکتی نہین تو معلوم ہوا کہ
اوس ابر سی تو ڈوبنی سے بچے بارہوین جونسی جگہہ پر ایک مرتبہ سورج جہمکا ہے اور
کبہی اوس سے پہلے نہین جہمکا تہا وہ دریا نیل کا بیچ ہے کہ بنی اسرائیل کی واسطے

دریا وہین رستی پڑ گئی ہتی تیرہوین وہ جو چیز ساری عمر مین ایکبار چلی ہتی اور پہر کبہی نہین چلی تو
وہ کوہ طور ہی کہ جب بنی اسرائیل بیفرمانی حضرت موسی کی کر کر بہاگے تب اللہ تعالی نی پہاڑ طور کا
ایک ٹکڑا اوڑا کر اونکی سر پر لا کہڑا کیا کہ جسمین طرح طرح کی عذاب معلوم ہوتی ہتی جب ایک غیب سی آواز
آئی کہ اہی بنی اسرائیل کہ اگر تم توریت کو قبول کروگی تو تم بچوگی نہین یہہ عذاب تمکو غارت کریگا تب لاچار
ہو کر اونہون نے کہا کہ ہمین توریت کی حکام کرنے قبول ہین جب وہ عذاب اونسے ہٹ گیا وہ پہاڑ اپنی مکان پر
گیا یہہ سب حضرت موسی پاس حاضر ہوئی چودہوین وہ جو درخت پانی بنا ہوا ہی وہ کہیا کدو ہی کہ حضرت یونس
کے سایہ کے واسطے اللہ تعالی نی پیدا کردیا تہا پندرہوین بغیر جان جو دم لیتی ہی وہ صبح ہی سولہوین وہ جو
آج ہی وہ عمل کا دن ہی سترہوین وہ کل جو گذری وہ مثل ہی اٹہارہوین وہ جو کل آنی والی ہی وہ اجل
کا دن ہی اونیسوین پرسون جو آویگی وہ امید کا دن ہی کیونکہ کل کا بہی کوئی ضامن نہین بیسوین یہہ
بجلے جو ہی فرشتونکی ہاتہہ مین کوڑے ہین کہ اوسکی تئین بادلون پر مارتے ہین اکیسوین یہہ رعد نام ایک
فرشتہ کا ہی کہ جو بادلون کو ہانکتا ہی بائیسوین کڑک اوس ہانکنی والا کی آواز ہی تیئسوین یہہ کہکشان کہ جو
آسمان مین راہ سا دیکہلائی دیتی ہی اس سیدہ پر آسمان کے دروازے ہین کہ جسمین فرشتے اور روحین آیا
جایا کرتی ہین اس سیدہ سی تارونکا بہت گہن ہی اسواسطے روشنی بہت ہی وہان چوبیسوین چاند کے
چہائیان جو ہین جبکی اللہ تعالی نی چاہا روشنی رات اور دن کی مین فرق کیا جاہے تب اللہ تعالی نی وسکی
روشنی اپنی میٹ دی اور جونہ میٹتا تو رات اور دن مین کچہہ فرق نرہتا جب عبد اللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے یہہ جواب لکہہ کر حضرت معاویہ کی طرف بہیجا حضرت معاویہ نی ہرقل بادشاہ پاس
بہیجدیا جب کہ قیصر روم نے دیکہا تب کہا یہہ باتین کوئی نہین جانتا کہ یا کوئی پیغمبر ہو یا پیغمبر کا کنبہ ہو
کہ جنہون نے پیغمبر سے سنا ہو یہہ تفسیر درمنثور مین تفسیر آیت وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ کی مین ہی **بیت** سنی سنائی
بیان کرلائے جو ایمان پر دلیلون سی واقف نہو تو بہی ہو مومن ہی ایمان دو طرحکا ہوتا ہی ایک مدلل اور دوسرا
مقلد مدلل اوسی کہتے ہین کہ اللہ تعالی کا ہونا اور ایک جاننا اور پیغمبر کی پیغمبری اور وعدے اللہ
اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ اور جو چیز کہ اعتقاد لانا
اوسپر ضرور ہے ہر ہر چیز کے دلیل آیت قرآن یا حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ
ثابت کرے کہ برحق ہے یہہ ایمان سب کی نزدیک مقبول ہے اور ایمان مقلد وہ ہوتا ہے
کہ اللہ تعالے کا ہونا کہ ہے اور ایک ہے اور پیغمبر اوس کا برحق ہے اور وعدے اوس کے
کہ جو اللہ تعالے نے اور اوسکی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ جسپر اعتقاد لانا

ضرور ہے اوسکی دلیل بتانی اور کسی سے سنکر ماننا جیسے عام لوگ ہوتے ہین یہہ ایمان نزدیک بعضے
اماموں کے روا نہین کیونکہ اوسکی دلمین شیطان اگر وسوسہ ڈالدے یا کوئی گمراہ اوسے سمجہانے لگے
تو جہی راہ سے پہر بیٹہے اور کسیکا کہا ماننے اور جسی چیز پر تصدیق رکہنی ہے اوسی یہہ جانتا نہین لیکن اور روایت
صحیحوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان مقلد کا مقبول ہے کیونکہ حبیا وسنے سنکر حکم اللہ تعالے کا قبول کیا
اوسیوقت وہ صاحب ایمان ہوگیا اب جب لگے اوس اعتقاد سے نہ پہریگا اوسکا ایمان بنا رہیگا اللہ تعالے کی امان مسئلہ
اب سنئے کہ تقلید کہتے ہین کہ دیکہا دیکہی سے کرے اور تقلید چار طرحکی ہوتی ہے ایک تو پیغمبر خدا کی تقلید کرنی کہ حضرت
کے کہے اور کرنیکی متابعت کریتے تو روا ہے اور دوسرے تقلید عالم کی یعنی آپ سے بڑے عالم کی ہوتی ہے یعنی ایک
مسئلہ ہے کہ چہوٹے عالم نے کہا تہا اور پہر فتوا دوسرے عالم نے کہ اوس سے علم اور پرہیزگاری مین زیادہ تہا اور طرح دے
ہہیجا تو چہوٹے عالم نے بڑے عالم کی تقلید کرے یہہ روا ہے اور تیسرے عام لوگونکو پرہیزگار عالمونکی تقلید چاہیے یعنے
جو عالم کام کرتے ہین اونکو دیکہا دیکہی آپ بہی کرنے لگے یہہ بہی روا ہے اور جو عالم بے ہوا و پرہیزگار نہو تو تقلید اوسکی بعد
نہین مگر جو باپ دادے یا عالم پرہیزگار اپنے بڑے نیک چال کرتے ہون تو دیکہین اگر موافق کتاب کے کرتے ہون تو روا ہے
اور جو خلاف حکم خدا کی وہ چال کرتے ہون تو نکرین کیونکہ یہہ رسم کافرونکی ہے کہ باپ دادونکی چال کرتے ہین اور گناہ
اور ثواب کا لحاظ نہین رکہتے تو وہ تقلید روا نہین اور بعضے بندہ ایسے ہوتے ہین حکم خدا کی کو دلیلون سے خوب وجہ جانتے ہین
اور اوسپر آپ یقین نہین رکہتے یعنی ڈگی باتین کرنے لگجاتے ہین تو وے کیسے ہی بڑے ہون مسلمان نہین ہوتے کیونکہ
مسلمانی خدا کی حکم کو قبول کرنا اور ماننے کا نام ہے محض جاننے کا نام نہین اگر جاننا ماننے بنا بہی کام آتا تو شیطان
سب کچہہ جانتا ہے اور اللہ کا کہنا مانتا نہین تو کافر ہی رہا **سوال** اور پیغمبر خدا نے سب لوگونکو بمجرد کلمہ کہنے
کی مسلمان کہا اور صحابہ نے اور سب تابعین نے بہی محض جب کسینے کلمہ توحید پڑہا اوسی مسلمان برحق کہا بلکہ بعضے
علمائ کو ایمان تقلید پر شبہہ جو پڑا اوسکا کیا موجب ہے **جواب** جو کوئی مسلمانون کے ملک مین پیغمبر کی تعریف سنکر
اور اپنے تئین مسلمان ہونا سمجہکر باختیار خود کلمہ پڑہے یا آسمان اور زمین کو خیال کرکے اوسکا مالک اللہ کو سمجہہ
کر مسلمان ہوجا تو وہ بیشک مسلمان ہے اور جو کوئی مسلمان بہار ملکوجا اور کوئی اوس مسلمان پاس ہندو آشنا
ہوجا اور جن جن باتون پر ایمان لانا فرض ہے تو وہ کافر بہی کہے کہ یہہ برحق ہے ولیکن اپنے دین سے نہین
پہرا اور مسلمان دیکہا دیکہی پر عمل ہے تو اسمین اختلاف ہے کیونکہ مسئلہ اسطرح ہے کہ جو کوئی کلمہ کہے اور جانے
کہ اوسکی کہنے سے میرا کفر جاتا ہے اور مین مسلمان ہوجاتا ہون تو بمجرد کہنے کلمہ کے مسلمان ہوجاتا ہے اور
جو یون جانے کہ اپنے دین سے نکلکر مسلمان اس کلمہ کہنے سے نہین ہوتا اور وہ کافر کلمہ کہے تو کافر ہے
اور کافر پیغمبرون سے بہی اور اولیاؤن سے بہی دین کی باتین سنتے ہی ہین اور جانتے ہین ہین اور مانتے

نہین تو کافر ہی رہے جیسے بعضے مسلمان مسلمان کہلاوین ہین اونسے ہوئی باتین کفر کی بکنے لگی
ہین اونکی دیکہا دیکہی نکرنی چاہئے جیسے رافضی حضرت کی اصحابون کو برا کہنے لگی تو کیسا ہی بڑا ہو اوسکا
کہنا نہ ماننے اور نزدیک حضرت امام اعظم کے ایمان اللہ تعالے کی باتون کو دلمین سچ جاننا اور زبان سے اقرار
کرنا ہی اور حنفی کہتی ہین کہ ایمان سچ ماننے کو ہی کہتی ہین اور اقرار اسواسطے ہی کہ حکم شرع جیسے نماز
جنازہ کی یا ذبح یا نکاح جاری ہووین کیونکہ مومن کے معنی مُصَدِّقٌ مَا هُوَ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا شاہد ہی اور
اقرار شرط ہماری نزدیک سبکی اسواسطے ہی کہ تصدیق کی چیز چہپی ہوئی ہی ظاہر مین اوسکی کوئی نشانی
نہین سواے اقرار کے تو معلوم ہوا کہ جو کوئی دلسے حکم الہی کا تصدیق رکہتا ہی اور زبان سی اقرار نکری تو
اسکی نزدیک مومن ہے اور شرع کی نزدیک کافر ہی کیونکہ ثبات شرع کی ظاہر پر ہے جبکہ کسیکو دلکا
احوال معلوم نہوا اور ظاہر کا نشان رہا یا نہین تو وہ شرع کی نزدیک کافر رہا اور دلکی تصدیق مجمل اور اقرار
زبان کا مقلد مین موجود ہے ولیکن اہل سنت اور جماعت کی نزدیک ایمان تقلید والا گنہگار ہی کیونکہ دار الاسلام
مین علماء صاحب عقل نے دلیلین اللہ تعالی کی وحدانیت کی عقلی ونقلی سب طرحکی بیان کری ہین اسنی قدرت
ہوتی کیون نہ سیکہے اور اللہ تعالی نی علم اوسپر فرض کیا تہا اوسنے پیدا کر اپنا ایمان کیون نہ دلیلون
سے مضبوط کیا اور پڑہون کسے بہروسے آپ کیون جاہل رہا اور یہہ عقل جو اللہ تعالے نی ایسی نعمت دی تہی
اسی اوسنے ضایع کیا اور یہہ اللہ تعالے کی محبت ہی ایسی کرنیسے گنہگار ہوا اور کافر جب ہوتا ہو جب
احکام ایمان اور اسلام کو قبول کرکے پہر کسی احکام سے منکر ہو جاتا اور یہہ سمجہا چاہئے کیسا ہی
پڑہا ہو اور شرک منانے لگی یا کفر کی رسمان کرنے لگی جیسے ہولی کہیلنے لگی یا دیوالی کی کہیل کہیلنے
لگی یا روشنی کروادی یا ہنومان کا روٹ پکادی یا دیدی یا پیرون کا اشٹمی کری یا بیاہون
مین کفر کی رسمان کرنی لگے جیسے مانجا یعنی آرتا اور کنگنا اور چاک پوجنا اور ٹیکا اور باہمن پوجنا
کرنے لگی کسی کی دیکہا دیکہی نکری جیسے وینک بات سنکر اکثر مسلمان ہوگیا تہا ویسی ہی کفر کی بات
سنکر اکثر کافر ہوگیا یا پیر اور استاد جاہل شرک اور کفر کی باتین کرین یا حلال کو حرام اور حرام کو
حلال کہنی لگین یا مسلون سے انکار کرین تو اونکا کہا نمانئے بیت اللہ پر کوئی جہل سی پیدا کری
کفر آہو وہ کافر ہے کفر مین جہل عذر نہین یا ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ
اپنی اللہ تعالی کو پہچانی کہ جو لایق اوسکی جناب کے ہو وہی اور جو لایق اوسکی جناب کے نہو وہ نکہی اگر
کوئی بات کہی کہ جو لایق اوسکی جناب کی نہو اور بول اوٹہی یا اعتقاد رکہی کہ مقرر یون ہی تو کافر ہوا اور جسکی
عقل قایم ہی وہ کہنی لگی کہ مجہے خبر نہین ہی تو یہہ عذر اوسکا اللہ تعالے کی جناب مین مقبول نہوگا اور وہ کافر ہوجاویگا

کیونکہ اللہ تعالی نی قران شریف مین فرمایا ہی کہ مینی اپنی پیغمبر خلق پر بہیجی اور کتابین بہیجی کہ یہ مانون
اور یہ نہ مانو سب کہلا بہیجا اب سبکو بولنی کی اور مکرنی کی جاہی نرہی جیسی اپنی وقت مین پیغمبر حکم اللہ تعالی
کا کتاب سی سمجہاتی تہی اب اوسی کتاب کی معنی عالم اپنی اپنی وقت کی لوگون کو سمجہاتی ہین سبکو
مقدور ہی جو اوسی خواہش ہو عالم سی مسئلہ معلوم کرلے اگر قیامت کو شرک کی منانی والی یا کفر کی
منانی والی یا اللہ تعالی کی باتین جہٹلانی والی یون کہینگے کہ ہمکو خبر نہتی اسواسطے اسی ہمنی کہا ہتا تو اللہ
تعالی اونہین کہہ دیگا کہ تمہین ہمارا حکم قبول نہتا اور جو تم مانتی تو بتانی والی تو مینی واسطہ تمہاری
پیدا کردئی تہی دنیا مین اور تمہین عقل دی ہتی تو تونی حکم ایمان کیون نہ ڈہونڈہا بیت وقت
مرنیکی جو کوئی لاوی بہی ایمان ٭ وہ مقبول نجانیو دیکہہ فرشتی مان بدلیغی جو بندہ زندگی مین کفر
اور شرک کی توبہ نکری اور مرنی وقت کہ جب اوسی دنیا سی ناامیدی ہوجاوی اور جان کندنی دیکہہ
آوی یا کوئی اوسکا سر توڑنی لگی اوسوقت کہی کہ مین ایمان لایا اوسکا ایمان مقبول نہین کیونکہ جیسے ایمان
لانا فرض ہے ایسی ہی ایمان لانی مین یہہ بہی شرط ہی کہ اپنی اختیار سی لاوی اور اختیار یہہ ہوتا ہی
ایک کام چاہو کرو اور چاہو نکرو کچہہ اوسی کی بس نہو تو مرتی وقت اوسی کچہہ نیکی بدی کرنیکا بس
نہین رہا اور کفر اور شرک کا بس نہو تو بی بس کا اقرار بہی مقبول نہین ولیکن جو گناہ گار گناہ کی توبہ
بی بسی کی وقت کری تو اللہ تعالی مالک ہی چاہی قبول کری چاہی رد کری **مسئلہ** بعضی کفر اور
شرک کی کرنیوالی خوب خوب خواب اور تماشا بہی دیکہتے ہین اوسپر مغرور نہوجیے کیونکہ جب تک روح بدنسی
نہین نکلتی ہی اوس سے پہلے نڈر ہونا عذاب خدا کی سی خوف کفر کا ہی کیونکہ بعضے وقت شیطان بہی آکے
چہڑہ بازیسی حور اور محل اور براق اور دوست اور رما اور رباب کی صورت دکہلاتا ہی کہ اوسکی آنکہہ مین
بدعمل ناپسند نہوین اور کبہی بری بری چیزین بہی دکہلاتا ہی جیسے اگ یا سانپ یا بچہو یا گرز کی دیوانی
اور بہت سا دہمکاتا ہی اوسی طرح یکہکر اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید نہوجیے کیونکہ چہڑہ بازی شیطان کی ایسی ہی ہوتی
ہی ولیکن یہہ جب ہے کہ جیسے اوسکے سرت ہو اور جیسی سرشت ہی اوسوقت اوسی بہی بات دکہلاتی دیتی ہی ولیکن اگر حضرت
عزرائیل علیہ السلام کی کچہہ ہیبت کی صورت دکہلائی دی تو بہی ناامید نہوجیے حدیث مین آیا ہی کہ سب کوئی مرتی
وقت اپنی مکان کو دیکہتا ہی مسلمانکو بہشت اور کافر کو دوزخ بس یہہ جب کافر دیکہہ کر ایمان لاوی کہ مین حکم خدا کا
قبول کیا تو اوسکا ایمان مقبول نہین ہوا کیونکہ جو بنا دیکہی اپنی بس کی وقت اللہ تعالی کی حکم کو قبول کر کی اسکی
فرمانبرداری اختیار کری تو ایمان اوسکا مقبول ہی اور لیکے وقت مین جو ایمان لاوی تو یہہ ان دیکہا نہ ہوگا
اور کچہہ کام کرنیکا بس نہ رہا تو ایمان اوسکا مقبول نہین اور قیامت کو سبہی کافر دوزخ کو دیکہہ دیکہہ کر اقرار کرینگی

اور کہینگے کہ اللہ تعالی ہمنے دیکہا کہ تیرا کہنا سچا ہی اب ہمین دنیا مین بہیج کہ تیرا کہا بجا لاوین تو مقبول نہوگا اور
حدیث مین آیا ہی **حدیث** اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ **ترجمہ** تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہے
توبہ بندہ کے جب تک حلق مین دم آوی اور اللہ تعالی فرماتا ہی **آیت** فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا **ترجمہ**
یعنے ایسے نہین ہوی کہ فائدہ کری اونہین ایمان اونہونکا جب تک کہ دیکہین عذاب ہمارا یا فرشتے جان لینی آجاوین
یا مغرب کے طرف سی سورج نکل آوی تو کافر کو ایمان لانا فائدہ نہین کرتا اور قرآن مین یون ہی آیا ہی **آیت**
وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ **ترجمہ** یعنے
اور نہین ہی توبہ مقبول واسطے اونہونکی کہ عمل بُری کرتے ہین یہان تک کہ جسوقت حاضر ہوجاوے ایک اونکی کی پیر موت
جب کہی کہ لایا مین ایمان اور خزانۃ الروایت مین یون لکہا ہی کہ فرشتہ کی آنیکی وقت اگر اوسکا ایمان لانا
ایک ہی مسلمان سن لی تو بہی وہ مسلمان ہی **سوال** اگر کوی کہی کہ فرعون بہی مرتی وقت ایمان لایا تہا
وہ بہی مسلمان سمجہو گی **جواب** تفسیر نیشاپوری والی نے لکہا ہی کہ فرعون کا ایمان بی بسی کا ہی کیونکہ اوسنی ایمان
خدا کی واسطے نہین ظاہر کیا تہا بلکہ دریا کی آفت سی بچنی کی واسطے کہا تہا اور دوسری فرعون نی یہہ بات کہی تہی
آیت قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ **ترجمہ** یعنے ایمان لایا مین اوسپر
کہ جسپر بنی اسرائیل لائی تو بہی اللہ کا نام اوسنی نہین لیا اور پیغمبر حضرت موسی کا بہی نہین لیا اسواسطے ایمان اوسکا
مقبول نہین اب سُن کہ وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ مین اگرچہ بُرے عمل مین گناہ بہی داخل ہین لیکن
جو کوئی گناہ بہی توبہ کری موت سے پہلے تو توبہ اوسکی روا ہی کیونکہ مسلمانکو اللہ تعالی نی یہان عزت دی ہی جبکہ مرتے ہوی گنہ
سی توبہ کری اوسکا حال خدا کی خواہش پر ہی چاہی بخشی اور چاہی عذاب دے اور کافر کی توبہ کا وقت یقینی جاتا رہا اس سے
معلوم ہوا کہ ایمان لانی مین اسی بہی ضرور ہی کہ جی ٹہوک کر ایمان لاوے یعنے بیدہڑک لاوی اور دگدگا نہووے یہانتک اگر
کوئی پوچہی کہ تم کیا مسلمان ہو تو جواب مین بیدہڑک کہے کہ ہم برحق مسلمان ہین اور شبہ کی بات نکہی **سوال** شبہ کیا ہوتا
ہی **جواب** کوئی پوچہی کہ تم مسلمان ہو اور دوسرا جواب دی کہ خدا چاہیگا تو ہونگے یعنے انشاء اللہ تعالی تو اوسکی ایمان
مین بہی دہوکہ ہو گیا ہی مسلمان ہونا بیدہڑک چاہی فقہ اکبر مین حضرت امام اعظم فرماتی ہین کہ جو کوئی کہی کہ اللہ تعالی
ہمارا خدا ہے انشاء اللہ تعالی اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پیغمبر ہین انشاء اللہ تعالی تو بیشک کافر ہوا کہ
کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ ابہی نہین جانا آگی جانے گا تو جب جانیگا تب مسلمان ہوگا کیونکہ جب کوئی
کہتا ہے کہ اس غلام کو انشاء اللہ تعالی آزاد کیا تو آزاد نہین ہوتا اسیطرح اوسکی ایمان بہی نہین
ہوتا ولیکن جو یون کہے کہ ہم ابتو مسلمان برحق ہین انشاء اللہ تعالی وقت مرنے تک بہی
اسیطرح قایم رہینگے تو کچہہ ڈر نہین جیسے ایک بزرگ سے کسی نی پوچہا تہا کہ تم

تہا کہ تم مسلمان ہو جب وہون نے کہا کہ مسلمان برحق ہوں ایسا کہ جسکی سبب سے میری پانچ کلمہ ایمان
کے جو دنیا میں ہیں جیسی جان اور مال اور اولاد امان حق کی میں آجان اور خاطر میری کو نا آزردہ کریں اور برا
گمان نہ دہریں اور ذبیح کیا حلال ہو اور بی بی نکاح میں آجا سب حکم جاری ہوں اور جس ایمان سی کہ بہشت
میں جاتی ہیں اور دوزخ سی نجات پاتی ہیں اور اللہ تعالی کو جاتی ہیں وہ قبولیت ہی وہ خدا چاہیگا
تو ہوگا اوسکی ہاتہہ ہے اسمین ایک عقیدہ اور یہہ تو جاہیئی کوئی پوچہی کہ تم مسلمان ہو یا نہیں خاکساری سی
یعنی عاجزی سے ہو یہہ نکہی کہ کلمہ تو کہتی ہیں اور اللہ تعالی نے ہی جانی کیا جانیں ہم مسلمان ہیں یا نہیں تو معلوم
ہوا کہ اوسی کلمہ کہی جیسے مسلمان ہونی میں نہی شک ہی اور مسلمان شبہ پر شرک جاہیئی بیت بہلی عمل ایمان
میں داخل ہونگو ہی پر خلوص دل بی قصد کسی نہ پڑا جائی نکوئی ایک عقاید مذہب اہل سنت و جماعت
کی سی یہہ ہے کہ بہلی عمل یعنی ایمان میں داخل نہیں ایمان اور چیز ہی اور نیکیاں اور چیز ہیں ایمان جڑ ہی اور
نیکیاں شاخ ہیں جب لگ ایمان نہیں لاوتا نیکیاں قبول نہیں ہوتیں **سوال** نیکی کیا ہوتی ہے
جواب نیکی کی تین قسم ہیں ایک یہہ کہ ادا کرنا حکم الہی ہو یعنی اوسی کرنا حکم خدا کا ہو یا رسول کا جیسے
نماز روزہ یا خیرات اور نہی نہو جیسی کوئی کہی کہ مسلمان کی دلکی خوشی واسطہ ناچ کرواتا ہوں کہ قلوب
المؤمنین عرش اللہ تعالی ہی تو بہی گنہگار ہوگا کیونکہ نہی ہی کسیکی خوشی کے واسطے اللہ کی حکم کی تاثیر نہیں
جاتی بلکہ بہلا جانیگا تو کافر ہو جاوگا دوسرا رکن یعنی بندگی کا کرنیوالا خدا کیواسطے کری حکم کا کام کرنا ہی
جو خدا کی واسطے نکری تو وہ نیکی نہیں ہوتی جیسی کوئی نماز یا روزہ خدا کیواسطے نکری اور دنیا دکہاونی
یا سناونی کو کری یا گہبرا ہوا کری وہ بندگی نہیں ہوتی جیسی ایک شخص نے روزہ رکہا اور مجلس میں
گہبرا گیا اور کہا کہ میں روزہ سی ہوں اور کہانا اور ہونا در جماع کا اتفاق فجر سی شام لگ نہ پڑا تو وہ
بہوکہی پیاس سے مرنا بندگی نہیں اور تیسرا حکم خدا کا اور خدا کیواسطے کری لیکن موافق تعلیم رسول اللہ کے
کری تو بندگی ہو ورنہ بندگی نہیں جیسے کوئی نماز خدا کیواسطے پڑہی ولیکن پانچوقت کی نماز فجر کی وقت
پڑہ لیا کری تو وہ بندگی نہیں کیونکہ موافق تعلیم رسول اللہ کی نہیں پڑہی اور قسم نیکیوں کے بہت ہیں
غرضکہ نیکیاں جیسی نماز یا روزہ یا حج یا زکوۃ یا خیرات ایمان نہیں انکو نکری تو گنہگار ہو اور کری تو ثواب پاوی اور
ایمان وہ عمل ہوتا ہی کہ جو وہ نکری تو کافر ہو اور کری تو مومن ہو جا **سوال** ایمان کیا ہوتا ہی **جواب** ایک
اللہ تعالی کو مالک اور حاکم اور معبود اپنا جاننا اور زبانسی ہے ایک آقرار کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیغمبر آخر الزمان بیشک جاننا اور جو کچہہ رسول اللہ اللہ تعالی کی طرف سے لائی ہیں سبکو سچ اور برحق جانکر زبانسی شاہدی دے
یہہ ایمان ہے ایک شخص محض ایمان لایا تہا اور مرگیا اگرچہ کچہہ نیک عمل کرتی نپایا تو بہی بہشتی ہوا اور جو جان بوجہکر

اللہ پر ایمان لایا اور نیکی نکری یعنے نماز نہ پڑہی نہ روزہ رکہا ولیکن پہلے بات کو پہلی اور برے بات کو بری سمجہتا رہا
تو وہ کافر نکہا جایے اور جو یون کہے کہ یہہ جو مارین ہین ان کا ہونے سے کچہہ بہی حاصل نہین ہوتا تو وہ کافر ہوا
یا یون کہے فرض چیز کو کہ کاہیکو فرض ہے تو کافر ہوا اور جو کوئی ایمان پورا رکہی اور عمل نیک کری لیکن بشرطیکہ
ظاہر مین عیب نہو جیسی نماز پڑہی اور اوسمین کوئی نماز کا توڑنیوالا نہو گیا ہو کیونکہ جو کوئی نیک عمل
دنیا کی دیکہاوے کو کری یا خدا کیواسطے کر کر یہون بیان کرتا پہرے تو عمل کا ثواب جاتا رہتا ہی اور کوئی عمل
نیکیونکا کہو دینے والا بہی نکیا ہو جیسی کفر اور شرک نکر بیٹہا ہو اور کسیکی دکہاونے یا سناونے کو نکیا ہو اور عمل کر کر یہون
بیان بہی کرتا نہ پہرا ہو تو اللہ تعالی اوس مومن متقی کو ضرور بہشت مین داخل کریگا اور کسی نیکی کرنیوالیکی
مزدوری ضایع نکریگا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی بتحقیق اللہ تعالی ضایع نہین کرتا
مزدوری نیکونکی اور حضرت محمد رسول اللہ کی امت کے خطری کہ بنا قصد دلمین آتی اور جاتی رہتی ہین
جو ایسے خطری گناہ کی ہون تو بخشے گئی ہین اور جو جبر کر دلسی ایک گناہ کا ارادہ کیا کہ فلانا کام ہم کرینگی
یا خود بخود دلمین ایک چیز کا خطرہ آگیا اور وہ شخص اوس چیز کا بندوبست کرنے لگا اور دلسی عزم کری جیسی
کسیکی دلمین زنا کا خطرہ آیا اور اوسنے جہاٹ باندہ دیا کہ فلانی کی پاس شام کو فلانی طرف سے جاونگا وہ بہی ارادہ
ہو گیا تو جب لگ وہ خطرہ گناہ کا ادا نہو تو وہ گنہگار نہین ہوگا جیسے کسیکی دلمین آیا کہ فلانی کا مال لیجی
اور جہی دلسی جاتا رہا یا دن کو بندوبست کیا کہ اسطرح سی ہاتہہ لونگا اوسکو لینگی تو جب لگ نہ لیگا گنہگار نہ
ہوگا اور جو کفر کا خطرہ آیا جیسے کسیکی دلمین آیا کہ سب چیز اللہ تعالی نے پیدا کری ہی اللہ کو کسنی کیا ہوگا
اگر جہی وہ خطرہ جہٹ کر دلسی کہو دیا اور توبہ کری اور کہا اللہ تعالی پاک ہی عیب اور نقصان سے تو وہ
مسلمان ہے کچہہ گناہ نہین اور جو ارادہ کیا دل سی مثلا اللہ تعالی کی ذات مین فکر کری کہ مین معلوم کرلونگا
یعنی اعتقاد کر لیا اور خیال باندہ لیا کہ اللہ تعالی ایسا ہوگا یا عرش پر بیٹہا ہوگا یا کہے کہ میرا بیٹا ماندہ تہا
اچہا ہو گیا منتا نی لیجاونگا تو کافر ہوا یا یہہ دہیان باندہی کہ اللہ تعالی نے یہہ کنچنیون کا ناچ یا اور چیز حرام
کردی ہین اچہا نکیا تو اگرچہ مونہہ سی نبولا اور دلمین ٹہرایا تو بہی کافر ہو گیا اسکا نام اعتقاد ہے
اگر اوسکا اعتقاد یہی ہو گیا ہو تو کافر ہی بیت کہی کوئی مت بہی کرون شرک کفران ہی اوسیوقت سی ہو گیا
پورا بی ایمان یعنے جو کوئی اپنی دلمین یون ٹہراوی کہ اتنی برس پیچہے شرک مناونگا یا یون کہے کبہی جب میرا
بیاہ ہوگا تب مین جالک پوجونگا جب اوسنے دلمین ٹہرایا اوسیوقت سے کافر ہو گیا یا کوئی کہی کہ اللہ
تعالی نے پہلے سے کافر کیون نکری کہ اب ایسی مسلمان ہوتی اخون صد وتیر ملکہتا ہی کہ تو بہی کافر ہو گیا بلکہ جو
کوئی کہی کسی عورت کو کہ تو کافر ہو جا تو اوس اپنی خاوند کی نکاح سی نکل آویگی تو بتلانی والا بہی کافر ہو گیا اور

عورت جب ماننے لگی تب کافر ہوئے **بیت** سبب گناہوں کی سنو چہوٹا بڑا جو ہو ÷ کافر اوسسے
نجانیو مسلمان ہی سوہ اور ایک مذہب اہل سنت او رجماعت کا یہ ہی کہ بندہ مومن سی جو گناہ کبیرہ
یا صغیرہ کچہہ ہو جاتا تو وہ کافر نہین ہو جاتا عقاید سینہ مین لکہا ہی کہ گناہ کبیرہ مین بہت اختلاف
ہی علماؤنکا بعضون نے کہا ہی کہ جو نسے گنہ کی مارکا وعدہ خدا کی رسول کی زبان سی ثابت ہوا
ہی وہ کبیرہ ہی اور ایک روایت مین بارہ مین ایک شرک منانا اور ناحق کسی آدمیکا خون کرنا اور
نیک پاک بی بی کو گالی دینی کہ تو چہنال ہی اور زنا کرنا اور دو کافرونکی آگی سی لڑائمین ایک
مسلمان بہاگ جا اور ناحق یتیم کا مال کہانا اور جادو کرنا اور بیاج کہانا اور مسلمان ماباپ کو اپنے
بدخوئی سی ستانا اور ماباپ اپنی بدخوئی سی ناحق بیزار ہون تو کچہہ ڈر نہین اور کعبہ کی حرم مین خون
اور ظلم کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور شرح مقاصد مین لکہا ہی لواطت یعنی جاضرورکی
راہ سی ستر داخل کرنا اور کچہہ نشہ کی چیز کہانی اور ایک دینار بہر مال کسیکا چہین لینا اور جہوٹی
شاہدی بہرنی اور صحیح البدن کو گہر بیٹہی روزہ توڑ ڈالنا یعنے نرکہنا اور ناحق مسلمان کی چوٹ مارنی اور
جہوٹی قسم کہانی اور اپنون سی قطع رحم کرنا یعنے توڑ ڈالنا اور رباٹ اور ناپ کی گز مین چوری کرنی اور وقت سی پہلے
نماز پڑہنی اور وقت سی پیچہی نماز پڑہنی بغیر عذر اور پیغمبر خدا پر جان بوجہ کر جہوٹ بولنا اور پیغمبر کے کسی اصحاب
کو گالی دینا اور سچی شاہدی چہپانی اور رشوت لینی اور مرد اور عورت کی حرام کا بہڑواپن کرنا اور سوداگرکے
آگی ناحق چغلی کہانی اور مالکی مقدور ہوتی زکوۃ ندینی اور جو کوئی بہلی بات نکری اور مقدور ہوتی نصیحت کرکے
منع نکرنا اور جو کوئی بری بات کرتا ہو اوسی مقدور ہوتی نہ ہٹانا **سوال** اس کہنی کا کیا حکم ہی **جواب** جیسا وہ
کام ہی ویسا ہی اوسکی کہنی کا حکم ہی اگر وہ کام کرنا فرض ہی تو اوسی کہدینا ہی فرض ہی اگر حاکم یا قاضی یا
محتسب کو مقدور ہوتی معلوم ہو کہ فلان شخص نماز نہین پڑہتا یا روزہ نہین رکہتا تو اوس مقدور والے
پر اوسی پڑہوانا فرض ہی اور تعذیر موافق حکم کی جاری کری اور جو کوئی عہدہ دار نہو اور بہائی مسلمان ہو تو
کہنے کا مقدور ہو تو کہدی اور سنت نفل کا کام کہنا ہی سنت نفل ہی اور جس طرح کی گناہ ہو اوسیکی موافق درجہ بدرجہ
جہڑک دیا چاہئی اور محیط حنفی مین ہے جیسے کسیکا گہٹنا کہلا سا ہو تو اوسی نرمی سی منع کردی کہ تو ڈہانک لے اور جو مقابلہ
کری تو اوس سی بہت جہگڑا نکری اور جو کسیکی ران کہلی ہی ہو تو اوسی غصہ ہو کر منع کری اور جو مقابلہ کری تو
اوسی جہڑک دی اور مارے نہین اور جو لنگوٹا چوتڑ کہولکر باندہے ہری تو اوسی ادب دی اور جو مقابلہ کری تو جان سی
بہی مار ڈالنا روا ہے کیونکہ چوتڑ کہولکر پہرنا چارون مذہب مین حرام ہی عقاید سینہ مین ہی شرح مقاصد سی **سوال** اکثر
سمجہدار علم والونکو یا جاہلونکو **جواب** جو کوئی شرع سی بیچل چلوی سبکو بتادی اگر قاضی غریبونکی قضیہ سنی اور

تو بنی یہ واہی ہی بنات غور کری بنا سند مسئلہ کہدی تو بادشاہ یا حاکم قاضی کو ان سمجہا دین او علم
کی کمی یا بعلم جسطرح جی مین آوی بنا کر مسئلہ کہدین یا قرآن اور حدیث کی معنی جسطرح طبیعت چاہی
بنا لیوین تو حاکم اور قاضی کو چاہیی کہ اوسی نصیحت کردین کہ اگر خلاف علماؤنکی کہی کہوگی تو بیحرمت
ہو جاؤگے یا اذان مین کچھ حرف گہٹادی یا بڑہا دی یا نماز مین جہان پکار کر پڑہنا ہو وہان آہستہ
پڑہے اور جہان آہستہ پڑہنے کی جگہہ ہو وہان پکار کر پڑہنے لگی یا لوگونکو بی نماز کبڑ ہی یا غسل سے
یا بیوضو نماز درست بتادی تو منع کردی **سوال** جو حاکم قاضی یا عالم کسی برائی کی بات مین جب اپنی
تو کوئی غریب آدمیکو بہی سبکو منع کرتا ہی **جواب** غریب کو بہی منع کردینا ہی کیونکہ جب سب گناہ بڑہ گئے
ہو گئے تو سب بڑہی اور ان بڑہ برابر ہین **سوال** جو کوئی آپ گنہگار ہو اور بری بات کرتا ہو اسے
بہی اور کو منع کرنا روا ہے یا نیک پاکون کو روا ہی **جواب** سبکو روا ہی کیونکہ جیسے گناہ سی بچنا فرض
ہے ویسا ہی اور کو مقدور ہوتی بچا دینا فرض ہی اگر کسینی آپ گناہ کیا تو چاہیئے دوسرے کو تو منع کری اسمین
دو فرض ہین ایک آپ بچنا اور دوسرے کا بچا دینا اگر کسینی آپ گناہ کیا تو ایک فرض ترک کیا تو اوسی چاہیئے
کہ دوسرا فرض ترک نکری عقاید سنیہ مین لکہا ہی **سوال** کوئی ایسی بہی جگہہ ہی کہ جہان نصیحت نکری
جواب وہ جگہہ وہی کہ جہان نصیحت کرنے سے لڑائی اور دنگا ہوتا ہو اور اپنی تئین دنگا او ہٹا دینی
کا مقدور نہین ہو اور جس جگہہ دنگہ کا خلل ہو وہان نصیحت کرنی حرام ہے اور گناہ کبیرہ قرآن پڑہکر بہولنا
ہی اور جاندار چیز کو آگ مین جلانا جیسے چیچڑ اور جوئین اور عورت بیعذر خاوند سی جدی رہی اور الله تعالی
کی رحمت سی نا امید ہونا اور عذاب الله تعالی کی سی بیڈر ہو جانا اور عالم اور حافظ کی اہانت کرنی او
اپنی عورت کو ما یا بہن کہنا اور خوک کا گوشت کہانا شرح عقاید جلالی مین ہی اور **بعضی** اور بہی ایسی گناہ
ہین کہ اونکا دہیان رکہی وہ یہ ہین بندگی مین غرض خلق کا دکہانا اور سنانا اور ناحق کسی پر غصہ کرنا او
کسی مسلمان سی دلمین کینہ رکہنا کہ فلانی دن مجہے اوسنے یون کہا تہا اور ڈراہ رکہنا یعنی روبرو خوشامد کرے
اور پیٹھ پیچھے گلہ کرے اور دلمین یہ بسی کہ یہ کہو یا جای اور اوپر ایسا ہتنا اور یون پہچان کرنا کہ ہم ایسی ہین
اور چال مین دیندار دین دیندار اور بیدینون مین بیدین ہو جانا اور بیفایدہ اور بیہودہ باتین غور کرکر خوش ہونی
لگے اور لالچ کے مارے چین نہی او بہر کہنا اور فقر سی گہبرا جانا اور دولتمند کی دولت دیکہکر ہو لسنا اور فقیرونکو فقر
کی سبب سے ٹہٹہا کرنا اور طعن کرنا اور بیدین کو دولت کی سبب سے تعظیم دینی اور اچہی کامونکی سراہنے کو چاہنا
اور مال کی غرور کرتے اور اپنی عیب کو بہول کر اوسکی عیب دیکہنے اور الله تعالی کے نعمت دینی کو بہول کر شکر
نکرنا اور الله تعالی کی کئی پر راضی ہونا اور مکر کرنا اور دغا دینی اور زندگی کا ایسا

ارادہ کرے کہ موت کو بھی یاد کرے اور مسلمان پر ناحق برا بھرم رکھنا اور اللہ تعالیٰ پر برا بھرم رکھنا اور دنیا کے واسطے
علم پڑھنا اور علم چھپا دینا اور علم پر عمل نہ کرنا اور علم کا اور قرأت کا اور قرآن کا یا اور عبادت کا دعویٰ بندوں سے
کرنا ناحق بے ضرورت اور عالموں کا حق ضائع کرنا اور عالموں دین کی اہانت کرنا اور بے حلال ڈالنے اور رعیت کے
حال چھوڑ دینی اور ظالموں اور بدینوں کی سنگت رکھنی اور کسی کی دی کا شکر نہ کرنا اور محمد کا نام سنکر صلی اللہ علیہ
وسلم نہ کہنا اور سونی یا چاندی کی باسن میں کہانا اور قرآن کے آیت یا سورت یا سپارا یاد کر کی بھولا دینا اور
حاضر ورنا پیشاب راہ پر کرنا اور پیشاب سے بچن اور کپڑے کی ستھرائی نہ رکھنی اور بغیر ضرورت ستر عورت کھولکر پڑنا
ایسا کہ سوا اپنی بی بی کی کوئی اور دیکھی اور بنا منڈیر کی دیوال کی چھت پہ سونا اور اپنی دیر تک چیز کو جانتی
ہی کہ مجھی یہہ کرنا فرض ہے یا واجب ہے وہ نہ کرے اور رکوع سجود میں ٹہر کر تسبیح نہ پڑھنی اور لوگ جسکی امامت سے
بیزار ہوں اور وہ چیر کر امام ہو جا اور جماعت کے صف میں ایک یا دو آدمی کی جگہہ پیچھے خالی رکھکر کھڑا ہو جا
اور جماعت برابر نکرنی اور اپنے امام سے نماز میں بڑھ جانا اور نماز میں آسمان کی طرف یا داہنی یا بائیں دیکھنا
اور قبر کو سجدہ کرنا اور طواف کرنا یا چراغ کرنی یا جسطرح خدا سے دعا مانگتی ہیں کہ فلانی چیز مجھے دے اسطرح
سے بزرگوں سے عرض کرنی یا قبر کی طرف نماز پڑھنی کہ میرا قبلہ یہی ہے یا سفر بڑی میں اکیلے چلنا یا سوں لیکر یا
اولٹا پھر آونا اور نماز جمعہ کے دن خواہ مخواہ گردن پھلانگکر اگلوں کو ایذا دینی اور حلقہ کی آدمیوں کی بیچ میں ہو بیٹھنا
اور عورت باریک کپڑے ایسی پہنے کہ اوسمیں سے اوسکی رنگت باہر جھلکی یا مرد ٹخنہ کی تلی لنگ یا پیجامہ رکھے
اور یعنی ہاتھ سے آستین کرنی اور اینڈ لانا چال میں اور کالا خضاب ڈاڑھی پر کرنا بغیر غرض جہاد وغیرہ
کے اور ماتم میں اپنی مونہہ پر طمانچہ مارنی اور گریبان پھاڑنے اور آپ اولاہنا اور خدا کا اولاہنا سنا
کہ دیکھیں کیا کیا کہی ہے اور قبروں پر بیٹھنا اور عورتوں کو قبرستان میں جانا یا جنازہ کیوقت یا روح نکلتی
وقت پیچھے پیچھے ساتھ نکلنا اور بالکوں کی گلی میں ڈوری باندھنی یا مہرہ باندھنی اور زکوٰۃ فرض ہو گئی
پیچھے بی موجب شرع ڈھیل کرنی اور کسی پاس قرض مانگتا ہو اور جانے کہ اسکے پاس پیدا نہیں
ہے پھر اوسے گالی دی یا قید کری یا ہاتھا پائی کرے اور مالدار کسی سے مال کا سوال کرے
جو دینے کو یا اور کسی سے مالدار خیرات کا مال ہی لے کھایا اور کسی سے گڑگڑا کر لے یا کسی کو
خیرات مال دیکر پھر پھیرا کرے اور جہاں آدمی مارے پیاس کے تلف ہوتے ہوں
وہاں حاجت سے سوا پانی ہوتے نا دے جا [انکار] اور مالدار عید کی قربانی نکرے یا قربانی کا چمڑا
بیچدے یا حاجت سے زیادہ عمارت بناوے واسطے نام کے یعنی بڑائی کے اور گناہ صغیرہ
کو ہلکا سمجھے تو یہہ سب گناہ کبیرہ ہیں **مسئلہ** اور جب کسی مزدور سے مزدوری کرواوے

اوسکے محنتانہ دینی مین ڈہیل کرنی یا کام کرلئی پیچہے ندینا اور نامحرم عورت پر بری نگاہ کرنی اور
ناحق کسیکا گلا کرنا یا چنگلی ہو کر سننا اور ٹہٹہا یا مسخری مسلمان سے کرنا اور بہو کہہ سے سوای
پیٹ بہری پر مہمان کو کہانا کہانا مگر رضامندی مہماندار کے واسطے کوئی نوالہ سوا لیلیوے تو
روا ہے مسلہ اور جو کسی کے گہر بنا نیوتے اور نیوتوں ہو ونگی ساتہہ بے رضامندی مہماندار
کی جا کہاوے اور خاوند حق واجب بی بی کا ندیوی جیسی جہر یا ساوی کپڑی مسلہ اور عورت
گہر سے سنگار کر کر خوشبو لگا کر باہر نکلے بہانوین خاوند اذن دی یا نہ دی مسلہ اور خاوند سے
عورت طلاق مانگے بیڈر اور کسی مسلمان کو گالی دینی اور لونڈیسی وطے کرنا اپنی ملک مین آئی
پیچہے ایک حیض بنا مسلہ اور کسی آزاد سی ٹہا دہ بن بنا کر خدمت کروانی یا آزاد کو پکڑ کر لونڈی
غلام کر لینا مسلہ اور لونڈی غلام سی اونکی طاقت سی سوا کام لینا مسلہ اور مسلمان یا
مسلمان کی رعیت کافر کو ناحق مارنا بیوجہ شرعی کے مسلہ اور جادو اور ٹونا کرنا کہ جسمین شرک
یا کفر ہووے جسمین غیر کو سجدہ کرنا یا جانور بہینٹ کسی شیطان بہیرن بہوانی وغیرہ کی دیتی ہون تو
کفر ہے مسلہ اور کسی پر کو جادو سکہا دینا یا آپ سیکہنا کفر ہے جیسا جادو ویسا ہی اوسکا
حکم ہے مسلہ اور جو کوئی غریب کو ظالم ناحق مارتا ہو یا مال کہوستا ہو یا آبرو بگاڑتا ہو اور پاس
اوسکی بیٹہنے والا ایسا ہو کہ چاہئی تو مدد دی اور نمدد دے چپکا ہو رہے اور ظالموں مین جا کر بیٹہنا اور
ظلم کی باتین اونکی سے راضی ہونا مسلہ اور جو کسیکو حد زنا کی یا خون کے بدلے خون کرتی ہون
غرض کہ شریعت مین اوسی مارنا جو روا ہو فتہ مارتی ہون اوسی چہوٹا ونا مسلہ اور جسمین بیا سوا خرچ
مین سے کسیکی تنگ ناموس پر دیکہنا مسلہ اور جو کوئی جیسا باتین کرتے ہون یہہ چپ کر اونکی
اونکی باتین سننے اور ختنہ کروانا موقوف کرنا مسلہ اور جہان کافرونکا ڈر شہر یا گاؤنین یا لینی کا ہو
وہان کوٹ کہائی نکرنی اور سلام کا جواب ندینا اور دلمین یہہ محبت رکہنی کہ مجہے آدمی دیکہکر اوٹہہ
کر تعظیم دین اور وہاسی بہاگنا اور جہتی قسمین خواہ مخواہ کہانین بہانوین سچی ہی ہون اور سچی سے
کچہہ لیکر سچا ونا مسلہ اور چوپڑ یا شطرنج کہیلنا مسلہ اور ستار یا سارنگی یا طنبوری یا الغوزہ یا بانسلی
بجاونی یا سننی مسلہ اور کسی مسلمان کے ناحق ہجو یعنی بگو دا کرنا یا اور کسی سی کہلکر ہجو کسیکی مشہور کروانی
اور اجر سی لکہی ہین مسلہ اور راگ رنگ بمعہ مزامیر کرنا اور ناسکی نزدیک منع ہی مگر بعضے صوفیون نے سماع
لکہا ہے جسکو غرض کہیل اور نفس کے خوشی ہو اور بہ بیہر گار ہون اور جلسے آزاری وا کہانا سن تو اسمین کتنی
شرطین ہین ایک اوس مجلس مین عورتین اور امرد لڑکی نہون دوسرے اوس مجلس مین حضور اہل اللہ کا ہو فاسق

اور دینادار ہوشیری ہو قوال سب فالصالللہ الی ہون کچھ غرض متاد اور خوراک کی نہو چونتی یہ مجمع واسطے کہانا کہانے
یا مال لینی کے نہو اور پانچوین صوفی وہ اوہی کہ جسپر حال کا غلبہ ہو گیا ہو اور سچی کو دین جہان یہ شرطین ہون تو ان
صوفی بہی منع کرتے ہین عقاید سینہ مین ہی چاہئے کہ سمجھ ان سب باتون کو انکی مار قرآن یا حدیث سی ثابت ہوئی ہی اگر
کوئی انسی منکر ہو تو کفر کا ڈر ہی اور جو کوئی منع کری تو قبول کری کیونکہ جو کوئی گناہ صغیرہ کو بہی ہلکا سمجہکر کریگا تو وہ بہی
گناہ کبیرہ ہو جائیگا **بیت** کلمہ کہی جو کفر کا اعتقاد بن کوئی بدوہ کافر ہی کفر مین جہل عذر نہین ہوئی ہ یعنی جو کوئی
کلمہ کفر کا کہ جسکے کہی سی فقہا کی نزدیک کافر ہو جاتا ہی بیدہ اپنی اختیار سی کہی چاہی جانتا ہو یا نجانتا ہو کہ یہ بات بولی سی کفر ہو
جاتا ہی بمجرد کہنی کی کافر ہو جاتا ہی اور جو کوئی کلمہ کفر کا زبانسے بولی چاہی لسی اوسکا اعتقاد ہو یا نہو کافر ہوا **مسئلہ** اگر
کلمہ کفر کا بی اختیار مونہہ سی نکل جاوی تو کچھ ڈر نہین **مسئلہ** اور جو کوئی کسیکو کہی کہ تو یہ کلمہ کفر کا کہہ نہین تو مین تجھے
مار ڈالونگا اگر جان مارنیکا ڈر ہو تو وہ مختار ہی چاہو دلکو خدا کے کہنے پر مضبوط رکہکر کلمہ کفر کا کہی تو کچھ ڈر نہین اور چاہو
نکہو اور جان دیدی تو شہید ہی اور بہتیری شخص ایسی ہین کہ مارے مرد کی ایمان کو صحیح نہین کرتے اور کلمہ کفر کی بکتی پہرتے
ہین تو اونہین مرتی وقت معلوم ہوگا کہ کافر ہتی کیونکہ کفر کا کام کرین ہتی اونہین جانتی ہتی یہ تماشا وقت مرگ کی
فرشتہ بتاوینگی جب جانین کی پہر پچہتانا کچھ کام نہین آویگا اب چاہئی کہ ایمان کو تحقیق کرین اور کفر کو معلوم کرین اور اوس
سے بچین اور خواجہ عبد الشکور سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین چاہئے کہ مسلمان رد کفر کا کلمہ دنین کر کئی بار پڑہ لی تو
کفر اوسکا جاتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ اوسکی کفر سب بخش
دیتا ہی **مسئلہ** اور جو کوئی یون جانی کہ مین یون کہدونگا کہ مین جانتا نہتا تو یہ عذر اوسکا قبول نہین ہوگا کیونکہ جب بنی بغیر
کلمہ کفر کا کہا چاہی دل اوسکا ایمان پر مضبوط ہو دل کا اوسکا ایمان کام نہین آوے خدا کی اور خلق کی سبکی نزدیک کافر
ہو جائیگا **سوال** یہ شخص بمجرد کہنے کی کافر تو ہو جاتا ہی لیکن احکام مرتد کی بہی اوسپر جاری ہو جاتی ہین یا نہین
جیسے بی بی اوسکی جدی ہو جاوی یا ذبیح اوسکا مردار ہو جاوے یا سوا اوسکی جو احکام ہین **جواب** جب تلک یہ یون نکہی
کہ مین دین مسلمانی سی پہر گیا تب تلک مرتد کا حکم نہین کیا جاتا مگر ایمان اوسکا ایسا ہی کہ جیسے پیغمبر خدا کی وقت مین
منافقون کا تہا اسیواسطے امام اعظم کہتے ہین کہ اہل قبلہ کو کافر نہین کہا جاتا **سوال** جو کوئی ایسی بات کہی کہ اوسکے
کئی معنے ہون اسلام کی بہی ہون اور کفر کے بہی ہون تو کیا کہئے **جواب** ایسے بات مسلمان کہی کہ جسکے ننانوین طرح
سمجہہ کفر کی اوسمین پائی جاتی ہون اور ایک طرح سمجہین تو مسلمانی سمجہی جاتی ہی تو وہی ایکطرح مسلمانیکی سمجہینگے
کیونکہ مسلمان پر بد گمان نچاہئے اور جو اوس مسلمان کی نیت کفر کی بات کی ہو تو وہ جانی اور خدا جانے جیسے
سمجہیگا ویسے پاویگا لیکن اوسی کہہ دیکر توبہ کرا دیجی **مسئلہ** اور جو کوئی کلمہ پڑہی اور کفر کی اعتقاد سی

نہ ہٹے تو وہ خدا کی نزدیک کافر ہے **سوال** وہ کونسی باتین ہین کہ جنکے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہی
جواب اصل اوسکی سات شرط ایمان کی ہین جون سی ٹوٹی گی جبہی کافر ہو جائیگا **سوال** وہ کونسی ہین
جواب ایمان غیب پر بنا دیکہی لانا اوسپر کہ جو اللہ تعالے اور رسول اوسکے نی فرمایا ہی اور دوسری غیب کا علم
خاص حقتعالی کو جاننا ہی یعنے اللہ تعالی کی سوا کسیکو غیب کا علم نہین وہ پانچ ہین **ابیات** قیامت کے
آنیکے مینہہ کی خبر گر بہہ عورت نہین جو مادہ و نر ہے جو کیا کرین کل نجانی کوئی کہان جا مرین پانچ پوری
ہوئی ہہ اور تیسری دنیا بالی آری بلی نکری ایمان لانی ہین اپنی اختیار سی زندگی ہین اللہ اور رسول کو قبول
کری ایمان لاوی اور چوتہی جو کہ اللہ تعالے نی حلال کیا ہی اوسی حلال جاننا اور پانچوین کہ جو اللہ تعالے نی حرام
کیا ہی اوسی حرام جاننا اور چہٹی رحمت خدا کا امیدوار رہنا اور ساتوین غضب خدا کی سی ڈرنا اول ایمان غیب
پہ لانا ہی پہلی تو ذات اللہ تعالی کی پر ایمان لانا ہی جو کوئی اللہ تعالی کی ذات یا صفات یا حکم اوسکی کو
کوئی جہوٹہہ بتادی یعنے کہے کہ نہین ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** یا جو کوئی اللہ تعالی کی صفت دلسی کرے کہ لائق
ذات اللہ تعالی کی نہو تو وہ بہی کافر ہوا جیسا کہی کہ اللہ تعالے کا ثرا اثر گا یا بڑی بڑی ہاتہہ ہونگی غرض کسیکا
سا بدن یا بند بتا وی یا سمجہے تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی کہی ہی کہ مین کسی سا نہین اور بعضے کہین ہین شکل
کی ہانی ہین کہ اللہ تعالی کی پاہان بلند ہین کیا جانی یہ شکل تہان ہو ہے ولیکن ارادہ اوسکا پانہون سے
قدرت ہو یعنے سکت ہو تو بہی روا نہین کیونکہ جو اوسوقت اوسکے جی ہین ہانہہ کی معنے قدرت ہونگی تو
بہی بجا نہین کافر ہوا **مسئلہ** اور جو کوئی کہی **مصرعہ** ہتو در ہیچ مکانی نمکانی ز تو خالی پہ اوسکے
معنے سمجہے کوئی مکان نخالی تو نا کسی مکانون ہین یہہ کفر ہی کیونکہ یہہ جو کہا ہی کہ سمجہے کوئی مکان نخالی
تو یہہ کفر ہے کیونکہ جب کوئی مکان نہ بنا یا تہا تب ہی اللہ تعالی حاضر اور ناظر تہا اب بہی ویسی ہی ہی
کچہ فرق نہین پڑا اور جنے کہا کہ تو مکان ہین ہی اوسنی ویسا نہین سمجہا کہ جیسا پہلے تہا **مسئلہ**
اور جو کوئی کہی کہ اللہ تعالے الضاف پر کہڑا ہی یا بیٹہا ہے یا لیٹا ہی تو کفر ہی کیونکہ کہڑا ہونا وہان اور
پنڈلیکے جوڑ کو جدا ہو کر سیدہی ہو جانیکو کہتے ہین اور بیٹہنا گہٹنا موڑ کر چوتڑ ٹیکنے کو کہتے ہین اور لیٹنا سارا پایا
ٹیک دینی کو کہتے ہین ان بند بدن کی سی اللہ تعالی پاک ہی اور جنے اللہ تعالی بند بدن کا جانا وہ کافر ہوا
مسئلہ اور جو کوئی ظالم کو کہی کہ تو تی جہپر ظلم کیا اللہ تعالے تجہپر ظلم کریگا تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالے کو ظالم
بتایا **مسئلہ** اور جو کوئی کہے اللہ چاہے گا تو یا کہے ان اللہ تعالے کل یہ کام کرینگے دوسرا کہے خدا جاہے
یا نچاہے ہم تو کرینگے یہ کافر ہوا کیونکہ اللہ جو چاہیگا اوسے کوئی نہین موڑ سکتا اسنی کہا کہ مین موڑونگا
مسئلہ اور جو کوئی کہے کسی یار کو کہ خدا جانتا ہے کہ تیری شادی اور غمے مین

اوغمی مین ایسا ہون کہ جیسا اپنی شادی او غمی مین ہون تو کافر ہوا کیونکہ جہوتی بات مین خدا کو شاہد کیا اور جہوٹی بات کا
خدا کو شاہد کرنا کفر ہی کہ بندہ ایسا کوئی نہین ہوتا کہ اوسی اپنی اور پرائی شادی او غمی مین فرق نہو مسئلہ اور
جو کوئی کہی کہ خدا کی قسم ہی یا ادنتہا رے قدمونکی تو کافر ہوا کیونکہ عزت خدا کی اوسکی قدمونکی ساتہہ یاد کری اور جو کوئی
کہی قسم خدا کی اور تیری جان کی یا سرکے تو اسمین اختلاف ہی مسئلہ جو کوئی پیغمبر کو شاہد نکاح کری اور کہی مین
خدا اور رسول کو شاہد کرلیا ہی یا کہی خدا کو اور فرشتونکو شاہد کرلیا ہی تو کفر ہی کیونکہ اوسنی خدا کی اور کو
غیب کا جاننی والا جانا ہی مسئلہ اور جو کوئی یون کہی داہنی اور بائین والی فرشتون کو شاہد کیا تو کافر
نہین ہوا کیونکہ وی مقرر جانتی ہین مسئلہ اور جو کوئی چلی سفر کو اور کسی جانور کی آواز سنکر پہر آوی تو نزدیک
بعضونکی کافر ہوا اور جو کسیکی گہر پر الو بولی کوئی کہی کہ اس گہر مین آنا ہی پڑا ہی وہ مرجاوےگا تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر
خدا نی فرمایا ہی سون شرک ہی مسئلہ اور بیمار یا دکہیا کہی کہ اللہ تعالی ہمین بہول گیا ہی یا کہی کوئی فلانا
کام ہمنی خدا سی چہپکے کرلیا کہ اللہ تعالی کو بہی خبر نہین تو کافر ہوا یا کہی کہ مین فلانی سی ایسی آہستہ کہا ہی
کہ خدا نی بہی نہین سنا یا کہی کہ تو ہماری شہر مین چل بس کہ وہان خدا کا بہی بس نہین چلتا یا کہی کسیکو کہ تو کما
کر وہ کہی اللہ تعالی ہمین دیگا پہلا کہی کہ تجہی خدا کیا اوگل دیگا تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ مین پیغمبر ہون
یا رسول اللہ ہون اور ارادہ اوسکا خدا کی رسول ہونیکا ہو تو کافر ہوا اور جو کوئی دوسرا کہی کہ تو پیغمبر ہی تو
ہمین معجزہ تو دکہا اگر یون سمجہکر کہا ہو کہ جو پیغمبر ہوگا تو معجزہ دکہلاویگا تو یہہ معجزہ مانگنی والا کافر ہوا کیونکہ
اسنی یون کیون نجانا کہ بعد ہماری پیغمبر کے کوئی پیغمبر ہونا ہی نہین اور جو اوسکی ہرا دنی واسطے کہا ہی
او اوسکی پیغمبری مین بیشک یقین نہو تو کچہہ ڈر نہین ہی جیسی حضرت ابراہیم نی نمرود کو کہا تہا کہ تو
جانین کہ تو سورج کو مغرب کیطرف سے نکلوادی ولیکن واسطے ہرا دنی او فضیحت کرنیکی کہا تہا اور یقین
تہا کہ یہہ خدا ہی مسئلہ اور جو کوئی پیغمبر خدا کی اہانت کری وہ کافر ہی جیسی کوئی کہی کہ پیغمبر خدا
کنگال تہی یا کہی کہ پیغمبر خدا کیڑی میلی پہہون پہرا کرین تہی یا کہی کہ پیغمبر خدا ہمیشہ ننگی رہین تہی
اور بعضون نی لکہا ہی کہ مطلق یہہ بات کہتی ہی کافر ہوجاتا ہی اور بعضے کہتی ہین اگر پیغمبر خدا کی
اہانت کرکی یہہ باتین کہی تو کافر ہوتا ہی اور نہین تو نہین مسئلہ اور جو کوئی کہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تو باولی تہی یا کہی بیہوش تہی تو کافر ہوا مسئلہ اور جو کوئی کہی کہ حضرت آدم السلام بہشت
مین گیہون نکہاتی تو ہم یہان کیون اس بلا مین پکڑی جاتی اسکی کفر مین اختلاف ہے لیکن کہا ہی
اور جو کوئی کہی کہ آدم علیہ السلام آپ زیرہ بنا کرین تہی اور دوسرا کہی کہ بس تو ہم جولاہی بچی ٹہری
تو کافر ہوا کیونکہ فعل پیغمبر کی اہانت کری مسئلہ جو کوئی کہی کہ پیغمبر خدا کہانا کہا کر انگلیون کو چاٹتی تہی

کو چاٹ لیا کرتی تہی تو دوسری کہا کہ ایسی بے ادبی کی باتین کہنا دین نکر تو یہہ کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جو الله تعالی ہمین
بہشت دیگا تو فلانی کی ساتہہ بہشت مین چلینگی تو کافر ہوا یا کہی کہ فلانی کی ساتہہ خدا کہیگا کہ تو بہشت مین چل تو بہی نچلینگی تو کافر
ہوا یا کہی کہ اگر الله تعالی فلانی کی سبب سے بہشت ہمین دیگا تو وہ بہشت ہی نلینگی کافر ہوا یا کہی کہ ہم بہشت نہین
چاہتی دیدار چاہتی ہین تو بہی کفر ہی کیونکہ الله تعالی نی اپنی دوستونکا مقام بہشت فرمایا ہی اسی اگر خواہش نعمت
بہشت کی نہی تو دیدار کی وعدہ کی جگہہ وہ ہی اوس سے کفران نعمت کی ہی مسئلہ جو کوئی کاسہ پانیکا ہاتہہ مین لیکر
پیوتا ہو کہی وَكَأْسًا دِهَاقًا یا مانند مین کچہہ مال باقی رہگئی ہو اور کہی وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی قرانکی معنی ٹہٹہی مین ڈالکر کہی تو بہی کافر ہوا جیسی کوئی اکیلا نماز پڑہتا ہو اور دوسرا کہی کہ تو جماعت سے
کیون نہین پڑہتا وہ پہلا کہی کہ الله تعالی فرماتی ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی نماز اکیلی تو کافر ہوا یا بدلدی جیسی
عَصٰى آدَمُ کو عصی موسٰی پڑہی اور تنہٰی موسٰی کو خر علیٰ پڑہی یا یہہ نمازی کہی کہ مین نماز خدا کی کہی سی چہوڑتی یا
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ یعنی ای ایمان لوگو نہ جب نہو تم نماز کی اور آگی الله تعالی نی فرمایا ہی وَاَنْتُمْ
سُكَارٰى یعنی جب تم مست ہو تب نپڑہو یہہ نکہا یا قران کی عربی لغت کو ہندی یا فارسی لغت بناکر کہی الله تعالی
نی یون کہا ہی جیسی بعضی جاہل ہندو عین کو الف اور قاف کو خی پڑہتی ہین اور کہتی ہین یا الله نی کہا اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ
یعنی جسکی ہان ونال ہو اوسی سی اخلین آوین یا کہی کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کی معنی ہین کہ کلا اپنا صاف کہو اور بعضی
کہتی ہین کہ قالونکی کی معنی یہہ ہین کہ کال اور بلا شامت پڑہلونکی ہی اگرچہ نیت خیر ہو یعنی لوگون کو بری بات سی
ٹہویگا یا الف کو اَلِفْ کہی تو بہی کفر ہی یعنی کسی قرائت مین بہی نہو وہ کہی پڑہ ہو یا کوئی نمازکی بقیع کو کہی ہنسی
نماز پڑہی تو تہی کچہہ بہی حاصل نہوا یا کسیکو کوئی کہی کہ تونی نماز پڑہی تہی تیری کیا ہاتہہ آیا تو کافر ہوا یا کہی کسیکو کہ کوئی
دن نماز پڑہ دیکہہ کہ کیا مزہ پاویگا وہ دوسرا کہی کہ کوئی دن چہوڑ دیکہہ کہ کیا مزہ پاویگا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی
غلام کو کہی کہ نماز پڑہا کر اور غلام کہی کہ مین تو نہین پڑہتا کیا جاتی کہ دہانکا تو اب سے میان گہوس لیگا تو غلام کافر ہوا
مسئلہ جو کوئی جان بوجہکر بیوضو نماز پڑہی تو اوسکی کفر مین خلاف ہے اور جو کسیکو ایسا آ رہی کہ جب نماز واسطی بیٹہا
یا اوٹہا ہو گوز آجاوی اور تہمتا نہین اور اوسکا گوز نکلجا اور وہ شرم کی ماری نماز پڑہ ہولی جاتو بعضی مشایخون نے لکہا
کہ وہ کافر نہین کیونکہ اوسنی شرم کی ماری یہہ کام کیا تہا اور دلمین شرمندہ ہی اور دین کی مسئلہ کو ہلکا نہین جانتا لیکن
ایسا معاملہ ہو جا تو چاہیئی کہ تب جا ہی دلمین نیت نمازکی توڑدی اور کہڑا ہی تو نمازکی قیام کی ارادہ نکرا ہو اور جو
قرأت پڑہی تو نمازکی ارادہ نپڑہی اور رکوع اور سجدہ مین جا تو قصد رکوع سجود کا نکری تو کافر نہین ہوتا مسئلہ جو
کوئی کسیکو کہی کہ تو مالکی زکواۃ دی اگر مال ظاہر کہرا اور کہلائی ہی اور اوسنی کہا مین نہین دیتا تو کافر ہوا اور جو مال
اوسکی چہپا ہوا کسی پر ظاہر نکرتا ہو جو وہ کہی کہ مین نہین دیتا تو بعضون کی نزدیک کافر ہوا کیونکہ کبہی یہہ

سمجھا ہو کہ مجھی نہین دینا اور دوسرون نی یہہ سمجھا ہے کہ یہہ کافر نہین کیونکہ اوسنی کبھی کہین نکہا ہو کہ
مین ظاہر نہین دیتا مسئلہ جو کوئی دو آدمی لڑتی ہون ایک کہی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ دوسرا
کہے کہ لاحول یہان کیکام نہین آتی یا کہے لاحول کچھہ فائدہ نہین کرتی تو کافر ہوا یا کہے کسیکو سبحان اللہ
یا کلمہ کہی دوسرا کہے کہ یہہ کیون لکارتی ہی انسی کیا پیٹ بہری ہی یا کہے کسیکلام خدا کے پڑہنے دو کہ فلان
تو فی تو اس کلام کی چمڑی ہی اوکہاڑی تو کافر ہوا کیونکہ کلام کی اہانت کری مسئلہ جو کوئی حرام کی سوزی
کہاتے ہوئی بسم اللہ کہی اگر ذات اوسکی حلال ہو جیسے چوری کی گائی بہینس کا دودہ یا گوشت اکثر علما کی نزدیک
کافر ہوا اور بعضی کہین ہین نہین ہوا مسئلہ جو کوئی بہنگ کا پیالہ پیتی یا پاسا چوپڑ کا پہیکتے ہوے
بسم اللہ کہی تو کافر ہوا جو کوئی شراب پیوی یا مردار گوشت یا خوک یا اور حرام چیز جیسے کتا یا بلی کہاوی اور
بسم اللہ کہی تو کافر ہوا بالاتفاق مسئلہ جو کوئی کسی کے پاس سی دس روپیہ قرض مانگتا ہوا اور ظالم ندی اور
مظلوم کہی کہ تین مجہی یہان نہین دیتا مین تجہ سے قیامت مین لونگا اور ظالم کہی کہ عاقبت کی بہروسے
دس روپیہ اور دی کہ قیامتکو اکٹھی بیس لی لینا تو اکثر مشایخ کی نزدیک کافر ہوا کیونکہ قیامت پر اوسے
ایمان نہین ہی مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ یہان دنیا کو عاقبت کی واسطے چہوڑ دو اور دوسرا کہی کہ ردکیا
اودہار کی واسطے نہین چہوڑتی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی فقیر کو مال حرام کا دی اور امید رکہی کہ مجہی اسکا
مین ثواب ہوگا تو کافر ہوا مسئلہ جو فقیر لیتا ہو امال حرام کا جانکر اوسی دعا دیتا جاوی اور دینی والا آمین کہتا
جاے تو دونون کافر ہوی مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ تو حلال کہا اور دوسرا کہی کہ ہمین تو حرام ہی اچہا لگتا ہی یا کہی ہمین تو
حرام چاہیے تو کافر ہوا مسئلہ حیض مین عورت سی جماع کرنا حلال سمجہنا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کسیکو کہ چلو علم کی
نشست مین اور دوسرا کہے کہ ہمین علم کی مجلس سے کیا کام ہی یا ہمین علم سی کیا کام ہی تو دونو طرح کافر ہوا یا کوئی
کہے کہ مسئلون پر کسن سے چلا جاتا ہی کیا کرینگے سنکر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ پیسا چاہئے علم کسکام آوی ہی تو کافر ہوا
مسئلہ جو کوئی کہی کہ پولاد کی رکابی علم سی بہلی ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی پولاد کی کابی بہلی ہی اللہ تعالیٰ کی
تو کافر نہین ہوا کیونکہ اسکے معنے اور بہی ہوسکتے ہین کہ یہہ بہلی ہی اللہ کی طرف سی یا نعمتون اللہ سی ہی اگر یہ ارادہ نہو
تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی مسلمان کو کہی اکافر اس کہنی والیکے کافر ہونین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین کہ کافر ہوا اور
بعضے کہتے ہین نہین ہوا اور مختار فتوی اکثر علما کا اسی پر ہی کہ اگر گالی کی طور پر کہا ہی اور اپنی اعتقاد سی نہین تو کافر
نہین ہوا اور جو اوسنی اپنی اعتقاد مین کافر سمجہ کر کہا ہی تو کافر ہوا کیونکہ جب اوسنی مسلمان پر یہہ اعتقاد کیا کہ یہ کافر ہی تو
گویا دین اسلام کو کفر سمجہا اور دین اسلام کو کفر سمجہنا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہم تو ملحد ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی
ہم یا نہین ہین یا نصاری مین یا یہودی یا بیراگی یا کافر ہین یا سنداسی ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی کہ ہم داودہنی ...

٥٧ در بیان بسم اللہ گفتن بوقت خوردن مال حرام گوشت

یا چند اسی مین تو بہی کافر ہوا یا کہی مسلمان کو اے کافر وہ جواب مین کہی کہ کافر ہی سہی یا کہی کافر ہی رہنے دے
یا کہی کہ کافر ہوتا تو تجہہ تک کاہے کو پہونچتا ان سب باتون مین کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کلمہ کفر کا کہہ کر دریافت
کر کر کہی کہ مجہی کہ معلوم نہتا تو بہی کافر ہوا کیونکہ کفر مین جہل کا عذر نہین مسئلہ جو کوئی عورت اپنی خاوند کو کہی
کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری پاس رہنی سی تو کافر ہوئی کیونکہ خاوند پاس رہنا فرض ہی اوسنی کفر کو فرض سی اچہا
کہا مسئلہ جو کوئی ہندو مسلمان ہوجاے اور مسلمان اوسی کچہہ مال اوگائی کر دین اور کوئی مسلمان اوسی دیکہکر کہے
کہ یار افسوس ہی کہ ہم کافر کیون نہ ہوئی کہ جو آج مسلمان ہوتے تو اتنا مال ہاتہہ آتا تو کافر ہوا کیونکہ کفر کی آرزو سی کافر ہوگیا
مسئلہ جو کوئی بادشاہ کو سجدہ کری اگر اوسکے ہیبت سی دیکر تسلیمات کی جگہہ سجدہ کیا تو کافر نہین ہوا اور جو یون
سمجہا کہ یہہ بہی دنیا مین چہوٹی خدا ہین یا کچہہ بہی نیت نہو تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی گناہ کرتا ہوا اور دوسرا کہی کہ
توبہ کر واللہ تعالی کی آگی وہ کہی مینی کیا کیا ہی کہ توبہ کرون یا کہی مینی کیا کیا ہی کہ مجہے توبہ کرنی آوی تو کافر ہوا
اگر پوچہنی کی واسطے کہا ہی تو کچہہ ڈر نہین مسئلہ جو کوئی مسلمان کو کفر کا کلمہ سکہاوی کہ یون کہا کر تو بتانی
والا کافر ہوا اگرچہ ٹہٹہا یا مسخری ہو مسئلہ جو کوئی کسی عورت کو کہی کہ تو دین مسلمانی سی پہر جا تو خاوند سی
جدی ہوجاوگی اوس عورت کو کہنے والا کافر ہوا اور جس پڑہنی اوسی یہہ مسئلہ سکہایا وہ بہی کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ ہم ثواب و عذاب سی بیزار ہین تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی ظالم کسی مسلمان کو ماری وہ مظلوم
کہی کہ مین مسلمان ہون مجہے مت مار ظالم کہے لعنت خدا کی ہی تجہپر اور تیری مسلمانی پر تو کافر ہوا فصول عمادی
مین ہی مسئلہ جو کوئی کفر کے کلمہ کہے اور دوسرا ہنسے تو کافر ہوا مگر جو مسخرہ ایسی باتین کہی ہی کہ اوس سے
لاچار ہنسی نکل جاوے تو کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی مسلمان کچہ خیال کرے اور کلمہ کفر کا اوسکے دلمین
آوے اچہی طرح اوسنی اعتقاد نہین کیا تو کافر نہین ہوتا مسئلہ جو بیکا آدمی مرجاوے وہ کہی یا اور کہی کہ اچہے
اچہے آدمی اللہ تعالے کو بہی چاہتے ہین تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ سوگند سچی بہلی ہی نہ جہوٹی بہلی ہے
تو کافر ہوا کیونکہ سچی سوگند کہانی سنت ہے مسئلہ جو کوئی کہی کہ فلانے کو اللہ تعالی نے پیدا کر کر اپنے
آگے سے کہو دیا ہے تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی یون کہے کہ اللہ تعالی بہولا ہوا ہی یا اللہ تعالی اسے بہول
گیا ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی آیت قرآن کی ٹہٹہے مذاق مین یا ڈہولک طنبورہ پر یا اور مزامیر پر پڑہے
تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بادشاہ ظالم کو کہے کہ وہ تو عادل ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی جان
بوجہہ کر خواہ مخواہ نماز چہوڑ دی اور قضا پڑہنے کی بہی نیت نہین اور اللہ تعالے کے غضب سی بہی نہین
ڈرتا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کافر مسلمان کو کہے کہ مجہے مسلمان کرے اور مسلمان کہے کہ مین مسلمان
کرنا نہین جانتا یا کہے فلانی پاس جا وہ کریگا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہی بہت علما اسی پر ہین کہ

کافر نہین ہوتا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ پیٹ بھری پر کہانا حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا تو کافر ہوا۔
مسئلہ جو کوئی ملا غصہ ہوکر کہے کہ یہان کے مسلمانون سے کافر بہتر ہین کہ ملا ذنکا حق نہین کہتے
تو کافر ہوا یہہ مسئلہ دستور القضات سی مالابدمنہ مین مولوی ثناء اللہ پانی پتی نی داخل کری ہین
مسئلہ جو کوئی یون کہے کہ خدا کا دیدار ہونا محال ہی یعنے ہو نہین سکے ہی کافر ہوا **مسئلہ** اگر
حرام قطعی کو حرام نجانے یا حلال قطعی کو حرام جانے تو کافر ہوا **سوال** قطعی کسی کہتے ہین **جواب**
قطعی اوسی کہتے ہین کہ وہ سب علما کے نزدیک چارون مذہبون مین ایک حکم ہو یا فرض کو فرض نجانے
تو کافر ہوا لیکن جو کوئی مردار گوشت بیچے اور کہے کہ مردار کا نہین حلال کا ہے تو کافر نہین ہوا جھوٹا ہے
مسئلہ اور جو کوئی کہے کہ ہمین سب مردار حلال ہے یا حرام حلال ہے یا حلال حرام ہے تو کافر ہوا
مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلانا اگر خدا ہو جا تو اپنا حق نچھوڑین تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی لڑکی کو کوئی
کہے کہ تیری زبان سے تو اللہ تعالے بہی ڈرتا ہی ہم تو کیا چیز ہین تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کسیکو کہ
میری اوپر خدا ہی اور نیچے تو ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسیکا بیٹا مری اور وہ کہے کہ یہہ خدا کو چاہئے
تہا یعنے کوئی کام خدا کا اس بنا اٹکتا ہے یا کہے کہ اہی فلانی خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہوا **مسئلہ**
اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے یا اللہ یہہ باتین اونکی تو پسند نکریو اور جو سمجھے یہی یہہ باتین پسند
آئین تو ہمین تو یہہ باتین پسند نہین یا کہے بس تو ہی دیکہا تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی جانور کا سون لیکر
کہے کہ اناج مہنگا ہوگا یا سستا ہوگا یا گہر اوجڑ ہوگا یا کال پڑیگا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے رزق
خدا سے ہے ولیکن بندہ کے ڈہونڈی بنا ہاتہ نہین آسکتا تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہے کہ اگر فلانا پیغمبر
ہوجا تو بہی اوسپر ایمان نلاؤن یا کہے اگر خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون یا کہے جو اودہر کو قبلہ ہو تو نماز
نہ پڑہون کافر ہوا **مسئلہ** اگر کسی پیغمبر کی اہانت کرے تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کسیکو کہے کہ ناخن
کترواے اور داڑہی رکہوانی یا لبین کتروانے پیغمبر خدا کا حکم ہے اور دوسرا کہے کہ پیغمبر خدا کی سنت ہی
تو بہی ہم نہین مانتے تو کافر ہوا یا کہے میان شان بگڑ جاوے گی تو سنت کس کام آوے گی تو کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی کسی کو خدا کا حکم سکہاتا ہو اور دوسرا کہے کہ میان یہہ کیا شور مچایا ہے یعنے رد کیا تو کافر ہوا **مسئلہ**
اگر قرضدار کسیکو کہے کہ ہم تو قرض خدا پاس ہی چہوڑین تو کافر ہوا **مسئلہ** اور جو کوئی کہے کہ پیغمبر پاس بہی نچہوڑین
تو کافر نہین ہوتا **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ میان یہہ مسئلہ حکم خدا کا ہے اور دوسرا کہے کہ مین حکم خدا کا کیا جانون
تو کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی فتوی کا کاغذ دیکہے اور شریعت کو ہلکا پن کرکر کہے کہ کیا چہپیان سی لی لی آئے ہو یا کہے
کہ ہم نہین مانتے تو دونون باتو مین کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ قاضی کے حل مسئلہ سن آدین اور دوسرا کہے کہ

پیادہ لیے آؤ تو بہی ہم نہین جانتے تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ حکم شریعت کا یون ہی ہی اور دوسرا
ڈکار لیکر کہے کہ وہ تیری شریعت تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہے کہ فلانی سی صلح کرلے اور دوسرا کہے
کہ بت کو سجدہ کرون اور صلح نکرون تو کافر نہین ہوا کیونکہ نہ بت پوجون نہ صلح کرون کہا ہے مسئلہ جو کوئی
کچھہ گناہ کا کام کرتا ہوا اور دوسرا کسیکو کہے کہ آؤ تمہین مسلمانی دکہاؤن اور اوسی لاکر وہ گناہ کرتے دکہا
دیوی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہے کہ جو ہماری خوشی مین خوش ہو سو خوش ہو تو کافر ہوا کیونکہ وہ رضا
خدا کی ہی کہ جسکے رضا مین سبکو راضی رہنا چاہئے مسئلہ جو بہنگ یا پوست یا شراب پیتی ہوئی کہی جو کوئی
کر یہی ہمارا اگلا اوسکے ماں کتی اوسکا باپ پلا یا کہے سبز سبز کیا ہی عاشقون کو سب مباح ہی تو کافر ہوا کیونکہ حرام
کو حلال کہا ہی مسئلہ یا بہنگ کا پیالہ ہاتہہ مین لیکر کہے وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا تو کافر ہوا
مسئلہ جو کوئی عورت کہی اس خاوند عالم پر لعنت ہی تو کافر ہوئی یا کوئی کہی کہ فلانا کام گناہ ہی تکبر
اور دوسرا کہے میری بی بی نی کہا ہی حکم بی بی جی کا یہ از حکم خدا ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی جب تک
حرام مین پاویگا حلال کی گردنہ پہرینگے تو کافر ہوا کیونکہ اپنی نفس کے چوری بیان کری ہی مسئلہ جو کوئی آپ
کہے کہ اللہ تعالی تو مالک ہے چاہی مسلمان کرکے مار اور چاہی کافر کرکے مار تو کافر ہوا مسئلہ یا کہے اللہ تعالے ہماری
سے روزی فراخ کر ظلم تنگ کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی اذان کہی اور دوسرا کہے یہہ جہوٹ بولتا ہے یا دہت ہی تو
کافر ہوا مسئلہ جو کوئی پیغمبر کی بال کو بالڑا یا بالتا کہے وہ کافر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ غیب کا علم کسیکو نہین
اور دوسرا کہے کہ مجہے ہے تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہماری کچھہ مال نہین اور دوسرا کہے کہ پیغمبر اور فرشتے
بہی تیری کنگالی کی شاہدی بہرین تو بہی نہ مانون تو کافر ہوا مسئلہ اور جو کوئی کسیکو کہی کہ کافر ہونا اچھا ہے
اور تیری پاس رہنا اچھا نہین تو کافر نہین ہوتا کیونکہ اوس سی دوری ڈہونڈتا ہی مسئلہ جو کوئی کہے
کسیکو کہ فلانا مجہے خدا سی بہی زیادہ ہی تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ مین مسلمان ہوتا ہون مجہے
مسلمانی سکہاؤ اور دوسرا کہے کہ کل یا فلانی دن ہم درس کہینگے تو وہان مسلمان ہوجیو تو کافر ہوا کیونکہ اتنی شکوہ
کی واسطے اتنی بار اوسکا کفر چاہا ہی کہ کلمہ وہین پڑہا دیوی اور ظاہر ہونے کو کہین اور بہیج دی تو کچھہ ڈر نہین
مسئلہ جو کوئی کسی پر غصہ ہو کر یا مسخری مین کہی کہ میان ہمین اس نماز روزہ نے گہری گہری اوٹہا مارا
تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جبسے یہہ نماز روزہ یا مسئلے چلین ہین جبسے برکت رزق کی جاتی رہی یا کہے ہمین
سزاوار نہین یا کہے ہمین سجتی نہین جب یہ کام کرتے ہین کچھہ مال یا جان مین نقصان ہو جاتا ہے تو کافر ہوا کیونکہ
فرض خدا کو نحس اور بد شگون سمجہا مسئلہ جو کوئی دعا مین کہے کہ یا الہی ہمسی رحمت کی یا مینہہ کی یا روزی کی
بخیلی مت کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی عالم کا فاضل کا سانگ بہر کریا وعظ کرنیوالون کا سانگ بہر کر مسئلہ پوچہین

یا جواب دین اور لوگ ہنساوین اور لوگ ہنسین سب کافر ہوئی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی آیت
إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ترجمہ تحقیق وہ جو کافر ہوئی ہین ایمان لانی والون پر
ہنستے ہین مسئلہ جو کسینی ایک کام کیا ہوا اور کوئی دوسرا اوسی پوچھے کہ یہ کیا کام تونی کیا ہی وہ یہ کہی کہ خدا
جانی ہی مینی نہین کیا تو کافر ہوا کیونکہ خدا کو جھوٹ پر شاہد کرنا کفر ہے مسئلہ اگر کسینی ہندؤنکی سی ٹوپی پہنی
یا جنیو باندہ پہرا یا فرنگی کی ٹوپی پہن پہرا تو دیکھینگے کیون پہن پہرا ہی اگرچہ جوکھم کی جگہہ اسی پہن کر نکل جانیکو پہرا
ہے تو کچھ ڈر نہین اور جو واسطے خوشی دلکی یا سوداگرونمین لباس پہن کر بلکہ سوداگری کیا کری تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی شراب پیتا ہو یا زنا کرتا ہو یا جوا کھیلتا ہو اور دوسرا اوسکا دوست اوسی آنکر مبارکبادی دیوی یا اوسپر روپیہ
وار دار کر پہینکے تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی جھگڑی ہین کہ قاضی کی چلو وہان فیصلہ کرلین اور دوسرا کہے
کہ ہم تو نہین چلتے اور پیادہ لیجائے تو لاچار ہین تو کافر ہوا یا کہے کہ ہم مسلونکی قایل نہین یا کہے کہ علم کے مسئلہ کا فیصلہ
کرنا ہماری رسم نہین یا کہے کہ جسطرح ہماری باپ دادون سے ہوتی چلی آئی ہی ویسی کرینگے یا کہے کہ مسئلہ کا فیصلہ ہمین
قبول نہین جسطرح پنچ ملکر ٹہراوینگے ہم کرینگے تو ان سب باتونمین کافر ہوا مسئلہ اگر رمضان کا چاند دیکہکر
کہے کہ کیا بڑی آفت آئی ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کیسیکو کہی کہ فلانی کو تم دین کی باتین تبلادو اور
دوسرا کہے کہ اسنی میرا کیا کیا ہی کہ مین اسکی پیچھی پڑون تو کافر ہوا مسئلہ اور اداب کرنا بزرگون دینی یا دنیا کا
کا جیسے اگلی اونکی کہڑا ہونا یا دست بوسی کرنی یا وقت سلام پیٹھہ کو ڈہی کرنی روا ہے مسئلہ جو کوئی بکرا یا جھوٹا
بیل دیتی ہین کوئی پیر یا دریا پیر یا گھر پیر یا گھڑی پیر یا اور کہین اوس ذبح کا کرنے والا مشرک ہے اور وہ چیز حرام ہے
ایسے ہی بکرا توپ کا اور نشان کا ہی مسئلہ امام زاہد نے لکھا ہے کہ جو کوئی ہندو کے تہوار کے دن کو منادی جیسے ہولی
مین پہاگ کھیلے یا سانگ بہری یا دیوالی مین کلہڑی چنی یا گوردہن بناوے یا پوجی یا روشنی کری یا دسہرہ کو
اونکی طرح کپڑی پہنی یا گھوڑی پر چڑہکر باہر نکلی یا جو یا اونکی سینگ رنگ کر دسہرہ کو ہندو کی طرح چلی تو ان
سب باتونمین کافر ہوا غرض کہ کفر کی کفر مین متابعت کفر ہے مسئلہ اور مسلمان کیسا ہی گنہگار ہو کافر نہین
کہنا مگر جو کوئی اہل سنت وجماعت کو کافر کہے سو کافر ہی بحر المحیط مین ہی مسئلہ اور جو کوئی جناب پیغمبر خدا
کی مین گالی دیی یا اہانت کری یا دین کے کام کی اہانت کری وہ کافر ہی مسئلہ اور بی ادبی اور ہلکا پن
پیغمبر کی کفر ہے خواہ اوسی وہ بہلا جانکر کردیا برا جانکر جیسے بعضے رافضے کہتے ہین کہ رسول اللہ نے
بعضے حکم بعضے اصحابون سے ڈرتے ہوئی ظاہر نہین کئے وحی کا مین بعضونکی کہہ دین ہتی یہہ کفر ہے مسئلہ
جو کوئی خوب عبارت آرائی کری اور کفر کے اوسمین کلمہ ہون جو کوئی اوسکو سراہی وہ کافر ہی مسئلہ
جو کوئی کفر کی رسم کو سراہی وہ کافر ہے جیسے کہی کہ کیا خوب رسم ہی کہ دیوالی کو روشنی کرتی ہین یا ہولی

کو بیاگ کہیلتی ہین یا دسہرہ کو پوجتی ہین یا اور کسی کفر کی رسم کو سرا ہی یا بہلا کہی تو کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی کہے کہ یہ جو علم دین کا جیسے تفسیر یا حدیث یا فقہ پڑہتے ہین یہ سب کہانی یا ر وزیکی حیلہ ہین
اور ارادہ اوسکا اس کہنی سی شریعت کو ہلکا جاننا یا شریعت پہ ٹھٹھا مارنا ہو تو کفر ہے **مسئلہ** جو کوئی
مسئلہ کہے کہ طالب علم فرشتونکی پر چلتے ہین اور دوسرا کہے کہ یہ بات جہوٹ جوڑ کہی ہی تو کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی کہی کہ یہہ بادشاہ کا خزانہ بادشاہ کی ملک ہے اس اعتقادسی کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کلمہ کفر کا کہے
اہی اوس اعتقادسی نہین پہر اور عادت کی طور کلمہ شہادت پڑہا ہی مسلمان نہین ہوا جبتک کہ دسیے
اوسکے توبہ نکری کافر ہے اور ایک حدیث روایت حضرت ابوبکر صدیق سے ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے
کہ کہو تو ایسے بات بتاؤن کہ جس سے چہوٹا اور بڑا شرک دور ہوجاوی تب لوگون نی کہا کہ فرماؤ یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نی جب فرمایا یہہ دعا پڑہ لی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
سوال شرک صغیرہ کیا ہوتا ہی **جواب** جیسے کوئی کہے کہ جو فلانا نہوتا تو یون ہوتا یا فلانا ہی تو فلانی
چیز نہین ہوسکی یہہ سب عقاید سینہ مین لکہے ہین **بیت** ستی ہین کوئی کفر کا کلمہ کہے لکار ٭ کچہ ہی وہ بکا
کرو حکم کفر مت ڈار ٭ مست اوسی کہین ہین یا تو شراب پی کر یا کسی آزار سے ایسا مست ہوئیے بیہوش ہوجاوے
کیسی ہی کفر کی یا شرک کی باتین کرو کافر نہین ہوتا کیونکہ ہوشکی دم تک مسلمان چاہئے مگر جو کوئی شراب
پیکر نشہ مین اپنی عورت طلاق دیدیوی پڑجاتی ہی **بیت** عدم دکہائی دی نہین اور چیز کچہ نہین ہو
اوس ہی سب پیدا کئی نہین کہین وہ سو ٭ عالم تونہ سی ہوا اور جہوٹہہ بولا جان ٭ منکر مین جو فلاسفہ اوانی
مان ٭ اس بیت کی معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی سب عالم عدم سی پیدا کیا اور عدم کچہ چیز ہوتی نہین یعنی
کچہ نہتا اور کر لیا عالم کہتے ہین اوس چیز کو کہ جو سوای ذات اور صفات اللہ تعالی کی ہو جو چیز کہ سوای ذات
اور صفات اللہ کی ہے وہ اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہی اور وہ پیدا کری ہوئی دو طرح کی ہوتی ہی
ایک عالم کا نام عالم خلق ہی اور دوسرا کا نام عالم امر ہی عالم خلق وہ ہوتا ہی کہ پیدایش جسکے مادہ سی ہوئی یعنی
ایک چیز سے ایک چیز پیدا ہوئی ہو اور اوسی عالم ملک سے کہتے ہین اسکے حد ضابہ معلوم ہے کہ تحت الثری سے
تو عرش تک بیچ اوسکے سات زمین ہین ہر ہر زمین ایسی ہوتی ہی کہ جو اوپر کی کنارہ سی نیچی کی تہہ تک سے
لٹکاوی اور اوس رستی کو بیچ ہاکر منزل بمنزل چلین تو اوس کنارہ سی دوسری کنارہ تک پانسو برس
مین پہونچی اور زمین سی دوسری زمین تک اتنی ہی نیچی ہی **سوال** کوئی پوچہی ساتون زمین کا نام
کیا **جواب** جواہر تفسیر مین ہی کہ اس زمین پر کہ ہم آدمی بسی ہین نام اوسکا دمکا ہی اس سے نیچی دوسری

زمین ہی نام اوسکا خلدا ہی کہ جنات اور بڑی بڑی دیو پلید اوسمین بستی ہین اور تیسری زمین کا نام
عرقا ہی کہ اکثر بچہو وہان رہتے ہین اور چوتہی زمین کا نام جربا ہی کہ اوسمین بڑی بڑی سانپ اژدہا رہتی
ہین اور پانچوین زمین کا نام ہونتا ہی کہ اوسمین جو پتہر دوزخ مین ہونگی کہ جنسے خود بخود آگ نکلا کرتی ہے
بہری ہین اور چہٹی زمین کا نام سجین ہی کہ اوسمین دوزخیونکی نامہ اعمال دہری جاتی ہین اور ساتوین زمین
کا نام عجیبا ہی کہ اوسمین شیطان اور خاصہ شیطان کا لشکر رہتا ہی اور ویسی ہی سات آسمان ہین کہ ہر
آسمان پانسو برس کے راہ برابر موٹا ہی اور اتنی ہی ہر آسمان کی اونچی ہے پہلا آسمان بخار کا ہی اور رنگ سبز
ہی اور نام اوسکا رفیعا ہی اور دوسری آسمان کا رنگ چہتہ ہی اور نام اوسکا دفلون ہی اور تیسرے
آسمان کا رنگ لوہی کا ہی اور نام اوسکا قیدوم ہی اور چوتہی آسمان کا رنگ کانسی کا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ سونے
کا ہی اور نام اوسکا صبیغا ہی اور پانچوین آسمان کا رنگ سنہری ہی اور نام اوسکا دقناوان ہی اور چہٹے
آسمان کا رنگ زرد یاقوت کا سا ہی اور نام اوسکا ماعون ہی اور ساتوین آسمان کا رنگ سونی کا ہی اور
نام اوسکا سریا ہی اور ایک روایت ہی تفسیر سے کہ جب اللہ تعالی نی زمین پیدا کری تہی جب ایک فرشتہ
نی حکم خدا سی عرش کے تلے سے آنکر اپنی سر پر اور کندہی پر دہری ایک ہاتہ اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب
مین ہی اور دو ہاتہ کہولکر دونون ہاتہ سے پکڑ کر کہڑا ہی حکم خدا کے سے اور پانو فرشتے کی ادہر نہین اوس
ایک فرشتہ ایک بیل کولی آیا کہ جسکے چالیس ہزار سینگ ہین اور سینگ اوسکی زمین کی کنارون سی نکل گئی ہین
ہین اور جب وہ اوپر کو دم لیتا ہی تو دریا سکڑ جاتا ہی اور جب وہ دم کو باہر مارتا ہی تو دریا جوش مارتا ہی
اور جہاگ لاتا ہی اور ایک برس مین دو دم لیتا ہی چہہ مہینہ مین ایک اور چہہ مہینہ مین ایک تو کوسون
تک دریا سکڑ جاتا ہی اور پہر کوسون تک پہیل جاتا ہی اور ناس اوسکی قعر دریا مین ہی اور پانو چالیس
ہزار اوس بیل کے ہین اور وہ بیل فرشتے کی پانو کی تلی لاکر کہڑا کیا تب فرشتے نی پانو اوسکی تہوہ یعنے
کوہان اور بگر یعنے پشت پر رکہے اور پانو فرشتے کی نہ ٹہری جب فرشتون نی ایک زمرد کی سل کہ جسکا موٹا پا
پانسو برس کی راہ کا ہی اور لنباو اور چوڑاو خدا جانی کہ کتنا ہی اوسکی پیٹہہ پر دہر دیا جب فرشتے کے
پانو اوس بیل پر ٹہری اب بیل کے پانو ادہر رہی اور کانپن لگی جب ایک پتہر لائی چودہ طبق برابر کم زیادہ موٹا
نام اوسکا صخرہ ہوا اور وہ پتہر بیلکی پانو کی تلی رکہہ دیا کہ اوسپر بیل کے پانو ٹہیر گئے جب اللہ تعالی نی ایک
مچہلی پیدا کری اوسنی وہ پتہر اپنی پیٹہہ پر دہر لیا باقی بدن اوسکا باہر رہا وہ مچہلی دریا پر اور دریا باد پر
اور دریا کا نام بحر مسجور ہی اگر دریا حایل نہوتا تو زمین دوزخ کی گرم سے سب گر جاتی اور باد اندہیری پر ہے
اور اندہیرا دوزخ پر ہی اور دوزخ تحت الثری پر ہی اور تحت الثری فرشتہ پر ہی اور فرشتہ مچہلی

ہی اور مجہلے مجہر کی یہ ہی واللہ اعلم بالصواب یہ تفسیر جواہر مین تہا اور مشکوٰۃ شریف مین ہی کہ ساتوین
آسمان پر ایک دریا ہی کہ موٹائی اوسکی اتنی ہی جیسے زمین اور آسمانکا بیچ ہی اور اوسکی اوپر آٹہہ فرشتے
ہین جنگلی بکرونکی شکل اور اونچی ایسی ہین کہ اونکی کہُر سے ران تک نیچی ایک آسمان سی دوسری آسمان تک
کی ہی اور اونکی پیٹہہ پر عرش ہی اور تفسیر بحر الحقایق مین ہی کہ ساتوین آسمان پر کرسی ہی اور اوسکے
اوپر عرش ہی ایک پہلے سے دوسرا پاکیزہ ہی اور عرش پر عالم ارواح ہی اور روح بہت پاکیزہ ایسی چیز
ہی کہ جسمین تفرقہ صورتکا ہی معلوم نہین ہوتا کیونکہ وہ عالم امری ہی تو بہت نزدیک کا درجہ روح ہی اور
بہت دور کا درجہ قالب کا ہی یہہ قدرت کمال میری خالق کی ہی کہ قالب کے ساتہہ روح ملا دی ہی یہ بات
پیغمبر خدانی ظاہر اسواسطے کری کہ کوئی اور ہی بل مان نہ ہی اور اللہ کے تصرفات دیکہی اور قدرت کی دلیلین
بڑہاوی اور رسالہ عقائد سینیہ مین کشف الآخرت امام غزالی سی لکہتا ہی کہ ساتوین آسمان پر جہان سدرۃ
المنتہی نام ایک بیری کا درخت ہرا گہوم رہا ہی اوجسمین ہزارہا نور کی بہونرونکی شکل جانور نکلتی رہتے
ہین کہ اوسپر دریا آگ کا ہی اور اوسپر ایک دریا نور کا ہی اور اوسپر ایک دریا اندہیری کا ہی اور اوسپر
ایک دریا برف کا ہی اور اوسپر ایک دریا ٹہنڈ کا ہی ہر ایک دریا ہزار ہزار برس کی راہ کی برابر ہی اور
اوسکے اوپر عرش تک اسّی ہزار پردہ ہین ہر ایک پردہ کے اسّی اسّی ہزار کنگورہ ہین اور ہر ایک کنگورہ پر
ستر ستر ہزار چاند نور کی لٹکا رکہین ہین اور چاند لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ تسبیح
ہین اگر ایک چاند اونہونمین سی زمین سی بی پردہ ہو جائی تو آدمی یون جانین کہ دیدار خدا کا ہی جہی
سجدہ کرنے لگین سب کچہ اوسکا نور جلا دیوی اور شرح الشفا سے عقائد سینیہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدانی
معراج کی رات آسمان پر کچہہ سوار ابلق گہوڑون پر ہتہیارون مین مغرق دیکہے کہ آگی پیچہے قطار باندہی چلے
جاتی ہتی اور اول اور آخر اونہونکا کہین ہرگز کسیکو معلوم نہتا جب پیغمبر خدانی جبرئیل سے پوچہا کہ بہائی یہ کون
ہین جب جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ جب سی مین اوترنی چڑہنے لگا ہون انہین ایسا ہی بہتا دیکہتا ہون
خدا جانی کہان سی آوین ہین اور کہان جاتی ہین اور تفسیر کبیر مین ہی کہ جب جبرئیل نی اوپر پیغمبر خدانی ایک
کو اونہون مین سی پوچہا کہ تم کبکے پیدا ہوئی ہو جب اوسنی کہا کہ مین اور تو کچہہ جانتا نہین و لیکن چار
لاکہہ برسمین ایک تارا پیدا ہوتا ہی اور جبسے کہ مین پیدا ہوا ہون وہ چار تنی تاری ہو چکی ہین اور بعضی
کتاب مین ابو الحسن زجاجی سی اللہ تعالےٰ کی پیدایش مین ایک روایت ہی کہ اللہ تعالی نی آسمان پر ایک دریا
ریت کا پیدا کیا ہی اور ایسا جلد چلتا ہی جیسے باد تند چلتی ہی اور جبسی کہ آسمان اور زمین پیدا ہوا ہی
اور قیامت تک وہ رہیگا اور اوسکی حد معلوم نہین کہ کہان سے آیا اور کہان جاتا ہی اور ہر ایک ذرہ کی انکہ

اندر اوسکے ایسے دنیا بستی ہی جیسے دنیا مین تم بستی ہو اور ہر ایک گہڑی آتا او دن بہاگتی ہی اوسمین
قیامت ہوتی ہی ایک قوم پر اور میزانمین عمل بہی تولی جاتی ہین اور پلصراط بہی کہینچ رکہی ہی کوئی بہشت مین
داخل ہوتا ہی اور کوئی دوزخ مین داخل ہوتا ہی اور بہشت اور دوزخ سوای اس بہشت اور دوزخ کے
ہی کہ جو آدمیونکی واسطے تیار کر رکہی ہی اسی واسطے اللہ تعالی نی فرمایا ہی **آیت** وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ
إِلَّا هُوَ ترجمہ یعنے کوئی نہین جانتا ہی لشکر رب تیریکا سوای اوسکے اور خدا کی قدرت سی ہزارون عالم
بہری پڑی ہین سب کے اصل یعنے جڑ حکم خدا کا ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کُن یعنی ہوجا اوسیوقت حکم سے
ہوگیا جو چیز کی بنا مادہ ہووی اوسکا نام عالم امر ہی کیونکہ اوسکا مادہ ارادہ اور قدرت حق کی اور لفظ
کُن کا کلام حق کی ہی اوسکے ظہور کا نام روح ہی اور بعضی بیدین کہتے ہین کہ روح قدیم ہی اور پہر عالم
ارواح کہتے ہین یہہ نہین جانتے ہین کہ کہین عالم بہی قدیم ہوا ہی البتہ جابین سی ظہور روح کا ہوا ہی وہ
قدیم ہی **مسئلہ** اور روح سے سوا اور عالم مین چیزین جو ہین اونکا مادہ بہی فنا ہی قدیم نہین ولیکن
اسمین لغزش قدمونکی پڑتی ہی چاہئے کہ بہت تکرار نکرے اور اگر اللہ تعالے حال نصیب کری تو آپ ہی
معلوم ہوجاویگا ولیکن اہل حال کو بہی شریعت کی خلاف نہین بولنا چاہئے اور اگر شریعت کی خلاف بولا
تو وہ پہر گیا مقبول نہین ہوا اسمین دو فرقہ ہین ایک **علماء ظاہر** کی ہین کہ تقریر اونہونکی اللہ تعالے کی پہچان
مین ساتہہ دلیل پہچان خلق کی ہی یعنے کہ فلانی چیز دیکہکر جانا یعنے رات دنکو دیکہکر جانا زمین آسمان کی گردش
دیکہکر جانا نا ایک کے یہہ چیزین ہونی محال ہین اور وہی لوگ پیر سے کہوج لیکر کہ جو نہ ظاہر ہی وہ اللہ کو جو
باطن ہی اور دکہائی نہین دیتا اوسے دریافت کیا کہ مقرر ہی اور زندہ ہی اور مردہ کبہو نکر کرتا اور علیم ہے
یعنے انجان ہوتا تو کیونکر نگہبانی کرتا اور دریافت کرتا اور مرید نہوتا ہی گہبرا جاتا تو اوسکے رنگ بو مزہ
ہر چیز کا بنا ارادہ ہر وقت جدا جدا کو پہیرتا اور قدیر نہوتا تو ایک حال سی دوسری حالت خلق کی کون پہیرتا
اور سمیع نہوتا تو حاجتین خلق کی کون سنتا اور بصیر نہوتا تو اندہا ایک کو دوسرے سے کہان پہچانتا اور جو
گونگا ہوتا تو لفظ کُن کون بولتا اور وہ عقل اور قیاس سب کے سے اونچا ہی اپنی معرفت ذات صفات کے
اور حکم رضا اپنی کی اور خطا بندہ کی کون بولتا اور بتلاتا تو خلق کو دیکہکر کہ جیسے کہوجی کہوج لیتا ہی پہر
پیر یعنے فلانی چیز فلانی چیز سے تو اوسکا سلسلہ ڈہونڈہا ہوتا ہی جیسے یہہ دنیا **اربع عناصر** خاک باد آب
آتش سے بنی اور طبیعت تری خشکی ٹہنڈہ گرمی سی بنی اور وہ ستارونکی گردش اور برجونکی پہیرنے سے بنے
اور وہی ستاری فرشتونکی ہاتہہ مین جہان وہ لیجائین وہان جاوین اور فرشتہ تابع حکم الہی کی ہین یہہ
سب کاریگری میری خالق کی ہونی تاری اور فرشتی نور محمدی سی بنی اور نور محمدی کا ظہور حکم خدا سے ہے

دربیان معرفت حق تعالے بطریق علماء ظاہر و صوفیہ کرام

سب یہہ تابع حکم کی ہین اور حکم سب کا جان ہی ہر وقت ہر آنمین جو چیز کہ ظہور پکڑتی ہی تابع حکم کے ہی اور جس
کسیکا حکم کو بہول کر جہان او سکا اعتقاد اٹھکادے کافر ہاوہ پردہ او سکے مرتی ہی نہ ٹلیگا آیت کَلّا اِنَّہُم
عَنْ رَبِّہِم یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ اسکے حق ہین ہی اور وہی جو صوفی ہین تو کہتے ہین جیسے پیڑ سے کہوج کہوجی لیکر
اصل تک پہونچادیتا ہی ویسے ہی وہ کہوجوالی ہی کہ جسکا کہوج ہی وہان ہی منزل بمنزل کہوج کی پیڑ سے بندہ ملاتے
ہین پہلے یعنے علما ظواہر کہتے ہین اس پیڑ سے معلوم ہوا کہ یہہ پیڑ فلانی کی ہی اور دوسری یعنی علما صوفیہ
کہتے ہین کہ پیڑ والہ سے معلوم ہوا کہ یہہ پیڑ او سکی ہی وہ پیڑ مین پیڑ والہ کو دیکہتے ہین اور دوسرا گروہ صوفیون
کا جو ہی او نکو معرفت کشفی ہی سوال کشف کیا ہوتا ہی جواب کشف کہلنے کو کہتے ہین اور کہلنا دو
طرح کا ہوتا ہی ایک کہلنا ظاہری اور دوسرا باطنی ہی کہلنا ظاہر کا وہ ہی کہ جو ظاہر بدن پر ظاہر ہو
جیسے آنکہہ سے دیکہے یا کان ہی سنی یا ناک سی سونگہی یا جیب سے چکہے یا بدن پر کہین گرم سرد یا نرم سخت لگے
اور باطن وہ ہی کہ جو دل پر ہی باتین کہلین اور دل پر کہلنے کی ہی دو طور ہین ایک یہہ کہ محض جانب سے
ہوجاہی ولیکن جی ڈہونڈہتا ہی جیسے یہہ سنا ہی کہ بندہ کے رزق کا اللہ تعالے آپ ضامن ہی کہ آسمان سے
پہونچاویگا ولیکن طبیعت توکل پر نہین ٹہرتی خطرہ دلمین آتا ہی کہ کہان سی کہاوینگی یہہ علم منافقین
کا ہی اور بعضونکو یقین کی چاشنی مل جاتی ہی تو او سکا معاملہ ایسا ہوجاتا ہی کہ کم یا سوا ہی جیسے کوئی مہمانے
کسیکی کر جاوی کہ کل تمہاری ہماری ضیافت ہی اوسی او سکی کہنیکا یقین ہوجاتی کہ خطرہ نہین دیتے
کا تو کیا معنے بلکہ کوئی کہتا ہی پیارا او سکے مہمانی اوسدن کر وا وسکی پہر وسی پر قبول نکری یہہ ایمان مومنین
کا ہی جیسے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی آیت وَبِالْآخِرَةِ ہُمْ یُوْقِنُوْنَ ترجمہ یعنے آخرت پر وہی یقین
رکہتے ہین اسطرح سے اللہ کی ذات اور سب صفات کا طور ہی اور اللہ تعالی اپنی بینائی سی دیکہتا ہی اور اپنے
شنوائی سی سنتا ہی اور اپنی علم سی جانتا ہی اور ہر آنمین ساتہہ شان بیچونی کی آپ ہی جان سی نزدیک ہے
اور سوا ہی او سکی جو صفت ہی او سکی کوئی شی معطل نہین یعنے خالی نہین رہتی او سکی دل پر پس جاتی ہے
جب کوئی متابعت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خالصاً صاف کر کے محض واسطے رضامندی
اللہ تعالے کی اختیار کری تو اللہ تعالے او سکی دل کو ساتہہ روشنی محبت اپنی کی پر کردیتا ہی تو جبکہ دل کی آنکہہ کہلنے
سے جیسے آدمی سو کر خواب دیکہتی ویسی جب آنکہہ بند کر کے جس چیز کا خیال باندہتی ہی وہی صورت دکہائی دینی لگتی ہی جلنیتک
کہ صورت کسیکی ہی دکہلائی دیتی تب تک اپنی خاطر بندگی سرت نہو اور آپ کی اور حاضر کی جو دیکہائی دیتی ہے
اور ذکر اور شغل جو کرتا ہو او سکی خبر ہو تو وہ کشف الملکوت مثال کہلاتا ہی اور عین الیقین ہی ہوگیا کیونکہ
جو وعدے اللہ تعالے کی ہتی وہی آنکہون دیکہہ لئی جسکے اندر کے بدن میں صورت سی مصورکیطرف ارادہ کیا کہ یہہ کہانسے آیا ہی

کہ خلق اللہ الارواح قبل الاجساد بالفی عام اور اول ما خلق اللہ نوری اوسکا طالب ہو اجس کسی نے
توفیق حق پائی اوسپر یہہ حالت آئی کہ ذکر رب مین صورت اپنی اور غیر کی سرکت اور آنکہہ سی اوٹہہ کہڑی ہوئی محض
بیرنگی دکہائی دی ولیکن اپنی اور اپنی کام کی سرت پوری ہی ہمقام سی آگی کچہہ اور بات نہی کہ یہہ سرت کہونی
جائی اور صورت ہو جاے اس ہی معلوم ہوا کہ میری پاکسی اور کی سواے میری کوئی صورت نہین سواے ذات اللہ تعالے
کی کہ میری علم مین ہی سو سمجہا اور دیکہا تو سمجہا کا یہی ہی پہلے جانا پہر دیکہا پہر برتا اب یہی دیکہا کہ اصل ہونا حق
کا ہی کہ جو ہی اوسی مین اور سب کچہہ حکم رب سی ہین کہ اوسکا کچہ مادہ نہین سواے ارادہ اور قدرت اور حکم رب کے
کہ صفات ہی اور صفت ذات سی جدی نہین وہ یون سمجہتے مین کہ ایک ذات اللہ تعالے کی ہے کہ وہ اپنی ذات مین
یعنے اپنی ہونیمین اور اپنی صفات مین کسی غیر کا محتاج نہین سب کا ہونا اور ہونا اللہ تعالے کی احتیاج کی نزدیک آپسے
تو وہ ہونا اللہ تعالے کا ہی اور دوسری خلق کی ہونیکو بہی ہونا کہتے ہین وہ بغیر ملونی ارادہ قدیم کی اور کاریگری
قدرت کی اور حکم کی نہین ہوتا جبتک اللہ تعالی کی کاریگری نملی تب تک نہو کبہی نری ملونی ہی کی ظہور کے
صورت ہی اور اس ظہور کا نام عالم امر ہی اور کبہی اس ظہور کی ملونیمین اور صورت کردی ہی نور کی جیسے ملکوت
اور کبہی اس صورت کی ملونی مین اور صورت کردی ہی جیسے شہادت تو ہزارون دن تک ہر صورت مین کوئی
سی صورت ہو ظہور اوسکا بنا ملونی ارادہ قدیم اور کاریگری اور قدرت اور اوزار یعنے راجہہ حکم آلہی کے ساتہہ بغیر
شان بیچونی کی ظہور نہین پکڑتا اور اوسپر بیچونیکو بیچ قیاس اپنی کی لایا تو اب ملونی کی ظہور مین چار اعتقاد جو کفر
مین جا پہنچی کر حاصل ہو جائین ایک **حلول** اور دوسری **اتحاد** اور تیسری **الحاد** اور چوتہی کلی طبعی **حلول**
اوسی کہتے ہین کہ دو چیز جسم کے تیلے ایسین ایسی گہل جائین کہ جو کوئی ڈہونڈہی تو جدائی نپاوی ایسین ایک کا دوسرا آپا
ہو گیا کہ اللہ تعالے کی ذات کو ایسے تیلی سنیجہے کر ڈالی تو یہہ بڑی اس جسم سی اللہ تعالے پاک ہی اور جو کوئی یون کہی کہ اللہ
تعالی ہماری بیچ ایسا ہی جیسے دودہ مین یا شربت مین شکر ہوتی ہی تو کفر ہی کیونکہ اللہ تعالے جسم سی پاک ہی اور بعضی کوئی
سوال کوئی کہی کہ تمنی یہی تو ملونی کہی تو حلول کیون نہوا **جواب** حلول منع سمجہنا وہ ہی کہ جیسا جسم تیلی کا ساتہہ جسم
تیلی کی ہوتا ہی اور اللہ تعالی کی قربت یعنی نزدیکی یعنی ساتہہ ہونا ساتہہ ہر ذرہ کی ذرات وجود کے ساتہہ شان بیچونی کے
موجود نسمجہے تو کافر ہوتا ہی مگر معلوم نہین کہ کسطرح سی ہی اور جو کسی طرح کا سمجہو گی تو بیچون کہان ہا سو ہی یہ عقیدہ ہے
ہمارا کہ اللہ تعالے کا قرب بندگی والون سے اور دور گنہگارون سے کچہ گہلنے اور دوری کر نہین بلکہ فرمان بردار ہہ سی نزدیک ہین
بکیف ایسا کہ عقل و قیاس مین نہ آوی اور دوسرا اشتباہ **اتحاد** کا ہی تحاد اوسی کہتے ہین کہ ایک سخت جسم دوسری سخت
مین ملکر ایک ہو جاے جیسے آدمی مین منی ما باپ کے یا جیسے دو بیٹ ملکر ایک ہو جائین یا شی ہو جائین ایسا ہی سمجہنا کفر ہی کیونکہ
اتحاد دو ہوتا ہی دو چیزون کا کہ جو جسم رکہتے ہون اور جسم وہ ہوتا ہی کہ لنبا اور چوڑا اور موٹا ہو اور اللہ تعالے اس جسم

سے پاک ہی اور تیسرے الحاد اوسی کہتے ہین کہ جیسے بعضے بیجا کوئی کہتا ہی کہ سب چیزین اللہ ہین اور ہم اللہ ہوین
یہ نکہا چاہیے بلکہ اللہ تعالی اوسکا نام کہ قدیم ہوا ور دنیا ساری نئی ہوئی ہی اور اللہ تعالی وہ ہوتا ہی کہ جسمین سب
صفتین ہوا ور پوری ہون کہ جسمین نقصان نپایا جاے اور جسنے اللہ بنا اللہ کہا سو کافر ہوا اور چوتھی کلی طبعی کہ جیسے کوئی
کہے کہ ہماری بین اللہ ایسا ہی جیسے سب آدمیونمین ایک چیز ہی کہ اوسکا نام انسان ہی اور کوئی آدمی ایسا نہین کہ انسان
نہین اور بدن کسی ہی کچھ وہ فرد کا نام ہی نہین کہ جسکا نام انسان ہو تو جو کوئی اللہ تعالی کو ایسا کہے وہ کافر ہوا اور
جو کوئی کہی کہ اللہ تعالی کہ ہی نہین اور شیرا کہا ہی کہ ہی یا جیسے آئینہ مین صورت کہ دیکہتی ہی اور نہین ہی
اللہ تعالی پاک ذات ہی موجود قایم دایم ہی اور جو کوئی آپ کو بہول کر اللہ تعالی کو حاضر جانیگا ساتہہ شان بیچونی
کی وہ سب کچہ سمجہا **بیت** پیدا کرنا اور کیا دو مین ایک نجان بیچ امالی یون لکہا یہہ ہی شاخ ایمان یعنے پیدا
کرنا کام خدا کا ہی اور کیا ظہور اوسکا ہی کہ پیدا کرنا اور کیا دو ہوئی کیونکہ پیدا کرنا کام خدا کا ہی جسنے تکوین کہتے
ہین اور صفت پیدا کرنیکی اوسکی ذات سی تعلق رکہتی ہی البتہ ہی قدیم ہی اور اوسکی صفتین ہی قدیم ہین اور نتیجہ
اوسکا یعنے ظہور اوسکی کاریگریکا جو ہی یا تو بن مادہ ہو جو چیز کہ بن مادہ ہو تو اوسی عالم امر کہتے ہین جیسے روح اور مادہ
ہوا اوسی عالم خلق کہتے ہین جیسے تمام ملک اس کر نکو اور کسی کو عقائد اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ دو کہا جاے سنے
کیونکہ جو دو ہون تو پیغمبر خدا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ نکہتے **مسئلہ** اور جو کوئی یون کہی کہ مین خدا کی کاریگری ہون کفر
مسئلہ اور جو کوئی یون کہے کہ خدا کی کاریگری سی ہوا ہون تو روا ہی کیونکہ کاریگری کام خدا کا ہی اور آدمی اوسکی
کاریگریکا ظہور ہی اور اوسکی ربط کی قیاس مین جہگڑا ہی یعنے حکم کی اور دلکی ربط مین **بیت** ذرہ ہی جو مخلوق کے
اوسکی چیز نہین ہو قوم فلاسفہ یون کہی ذرہ کچہی نہو اور ایک عقاید اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی
نی خلق مین ذرہ پیدا کئی ہین اور ذرہ اوسی کہتی ہین کہ ایسا چہوٹا ہو کہ جسکی ٹکڑی نہو سکی اور نہین ذرونکو اکٹہا کر
کے جسم بنا دیا ہی اور ایک قوم ہی فلاسفہ وہ کہتی ہین کہ ذرہ نہین اللہ تعالی نی ہیولی سی بدن سب چیز کا بنا دیا ہی اوس
ہیولا نام ایک مٹی کی ٹکڑیکا ہی کہ وہ ہی خدا کیطرح قدیم ہی اور اللہ تعالی اوس ہیولی سی صورت بنا لیتا ہی اور
حالانکہ اللہ تعالی نی محض لفظ کن سی دنیا پیدا کری ہی **مسئلہ** اور جو کوئی سوائی خدا تعالی کی اور کو قدیم جانے سو کافر ہی فلاسفہ کیطرح
بیت بنا اجل مرتا نہین کری جو چاہی کار اس نہ ہے جو پہری گنہگار کار اور ایک عقاید اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے
کہ آدمی بنا اجل کی مرتا نہین جسکی اجل پہونچی ہی جتنی بار مین گہڑی ڈہنگ یہ ہی اوس سی کچہ نہ آگی ہو سکی ہی اور نہ پیچھی
اور نہ کم ایکدم ہو سکے ہی اور نہ زیادہ خواہ خود بخود مرو خواہ زہر کہا مرو خواہ ڈوب مرو خواہ مارا جاو اوس
ایک مذہب بدین ہی وہ کہتا ہی کہ بنا موت ہی مر جاتا ہی اور مثال دیتی ہین کہ یہہ آدمی مثال چراغ کی
ہی اور عمر مثال تیل کی ہی اور روشنی مثال زندگی کی ہی اور بعضے مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہی کہ باد سی دیوا

بجھ جاتا ہی اور تیل رہ جاتا ہی اسیطرح آدمی بہی کسی حادثہ سی مرجاتا ہی اور کچھ عمر باقی رہ جاتی ہی اس
بات کی کہنے سے کافر ہوا کیونکہ اول تو یون سمجھا چاہی کہ اجل کیا ہوتی ہی اجل اوسی کہتی ہین کہ جونسی علم
قدیم سی اوسکی زندگی کی باندہ رکہی ہی تو اوس حدسی پہلے مرجاوے تو اللہ تعالی پر بہول ثابت ہوتی ہی اور اللہ
تعالی پاک ہے عیب اور نقصان سے اسیواسطے اللہ تعالی نی فرمایا ہی **آیت** فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ **ترجمہ** یعنے پس جبکی آویگی اجل اونہونکی نہ ڈہیل کرینگے وہ ایک ساعت اور نہ آگے بڑہ سکینگے
سوال اگر وہ اپنی اجل سے موا ہی تو مارنے والا کیون گنہگار ہوا **جواب** وہ مرنی والا تو مقرر اوسی وقت مرتا ہی
ولیکن اوس مارنیوالیکو حکم نہتا شرع کا کہ اسی تو مارے بلکہ اسی منع کیا تہا کہ ناحق خون نکرے کہ اوسنی جو اپنی اختیار
سے نافرمانی موالی کی ہی اسواسطے وہ مارنے والا مارا گیا **بیت** جیسا رزق حلال ہی ویسا رزق حرام ہے جانا
سیپارہ بارہوان آیت پڑہ قرآن ٭ اور ایک اعتقاد اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ آدمیکا جیسے حلال چیز رزق
ہوتی ویسی ہی حرام رزق ہوتا ہی اور ایک قوم بدینی ہی وہ کہتے ہین کہ رزق وہ جو کسب حلال سی پیدا ہوا اور
جو حرام کسب سے پیدا ہوا اوسکا نام رزق نہین ایسی اعتقاد سی وہ کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی **آیت** وَمَا مِنْ
دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا **ترجمہ** یعنے ایسی کوئی نہین جاندار جو زمین پر مگر جسکا رزق اللہ تعالی
پر نہین اس آیت سی اوس اعتقاد والا پہر گیا کیونکہ رزق تو وہ ہوتا ہی کہ جو بندہ کے حلق سی تلی اوتر جاوی اب جو حرام
حلق سے تلی اوترا وہ خدا پر جو رزق دینا اوسی بہانہ ٹہرایا تو اوسکا رزاق حق کو نہ سمجھا تو وہ کافر ہوا **سوال** اگر کوئی
کہے کہ جو یہ حرام ہی رزق ہی تو اوسکا کہانیوالا کیون گنہگار ہوا **جواب** کہ کہانیوالے نی رزق ہی کہایا ولیکن جس طور سے
اوسنی لیا یہ طور مالک نے منع کیا تہا اور اپنی اختیار سی جو عمل بیفرمانی کیا گنہگار ہوا اوسکی مثال جیسے میان نی ایک غلام کے
واسطے دو روٹیان رکہی ہی اور چوری سے منع کیا تہا اور غلام نی وہ ہی دو روٹیان چورا کر کہائی تو میان کا گنہگار ہوا کیونکہ
اوسنی روٹیان تو وہی کہائین کہ جو اوسکے حصہ کے تہی ولیکن چورا کر کیون کہائی کہ چوری واسطے الزام مین آیا
بیت اوٹہکر قبر ولنسے سبہی ہو جید سوال ٭ سب شخصون کیا نیک بد پر حق کا کر خیال ٭ گنہگار بعضون اوپر کا عم
سبہون عذاب ٭ قبر مین بر حق ہی تو نکر لکہا کتاب ٭ یعنے بندہ جبکہ قبر مین جاتا ہی اوس سے مقرر سوال ہوتا ہی
سوال قبر کس کو کہتے ہین **جواب** جہان اوسکا بدن گلتا ہی اوسکا نام قبر ہی بہا لوین زمین مین دبکر جاوی یا پانی مین ڈوبکر
جاوی یا آگ مین جلکر جاوی گلکر مر جاوی یا جانور پہاڑی جب جہان جاوی اوس سے معاملہ سوال جواب کا معرفت دو فرشتونکی
کروالیتا ہی اور مولوی ثناء اللہ پانی پتی نی کتاب اپنی تذکرة القبور مین لکہا ہی کہ جو کسی میت کو زمین کو سونپ دیتے
ہین جب وہ اقرار کو ہی تب سوال جواب ہوتا ہی **سوال** سوال جواب کیا ہوتا ہی **جواب** خدا کی سوانے خبر دی ہی کہ
جب میت کو قبر مین رکہتی ہین یا جہان کہ اوسکا سوال جواب مقدر ہے وہان دو فرشتے آتی ہین ایک منکر اور دوسرا نکیر

پوچھتی ہین مردہ سی کہ خدا تیرا کون ہی اگر صاحب ایمان مردہ ہی تو وہ جواب دیتا ہی کہ رب میرا اللہ تعالی ہی کہ
جسنے ہمین اور تمہین پیدا کیا ہی پہر پوچھتی ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہی کہ تو کسکے امت مین ہی بندہ مومن کہتا ہی کہ
پیغمبر میرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی پہر پوچھتی ہین کہ دین تیرا کیا ہی تب بندہ مومن کہتا ہی کہ دین میرا
وہ ہی کہ جو حضرت محمد رسول اللہ اللہ تعالے سے لائی ہین وہی قبول کیا ہی جب وہ فرشتے کہتے ہین کہ اچھی نیند
سی سو جیسے دولہن سوتی ہی بافراغت روح اوسکی آسمان کو جاتی ہی اور قبر اوسکی بہشت کا باغ ہو جاتی ہی اور جو
بیہودہ کافر یا منافق ہو جبکہ فرشتی اوسی پوچھین کہ خدا تیرا کون ہی جب وہ دہشت کا مارا بہکا دیتا ہی کہ ہمارے
خدا تم ہی ہو جب فرشتی اوسکی سر پر گرز مارتی ہین روح اوسکی کو دوزخ مین لیجاتی ہین اور قبر اوسکی کو دوزخ
کا جہیرا کر دیتی ہین اس سی جو منکر ہو سو کافر ہی اور قبر کی سوال جواب پیچھی کافرون سبہون پر عذاب ہو جاتا
اور ہمیشہ رہتا ہی قیامت تک اور مومنون بعضونکو بہی عذاب سبب گناہون کی گنہگارون پر ہوگا اور بعضے
مومنون پر فضل کا معاملہ ہو جاوے تو معاف بہی ہو جاویگا ولیکن قبر مین کئی طرح کی عذاب ہوتی ہین ایک عذاب افسوس
کا اور دوسرا شرمندگی کا اور تیسرا مار کا افسوس کا عذاب تو یہہ ہی کہ آدمی غور کری تو معلوم ہووے کہ جیسے کسی مالدار کا
مال جاتا رہی یا ماں باپ کا بیٹا بیٹی مرنی لگی یا پڑہی ہوئی کتاب جانی لگی یا صندوق یا زمینداری لٹنی لگی یا کسی
کی حکومت جانی لگی تو دیکہو کہ اوسی ایک چیز یا دو چیز جانی ہی کیسی بی چینی ہوتی ہی اوسکا کیا حال کہ جسکی ایک
مرتبہ سب جاتی رہی اور یہہ ملنی کا کچہہ حیلہ نہ رہا افسوس کی آگ جلاتی ہی وہ اب بی دنیا مین اندر دل ہی جلتا ہی جب
بہی وہی جلیگا مدان پر کچہہ چلتا نہین اور دوسرے آگ شرمندگی کی ہوتی ہی وہ دو ہوتی ہین ایک شرمندگی امید کی
اور دوسری گناہ کی جیسے کوئی دنیا مین کسی سردار یا امرا دیا بادشاہ کا مصاحب ہو وہ بڑا اوسی امیدوار کرتا تہی
کہ مین تجہے ایسی خاندان پر مین بیاہونگا کہ وہان سے بڑا جہیز آویگا اور نعمتان کہانیکو ملا کرینگے اور لباس خاصہ
اور گہنی بی اندازہ ہاتہ آوینگی اور ہمسے ہم صحبت اور ہمکلام رہیگا اسی بہی جاہ و حشمت رہتا تہا ہمین ایک کو دمین
جو ہری پر پلنگ بیکر آنکو جاپڑی وہ جانی کہ مین سب کچہہ پایا اور سوچا اور جانچا اوسکا بڑا امید دربار سوار ہوکر
وہان اوسی آئی دیکہی اور لوگ اوسی جگاوین آنکہہ کہولکر اپنی سر ... ش اٹہا دی تو بدن پر زخم نہین پڑتا ولیکن
بی موت مواہی نہین جاتا کہ مر جاوے وہ ہی صورت حاضر ہی کہ دنیا کی قدر یہی ظاہر ہوگئی اور گنہہ کی شرمندگی کی یہہ
مثال ہی کہ جو کسی امرا دیا سردار کی مصاحب ہون اور وہ بادشاہ اوسکی ساتہہ بڑا سلوک کرتا رہا ہو بلکہ اوسکی پاس جو
ہو اوسیکا دیا ہوا اور جاننا اوسکی لونڈی سی اوسکی محبت ہو جاوے ایکدن ایسا ہو کہ یہہ تو اوسپر ہاتہہ ڈال رہا ہو اور ایک
رشتہ دار مین سی اوسنی دیکہہ لیا کہ مجہے بادشاہ دیکہتا ہی اور غضب کرتا ہی تب دیکہو کہ اوسکی تن پر تو زخم نہین
پڑتا ولیکن وہان پہہ دنیا کا سا عیش اوسکی آگی سب جاتا رہی اور مرنا غنیمت سمجہی وہی حال ہو جاوے اللہ تعالی جو سے اور

پوچھتا ہی کہ تو دنیا سی کیا لایا اور اوسی وقت دکھلاتی دیکھیا کہ میری کرتوت برائیونکی اللہ نے سب
دیکھے تھے اور جنکو حقیر اور شریک سمجھی تھی وہ نعمتونمین بڑی دیکھی یہہ سب دنیا کی لگاوٹ دکہاتی اور بڑی خوبیونکا
ڈر ہے اور بار ظاہر کا ڈرسنا ہوگا کہ کیا کیا خلق پر ظاہر ہوا ہی کسیکی قبر مین دہوان اور کسیکی قبر مین سانپ اور
کسیکے قبر مین سمجھو کہ جو اس دنیا کی اوپر معلوم ہوگئی ہین خواہ دنیا دیکھی یا نہ دیکھی یہ عقائد اہل سنت اور جماعت
کا ہی کہ دنیا دیکھی غیب پر محض پیغمبر خدا کی کہنے کو برحق مانکر ایمان لاوین کافرون پر یہ سب عذاب مین کیونکہ
نہ تو اللہ تعالے پر ایمان لائی اور نہ اوسکے حکم ادا کئی اور نہ کفر اور شرک اور گناہ سی بچی اور نہ دنیا ساتہہ چلے
تو اسواسطے اون پر ہمیشہ عذاب رہیگا مگر سارے رمضان مین اور ذرات جمعہ مین عذاب نہین ہوگا اور انہون
یہہ دن گذر جاوین پہر مار شروع ہوجاتی ہی اور جو ایمان والے ہین کہ مرتے وقت اللہ تعالے کو وحدہ لاشریک
جانا سب گناہون سی توبہ کری اور اوسکی پیغمبر کو سچا جانا اور اوسکی وعدی پر یقین کیا اور اوسکی حکم قبول کئی اور
اوسی حالت مین مرگیا بعضون پر قبر کی خاک ڈر ڈر ہوکر بخشنے جاینگے یعنی قبر سیمٹی گی واسطے بہیجنے کی اور فرشتہ صورتین
دکہاوینگے تو بعضے مومنونکو قبر ایسی طرح بہیجی گے کہ جیسے ما اپنی پوت کو گلی لگا کر بہیجی ہے بعضونکو کم اور بعضونکو زیادہ
اور سب مومنونکو جمعہ کی رات تک عذاب ہوتا ہی اور پہر قیامت تک نہین ہوتا ولیکن کفر اور شرک کا عذاب جبتک
خدا چاہی رہتی ہی اور جمعرات کی رات سی پہلی عید اضحی یا رمضان آجائی تو بہی عذاب اوٹہہ کہرا ہوتا ہے
حضرت پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ کافر کی قبر مین ننانوین اژدہا آتی ہین اور اوسکو لپٹ لپٹ ڈستی ہین اور ڈنگ
اونکا ایسا سخت ہی کہ اگر پہاڑ پر مارین تو موم کی طرح گل جاوی اور گرز ایسی ہین کہ پہاڑ پر مارین تو گرد راہ
کی ریت سا ہو جاے اوسکے سر پر مارینگے نعوذ باللہ منہا اور اللہ تعالے جانی قسم ثواب اور عذابونکی کو **سوال**
بتاؤ کہ جو گنہ ہوگئی ہون تو وہ حیلہ کرے تو قبر مین مخلصی ہو **جواب** بہید اونسکو سہلی سی ہی جون درود یہ ہے
شرح قصیدہ امالی مین لکہا کہ جو کوئی یہہ درود قبرستان مین ایک مرتبہ پڑہی اور بخشی تو دو برس تک اوس
قبر والی مومنونکو عذاب نہو اور جو دو مرتبہ پڑہی تو چار برس تک اور جو تیس مرتبہ پڑہی تو اللہ تعالے اوسکی ماں باپ
کو بہی بخشدی اور گویا کہ سبق ماں باپ کے سے ادا ہوا اور دس ہزار فرشتی اوسکی ماں باپ کی قبر پر آنکہ بخشش چاہی
درود یہہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ و
صَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَاءِ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ
عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِ
مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی خَصْلَتِ مُحَمَّدٍ فِی الْخِصَالِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی

خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
ہو جسکی عبارت اخون درویزہ کی او عقاید سنیہ مین منہاج الاعمال سے کہ جسکا بول عمر مین لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ہو وہ دوزخ مین نجاویگا او حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جسکا مرتی ہوی پہلا
بول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو جب سے پہلے کی سب گناہ جان انجان اوسکی دہ گئی اور دیلمی نے حضرت
انس سی یہہ حدیث روایت کری ہی کہ جسوقت بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بولتا ہی ایک چیز
اوسکی موںہہ سی نکل کر آسمانون کی اوپر چلی جاتی ہی جبکہ حضور حق مین جاتی ہی حکم ہوتا ہی کہ ٹہر جا تو وہ
چیز کہتی ہی کہ کیونکہ ٹہرون کہ میرا پڑہنے والا تو بخشا نہین گیا ہی جب اللہ تعالی اوسی فرماتا ہی کہ البتہ جسکی زبان
پہ اسی یعنی یہہ بول جاری کراتا ہون تو مقرر اوسی بخشتا ہی ہون او صحیحین مین ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ
ایمان والی آدمی پر جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تب اللہ کی رضامندی کی اور بخشش کے اوسی ایسی خوشیان دی جاتی
ہین کہ پہر اوسی کوئی چیز ایسی بہت پیاری نہین لگتی ہی موت سی اور اللہ تعالی کا ملنا اوسی پیارا لگتا ہی
اور اللہ تعالی کو اوسکا ملنا پیارا لگتا ہی منہاج الاعمال مین ہی کہ مرتی ہوئی سورہ یسین پڑہ وا او جنازہ پر
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی زیادتی کروا او حضرت انس بن مالک کہتی ہین کہ مرنیکی دن مردہ کا جنج
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کروا او جمع الجوامع مین لکہا ہی کہ مردہ ہوئی پیچہی گہر مین نہ بند کروا وسی
جلد لیجاؤ او جب قبر مین دہرو تب دہرتی ہوئی سرہانی کی طرف قبر کی سورہ الم تا مفلحون تک پڑہو او پائتی
کی طرف امن الرسول آخر سورہ بقر تک پڑہو اور بخشدو وہ میت بخشا جاتا ہی جو کوئی زیارت کسی قبر کو جاوی
اور روبرو جاکر قبر پر ہاتہہ دہر کر کہی السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین انشاء اللہ
تعالی انا بکم لاحقون بسم اللہ وعلی ملت رسول اللہ پہر کہی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک و لہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر پہر تبت پڑہی اور اوسی بخش کر ہاتہہ اوٹہا لیوی کیسی ہی گنہگار
مین وہ مردہ ہو باہر آجاتا ہی او عقاید سنیہ مین ہی اگر کوئی اوستاد او شاگرد پڑہنی والی درس کی کسی
قبرستان مین ہو کر نکلین اللہ تعالی اون قبرستانون سی چالیس دن تک عذاب دور کر دیتا ہی مسئلہ جو
کسی مسلمان پر سو آدمی مسلمان نماز پڑہین اور اوسکی بخشش کی دعا چاہین اللہ تعالی اوس مردہ کو بخش دیتا ہی
صحیح مسلم مین ہی مسئلہ او منہاج الاعمال مین لکہا ہی جس کسیکے جنازہ پر چالیس آدمی شرک کے توبہ کرنیوالے نماز پڑہین
تو وہ مردہ بخشا جاتا ہی مسئلہ او جنازہ کی نماز کی تین صفین کر کر نماز پڑہین تو بی وہ مردہ بخشا جاتا ہی مسئلہ
جو کوئی ہر جمعہ اپنی ماکی یا باپکی قبر کی زیارت کری تو اللہ تعالی اوسی بخشدیتا ہی او نیکو کار مین لکہا جاتا ہی مسئلہ
جو کوئی آدمی مرجاتا ہی اوسکی عمل تمام ہو جاتی ہین مگر تین چیزنکا ثواب پیچہی ہی جاری رہتا ہی علم پڑہا گیا ہو یا نیک بخت

اولاد جو دعا مانگی یا اپنی مال سی خیرات باندہ گیا ہو جب تک وسکا پڑہنا یا پڑہتی رہین دائمی برابر سب پڑہنی
والونکی اوسی پڑہانیوالیکو پہونچتی رہی اسیطرح خیرات جیسے کوئی اپنی ملک سے کچہہ للہ کر گیا جبتک دیتی رہین
دیتا ہی ثواب اوس پہلی کو پہونچتا رہتا ہی **مسئلہ** جو کوئی دو سی آیت قرآن شریف کی ہمیشہ تلاوت کرے وہ
بندہ قبر مین ساتہہ قبر اپنی اور پاس والونکی شفاعت کریگا تو قبول ہوجائیگی اور اوسکی ماں باپ سی بہی عذاب ہلکا ہو جائے
اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی جبکہ کوئی زندہ مردہ کے واسطے دعا مانگتا ہی یا خیرات کرتا ہی یا فاتحہ دلواتا ہی تو اللہ تعالے
فرشتونکی ہاتہہ نور کی طبق بہجواتا ہی اوس میت پاس **مسئلہ** جو کسیکا بیٹا یا بیٹی مر جاوے ہی وہ صبر کری یا نہو سکے
تو بہی بہشتی ہوجاویگا لیکن شرکت مناوی اور کفر کی باتین نکری **مسئلہ** جمع الجوامع مین لکہا ہی جبکہ کوئی مردہ
تمہارا مر جاوے اور اوسپر قبر مین مٹی ڈالنی لگی تو چاہی کہ ایک آدمی اوسکی سرہانی کہڑا ہوکر کہی کہ اے فلانی فلانی کے
بیٹی اور جو ماں کا نام یاد نہو تو حوا کی بیٹی کہدی تو وہ سنتا ہی اور جواب نہین دیتا پہر دوسری بار کہی کہ اے فلانی
فلانی کی بیٹی تو وہ اوٹہہ بیٹہتا ہی پہر تیسری بار کہی کہ اے فلانی فلانیکی بیٹی جب وہ کہتا ہی بتادی اللہ تیری رحمت
کری ولیکن تمہین نہین معلوم ہوا پہر یون کہی کہ تو یاد کر کہ جا مین دنیا پر سی نکلا ہی وہ یہہ شہادت ان لا
الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیا وبالاسلام دینا
وبالقرآن اماما تو وہی دونون فرشتہ منکر نکیر جب یہ سنین ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑ کر کہی کہ چلو چلین اسی تو پہلی
تلقین کر دیا ہی عقاید سینہ مین ہی کہ پیغمبرونسی بہی سوال ہوتا ہی توحید کا اور امت کا کہ کیا حال ہی تمہاری امت کا
اور لڑکون سے جو نسے بالک مرتی ہین اونسی بہی سوال ہوتا ہی اگر وہ اولاد مسلمانونکی ہین تو فرشتہ پوچہکر بتلا دیتی ہین
کہ یون کہو کہ اللہ تعالے میرا رب ہے اور حضرت محمد صلی اللہ میری پیغمبر ہین اور دین میرا اسلام ہی **مسئلہ** اور جو کافرونکے
اولاد ہے جو پوچہتی ہین تو اسمین حضرت امام اعظم نی منع کیا ہی کہ کیا جانی کیا حال ہوگا اور جنات سی بہی سوال ہوتا ہی
مومن جن کو مالکیت بہشت کی نہین ہی بہشتیون سے مانگ کہاوینگے اور کافر جن بیحساب دوزخ مین جاوینگی اور جو اگر انکا
اسلام کا کرنیوالا اوسی عذاب سوال سی پہلی ہی **مسئلہ** اور اتنی آدمیونکو قبر مین سی بیحساب آسانی قبر مین ہی ایک تو
شہید دوسرے جو راہ خدا کافرونکی مقابلہ لڑائیمین آتی باندہ رکہتی ہین یا جمعہ کی دن یا جمعہ کی رات مری یا کوئی
ہر رات سورہ ملک پڑہی یا جلند ہر سی مری یا پیٹ چلکر مری **سوال** یہہ قبر مین عذاب کا کیا سبب ہے **جواب** یہ مومنون
کو قیامت تک عذاب سی بچانا اور قیامت کو پاک گناہون سے اوٹہانا ہی **مسئلہ** اور گناہونکی وبال ہی کہ جو وہان سانپ
اور بچہو ہین وہی مقرر سانپ اور بچہو ہی ہین جیسے کوئی خواب دیکہتا ہی تو اوسکی تعبیر بعضے چیز کی سانپ اور بچہو ہوتا ہے
اسیطرح یہہ جو دنیا ہے یہان جو کیا ہی اوسکی تعبیر وہان ظاہر ہی اگرچہ ہمین دکہلائی نہین دیتی کیونکہ عالم ملکوت کی باتین
ہر کوئی نہین معلوم کر سکتا مگر جنکی دل صاف ہین جیسے پیغمبر اور بعضے اولیا بعضے وقت معلوم کرتی ہین دیکہو تو

حضرت جبرئیل علیہ السلام پیغمبر خدا پاس آیا جایا کرتی تہی اور سوای پیغمبر کی کسیکو دکہائی نہین دیتی تہی
اور ہمین خدا کی اور خدا کی رسول کی کہی پر ایمان رکہنا ہی چاہی کوئی سی چیز دکہائی دو یا نہین کیونکہ
خدا چاہی پہاڑکو نظر سی چہپاوی اور چاہی سوئی کو دکہادی ہمکو دیکہنا کچہہ شرط نہین بیت مرنے
پیچھے جیونا ہوئی حساب کتاب ❊ کسی کون بانون ملی داہنی کسی شتاب ❊ تولی عمل میزان مین پل پر سی ہی چال
دعایون مین تاثیر کا سچا کرو خیال ❊ ایک مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ قبر سی قیامت کو زندہ ہو کر اوٹہنا
سچ سمجہنا ہی ایک عرش کی تلی ندی ہی نام اوسکا بحر الحیات ہی اوسکی پانیکی شکل مرد کی منی کی سی ہی وہ پانی
برسیگا تب زمین کی گرداگرد جیکا بیٹہہ جاگا جب ایک ہڈی ہی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی جلتی اور گلتی نہین ہی
جہان وہ ہوگی حیوانون کی پیٹ مین سی اور مٹی مین سی اور پانی مین سی سکو اوٹہا کر کہ جسطرح سی دنیا مین تہا
ایک بال بہر فرق نہ پڑیگا بلکہ ختنہ کی چمڑی بہی اوسی مین لگ جاویگی کیونکہ جس چمڑی مین نقصان کا کام کیا ہی
وہی عذاب بہگتیگا جبکہ قیامت کو پہلی سب مخلوقات جو اللہ نے پیدا کرین ہین مر جاینگے کوئی تہوڑی سی مار کوئی بہی
سی پہر بعد صور بجیگی پہلی تو گہبرا جاینگے پیچہی مر جاینگی اور چالیس برس بعد پہر صور بجیگی تو سب جی اوٹہینگے اوسکا
نام بعث ہی جو کوئی اس سی منکر ہو وہ بیشک کافر ہوا کہ یہ سب قرآن سی ثابت ہوا ہی آیت وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ
فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ترجمہ یعنی جسدن صور پہونکا جاویگا پہر گہبرا جاویگا
جو کچہ آسمان مین اور زمین مین ہی مگر جو کہ اللہ تعالی چاہی اور دوسری آیت یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ترجمہ یعنی جسدن کہ پہونکا جاویگا صور پہر بیہوش ہو جاویگا
جو کچہ کہ آسمان مین ہی اور زمین مین ہی مگر جسی اللہ تعالی چاہیگا اور تیسری آیت یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
اَفْوَاجًا ❊ ترجمہ یعنی جسدن بجایا جاویگا بیچ صور کی پہر آؤگی تم فوجین فوجین **سوال** وہ صور کون بجاویگا جواب
حضرت اسرافیل ایک فرشتہ ہی کہ عرش کی تلی کہڑا ہی اوسکی کئی بازو ہین ایک بازو مشرق مین ایک دوسری مغرب مین اور
ایک بازو پر آپ ڈہکا رہتا ہی اور ایک بازو سی اپنا سر اور چہرہ دونون ڈہکا ہی ڈر کا مارا اور ایک رستہ ہی جو عرش کی تہمونکو مونڈہا لگادی
کہڑا ہی اور عرش قدرت خدا کی سی کہڑا ہی اور اللہ تعالی کی ڈر کا مارا ایسا جاتا ہی جیسی دبکا کرتی ہی اور خدمت یہہ اونہین
ہی جبکہ کچہہ حضور سی حکم نکلتا ہی تب لوح محفوظ کی نزدیک ہو کر اوسی دیکہتا ہی اور لوح محفوظ ایک تختہ سفید موتی کا ہی
اور لنبان اوسکا اتنا ہی جیسی ساتون آسمان اور زمین کی بیچ ہی وہ عرش سی لٹکتا رہتا ہی جو کچہہ کہ قیامت تک ہونا ہی سب
اوسمین لکہا ہی تو جیتا کچہ عرش سی نہ دیکہ حضرت اسرافیل ہی دیتا اور کوئی فرشتہ نہین جبکہ مہر فرشتہ اللہ تعالی
کی حکم کو کہ جو کچہہ ہوا ہی اوسکا احوال انہی سو بسی پردہ دم کر کر لوح محفوظ پر دیکہتا ہی اور وہ حکم جو بنسی فرشتی کے
تعلق کا کام ہو اوسکو پہنچاتا ہی حضرت اسرافیل کے اور اوسکی بیچمین سات پردہ ہین ایک ہی پردہ سی بڑا دوسری پردہ

بیچمین پانسی برسکی راہ ہی اور حضرت جبرئیل کی حضرت اسرافیل کی بیچمین ستر پردہ ہین اور حضرت اسرافیل
کہڑی ہین اور صور ہاتہہ مین ان پر صور دہری ہی جیسی بہیر کہتی ہین اور مونہہ اوسکا اپنی مونہہ سی لگا رہی ہین اور اللہ
تعالی کی حکم کی انتظار کہڑی ہین جسدن کہ حکم بجانیکو ہوگا دیر نہ لگی دینگے اور چارون بازون ملاکر بجاوینگی اور
ایک ہاتہہ ایسا مارینگی کہ جتنی کچہہ روحین ہین سبکو پہچانینگے اور صور مین داخل کردینگے **سوال** صور کسطرح کی ہے **جواب** اوسکے
چار شاخ ہین ایک ساتوین زمین کی تلی اور ایک ساتوین آسمان کی اوپر اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور جتنی روحین
ہین اوتنی ہی اوسمین چہید ہین ایک شاخ مین وہ روحین فرشتونکی ہین اور دوسری شاخ مین آدمی اور جنات کی ہین اور
تیسری مین روحین شیاطین کی ہین اور چوتہی مین وہ روحین جانورونکی ہین یہانتک کہ کیڑی مکوڑی اور ہاتہی اور
پرند اور چرند اور خزندے سب کے ارواح اوسمین داخل ہین اور سب جتنی روحین ہین وتنی ہی اوسمین سوراخ ہین
ہر ہر سوراخ پر ہر ہر روح بیٹہی ہوگی مونہہ اوسکا مونہہ اپنی سی لگا کر انتظار ہی کہ حکم کب ہوجاے تو دیر نہ لگی جب بجانیکا
حکم ہوجاویگا تو تین پہونکین مارینگا جیسے کہہ چکی جسکی ہاتہہ نوالہ ہوگا وہ ہاتہہ مین رہیگا اور جتنی پانی مونہہ مین لیلیا
ہوگا وہ مونہہ مین ہی رہیگا نیچی نہین اوتر سکیگا پہلے جب بجنا شروع ہوگا تو سب بیہوش ہوکر مونہہ کی بل گر پڑینگے
زمین اور آسمان اور آدمی اور جنات سب شامل ہوجاینگی جیسے حضرت جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل اور عزرائیل اور عرش کی
اوٹہانیوالے اور شہید حدیث مین ہی اللہ تعالی نی شہیدونکو پانچ بڑی بڑائیان دی ہین اول روح پیغمبرونکی حضرت
ملک الموت قبض کرتی ہین اور روح شہیدونکی قدرت اللہ تعالی کی سی قبض ہوتی ہی اور دوسری سب پیغمبرونکو غسل
دیتی ہین اور شہیدونکو نہین دیتی اور تیسری سب پیغمبرونکو کفن دیتی ہین اور شہیدونکو نہین دیتی اور چوتہی پیغمبرونکو
مردہ کہا ہی اور شہیدونکو زندہ کہا ہی **آیت** وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ
لٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ اور پانچوین پیغمبرونکی شفاعت مین قبول ہی اور شہیدونکی ہمیشہ ہی اور درجہ پیغمبرونکا بڑا ہے **مسئلہ**
اور قیامت کے باہر کی جانور گہرونکو بہاگین گی اور گہرونکی پہاڑونکی کوٹہونکی طرف بہاگینگے اور اللہ تعالی نی ایک مغنیہ ہر روز کر
رکہا ہی کہ جب شام ہوتی ہی تو سب آدمی اور ڈنگر شہر کو آتی ہین اور شہرونکی اپنی کوٹہریون اور دالان کی طرف جاتی
ہین اور اچانچک سب ملک مین اندہیر ہوکر سوناٹا پڑجاتا ہی سب گویا کہ مرگئی اور گہر کا مال پڑا رہا کوئی نہی لیجاوے اور نہ
خبر نہین اسمین اچانچک فجر ہوجاتی ہی سبکی آنکہ کہل جاتی ہی اسطرح قیامت کو پورا ہوجایگا عقلمندونکو یہی
نکتہ کفایت ہی شرح قصیدہ امالی مین اجون درونیرہ نی لکہا ہی **مسئلہ** اور حساب پر ایمان رکہنا ضرور ہے
آمدنی آدمی کے پاس تین طرح کی ہی یا تو حلال ہی اوسکا حساب ہوگا کہ اللہ تعالی فرماویگا کہ یہ نعمت ہمنی تمہین دی تہے
یہ تمنی کہائی پی تہی اوسکا کیا شکر ادا کیا اور اوسکی قیمت سی کیا کمائی کرتی ایک ذرہ تک کی خبر پوچہی جاویگی ذرہ
چالیسوان حصہ خشخش کا اور ایکسو گیارہوان حصہ جو کا ہوتا ہی اور یا مال حرام کی آمدنی ہی تو ایک ذرہ بہر حرام کو

حلال جانا تو کافر ہوا اور جو ذرہ بہر حرام کہایا عذاب اوسکی برابر ہویگا یا اللہ تعالی اپنی فضل سی بخشدیگا یا اپنی بندہ
سے جسکا مال ہوگا بخشوا دیگا تب بہشت مین جاویگا حلال کا حساب ہوجائیگا اور حرام پر عذاب ہوگا اور شبہ کا
غصہ ہوگا کہ تحقیق کیون نکیا چار طرحکی شخصونکو بہت بیمار حساب ہے ایک تندرست جو دشمن نرکہی اور ٹھنڈی چھانو مین
سوتا اور ٹھنڈا پانی پیتا اور اچھی مزیدار جوڑا کہ کہانی اور ایک یا شبہ بہر چاندی سونا کسیکا کہایا ہی ظلم سی تو قیامت
کو چار سی نمازین جو اللہ کی یہان قبول ہوئی ہین ظالم کی مظلوم کو دلوا دینگی ہو چکی مسئلہ پرند اور چرند اور
بکہیرو اور رہندیرو اور خرند جیسی زمین مین اور گہرو نمین بسی ہین اونہونکا بہی آپسمین ایک سی ایک کا حساب ہوگا
بدلا دلوایا جائیگا جیسے شاخدار بکری نی منڈی بکری کو سینگ مارا ہوگا اوس دن پیدا ہو کر سینگ پاکر وہ
منڈی شاخدار کو مار لیگی اور کیڑی کیڑی سی بدلہ لیویگی اور جس آدمیکی یا لک نے ایک یا لک کو مارا ہی وہ بہی لیگا
جب حساب ہو چکیگا تب سب جانورونکی خاک ہوجائیگی جو جانور راہ خدا کی مین ذبح ہوئی ہین وہی خاک اعلا بہشت
کی ہونگی اور جو دنیا کی راہ مین ذبح ہوئی وہ ادنی بہشت کی خاک ہونگی اور جو مردار ہوگئی ہین وہی دوزخ کی
خاک ہونگی پہر جانورونکا آدمیونسی حساب ہوگا جس کسینی اپنی گہوڑی یا اونٹ یا بیل یا گائی یا بکری سی فائدہ دودہ
کا یا اون کا یا سواری کا یا بچہ کا لیا ہوگا اور اوسکی کہانی پینی کا فکر نکیا یا ناحق مار کا عذاب دیا تو اللہ تعالی سی وہ جانور
فریاد کریگا اوس بندہ پر عذاب یا غصہ ہوویگا اور جو کوئی کسی جانور کو ناحق مردار کر ڈالی بلا واسطہ خدا کی یاد
دواکی اوس پہ غصہ ہوویگا اور ذبح مین بہی آسانی کرنی ہی جیسے موذی بلی پاگل ہوا اوسی ایکبار تلوار یا اوس
چیز سے مار ڈالی والا آگ مین جلانا یا گہیر گہونٹ کر ترسا کر مارنی سی گنہگار ہوتا ہی **نقل** ہے پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ
ایک عورت تہی بدبخت اوسنی ایک بلی کو ہانڈی مین بند کر کر زمین کی اندر گاڑ دیا تہا وہ بلی اوسکی اندر
رنج پاکر مر گئی وہ عورت اسی گناہ سی دوزخ گئی پہر آدمیونکا حساب ہوگا کہ آپسمین جس کسینی جیسا سلوک کسیکی ساتہ
کیا ہی یا معاملہ خدا کی مین جو عمل کیا ہی وہ عمل ظاہر ہوجائیگا اور جس جگہہ سی لوٹینگی اوسی جگہہ کی پہر سون کہڑی
رہینگی اور رہیںا بعضونکو سر وپا ملینگی اور بعضونکو نامہربانی ہوویگی پہر سب کو محشر مین حاضر کرینگی وہ حساب کی
لینیکی جگہہ ہی وہ بڑا میدان ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ نام اوس میدان کا ساہرہ ہی اور بعضی شخص قیامت کے
منکر ہین وہ کہتی ہین کہ موئی پیچہی جینا نہین اور بدنکی خاک ہوجاوے اور بعضونکی راکہہ ہو جاتی اوسکا آدمی کیونکر بنی اگر انکا
سے وہ کافر ہوتی ہین **سوال** انکو کیا شبہ پڑا ہی **جواب** کئے طرحکی شبہ ہین ایک شبہ یہہ ہی کہ مردہ جو ہوجاتا ہی
ہو مٹی ہوجاتا ہی تو مٹی کا آدمی کیونکر بنی کہان ہڈیان ہون اور کہان گوشت ہوا اور کہان رگین بنی اور کیونکر جان
پڑی یہی ہماری عقل مین نہین آتی جواب جبکہ دادا آدم علیہ السلام اللہ تعالی نی پیدا کئی تو مٹی کا پتلا بنایا تہا اور بنا
کر اوسمین جان ڈالی دیکہہ تو وہ کیونکر ہوگئی تہی ویسی ہی ہمارنکو پہر کر دیگا اور دوسرا شبہ ہی کہ وہ کہتی ہین

کہ تم ہنستے ہو جو تنی مٹی نے روح سے ملکے نیکی یا بدی کری ہی اوسی ہیئت مٹی کا پتلا کیونکر بنی اوسکا بننا ہماری
خیال مین نہین آتا کیونکہ آدمی جب مرجاتا ہی مٹی ہو جاتا ہی گلکر یا راکہ ہو جاتا ہی جلکر یا نہین گہل کر پانی
ہو جاتا ہی یا کوئی جاندار چیز کہا لیتے ہی اوسکا بدن بن جاتا ہی یا مٹی راکہ اوسکی کو ہوا اڑا کر دریا مین ڈال دیتی
وہ مٹی سمندر مین جا پڑتی ہی یا دوسری کنارہ جا لگتی ہی وہ قیامت مین کیونکہ اکٹھی ہو جاینگی جواب اللہ تعالی نے
فرمایا ہی آیت قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ترجمہ یعنی جو کوئی پوچہی کہ گلی ہڈیان اللہ تعالے
کیونکر جلاویگا اوسی یون کہہ ان ہڈیونکو وہ جلاویگا کہ جسنے زندہ کر دیا تہا یہہ ہڈیان پہلی مرتبہ دیکہو تو کہ اللہ
تعالی نے یہہ آدمی پیدا کئی منی سے اور منی کری خوراک سے اور خوراک گہنڈ ری (?) زمین مین ہر ولایت مین بعضی چیز [illegible]
اور کہانیوالیکے بیچ دریا پڑتا ہی جیسے ہندی لوگونکو ابینی (?) چین سے آئی اور پکہان (?) بید روم سے آئی اور زعفران
کشمیر سے آئی اور مینہ آسمان سے برسا اور گرمی سورج کی لگی اور ہر ہر ستارہ کی تاثیر نے حکم خدا کی سے اثر کیا اور جب
تیار ہوا جس ملک مین مقدر تہا کہانا کہلایا کچہ کسیکو لی جہت وہ رزق اللہ تعالی نے حاضر کر دیا کہ جب اوسکا وقت
کہانیکا تہا کسیکو رغبت جیسے پلاو اور زردا اور کسیکو بلا چاری جیسے آزار کی گولیان املتاس یا شربت یا پہنکی
ضرور کہائی اور اوسکی منی بنی اور اوس منی کو رحم ماکی مین صورت باندہ کر آدمی بنایا یہہ خدا کو مشکل نہوا جکی اللہ
تعالی نے وعدہ کیا ہی کرنا اونکا کیا مشکل ہی اور ہندؤ سے ایک قوم ہی وہ کہتی ہی کہ روح ایک بدن سے نکلکر دوسری کی
بدن مین کہ جو لینا جانور اوس روح کی لایق ہو اوسمین ڈالتی ہین اور اوسمین دکہہ دیکہی وہ اوسکے بدلیکا بدلہ ہی
اور جو اوسمین سکہہ پاوی تو وہ اوسکی نیکی کا بدلہ ہی جو پہلی بدن مین کیا تہا تو یہہ نہایت پوچ اونکی سمجہہ ہی کہ یہ
نہین سمجہتی کہ بدیکا مزہ تو پہلے بدن نے چکہا ہی اور مار بیگناہ بدن پر پڑی اور نیکی اور بدن نے کری اور بدلا اور
مٹی کو ملا اور اللہ تعالی عادل ہی جسنے کیا ہی اوسیکو بدلا دیگا اور جو نیکی بدیکا مزہ اور بدن چکہی جیسے آدمی
زنا کری اور مار اوس مٹی پہ پڑی کہ جو کتی کی مٹی ہو تو بڑی الضافی ہو جاے غرضکہ مرنی پیچہی جینیکو برحق جاننا ایمان
ہی اور انکار اوسکا کفر ہی اور آدمی قبرون سے اوٹہکر جب کہڑی ہونگی تو بعضونکو خلعت وہین پہنایا جائیگا پیغمبرون
مین پہلی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہناوینگے کیونکہ خدا کی راہ پر کپڑی اوتار کر دنیا مین آگ مین ڈالی گئی تہی اور
اور اذان دینی والونکو بہی وہین کپڑی پہناوینگی اور فتوحات مکی مین محی الدین ابن عربی نی اونہترون باب
مین قیامت کی احوال کی اندر لکہا ہی یہ احوال بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود کی ایک دن حضرت علی کرم
اللہ وجہہ مجلس مین بیٹہی تہی اور وہان عبد اللہ ابن عباس اور مجلس اصحاب رسول اللہ کی بیٹہی ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا اور پچاس ہی اوسدن شہر اونکی مکان ہونگی کہ
جنہونکو موقف کہتی ہین ہر موقف مین ہزار ہزار برس اترینگی پہلے موقف کا نام بعث ہی کہ جہان قبرون سے

اوسپہ کھڑی ہونگی ہزار برس تک وہین کھڑی رہینگی ننگی بدن اور بہوکی اور پیاسی اور ننگی پانوں لیکن
جو کوئی کہ اللہ تعالی پر ایمان رکہتا ہو اور اوسکے پیغمبر پر بہی ایمان رکہتا ہو اور اللہ تعالی کی تقدیر پر بہی
اور اوسکے وعدون پر بہی ایمان رکہتا ہو اور جو کچہہ کہ خدا کی رسول خدا سی لائی ہین وہ بہی سچ جانتا ہو اور بہلا
تو جہوٹہا اور جہوٹا اوسکا معلوم ہوا اور اونکی دلین شک کوئی بہی بات کا ہو یعنی اللہ کی ایک جاننی یا ماننی مین
شک ہو یا پیغمبر کی پیغمبری مین شک ہو یا اللہ تعالی کی وعدون مین شک ہو یا اللہ تعالی کی تقدیر مین شک ہو
یا قرآن مین شک اور اوسی شک مین مر گیا **سوال** شک کیا ہوتا ہی **جواب** ان سب باتون کو بالکل سچ نہ جانی
یعنی دل اوسکا نہ ٹہری اور کہی کہ یونہین سنتی چلی آئی ہین کون جانی سچ ہی اور کون جانی جہوٹہہ ہی یا کہی اللہ
تعالی جانی تو جو کوئی ایسی یقین پر مرا تو وہین بہوکہہ اور پیاس مین گرفتار ہو جائیگا ہزار برس تک یہان کا جو
جو کیا ہوگا بہگتیگا پہر یہان سی چلاوینگے اگلی ٹہکانی مین کہ اوسکا نام محشر ہی وہان جا کر کہڑی ہو وینگی ہزار
برس تک دہوپکی آگ کی بیچ وہ نہین کہ جہونکی آگی ہی آگ اور پیچہی بہی دہوپکی آگ اوداہنی ہی اور بائین ہی دہوپ
کی آگ ہوگی اور پہر کوس ڈیڑہ سی تلی اور نیزہ سی اوپر سورج سر پر آئی چمکیگا وہان یہ بنا عرش کے تلی کہین نا دیگا وہان
وہ بچیگا کہ جو مرنیکی وقت تک شاہدی لسی دیتا رہا ہو کہ اللہ تعالی مالک اور حاکم میرا ہی اور پیغمبر کی پیغمبری پر بہی ساتہہ
دلکی اقرار کرتا رہا ہو اور شرک سے اور کفر کی ساتہہ دلکی توبہ کرتا رہا ہو اور مسلمانونکی خونریزیکی توبہ کرتا رہا ہو خدا کے
اور خدا اور رسولکے حکم کو دلکی پیاری ادا کرتا رہا ہو اور خدا کی اور خدا کی رسولکے فرمان بردارونکو دل سی چاہتا رہا ہو تو
وہ شخص عرش کے سایہ تلی کہڑا کر دیا جائیگا اور دنیا کی غم اور سوچ سی بچا اور جسنی شرک کی توبہ نکری اور خدا کی توحید
اور خدا کی رسول کی رسالت پر ساتہہ دلکی اعتقاد نہ کیا یا لوگون مسلمانون مین خونریزی کروائی یا گناہ کو گناہ نہ سمجہا
وہ ہزار برس تک شیطان دہوپ مین اور سوچ مین اور فکر مین مبتلا رہیگا اتنی وہ انکا سوال جواب ہو چکتا یا جائیگا پہر اندہیری
اور چاند نیکی طرف سب چلائی جائینگے وہ اندہیرا بہی ہزار برس کی کہڑی رہنیکا ٹہکانا ہی مگر جو کوئی مرتی وقت تک
ایسا ایمان والا ہو گیا ہوگا کہ سب گناہونکی اوسنی توبہ کری ہو اور اوسمین کچہہ منافقی کی نشانی نرہ گئی ہون اور کچہہ
دین کا کام دنیا کی ساتہہ بہی اسطرح نکرتا ہو لوہہ معاملی پانبار رکہتا ہو اور انصاف مین اپنی اور پرائی مین فرق نسمجہا
ہو اور اللہ تعالی کا حکم چہپا اور ظاہر بہی ایکسال ہی مانتا ہو اور اللہ تعالی کی کہی پر اور جو اللہ تعالی اوسے
دیا ہی اوسپر اوسی پہروسا ہو ایسی آدمی اوس اندہیرے مین سی ملک شدتی نکل جائینگی اور جو ایسی نہونگی وہ اسی اندہیرے
مین ہزار برس بنا حساب کتاب دینگی اور اوسی دکہہ مین مونہہ بہی کالی ہو جائینگے جبتک خدا چاہیگا پہر حساب کی پردی
کی طرف چلاوینگے انکی پہر حوک مین ہزار ہزار برس تک ٹہر ٹہرا یا جائیگا یہہ دس حوک ہونگی پہلی پردہ مین
حساب کتاب حرام چیزونکا ہوگا اگر حرام چیز دنیا کی ثابت تہا تو دوسری پردہ مین دلکی چاہت کا سوال جواب

جو اپنی دلی خواہش کی مخالف اللہ تعالی کی رضا واسطے کام کرنیوالا ہوگا تو تیسری پردہ مین ماں اور باپ کی خدمت
کا جواب سہل ہوگا اور جو ماں باپ کا ستانی والا ہوگا تو چوتھی پردہ مین حساب کتاب فرض اللہ تعالی کی خواہش پہنچی اور
قرآن کی تعلیم کی اور دین کی کامونکی ادا کے پوچھہ ہوگی جنہین موافق تعلیم رسول کے ادا کیا ہوگا تو پانچوین چوک مین ہانکی جاینگے
وہان لونڈی غلامونکی حق پوچھی جاینگے جو کسینی لونڈی غلامونکی ساتھہ بھلائی کری ہوگی تو ایسی چھٹی میدان مین چلوینگے
وہان حساب بھائی برادری کی ساتھہ حقداریکی پوچھہ ہوگی جو اوسنی حق اوسکا ادا کیا ہوگا تو اوسکو ساتوین میدان مین
لیجاینگے وہان پوچھہ صلہ رحمی کی ہوگی کہ اپنی نزدیکوسی توڑون کہوتی کہ جوڑون جو کوئی اپنی نزدیکی بھائیون سے
کسی حالت مین نہ توڑین تھی اور اپنی طرف سی جوڑ رکھتی تھی تو اوسنہین آٹھوین میدان مین ہانکی گی وہان پوچھہ پاچھہ
حسد کی ہوگی کہ جو کسیکو اللہ تعالی نی بڑائی دین یا دنیا کی دی ہوگی اور وہ شخص کسیکی بڑائی یا عزت کو دیکھہ کر نہ جلا
ہوگا اور اوسکی آبرو یا بات کی کہوینکی فکر نہ پڑا ہوگا تو اوسی نوین میدان مین لیجاینگے وہان سچ ال جواب سہل ہوگا کہ تو مکر یا ریا
تہا یا نرمل تہا یعنی جیسا تہا ویسا ہی اپنی تئین خلق مین کہاتا تہا یا باہر اور اور اندر اور دکھاتا تہا جو نرمل تہا تو
اوسی دسوین میدان مین لیجاینگے وہان پوچھہ دغابازیکی ہی خرید مین فروخت مین یا اور معاملات مین اگر ٹھیک تھا
اور کہرا تہا تو عرش رحمن کی تلی جا کہڑا کرینگے آنکہین کہلی ہو دل مین خوشی اور موہنہ پر ہنسی اور جو کوئی ان پہلی کامون مین
گرفتار ہوا تہا جو تنسی میدانکی پوچھہ کی کام مین پکڑا گیا اوسی میدان مین ہزار برس تک ہیگا ہوکا پیاسا غمناک سوچ
مین کوئی کسیکی بات نہ پوچھیگا وہان سی آگی چلکر نامہ اعمال کی میدان مین سبکو جا کہڑی کرینگے تب خدا کی حکم سی نامہ
اعمال یعنی جو کراما کاتبین لکھکر یہان سی اونکی عمل لیگئی ہین وہ جلد جلد برسینگی مومن مسلمانون کو داہنی ہاتہ
مین دینگے اور وہ پڑہینگے اگر نیکی پاوینگے تو بہت دیکہکر خوش ہونگی اور جو بدی پاوینگی تو دیکہہ کر بہت ناخوش ہونگی
اور کافرونکو بائین ہاتہہ مین دینگے چہاتی چیر کر ہاتہہ اندر جا کی سینہ مین کمر کی طرف نکال لینگی اور گردن اوسکی
پیٹھہ کیطرف مروڑ کر پھرا دینگی تب وہی آپہین دیکہہ دیکہکر اپنا کفر اور غیر خدا کو پوجنا یعنی سجدہ کرنا اپنی موہنہ پیٹتی
جاینگے اور ناخوش ہونگی **سوال** لکھا دکہانیکا کیا سبب ہے **جواب** اللہ تعالی ظلم سی پاک ہی کہ اپنی موہنہ کہتے جاو
جو کچھ کہ کر آئے ہو اوسکا بدلہ لیتے جاو اور آدمیکو کیا اپنا یاد نہین رہتا لکہا ہو تو دیکہکر سب یاد آجاتا ہی اور حسن عملہ
مین نہ حساب کتاب دینی کا ہوگا سبکو وہان لیجاینگے اسکی بہی پندرہ چوک ہونگی ہر ہر چوک مین ہزار ہزار برس کا کھڑا ہے پہلی
چوک مین حساب کتاب خیرات مال پر جو فرض یا سبب نہی ہی اسکا کاغذ بہگتا جائیگا جنسے یہان دنیا مین پوری ادا
کری سو بچا پھر دوسری ٹھکانی لیجاینگے وہان سچ کی بول اور خلق سی درگزر کا کاغذ سمجھایا جائیگا پھر تیسری ٹھکانی
مین جو اللہ تعالی نی کرنیکو حکم کیا ہی وعدہ کیونکر خلق کو بتایا تہا اسکا کاغذ سمجھایا جاویگا پھر چوتھی ٹھکانی مین لیجاینگے جو
اللہ تعالی نی قرآن شریف مین منع فرمایا ہی منا آپنے خلق کو کیونکر بتایا تہا اسکا کاغذ سمجھایا جائیگا پھر پانچوین ٹھکانے

بقیہ ۵
فصل ۱۱

لیجاوینگے وہان خلق نیک کا کاغذ سمجھا یا جائیگا جسمین خلق نیک پایا وہ بچا پہر چہٹی میدان مین لیجاوینگے کہ جہان دوستی
اللہ تعالی کی رضامندی کی جگہہ مین کہینی اور دشمنی بہی اللہ تعالی کی واسطے جس کسے سے کہینے کا حکم تہا اوسکی وہان
پوچہہ ہوگی اوسکا وہان کاغذ ہیکتا یا جائیگا کیسکا جو اللہ تعالی کی واسطے پیار اور بیر تہا اگلی ہگائی کی طرف چلا دینگے
ساتوین میدان کی طرف لیجاوینگی کہ وہان پوچہہ ہوگی کہ مال حرام کا تمہاری ہاتہہ آیا تہا تمنے لیا یا نہین اوسکا کاغذ بتایا
جائیگا جو کوئی یہان بچا سو بچا پہر آٹہوین مکانمین لیجاکر ناتہ بازی کی پوچہکر اوسکا کاغذ سمجھا یا جائیگا جو یہان بچا
جو یہان بچا تو پہر نوین مکانمین لیجاوینگے کہ جہان یہہ پوچہہ ہوگی کہ حرام کی طرف جانا منع کیا تہا تم اوسکی طرف بیٹہہ رہی
تہی کہ نہین اوسکا کاغذ سمجھا یا جائیگا جو حرام کی طرف جانیسے بچا سو بچا پہر دسوین مکانمین لیجاوینگے جہان پوچہہ
ہوگی کہ تمہین جہوٹہہ بولنا منع کیا تہا تو بچا تہا کہ نہین اسکی کاغذ بتائی جاوینگے جو جہوٹہہ بولنیسے دنیا مین بچا سو بچا
پہر وہانسے گیارہوین مکانمین لیجاوینگے وہان پوچہہ ہوگی کہ جہوٹی قسم کہانیسے منع کیا تہا تو بچا یا نہین اسکا کاغذ سمجھا یا
جائیگا جو یہان بچا سو وہان بچا پہر بارہوین مکانمین لیجاوینگے وہان پوچہہ ہی کہ بیاج کہانیسے بچا تہا کہ نہین اسکی
کاغذ ہیکتا ہی جاوینگے پہر تیرہوین مکانمین لیجاوینگے وہان نیک بی بی کو گالی دینی یا حرامزادی یا مالزادی یا چارنی
ایسی باتین جو منع کرین ہتی اس سی بچا تہا کہ نہین اسکا کاغذ بتایا جائیگا پہر چودہوین مکانمین لیجاوینگے وہان پوچہہ
جہوٹی شاہدی دینی جو منع کری ہتی اوس سے بچا تہا کہ نہین جو یہان بچا تہا سو بچا پہر پندرہوین مکانمین لیجاوینگے وہان
پوچہہ ہوگی کہ تمنے ان ہوئی کسی پر تہمت رکہہ دینی منع کری ہتی بچا تہا کہ نہین اسکا کاغذ سمجھا یا جائیگا جو یہان بچا تہا سو
وسی نیچی تیرہ الحمد للہ جا کہہ ہی کرینگے اونکے داہنی ہاتہہ کاغذ دی جاوینگے وہی ہول اور غم نامہ اعمال سی بچ جاوینگے اور
اونپر حساب بہی آسان ہو جائیگا اور جو کوئی اون پندرہ باتونمین دنیا مین پہر پور ہو گیا اور بنا توبہ مر گیا تو وہ شخص
ان پندرہ مکانونمین ہر ہر ٹہکانہ ہزار ہزار برس غم مین کہ کیون کیا تہا اور ہول مین کہ اب کیا ہوگا ہوگا اور پیاسا کہڑا
رہیگا جب کہ آدمی اپنی اپنی کتاب پڑہین گی جو کوئی دیندار دنیا مین سچی ہتی اور اپنی مال اپنا خدا کی واسطے دنیامین
خرچ کردیا تہا تو اس پر پڑہنا بہی آسان ہو جائیگا اور بہشت کی کپڑے بہی پہنائی جاوینگے اور بہشت کا تاج اوسکی سر پے
رکہا جائیگا اور عرش کے تلے چین سی بیٹہا یا جائیگا اور جو بخیل ہین دنیامین اور مال اپنا عاقبت کی واسطے اللہ نہین
دیتی دنیا کی واسطے خرچتی ہین اونکی بائین ہاتہہ مین کتاب ہوگی وہ ہزار برس تک فضیحتی اور رسوائی اور غم دنیا مین ندامت
کی مین ہو [illegible] دوزخ مین رہیو سب خلق کی ہیگا پہر حکم ہوگا کہ سبکو میزان ترازو کی میدان مین لیجاوین کہ جہان عمل
تولتی ہین وہان میزان پاس ہزار برس تک کہڑی رہینگے جنکے میزان مین عمل بہاری ہونگے وہ پلک مارتی وہان سی پار ہوجاینگے
اور جسکی عمل یہان ہلکے پڑین تو وہ ہزار برس تک سوچ اور غم اور بہوکہہ اور پیاس مین حیران رہیگا جب تک اللہ تعالی وہان
قضا کریگا پہر وہان بارہ میدان مین ہر میدان مین ہزار ہزار برس تک کہڑی رہینگے پہلے میدان مین عقل ہو کئی آندہی دیکہی

ہوگا جسنے غلام آزاد کر دیا ہوگا اللہ تعالی اوسکی گردن چھوڑا دیگا پہر دوسری میدان مین چلینگے وہان تکرار حساب
قرآن شریف کا ہوگا جسنے قرآن شریف کو اچھی طرح قرأت اور ادب سے پڑہا ہوگا تو بچیگا نہین تو جبتک خدا چاہیگا وہان
رہیگا پہر تیسرا ٹہکانا ہی کہ جسمین پوچھہ جہاد کی ہی جسنی اللہ واسطے ثواب آخرت کی جہاد کیا ہوگا تو وہ بچا اور جسپر جہاد
فرض ہوگیا تہا اوسنی تقصیر کری تو ہزار برس تک وہان رہیگا اور چوتہی میدان مین پوچھہ غیبت گلہ کا ہوگا جو ناحق گلہ
سی یہان بچا سو بچا والا وہان ہزار برس تک بیٹہنا ہوگا پانچوین میدان مین حساب مال والوتری کا ہی جو ناحق غلی اوس
لا والوتری سی بچا سو بچا چھٹے میدان مین مذکور حساب جہوٹہہ کا ہی جو ناحق جہوٹہہ سی یہان بچا سو بچا نہین وہان مارا
جائیگا ساتوین میدان مین سوال طلب علم کا ہوگا جسنے طلب علم کے واسطے عمل کی کری سو بچا نہین تو وہان مارا گیا آٹہوین
میدان مین پوچھہ اترانیکا ہوگا جو کوئی دنیا اور دینکی کامونمین عاجز ہو رہا اور اترایا نہین سو بچا نہین تو وہان مارا
گیا نوین میدان مین پوچھہ ناحق تکبر کی ہی کہ ماری اکڑ کی کسی اور کو خاطر مین نلا دی اور آپ کو اوسی ناحق اچہا سمجھی
سو وہ وہان مارا گیا دسوین میدان مین پوچھہ اللہ تعالی کی رحمت سی چہوٹنا امید ہوگیا ہوگا اوسکی حساب کے جگہہ ہی جو
رحمت سی ناامید ہوا سو بچا نہین مارا گیا گیارہوین میدان مین اللہ تعالی کی نگر سی نیڈر ہو جانیکی پوچھہ کی جگہہ ہی جو
اللہ تعالی کی بی پروائی سی یہان نڈر رہا سو وہان بچا نہین تو مارا گیا اور بارہوین میدان مین پوچھہ پڑوسیونکی
حق کی ہوگی جسنے اچھی طرح سی حق ادا کیا ہوگا تو وہ حساب کے جگہہ مین اونہین پڑوسی نزدیکی ہوگی اونکی کو دوڑ
ہونگی اور چہرہ اونکی چمکتی ہونگی پہر ہر میدان ہزار ہزار برس کا جہگڑا ہی جو بچا سو بچا اور جو یہان چوک گیا سو وہان
مارا گیا پہر سبکو پل صراط پر لیجاینگے کہ جو وہ دوزخ پر ایک چیز تلوار سی تیز اور بال سی پتلی ہی کہینچ رکہی ہی اسکی
سات پل ہین ہر ہر پل کی ہزار برس کی راہ کی چڑہائی ہی اور ہزار برس کی راہ ہموار اور ہزار برس کی اوتار ہی اور ہر ہر پل
پر ایک ایک عمل کی پوچھہ ہوگی ایک پل پر ایمان کی پوچھہ ہوگی کہ تجھے اللہ تعالی کی بات کا یقین تہا کہ خشک تہا اور ایک
اللہ تعالی کو مانا کری تہا یا شرک بنایا کری تہا جسکا ایمان پورا ہوگا سو بچا نہین وہان مارا گیا اور دوسری پل پر نماز
کی پوچھہ ہوگی جو پورا ادا کرا سو بچا اور تیسری پل پر روزہ کی پوچھہ ہوگی جو پوری پایا تو بچا نہین تو وہان مارا گیا
اور چوتہی پل پر پوچھہ حج کی ہوگی جسپر حج فرض ہوا تہا اور ادا کیا سو بچا نہین مارا گیا پانچوین پل پر پوچھہ زکوۃ کی
ہوگی کہ جسطرح حکم شرعی یاد دہونکا تہا موافق حکم ادا کیا یا نکیا اسکا کا عذر وہان ہوسکتا یا نجایگا اور چھٹی پل پر
کا عذر ظلم کا پوچھا جائیگا جو کوئی یہان ظلم سے بچا سو بچا یا مظلوم سی بخشا گیا سو بچا اسکا کا عذر وہان
ہوسکتا یا نجائیگا اور ساتوین پل پر خدمت ماں باپ اور خوشی رکہنے اونکا کا عذر ہوسکتا یا جائیگا جو حکم کی موافق
یہان معاملہ کیا ہوگا سو بچا نہین ہر ہر پل پر موافق ہزار ہزار برس کے قید رہیگا جب وہان سی اوترکر بہشت کو
اونگے جب اللہ تعالے سے سنینگے السلام علیکم یا عبادی یہ کلمہ عقائد اہل سنت اور جماعت سی لکہی ہی

مرنے پیچھے جینے پر ایمان لانا فرض ہے ویسی ہی حساب پر اور کتاب پر کہ نامہ اعمال فرشتون کراما کاتبین
نے رات اور دن مین جو آدمیون نے کہا ہے دنیا مین کیا ہی وہ سب اونہون کا لکھا دہرا ہی اوسدن
وہ چٹہی قبری پر رہ نیکی کی اور بدی کی سب کے ہاتہہ مین دینگے ایمان والونکی داہنے ہاتہہ مین دینگی
اور کافرونکو اور بے ایمانونکی بائین ہاتہہ مین دینگے اسطرح سے کہ چہاتی اونہونکی چیر کر بائیان ہاتہہ [illegible]
کرکے پیٹہہ کے پیچھے نکالینگے جب اوسکے ہاتہہ پر وہ اوسکا نامہ رکہہ دینگے اور گردن اوسکے مروڑ کر کہینگے کہ اپنے
کرتوت پڑہ اور اوسکا بدلا ہمسے لے اگر ایمان والا اپنی نیکی دیکہیگا تو بہت خوش ہوگا اور مومن گنہگار توبہ کا
بدلا دیکے پیچھے داہنے ہاتہہ مین دینگے یہہ تکمیل الایمان مین ہے اور کافر اپنا نامہ اعمال دیکہتے ہی تہرتہر کانپنے
لگ جائنگے جب ایمان کی عزت اور کفر کی رسوائی ظاہر ہو جائیگی اور سوال جو اللہ تعالی بندون سے کریگا وہ
بی برحق ہی اور پوچہہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے یہی ہوگی کہ تمنی وحی کی امانت جو تمہاری ہاتہہ بہیجی تہی
لوگون تک پہونچائی تہی کہ نہین اور بعضے حدیثون مین آیا ہی کہ پہلے حساب لوح سے ہوگا اوس محکمہ مین حاضر لاوینگے
اور لوح ماری ہیبت کے کانپتی ہوگی اوسی حکم کہ بتا تونے علم جبرئیل کو بتایا تہا تیرا شاہد کون ہے وہ کہیگی شاہد
میرا اسرافیل ہے جب اسرافیل کو حاضر کرینگے جب حضرت اسرافیل سوال الہی کی ہیبت سی کانپنے لگیگا اور شاہدی
دیگا پہر اللہ تعالی پیغمبرونکو پوچہیگا کہ ہماری امانت قاصدی کی جو کچہہ کہ ہمنی تمکو کہا بہیجا تہا وہ تمنی اپنی
امتونکو پہونچایا تہا یا نہین جب امتون پر سوال ہوگا کہ تمہارے پیغمبرون کی ہاتہہ جو تمکو کہا بہیجا تہا وہ حکم تمنے
ادا کیا تہا کہ نہین جو ادا کیا تو بچا والا مشکل ہوگی نیکیون مین عبادت سب سے پہلے پوچہہ نماز کی ہوگی اور معاملات
مین ظالم نے جو مظلوم کو ستایا ہوگا تو مظلوم کو ظالم کی نیکیان دیدینگی ایک روایت مین آیا ہی کہ
ایک دہیلہ کے بدلے سات سے نمازین ظالم کی جو قبول ہوئی ہین مظلوم کو دیدینگے اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ جو کوئی کہ ستر پیغمبرون برابر ثواب رکہتا ہو اور جو کسی سے ایک دمڑی کا جہگڑا پڑ جائیگا تب تک وہ [illegible]
والا راضی نہوگا وہ بہشت مین نجا سکیگا اگر کوئی نامہ اعمال یا حساب قیامت کی دن سے منکر ہوگا تو کافر ہوگا
اب سن کہ اللہ تعالی مالک ہے جسطرح چاہی اسکو اوسطرح معاملہ کری اگر چاہی فضل کا معاملہ کری تو رحمت اوسکی
بی نہایت ہی ایمان والا جو دنیا سے ایمان لیکر گیا کیسا ہی گنہگار ہو اپنی رحمت سے اوسکا پردہ ایسا ڈہکی
گا کہ اوسکی نامہ سے بی وہ چیز لکہی ہوئی مٹ جائیگی کہ کہیں بندہ پڑہتا ہوا شرمندہ نہو اور کسیکو ایسی تردد
عرش کی نیچے بلا لیوینگی کہ وہ سب سے دور ہوکر عرش کی تلی کہڑا ہوکر اپنا نامہ اعمال پڑہی کہ کونسی اوسکا بول
لسنی جو نیکی ہو تو حکم ہو کہ سب قبول ہوا اور وہ سجدہ کری جو بدی پڑہی حکم ہو کہ فلانی عمل کے سبب سے
یا اپنی فضل سے تجہے بخشا پہر وہ سجدہ کریگا شکر کا تو سب جانینگے کہ اس نے کچہہ بہی بدی نہین کری

ستار یستر پوشش ایسا پرده ڈھانک دیگا اور جو کسی بنده کا حق اوسکی سر رہ گیا ہوگا تو اوسی ایسا راضی کر دیگا
که اوس مانگنی والے کو بہشت کا گہر دکہا دیگا کہ مین یہہ گہر بیچتا ہون جو تو مول لی تو بی وه کہیگا کہ میری پاس اسکا
مول کہان ہی حکم ہوگا کہ تو خرید سکے ہی اسکا یہی مول ہی جو تو فلانی پاس دعوی کرتا ہی اوسی بخشدے یہہ گہر مین
تجہے دونگا وه راضی ہو کر بخش دیگا **بیت** یکذره عنایت تو ای بنده نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز با جو تفضل
کری کسی کے ساتہہ تو یون ستار پوشی کری شیخ سعدی کہتے ہین **بیت** اگر در دہد یک صلای کرم عزازیل
گوید نصیبی برم و اور جو کسی سے عدل کا معاملہ کری تو اوسکا کوئی والی نہین خدا کے رسول حضرت محمد
رسول الله یہہ دعا مانگتی تہی دعا اللّٰهم انی اعوذ برضاك من سخطك و بمعافاتك من عقوبتك
ترجمه یعنے یا الہی مین اوٹ چاہتا ہون ساتہہ رضا تیری کی غصه تیری سی اور ساتہہ معافیون تیری کی عذابون
تیری سی اور جو ظالم کی نیکی ہون اور یا نہی کچہہ ولیکن آگی آنی والی لیگئے ہون اور یا مظلوم کی کام نیکیان تہوڑے
جیسے وه مظلوم کافر ہو تو مظلوم کی بدیان ظالم کو دی دینگی چاہو الله تعالی بخشو اور چاہو انکی بدلہ دوزخ مین
جلاؤ معتزلیه اور جہمیه یہہ دونون فرقه اس سی منکر ہین محاسبه اسکا نام ہی کہ جو کچہہ بندون نی بہلا یا بورا
کیا ہی سب سے واقف کرینگے لیکن اسمین کہ الله تعالی آپ ہر ہر بندی سی پوچہیگا یا فرشتونکو حساب سمجہہ لینیکا
حکم ہو جائیگا اختلاف ہی معتمد توربشتی والا یون کہتا ہی کہ معنے **آیت** و هو اسرع الحاسبین کی یہہ ہین
که الله تعالی بہت جلد لینی والا ہی حساب انونکا یعنے ایک مرتبہ سب سے ایک لحظ ایسا بولیگا کہ ہر ہر جدا ایک
مرتبه یون سمجہہ جائینگے اور جواب سچا دینگے جیسے ایک آدمی سی پوچہہ لیتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ حکم خدا کی سے
ہر ہر شخص کے ساتہہ فرشتونکو حکم حساب کا ہو جائیگا کہ ہر سی جدا پوچہہ لینگے اور بعضے کہتی ہین کہ بعضے بنده ایسے
ہین کہ جنسے قرانمین وعده کیا ہی کہ الله تعالی ان سی بات نکریگا اون پر الله تعالی کا کمال غصه ہی
شاید کہ ان پر فرشتونکو حکم حساب لینی کا ہو جا اور باقی سب سی الله تعالی آپ حساب لیویگا ان سب بایونمین سے
ایک کو نہ پکڑ بیٹہی سب طرحکی حساب کو برحق جانی جو کوئی حساب سی منکر ہو وه کافر ہوا اور حساب کے کئی نمونے
ہونگی بعضے بیحساب بہشت مین جاوینگی جنہونکا الله تعالی پر بہروسا پورا ایمان ہیگا اور بعضونسی حساب
لینگے اور آسانی کرینگے اور بعضونکو حساب پر الگاوینگی انہین دونول ہونگی ایک مومن گنہگار ہونگی وه
کبہی چہوٹینگی اور دوسری کفار ہونگی وه کبہی نچہوٹینگے اب جو کوئی کہی کہ اگلی کو لوچہی ہی کہ کافر ہوا اور جو کوئی
کہی کہ گنہہ کرنیوالا چاہی مسلمان ہی مرا ہو وه ہمیشہ دوزخ مین جلیگا کافر ہوا جو کوئی کہی کہ انہونکو ساری گناه
یا کوئی کافر کہ جو بی ایمان مرا ہی بخشا جاکر بہشت مین جائیگا تو بہی کافر ہوا ایک عقیده مذہب اہل سنت
اور جماعت کا یہہ ہی میزان کہ بندوی اسکی ترازو ہی قیامت کی دن رکہی جائیگی کہ اسمین سبکی عمل تولے جائینگے

برحق ہی اسکا منکر کافر ہی **سوال** وہ کیا چیز ہی اور کیسی ہے **جواب** نور نشتی والا کہتا ہی کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا ہی کہ اسکی دو پلڑی ہونگی ایک چاندنا اور دوسرا اندھیرا کالا اور علی مین نیکیان رکھی جائینگی عرش
کی تلی چونیا اوسکا حضرت جبرئیل کی ہاتھہ مین ہوگا تذکرۃ العاد مین ہی **سوال** وہ نیکی بدی جو اون
پلڑون مین رکھی جائیگی اونکی کیا صورت ہوگی **جواب** نور نشتی والا کہتا ہی کہ اسکی دو وجہ ہوگی ایک یہ ہی
کہ اسکے نیکی یا بدی کی کچھہ صورت اللہ تعالی کر دیگا کہ جس ہی فقل اسکا ہلکا بھاری معلوم ہو جائیگا اور دوسری
یہ وجہ ہی کہ وہ نامہ اعمال کہ فرشتون نی دنیا مین لکہی ہی عرصات مین کھلی ہی اونکی ہاتھہ مین دی ہی
وی چھٹیان لاکر اس ترازو کی پلڑون مین رکھدینگے اس سے ہلکا بھاری معلوم ہو جائیگا حدیث مین آیا ہے
کہ ایک شخص کی قیامت کی دن ننانوین چھٹیان ایک پلڑے مین رکہین گی اور ایک چھوٹی سی چھٹی کہ جس
مین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لکھا ہوا ہوگا وہ دوسری پلڑی مین رکھکر
تولینگے تو یہ کلمہ والی چھٹی بھاری پڑی گی جیسے کہ ہی ہمین اسپر ایمان لانا یعنے برحق سمجھ جاننا واجب ہے
چاہے اسکے صورت کسیکی یاد ہو یا نہو **سوال** یہ کہان سے ثابت ہوا ہی **جواب** قرآن شریف مین اللہ تعالی
نے فرمایا ہے **آیت** فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ہ ترجمہ یعنی جسکی بھاری نیکی کی ترازو
مین تول ہوگا وہ بخشی جائینگے اور جو کوئی کہ ترازو اونون کی ساری چیز سے خالی ہوگی وہ ہمیشہ دوزخ مین
رہینگے **آیت** ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون
ترجمہ جو کوئی کہ ہلکی ہو جائیگی ترازو اوسکی وہ وہ شخص ہین کہ جنہون نی اپنی تن کو توٹا کیا ہی وہ دوزخ مین
ہمیشہ رہینگے تو اونکی تین نہایت ہوئی ایک تو وہ کہ جسکے بدی نپائی اور نیکی ہی تولی اور دوسری وہ کہ جسکی نیکی
نہی اور بدیان ہی ہی پایا تو اوسی نیکی ہوئی ہی نہی پایا تو حقدار ریکیے ہونگی غرض کہ تول کی وقت نیکی
اونکی نپائی اور تیسری وہ کہ جسکی نیکیان نہی ہی تہی اور رحمت سی بی نصیب تہا اوسکی واسطے میزان کیا حاجت ہے
جواب نور نشتی نی سعد مین لکھا ہی کہ کافر کو ہی بعضی عملونکا بہروسا ہی جو مسلمان کرتا ہی تو اوسی ثواب
ہوتا ہی ہمین ہی ہوگا جیسے بھوکونکو کھلانا ننگونکو پہنانا یا بے پردیکا پانا یا کنوا یا باغ یا سرائی یا مسجد
بنانی یا اور بہلائی کی چیزین بہت کرتی ہین دن قیامت کی اونکی ثواب کے امیدوار ہونگی تو صورت اس عمل کی
یعنے نامہ اعمال مین لکھا تو موجود ہے اور اللہ تعالی کسیکی مزدوری ضایع ہی نہین کرتا اور جسکی نیکی اسکی ترازو
مین رکھکر دوسری پلڑے مین کفر کیا گیا تب معلوم ہو جائیگا کہ دکھاوی ہی کہ تہی اور ذرہ برابر ہی وزن
نپایا اوس وقت کھل جائیگا کہ ایمان ساتھہ ہو نیکی ہی قبول ہین اور ایمان نہو تو نیکی قبول نہین جیسے نمازی
بنا وضو کیتی ہی نماز پڑھو مقبول نہو مردار گوشت کی کیتی پلاؤ پکاؤ قبول نہو اور من بہر چاول کی دیگ مین ایک

لوتہ پیشاب ناپاک کر دیتا ہی اور مقبول نہین ہوتا اسیطرح کفر تہوڑا ہی اور نیکیونکی کہلیان مین آگ اور
بارود کا معاملہ کرتا ہی **سوال** کافرونمین سبکو ایک طرح کا عذاب ہوگا یا فرقون فرقی **جواب** فرقون
فرقی ہی اول تو منافق لوگ دوزخ مین سب سی نیچی والی ہونہ مین ہونگی اور کفر والی جو بہانت ہونگی ایک
شخص اللہ تعالی کو ایک کر جانتی ہین اور اور کفر جیسے اللہ تعالی کی باتین جہوتا وی ہین ایک کافر غریب ہی ایک ظالم
ہی کفر مین نیکیان شادینی مین سب ابر ہین ولیکن عذاب مین فرقون فرقی ہین اور ایمان والونکا تول
عملونکا بوجہہ موافق صورت اس عمل کی نہین ولیکن موافق رضامندی اللہ تعالی کی ٹہکانی کی موافق ہوگا جیسے
ایک شخص کوئی نیک عمل بی پروا ہی سی کرتا ہی اور دوسرا کوئی وہی کام ساتہہ اداب اور سنت کی ادا کرتا
ہی البتہ یہہ دوسرا ثواب مین باد زن ہوگا کیونکہ ایک کو نماز مین بڑا حضور ہی اور دوسرا نماز کو بی حضور پڑہتا
ہی البتہ فرق ہی ثواب مین یہی شاہد ہی اسبات کا حدیث رسول اللہ کی کہ اصحاب رسول اللہ کی آدہ سیر
جو خیرات کرین اور امت کی لوگ احد پہاڑ کی برابر سونا خیرات کرین گی برابر ہی اور گہر مین بہی کوئی نماز
پڑہتا ہی اور باہر بہی پڑہی پچیس گنی سے سوا ثواب ہوجاتا ہی اور مسلمان کو مذہب اہل سنت اور جماعت
مین پل صراط پر چڑہنی پر یقین لانا فرض ہی جو کوئی نامہ اعمال سی یا پل صراط سی منکر ہو کافر ہوا پل صراط
نام ایک پل کا ہی کہ دوزخ کی موہنہ پر بال سی باریک اور تلوار سی تیز آدمیونکی کہڑی ہونکی جگہان سیے
بہشت تک کہینچ رکہا ہی جب کہ اللہ تعالی چاہیگا کہ بندونکو بہشت مین داخل کری تب حکم ہوگا ہر نیک اور
بد کو کہ بہشت کو چلو بہشت اور آدمیونکی بیچ مین دوزخ پڑا ہی اور دوزخ کی اوپر ایک تاگا پل سا کہینچا دیا جائیگا
دیگا حکم ہوگا کہ راہ بہشت کا یہی ہی اسپر چڑہ کر چلو جب یہہ دیکہین گی کہ دوزخ ایسی گہیری ہی کہ اگر کوئی
اسمین ڈال دیجی تو ستر برسمین تہ کی سب آدمی گہٹنونکی بل جا پڑینگی اور بعضی بعضی پکارینگی ایک ہی بچاری
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کہینگی اور دیکہین گی کہ ایک پل سا اوسکی اوپر کہینچ رکہا ہے
نیچے والا کنارہ اسکا زمین سی ملتا ہی اور اوپر والا بہشت کی طرف جا لگا یا ہی اور جو معاذ اللہ اس سی
گر پڑی تو دوزخ مین جا پڑی اور وہ لوگ چلینگی کہ اونکو کچہہ بہی اوسکا دکہہ نہوگا موافق عملونکی پانو چلین گے
بعضے بجلی کی طرح چمک جائنگی اور بعضے باد کی چال اور بعضے جلد رو گہوڑیکی چال اور بعضے چالاک آدمیکی
چال اور بعضے ہلکی آدمیکی چال اور بعضے گرتا اور پڑتا چلے گا اور بعضے اس سے دوزخ مین گر پڑینگے
اور بعضے تہیرتے چلینگے دوزخ سے آواز آویگی چل ای مومن تیری نور سے میری جہل بجہنے
چاہئے اسکو سچ جاننا فرض ہے اسکا منکر کافر ہے اور مومن جو دعا کسیکو کرتا ہے اس مین
تاثیر ہے اور منکر اسکا گمراہ ہے اور دعا کی تاثیر قبولیت دعا کی ہے یعنے جو کوئی مسلمان دین

دنیا کی دعا اپنی واسطے یا غیر کے واسطے نفع یا ضرر کی اللہ سے مانگی اللہ قبول وہ دعا کرتا ہے نیک
دعا بہتوڑی ایسی ہی اگر کوئی مسلمان موئے مسلمانکی حق مین دعا کری یا صدقہ دی اللہ تعالے
اوسی دونا درجہ دیتا ہی ایک کرنیوالی کو اور ایک مرنیوالیکو یہہ آخون در وغیرہ نی شرح امالی مین لکہا
ہی ایک قوم گمراہ ہین وہ دعا کی قبول ہونی سی منکر ہین وہ جیتی مردونکی حق مین دعا نہین کرتے اور
مردونکی حق مین صدقہ نہین دیتی یہہ یقین اونہونکا مردود ہی اگر کافر ہی دنیا مین دعا کرتا ہی کبہی مقبول
ہو جاتی ہی جیسے شیطان نی دعا کری کہ اللہ تعالی مجہی قیامت تک جیتا رکہہ تو قبول ہو گئی اور جو کوئے
بی ایمان مرا ہوا وسکی حق مین دعا مانگی تو قبول نہوئی **مسئلہ** مومنونکی قبرستانو نمین اگر جو عالم الدین
والی نکلین تو چالیس دن تک اون قبرستانونکی مردون سی عذاب اوٹہا لیتے ہین **مسئلہ** جو مسلمانکی
جنازہ پر سو آدمی مسلمان نماز جنازہ کی پڑہین اونکی دعا اسکی حق مین قبول ہو کر وہ مردہ بخشا جاتا ہی **مسئلہ**
حضرت سعد بن عبد اللہ کی ماں مر گئی تہی اونہون نے پیغمبر خدا سے پوچہا کہ یا حضرت سب سی اچہی خیرات مردہ کے
بخشاونیکی حق مین کونسی ہی جب آپنے فرمایا کہ پیاسونکو پانی پلانا جب حضرت سعد نے ایک کوا کہود دیا اور
کہا کہ اسکا ثواب میری ماں کا اور حضرت شاہ عبد الحق نی تکمیل الایمان مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ دعا
بلا کو رد کرتی ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنی اللہ تعالی کی غضب کے آگ بجہاتی ہی یعنے زندون سی ہی
اور مردون سی ہی **مسئلہ** اللہ تعالے بندونکی دعا قبول کرتا ہی کسیکی دنیا مین اور کسیکی آخرت مین اسکے
قبولیت کی شرطین ہین دلکو حاضر کر کر اور حلال روزی کہا کر جو اللہ تعالے کی وعدہ پر صدق رکہہ کر دعا
مانگی تو البتہ قبول ہوتی ہی اور سب سے بڑی دعا کی قبولیت کا الٹکا وہی وہ یہہ ہی کہ دعا مانگتا جو قبولیت
مین دیر لگی اکتا جا اور کہی کہ ہم تو بہتیری دعا کر رہی ہماری قبول نہین ہوتی اوسکے رحمت سی نا امید ہو جانا
نہین اگرچہ سر سی پانو تک گنہگار ہین اور ایک یہی شرط قبولیت کی رکہتا ہو تو بہی اوسکی فضل کی آس
بچہوڑی کہ ایک ہے مالک ہے کہ اس سی دعا موقوف کرین تو کہان جاوے **حدیث** اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
ترجمہ دعا مغز بندگی کا ہی جیسے بندگی کا وقت خاص ہے یعنے وقت کی سبب سے بعضے بندگی فرض ہوتی
ہی ایسی ہی بلا کی نزول کی وقت یاد رکہہ پانیکے وقت یہہ دعا ہی لازم ہو جاتی ہی کیونکہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہی **آیت** اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ترجمہ دعا کرو مجہہ سی قبول کرونگا مین دعا تمہاری لیعنے
اسکا حکم بجا لانا واجب ہی **مسئلہ** اگر کوئی کسی بادشاہ سی گہوڑا تازی مانگی اور بادشاہ اسکا
حال دیکہہ کر ایک جوڑی بیلونکی بخشی اوسی جو اوسی گہوڑا دیتی تو اوسکا گردن موہرا توڑتا اوسکا
نہ دینا بہی احسان ہی اور جو بیل دیا تو اس سی کہیتی کما کہایہہ دوہرا احسان ہی جسنی اللہ کو حکیم سمجہا

بیان دعا و صدقہ مردہ

جانا اوس کی لینی پر ہی اور اوسکے دینی پر ہی قربان ہی جیسے مولوی۔ وم کہتی ہین بیت عاشقم
بر لطف بر قہرش سجد ۔ بو العجب من عاشقم این ہر دو ضد ۔ مسئلہ کام عافیت غیر کی مین دعا کافر کی
قبول نہین اللہ تعالی فرماوی ہی آیت وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ترجمہ یعنی نہین
دعا کافرونکی مگر گمراہی مین مگر کافر کی دعا دنیاوی قبول ہوتی ہی مسئلہ اگر کافر مظلوم ظالم کا مار ا دعا کری
تو قبول ہوتی ہی غرض جو کوئی کہتا ہی کہ دعا کیا مانگین کہ دعا قبول نہین ہوتی تو کہتی کہ معجزہ پیغمبر خدا کا یہ بہی
دعا ہی اور کرامت اولیا کی یہ بہی دعا ہی قبولیت دعا کا منکر قرآن کا منکر ہی بیت نبی ولی اور مومنان کرین
شفاعت جان ۔ گنہگار چہوٹی بڑی حکم خدا سی مان ۔ ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ بہی ہی کہ حکم خدا
کی سے شفاعت یعنی سفارش کی امید ہی پیغمبرونکی اور اولیاونکی اور علماونکی اور پرہیزگارونکی اور شہیدونکی انکی
کہ یہ سب گنہگارونکی بہائیون گنہگارونکی بہائیون گنہ کبیرہ کرنیوالا ہو یا صغیرہ جب کرینگے جو کوئی شفاعت سی منکر
ہو سو کافر ہی قیامت کی دن جس کسی سی کچہہ نبنی دروازہ شفاعت کا کہلیگا وہی حضرت محمد رسول اللہ ہین
اوس دن قدر اور منزلت جناب حضرت محمد رسول اللہ کی دریافت ہوگی ۔ اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا ۔
ترجمہ یا الہی تو صدقہ اور حرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشدی میری واسطے گناہ
میری جب ساری خلق موقف کی ہولکی سختی سے گہبراوینگے تو کیسکے طاقت ہوگی کہ کوئی دم ماری اور دکہہ
کی دوا کہین نہ ملی گی اس سبب سے کچہہ آدمی اکہٹی ہو کر حضرت آدم صفی اللہ کے پاس جاوینگے اور کہینگے کہ دادا
جی تم ایسی ہو کہ سب آدمیونکی بڑی باپ ہو اور تمہین اللہ تعالی نی اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا ہی اور تمہارا
ٹہکانا بہشت کیا ہی اور فرشتون سے تمہین سجدہ کروایا ہی اور سب اسمونکا تمہین علم سکہایا ہی ہماری
جناب پاک مین سفارش کرو کہ ہماری پر آج کا دن بہت بہاری آیا ہی حضرت آدم علیہ السلام جواب
دینگے اسکام پر کہڑا ہونا اور یہ بات چلانی میری طاقت نہین کیونکہ مینی وہ درخت جو کہایا تہا اوسکی
شرمندگی ابہی نہین گئی مجہی تو حکم مین خطا ہوئی یہ کام حضرت نوح سے نکلیگا جب حضرت نوح پاس
جائینگے تو وہ حضرت ابراہیم پر ڈالینگے اور حضرت ابراہیم موسی علیہ السلام پر اور حضرت موسی علیہ السلام
حضرت عیسی علیہ السلام پر تمام پیغمبر اسیطرح اپنی اپنی ذلت کی خطا سے شرمندگی ظاہر کرینگے تو یہان
تلک کہ دروازہ حضرت محمد رسول اللہ کی جاوینگے صلی اللہ علیہ وسلم اور احوال اپنا اور کلام پیغمبرونکی
اظہار کرینگے جناب ہماری پیغمبر اور شفیع روز محشر جبیر بول آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ترجمہ یعنی مقرر بخشیگا تجہے اللہ تعالی وہ جو پہلی ہو چکی ہین تقصیرین
تیری اور جو پیچہے ہوگی خطاب ہوا ہی وہ اوٹہینگے ایک جگہہ ہی کہ جسکا نام مقام محمود ہی کہ جسکا

وعدہ قرآن شریف مین ہی آیت عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ترجمہ
یعنے نزدیک ہی یہہ کہ اوٹہاویگا تجہے رب تیرا مقام محمود مین اور جناب حضرت احمدی صلی اللہ علیہ
وسلم بغیر اس مقام مین کوئی کہڑا نہو سکیگا وہان جاکر سجدہ مین جاوینگے جب حکم ہوویگا کہ سر سجدہ
سے اوٹہا جس زبان مین کہ اللہ تعالے اوسدن اونہین سمجہاویگا اوسی اللہ تعالے کی حمد اور ثنا کہینگے
کچہہ گنہگار بخشی جاینگے پہر سجدہ مین جاوینگے اور کچہہ گنہگار بخشی جاینگے پہر تیسرا سجدہ کرکر جب تیسرا اوٹہاینگے
سب امت کے گناہ بخشے جاینگے بعضے پیغمبر خدا کی شفاعت سے بعضے اور شخصون کی شفاعت سے غرضکہ سبکے
سفارش کا دروازہ کہلا جائیگا عام لوگ خاص لوگون سے کہینگے اور خاص پیغمبر خدا سے سب گنہگارون
کا یونہین بہلا ہو جائیگا ایک حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا کی شفاعت پیچہی کوئی گنہگار دوزخی رہیگا
کہ جسکے نامہ اعمال مین سوائی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ایک نیکی بہی ہوگی اور بالکل گناہی ہونگی پہر پیغمبر
خدا اونکی شفاعت کا بہی اذن مانگینگے اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ ای محمد یہہ شخص خاص بخشی ہوئی ہین
انکو آپ اپنی شفاعت سے آپ ہی دوزخ سے نکالونگا زہی شان محبوب رب العالمین مقصود خلق کونین
او محمود دارین کی کہ وہ دن قیامت کا دن اوسکا ہی اور ٹہکانہ دیکہین تو پورا اوسیکا ہی اور بات دیکہین
تو اوسیکی بات ہی اور مہمان دیکہین تو وہی مہمان ہی اور سب اوسکے طفیل ہین اللہ تعالی نی قرآن
مجید مین فرمایا ہی آیت وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ترجمہ ای میری پیاری
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجہے ایسی نعمتین دونگا اور رحمت کرونگا کہ تو مجہہ سے ایسا راضی ہو جائیگا کہ پہر تیرے
دلمین کسی چیز کا ارمان نرہیگا دیکہہ تو اپنی وسیلہ کی لاج کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ سب اللہ تعالے کی رضا
ڈہونڈتے ہین کہ کسی طرح اللہ ہم سے راضی ہو جاے اور اللہ تعالے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتا ہی کہ میری پیاری تو مجہہ سے راضی رہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
کہ جب تک میری امت کا ایک بہی نہ بخشا جائیگا تب تک مین راضی نہونگا اور ونکی ساتہہ عدل
سے معاملہ ہوگا جیسے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ہوا تہا آیت یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ ترجمہ
اگر تم ہمارا حکم مانوگی تو ہم تمہاری کچہہ گناہ بخشدینگے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت کو یہہ خطاب ہوا آیت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا
ترجمہ ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گنہگار واللہ تعالے کی رحمت سے ناامید مت ہو
اللہ تعالے تمہاری ساری گناہ بخشدیگا اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ترجمہ یہ امت گنہگار اسکا
مولی بخشنی والا یہہ بشارت محمدی گنہگارونکو بس ہی جسکا مہمان پیارا ہو اوسکا طفیلی کہان

بنایا ہوا ہی محمدؐ کی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہو اوسکے ہوکر رہو ابہی تین او نہین سوچو
سب مشکلین اللہ تعالیٰ آسان کردیگا جس کسینی یہہ لاگ درست کرلی ہی اوسکی سب مشکلین تمہان
ہین کیونکہ لاکہون گناہ مقابلہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر ایمان آگی ایک گہاسکی تنکی برابر بہی
وزن نہین رکہتا جس دلمین نور ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکا ہی کچہہ اندہیر گناہ کا وہان
پایا جاتا ہی نہین سبحٰن سے سوا ایمان کا غم کہایا جاہئے ایمان آیا پہر کچہہ غم نہین **حکایت** سفیان
ثوری رحمۃ اللہ علیہ تمام رات اور دن رویا کرتی تہی لوگون نی کہا تم مت روؤ تمہاری ذمہ
تو کچہہ گناہ ثابت نہین جب فرمایا کہ گناہ تو اگرچہ پہاڑ برابر ہو اوسکی رحمت کی آگی ایک گہاس کی تی
برابر نہین ولیکن مین یون ڈرتا ہون کہ دیکہیئے مرتی وقت تک ایمان قایم رہیگا کہ نہین اور شفاعت
کئی قسم ہوگی ایک جب کہ قیامت ہی اوس کی عرصات پہ کہڑی ہونگی تب آدمی زیادتی اژدہام سے
اور دہشت اوس مقام سے لوگ گہبرا کر کلیجا پہڑک جاگا تب شفاعت سی دلکون تشفی ہوجاگی دوسرے
وقت سوال وجواب حساب کے بہانت بہانت کی پہچان نکالنی لگین گی کہ فلانا کام فلانی طرح کیون کیا
تہا جانچک انکی حق مین شفاعت ہوجائیگی کہ جیسے کیسے اپنی فضل سے اسکے عمل قبول کرلو تو ہانی اوسپر
ہوجائیگے تیسری کسیکو دوزخ مین ڈالنی کا حکم ہوجائیگا اوسی دوزخکو کوئی راہ مین اوسی دیکہہ کر
اوسکی حق مین کوئی دعا کریگا وہ بخشا جائیگا چوتہی دوزخ مین پڑی پیچہی شفاعت سی نکالی جاینگے
پانچوین بہشت مین پہنچی والی درجہ سی اوپروالی درجہ پہ کسیکی سفارش سی مکان پاوینگی جیسے دنیا
مین کوئی گنہگار یا محاسبہ دار درگاہ بادشاہی مین پکڑا جاتا ہی اول آتی ہی گہبرا کر بعضا کانپنی
لگ جاتا ہی بعضے کو شفاعت کیلی سی تسلی کردیتی ہین تو وہ دہشت کا عذاب جاتا رہتا ہی بعضی
حساب لیتی بہت سخت گیری کرتی ہین وہان کوئی سفارشی اوسکا پہونچ جاتا ہی تو بہتی فرد بڑی جباب
کی قلم انداز ہوجاتی ہین اور آسانی سی پہگت جاتا ہی بعضی کی ذمہ محاسبہ نکل آتا ہی بعد ثبوت
کی اوسی جیلخانہ مین بہیجتے ہین کوئی دوست اوسکا اوسکی حال پر اطلاع پاکر سفارشی اوسکا حضور
بادشاہ مین ہوجاوی اور اوسی مخلصی کروادی اور بعضونکو محاسبہ مین پورا اوترتا ہوجاتا ہی
اور اوسی کچہہ ملجاتا ہی غرضکہ شفاعت وہان برحق ہی نقل ہے کہ چہوٹی بالک ایمان والونکی
جو دنیا مین مرجاتی ہین اور ایمان سی ہی وہی ماباپ ہوئی ہونگی ولیکن بابت بعضی گناہون
کی عذاب مین گرفتار ہونگی تو وہی بالک قیامت دن بہشت کی دروازہ پر کہڑی ہوگی کہینگے
گے کہ یا الٰہی ہماری ماباپ صاحب ایمان ہین جو اونہین بخشیگا تو ہم اور ونکو بہشت مین جانی دینگے

تو تب اللہ تعالی فرماویگا کہ ہمارا اونسی حساب ہی وہ جب بالک کہین گے کہ یا الہی ہمارا تجہسے حساب ہے
اللہ تعالی فرماویگا وہ کیا تب بالک کہین گے یا الہی تو نی ہمکو ماکی پیٹ مین رکہکر دنیا مین بہیجا اور ہمنی
دنیا دیکہی اور اوسکا مزہ نہ چکہا ہمین اس بچہاوکی بدلی ہماری ماباپ کو بخشدی تب اللہ تعالی اونکی
سفارش قبول کریگا اور اونکی ماباپ کو بخشدیگا ہو چکا یہ احوال اونکا درویزہ نی شرح قصیدہ امالی مین
لکہا ہی بیت دوزخ اور بہشت دونون موجود تیار ہو رہی اور اوسکی بیچ جو رہین سدا ہو شدا رہو
ایک مذہب سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ بہشت اور دوزخ اب دونون موجود ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی پیدا
کئی ہین برقرار ہین ایک یہ مذہب کہتی کہ بہشت اور دوزخ اب موجود نہین پیدا قیامت کو کرینگی یہہ کلمہ
کفر کا ہی کیونکہ اس مسئلہ کا شاہد حضرت آدم کا قصہ ہی اگر بہشت نہوتا تو حضرت آدم کہان سی نکلی تہی جو نکہ
حضرت آدم کی بہشت سی نکلنی کا ہی سو کافر ہی اور دوسرا یہہ مسئلہ ہی کہ بہشت اور دوزخ دونو اور جو اونکی
بیچ مین ہو گا ہمیشہ رہینگی اور فنا نہونگی ایک گمراہ فرقہ کہتا ہی کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین
داخل ہوئی پیچہی سب فنا ہو جائینگی یہہ اعتقاد اونکا کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی نی قرآن مین خبر دی ہی کہ بہشتی ساتہ
ایمان اور بہشت ہمیشہ رہینگی اور کافر بی ایمان دوزخ میں ہمیشہ رہینگی حاصل غرض بہشت دوزخکا
سوا اللہ تعالی کی کوئی نہین جانتا ہی بیت جو کوئی چلا جہان سی بیکروہ ایمان کیسا ہی بدکار ہو وہی
بہشت مذان جو کوئی مرتی وقت بہی پہلی اللہ تعالی پر ایمان لایا اور آخر وقت تک اوسی ایمان پر رہا تو
وہ بہشت مین مقرر جاویگا اور جو بہشت مین پڑ جاگا وہ بہشت سی کبہی نہ نکلیگا سوال ایمان گہٹتی بڑہتی
بہی ہی جواب نہین کیونکہ ایمان اللہ تعالی کی سب حکم قبول کر زبان سی اور نہین قبول کرنیکا نام ہی
اور اصل ایمان دلمین اللہ تعالی کی حکمونکا سچ جانیکا نام ہی اور زبان سی اقرار اوسکا شاہد ہی زبانی
کا کہنا ہی شرط ہی مگر جو گونگا ہو یا کوئی تہا وہ ہی کفر کا کلمہ کسی سی کہلا دیا دل سی تو برحق حکم تہا کا
جانا اور زبان سی برحق کہنی کی فرصت نپائی اور مرگیا ان تینون حالت مین زبان سی کہنا شرط نہین ایسا
سب چیز جو اللہ تعالی خبر دی ہی اگر برحق جانا تو مومن ہی اگر ایک بات کا ہی جو انکار کیا تو سارا کافر ہو
یون نسمجہی کہ اللہ تعالی کی آدہی حکم مانی اور آدہی نمانی تو آدہا مومن ہوا اور آدہا کافر رہا غرض کہ وقت مرنی کی جو
کوئی پورا ایمان لاوی بہا ہو جب فرشتہ جان لینی آیا وہ صاحب ایمان اور نہا ہا دینہ پہلی کیسا ہی بدکار
تہا اللہ تعالی فضل کرکی گناہ اوسکی بخشدی ہی اور جو عدل کریگا تو موافق گناہونکی سزا دیوی آخر بہشت مین
جا کر رہیگا کیونکہ ایمان جو کوئی اللہ تعالی پر لاوی اور اللہ تعالی کی کہی کو یقین سمی اعتبار کری تو سچا سات
چیزین اللہ کی طرف سی ملتی ہین ایک جیو اسکا اور دوسری مال اسکا اور تیسری اولاد اسکی چوتہی خاطر اوسکی

بہی چارون چیزین اللہ تعالی کی امان مین اماتی ہین اور پانچوین اسیر ہو یا گمان بہی ہنین لیجاتا ہی
اور جہنمی دوزخمین ہمیشہ رہیگا اور ساتوین بہشت مین مقرر جاویگا **عقیدہ** اصل ایمان مین اور
اللہ تعالی کی ایک جاننے مین سب مسلمان برابر ہین اور عملونمین فرقون فرق ہین **عقیدہ** اسلام
اپنی تئین حکم خدا پر سونپنی کو اور قبولیت اوسکی حکم کو کہتے ہین تو ایمان اور اسلام مین کچہہ بہتا فرق ہنین
ایسا ہی کہ اسمین ایک سی دوسرا جدا ہنین ہو سکتا جیسے پیٹ اور پیٹہہ عقاید نظامیہ مین ہی **عقیدہ**
دین ایمان اور اسلام سب شریعت کی کامونکو کہتے ہین ہم اللہ تعالی کو اپنی مقدور اور طاقت کی موافق
پہچانتے ہین جیسا کہ اوسنی کہا ہی کہ مین ایسا ہون اور ایسا ہنین ہون جیسے اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ
مین ایک ہون اور ایک بی نیاز ہون اور دیکہتا ہون اور سنتا ہون اور کہا ہی کہ کوی مجہہ سا ہنین اور
مین کسیکا باپ ہنین اور مین کسیکا بیٹا ہنین اور کوئی میرا ساجہی ہنین اور ساکہہ ہنین **عقیدہ** جیسا
کہ اللہ تعالی نی ہمین حکم کیا ہی پورا کسی بندہ کی طاقت ہنین کہ اوسی ادا کری بندہ عاجز ہی کب ادا ہو سکی ہی
عقیدہ اتنی کامونمین سب مسلمان برابر ہین سب کو ایک حکم ہی ایک تو اللہ تعالی کی پہچان اور دین کی کام
پر یقین اور اللہ تعالی پر توکل اور خدا اور خدا کی رسول کی محبت اور اللہ تعالی کی قضا اور قدر پر رضا اور غضب الہی
سے ڈرنا اور عذاب اوسکی سی ڈرنا اور رحمت سی امیدوار ہونا اور اوسی برحق جاننا اور اوسکی صفتان تحقیق جاننے
عقیدہ اور سوا ایمان کی اسمین مومن فرقون فرق ہین **عقیدہ** اللہ تعالی اپنی بعضون بندون پر
فضل کرتا ہی اور بعضون پر معاملہ عدل کا کرتا ہی بعضے بندونکو بعضے عملونکا بدلا دوہرا اس عملکے ثواب سے
اپنی فضل سی بخشتا ہی کبہی عدل کری تہوڑا گناہ لوگ سمجہین وہ جیسا چاہی ویسا عذاب کری اور کبہی کتنا ہی
گناہ ہوا ہو اپنی رحمت سی بخشدی خواہ بواسطہ شفاعت کسیکے خواہ بیواسطے محض فضل سے **عقیدہ** حوض کوثر
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برحق ہی **عقیدہ** اللہ تعالی کا ثواب اور عذاب بعد قیامت کی فنا نہوگا
عقیدہ اللہ تعالی راہ دکہاتا ہی ایمان کا اور بندگی کا اپنی فضل سے جسے کہ چاہتا ہی اور گمراہ کرتا ہی یعنی راہ
بہولا دیتا ہی کفر اور گناہ کی طرف اپنی عدل سی جسے کہ چاہتا ہی **سوال** اللہ کا گمراہ کرنا یعنی راہ بہولانا کیسے
کہتے ہین **جواب** بی مددی کو کہتے ہین کہ جس بات پر اللہ تعالی راضی تہا اوس کامکی توفیق اوسی نہ بخشے گئی کہ وہ
توفیق نلنی عدل ہے ہی ایسی ہی جسے توفیق نلی ہتی اوسی مار دیتی پر نی عدل ہی **مسئلہ** ہبات کی ہم قایل
ہنین کہ شیطان ہتہاڈہ بن کسی مومن کا ایمان کہوس بی ولیکن یہہ جانتی ہین کہ بندہ اب شیطان کی بہکانی
سے یا اپنی من کی چاہت سی اپنی اختیار سے جبکہ وہ اپ چہوڑ دیتا ہی تب شیطان بی اوس سے وہ نور ایمان
کا کہینچ لیتا ہے شیطان مومن پر ہتہاڈہ بن ہنین کر سکتا ہی سوا حیلہ اور مکر کی **مسئلہ** کسی مسلمان کو سبب

گناہ کی کیسا ہی گنہگار ہو کافر نہی جب تلک کہ حرام قطعی کو حلال نہ کہی گی اگر حرام قطعی کو حلال کہی لو حلال قطعی کو حرام کہی تب کافر ہو جاوی مسئلہ مسلمان سی گناہ کبیرہ ہو جاوی سبب اسکی نام ایمان کا نہین جاتا او سکو مسلمان جانی جیسے معتزلہ کہتے ہین بے ایمان نجانی بلکہ حقیقی مسلمان جانی مسئلہ یہ نکہی کہ مومن مسلمان ہوئی پیچہی کسی گناہ کے بدلی دوزخمین عذاب ہو گا مسئلہ نکہی کہ ساری نیکیان جو کوئی کری وہی سب معقول ہین اور یہ ہی نہ کہی کہ جو بدیان ہمنی کری ساری بخشی گئی ہین یہ دونو مسئلہ ایک بدمین قوم ہی مرجیہ انکا مذہب ہی بیان اسکا پیچہی ہو چکا ہی لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ یون سمجہی کہ جو کوئی نیکی کا کام بغیر ظاہر کی عیب کے کہ جانین سی عمل جاتی ہی اور بغیر باطن کی عیب جیسے کفر و الحاد کہہ کری یا نیکی کا کام کرکے اپنے من مین یہ نہ سمجہی کہ مین ایسا ہون یا کسی آدمی کی کہاوی سنانے کو کری یا نہوا ور زندگی تلک ایسا ہی کری تو وہ محنت اوسکی ضایع نہو گی اور مقرر اللہ تعالی اپنی اس بندہ کا عمل قبول کریگا اور اسکا ثواب بہی دیگا موافق اپنی وعدہ کے مسئلہ جو کوئی کفر شرک بغیر اور گناہ کری اور بغیر توبہ مرگیا وہ اللہ تعالی کی ارادہ پر ہی چاہی فضل کرکر بخشدی اور چاہی عدل کرکر موافق گناہوں کی عذاب دی لیکن ہمیشہ دوزخ مین نہ جلی گا مسئلہ ریا کو کہتے ہین اور عجب اسکو کہتے ہین یہ ریا اور عجب دونون ثواب عمل کے کو بگاڑ دیتے ہین مسئلہ موزون پر مسح درست ہی مسافر کو چوبیس پہر تلک اور مقیم کو آٹہہ پہر تلک مسئلہ بیس رکعت تراویح رمضان کی ہا تو نہین پڑہنی سنت ہی مسئلہ نماز پڑہنی مومن کی پیچہی اور بدکار مومن کی پیچہی سبکی روا ہی مسئلہ جو کسیکو کسی مسئلہ مین شبہہ پڑی اور وہان کوئی عالم نہین پاتا تو جہان تلک کہتی بابت ثواب کے یاد ہو عمل کری اور جبکہ عالم ملجاوی جہہی مسئلہ کو پوچہہ لے شرم نکری اور دیر نہ کری عقیدہ مولوی فخر الدین نی عقاید نظامیہ مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بے شبہہ دنیا سے ایمان سے چلی ہین اور چچا انکا ابو طالب کافر موا اور ماں اور باپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر پر موئی عقیدہ دنیا مین اور بہشت مین بندو نکو ساتہہ خدا کی ساتہہ نشان بیچگونی اور بیکیفی کی ہووے یہ ہوگا تمت شد

تاریخ خاتمۃ الطبع من نتایج افکار طبع عالیہ منشی محمد فضل حق المتخلص بمکین

یہہ مطبوع ہوی جب بصحت تمام ॰ بفضل خدا اور رسول کریم ॰ کہ تصنیف ہے شاہ رمضان کی
ہیے اصحاب سیرت حبیب علیم ॰ شہید اور حاجی ہین قطب زمان ॰ ضیا فضیلت ہے انکی سلیم
ہوی فکر تاریخ طبع ضرور ॰ برای حدیث شریعت قدیم ॰ یہہ آواز ہاتف سے پہونچی مجہے
کہ ہے جادۂ دین عقاید عظیم ॰

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب عقاید عظیم کہ علم عقاید مین بی نظیر کہ نقل اوس نسخہ شریفہ کی ہی کہ مولانا شاہ عبد الغنی بن مولوی محمد اسمعیل مہتمی مد ظلہ برادر زادۂ حقیقی مصنف صاحب سجادہ نشین مصنف کی دستخطی مسودات سی صحیح کیا ہی اور تصنیف صدر العلما افضل الفضلا حاجی الحرمین الشریفین شہید الاعظم و شیخ المعظم محقق العرفان قتیل فی سبیل الرحمن قطب دوران غوث الزمان مولانا حضرت شاہ محمد رمضان قدس سرہ کی ہی کہ جو کہ صاحب تا سر ہندوستان مین مثل آفتاب کے مشہور و معروف ہین تمام علما و مشایخین ہندوستان کے اونکی ولایت کے قایل ہین چنانچہ یہ خبر مشہور ہے کہ جس وقت بڑی صاحب کو فتح اخیر دہلی نکلی

مولانا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کیا تہا کہ اس زمانہ مین مثل اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صورت اور سیرت مین کوئی موجود ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ فلان جمعہ کے روز تم اور
بعد درس کے ہم تمکو اس بزرگ کو دیکہا دینگی اوس جمعہ کی روز بعد درس کے قبل آنے بڑی صاحب کی مولانا صاحب
شاہ محمد رمضان کو اندرون اپنی گہر کی لی گئی تو کہ نصاری کی تعظیم نہ دی جاوی بعد آنی بڑی صاحب کی مولانا صاحب
گہر مین سی باہر حضرت کو ہمراہ اپنی لائی اوسوقت بڑی صاحب نی تعظیم دی بعد اجلاس کے مولانا صاحب نے فرمایا کہ جنہنے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ دیکہی ہون وہ یہہ ہین شاہ محمد رمضان یہی بعد بارہا اس مقولہ کو مجمع کثیر
مین مولانا صاحب نے فرمایا ہے اور مولانا صاحب علیہ الرحمۃ باوجود علم ظاہری کی ولی کامل اور صاحب باطن بہی تہی
کہ ایک روز حضرت شاہ محمد رمضان نے اپنی ترقی مرتبہ کا حال پیش مولانا صاحب کی بیان کیا مولانا صاحب نے
فرمایا کہ یہہ مرتبہ ہم تم سے چہہ برس سے دیکہتے ہین تم نے آج ہم پر ظاہر کیا اور حال اوقات کا یہہ تہا صبح سے شام
تک ہدایت خلق اللہ مین مصروف رہتے اور رات کو بعد نماز عشا مراقب حالت استغراق مین رہتے اور بعد نماز
تہجد کے پہر مراقب رہتے صبح کو اوسی وضو سے نماز صبح ادا کرتے اور والد بزرگوار آپکے شاہ عبد العظیم رحمۃ اللہ
علیہ سالک مجذوب ولی کامل صاحب کرامات جو زبان مبارک سے نکلتا وہی ہو جاتا اور قلت باران اور امساک مین
بمجرد دعا کے باران نازل ہوتا اور جس کہاری کوئی مین گوڑا اپنا جہوٹہا کہا کر ڈال دیتی وہ کوا شیرین ہو جاتا
اسمعیل گیارہ کوئی بیٹی آپ کی دعا سے ہوئی اور انتقال آپکا بعد حضرت شہید مرحوم کی ۱۲۴۸ھ ششم ماہ شوال
مین ہوا اور جد بزرگوار آنکی مولانا شاہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ بہی بیعت آنکی اپنے تایا حضرت شاہ کمال اللہ سے
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین تہی اور سبب بیعت یہہ تہا کہ شاہ کمال اللہ بعہدہ بکہراری لاہور مین بادشاہی نوکر
تہی ایک روز واسطہ ملاقات حضرت میر ایوب بدخشی نقشبندی کی حاضر ہوی اوسوقت وہ بزرگ کہانا کہاتے
تہی ایک لقمہ انکو دیا اور فرمایا کہ کہا لو انہون نی کہا لیا تب حضرت میر ایوب نے فرمایا میان کمال اللہ بعد
اوسکے حلق کی کچہہ ذائقہ رہا یا نہین آپنے کہا کہ حضرت اب تو کچہہ ذائقہ نہین رہا تب حضرت میر صاحب نے فرمایا
کہ تمام دنیا کا اتنا ہی ذائقہ ہی اس فرمانے کے تاثیر سے دنیا سے دل سرد ہو گیا اوسیوقت بیعت کری
اس نوکری سے بادشاہ دہلی کے خدمت مین استعفا لکہا حکم ہوا کہ اپنے بہائی شیخ لطف اللہ کو اپنی عوضی
مین نوکر کروایا بتاریخ یازدہم شہر رجب شب سہ شنبہ ۱۱۲۱ ہجری مین بخانہ شیخ لطف اللہ کے فرزند تولد ہوا
شاہ کمال اللہ اوس فرزند کو اپنے پیر کی خدمت مین لی گئی اور عرض کیا کہ یہہ فرزند برادر شیخ لطف اللہ کے
گہر مین پیدا ہوا ہے اسکا نام رکہئے کلام الایوب کہا ہی اور یہی سال تاریخ کا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا نام عبد الحکیم
ہی اور نام تاریخی اسکا فیض گوہری اگرچہ یہہ فرزند ظاہر مین شیخ لطف اللہ کے پیدا ہوا ہی در حقیقت میرا
ہمارا فرزند ہی تم ہماری طرف سے اسکی پرورش کرو بعد سن تمیز کے بیعت اور مجاز سلسلہ قادریہ اور
چشتیہ وغیرہ سلاسل کے اپنے تایا شاہ کمال اللہ سے ہوئی بعد انتقال اپنے والد کے تارک الدنیا ہو کر وطن
اصلی مہم مین باستقامت بتوکل نعلی بسر کرتی اور یہان تک کہ تمکو گہر مین روپیہ پیسا اور کہانی کی کچہہ خبر نہین

مہ مین دوگی تب استعفا قبول ہوا تب شیخ لطف اللہ کو معہ اہل و عیال کی ہمراہ سی عنبر کی اپنی عوضی مین مہ

رکتے تھے بعد نماز اشراق کی صفائی گلی کی کیا کرتے تھے نواب نجیب خان واسطے ملاقات حضرت کی حاضر ہوکر
کچھہ روپیہ اور دو گانو کی سند خدمت مین پیش کری روپیہ تو اوسی وقت سب تصرف کر دیا اور سند دونون
گانو کی قبول نہ کری اور پیر ارشاد انکی غوث وقت قطب عبدالواحد شاہ اویسی ہین سنہ ۱۱ ہجری کی مہم مین مدینہ
منورہ سے بحکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف فرما ہوئی تھی لقب انکا روشن حکیم رکہا اور
اجازت جمیع سلاسل اور نعمت باطنی سے مستفیض ہوئی ایک روز مولانا صاحب نے شاہ محمد رمضان کو عمر چار سالہ
مین طلب فرما کر کچھہ ابیات عقایدکی یاد کرائی اور فرمایا کہ اس لڑکی کا مرتبہ اعلی ہوگا حضرت فرمایا کرتے تھی کہ وہ
ابیات میری اب تک یاد ہین مصنف علیہ الرحمۃ چودہ سال حضرت شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی کی خدمت مین علم ظاہری اور توجہ اور سلوک نقشبندیہ ادا کرتے رہی بیعت کی واسطے عرض کیا ارشاد فرمایا
کہ یہ حق اور بزرگ کا ہی بعد اسکے آپ پیر طلبی کے تلاش مین پانی پت مین مخدوم شیخ جلال کے درگاہ مین استخارہ
کیا حضرت مخدوم صاحب کے زیارت حکیم سکہو صاحب کے صورت مین ہوئی حکیم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوکر واسطے بیعت کے
عرض کیا باشارہ حکیم صاحب کی بخدمت حضرت شاہ عبدالعظیم گیلانی لاہوری کی حاضر ہوکر بیعت خاندان قادریہ مین مشرف
ہوئی اور تلقین اور تعلیم حضرت موصوف کی مقصد اصلی کو پہونچی یہہ بزرگ لاہور سے پیر طلبی کی واسطے شہر حصار
مین وارد ہوئی اور محلہ گوجرون مین استقامت کری وہانسے دل مین یہ ارادہ ہوا کہ ملک سانبہر کے کیفیت دیکہا
چاہیے کہ کس صورت سے بنتا ہی اس ارادہ حصار سے روانہ ہوکر مقام سانبہر مین پہونچی وہان سنا کہ مقام کہٹوہ
مین سید حافظ حفیظ اللہ ولی کامل مکمل ہین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر بیعت خاندان قادریہ سے مشرف ہوئی اور
بوساطت بیعت اور تلقین اور تعلیم حضرت حافظ صاحب کے چند روز مین مرتبہ کمال کا حاصل ہوا بعد اسکی اپنی پیر و
مرشد سی رخصت ہوکر شہر حصار مین وارد ہوئی قضارا جسوقت کہ حصار مین آئی ہمراہ قوم گوجر و [illegible] تعین [illegible] کی [illegible]
حضرت کی معتقد ہوئے چونکہ ملک مرتبہ [illegible] مین آیا سب معافی داروں کے اسناد دلی لی اور ڈنڈ ڈالا اوسوقت سب وسا جمع ہوکر
تمام مشایخون کی پاس گئے سب نے کہا کہ یہہ کام شاہ صاحب کا ہی جب سب نے حضرت کی خدمت مین رجوع کری
آپ نے عذر کیا جب مصر ہوئی آپ مراقب ہوئی اوسوقت وہ حاکم مرہٹہ بیقرار ہوکر اپنے خیمہ سے باہر خانقاہ مین
گیا جب انکے خدمت مین آیا دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ حضرت کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ سب شہر کی متعلقات
حاضر مین انکی اسناد حوالہ کرا اور ڈنڈ معاف کرا اوسوقت اسناد طلب کر کے سب کے حوالہ کری اور جتنی معافی تھے
دی گئی مصنف علیہ الرحمۃ کو سوا اپنے مرشد کے آٹھہ بزرگون سے فیض حاصل ہوا ہے اور چالیس اہل قبور سے اور یہہ
ظاہر ہے کہ ملک ہریانہ اور ملک سوتر کے بہت شرک اور کفر مین ڈوبی ہوئی تہی خصوصا قوم راجپوت کہ ہندو مسلمان
باہم رشتہ داری کرتے تھے اور ستیلا ماتا کی اور شیخ سدو کو پوجتے تھی اور بیٹیونکو مارتے تھی اور آپس مین چچا
تایا کی بیٹی سے نکاح کا عیب جانتے تھے آپکی نصیحت کے تاثیر سے سب شرک اور رسومات کفریہ اور قتل دختران سے
توبہ کری اور قوم پٹھان فتح آباد کے اور گرد نواح مین انکی نصیحت سے رشتہ داری آپس یعنی چچا تایا کی
دخترون سے نکاح جاری ہوگیا اور قبل از روانگی حج کی دو برس اول اپنی دختر خورد کا نکاح شاہ عبدالغنی سے

کردیا بعد اسکے اکثر سفر مین اپنے ہمراہ رکہتے تہے چنانچہ اوسے سفر مین مقام قصبہ باول تین بیعت خاندان
قادریہ سے مشرف ہوئی اور مقام مہم مین دستار سبز سجادگی کی عوض اپنے سر کی اپنے ہات سے انکی سر پر
رکہہ کر دعا او ر فاتحہ پڑہی بعد اسکے واسطے حج کے تشریف فرما ہوئی بعد ادای مناسک حج اکبر کے طرف مدینہ
منورہ کے روانہ ہوکر زیارات سے مشرف ہوئی اکثر اوقات پیش روضہ مبارک کے مراقب رہتے ایک روز
ایسی حالت آپ پر ہوئی کہ بیہوش ہوگئے ہمراہیونکو امید زیست کے نرہی بعد ہوش آنے کے خاص خادمون نے
عرض کیا کہ حضرت یہہ کیا معاملہ تہا حضرت نے فرمایا کہ ہماری پیر و مرشد نے فرمایا تہا کہ وقت آخر مین ایک بزرگ
سے تمکو فیض حاصل ہوگا بعد اوسکے زندگانی نہوگی یا اوسے روز یا اوسے مہینے مین یا اوسے سال مین ہنگام
اجل کا ہوگا وہ آج کی روز فیض حاصل ہوا کہ جانچک ایک حسین صورت روضہ مبارک سے نکلی اور مجکو
بغل مین بہینچا اوس سے ایک عجیب حالت ہوئی کہ اوسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا یہہ فیض آخری بموجب فرمان
ہماری مرشد کے حاصل ہوا بوقت مراجعت حرمین کے مقام صورت مین متصل مسجد کلان کے ایک ولی اللہ کے
مزار پر آپ مراقب ہوکر کمال ذوق شوق سے اوٹہہ کر فرمایا قاضی غلام علی سے میان ہماری جہنڈی مندسور
مین گڑو گئے اور جسوقت کہ آپ بہو یادر کے چہاونی مین آئی قریب چہاونی کے ایک گانو راج گڈہ مین ملا
طاہر بڑی عالم فاضل مجذوب سالک تہی ولی کامل اونکی ملاقات کو آپ تشریف لیگئی بعد چند گفت گو
کے ملان طاہر نے فرمایا کہ مندسور کو نہ جاؤ آپ نے فرمایا کہ مندسور مین ضرور کام ہے جسوقت کہ آپ قریب
مندسور کے پہونچے وہان کے سب آدمی واسطے پیشوائی کے معہ قاضی شہر کے آئے مرزا امیر بیگ امام مسجد حافظ
خیر اندیش نے دعوت کری اور عرض کیا کہ حضرت میری مسجد مین سکونت فرماوین آپ نے قبول کیا تمام
کے سب مسلمانون نے جمع ہوکر چاہا کہ آپ کو اندر شہر کے دہوم دہام سے لیجاوین آپ نے قبول نہ کیا
اور فرمایا کہ باہر باہر شہر کے چلو جب کہ قریب ستان دروازہ کے پہونچے آپنے فرمایا کہ اس شہر پر کبہی
آفت بہی آئی ہے شہر کے آدمیون نے کہا کہ آفت کبہی اس شہر پر نہین آئی مگر اس شہر کو قدیم سے کوفہ
مندسور رکہتے ہین آپنے فرمایا اگر کوفہ مندسور ہے تو چلو شہر مین ستان دروازہ سے شہر کی داخل ہوکر
مسجد مین پانچ روز قیام کیا قاضی پرتاب گدہ پچاس آدمیون سے لینے کو آیا اوس روز شام کیوقت
ملان روافض کے سواری قریب مسجد کے جب آئی ایک دیوانہ مجذوب اوسی شہر کا مسجد کے دروازہ سے
باہر بیٹہہ کر رافضیون کو برا بہلا کہنے لگا رافضی اوسکو زدوکوب کرنے لگے آپکے ہمراہیون نے اوسکو چہڑایا
صبح کیوقت آپ نے تیاری پرتاب گڈہکی کری ایک رنگریز نے عرض کیا کہ حضرت آج میرے گہر دعوت
ہے لله آپ میری دعوت اوسکی قبول کرے پرتاب گڈہ کے سب آدمیون کو سوا قاضی کے رخصت کیا
جسوقت کہ پرتاب گڈہ کے سب آدمی چلے گئے رافضی اسی گہات مین تہے اسیوقت کونچہ بندی کر کے
دروازہ شہر کا بند کر لیا اور مسجد مین آکر فساد شروع کیا آپ اپنے ہمراہیون کو فساد سے ممانعت
کرتے رہے اور یہہ فرماتے رہے کہ اپنے طرف سے کسیکو نمارو مسجد کے کواڑ بند کرلو اپنے آدمیون کی

تلوارین لیے لین اور بندوق نہ چلانے دی آخر الامر ملان روافض کا چالیس عرب کو قدیم
زیدیون سے بندوقچی جو نوکر صورت سے رکہہ کر اسے واسطے لایا تہا چہوائے مسجد کے دروازہ
پسیدہہ کر بندوقین مارنے شروع کری اول دو گولیان آپکے بازو مین لگین اوس وقت ہمراہیون
کو اجازت ہتیار کرنے کے حضرت نے دی کچہہ آدمیون کو قتل کیا مخالفون سے رحمت خان اور
گل محمد خان ولایتیون نے پہلے رحمت خان کے ناف کے نیچے گولی لگی شہید ہوئے اور گل محمد
خان زخمی ہوکر گر پڑے حاجی قمرالدین اور حاجی نور محمد زخمی ہوئے اور سید عبدالقادر اور
سید احمد علی کرنالی شہید ہوئی اور قاضی معین الدین مانڈن گڈہ والی شہید ہوئے اور
قاضی پرتاب گڈہ کا زخمی ہوا بعد اسکے جب حضرت تن تنہا رہ گئے آپکے سینہ مین دو گولیان
لگین اوسوقت آپکو تاب کہڑی رہنے کی نہ رہی محراب مسجد مین کعبہ شریف کے طرف مونہہ
کرکے بیٹہہ گئے اور کلمہ شریف آپکے زبان پر جہر سے جاری تہا اور ہمراہیون کو بہی تاکید تہی
کلمہ شریف پڑہنے کے اوس وقت ایک بنیاد نے گولی آپکے سر مبارک مین ماری اوسوقت
آپ سجدہ مین جاکر شہید ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون بعد اوس کی لاش بے جان پر
چالیس زخم تلوارون اور خنجرون کے رافضیون نے ماری ہر زخم سے خون جاری تہا
یہہ واقعہ جانکاہ بست وہشتم جمادی الاول روز سہ شنبہ ڈیڑہ پہر دن چڑہی ۱۲۶۹ ہجری
مین ہوا آپ کی والد بزرگوار نے اوس وقت یہہ بیان کیا کہ مجہہ دیوانہ کے ایک لعل پیدا
ہوا تہا آج وہ اللہ کے راہ مین قربان ہوا اور ملان طاہر مجذوب نے یہہ فرمایا کہ ایسا
طالب حق کا میرے دیکہنے مین نہین آیا باوجودیکہ چہہ برس سے مرتبہ غوثیت کا تہا مگر طلب
حق سے سیری نہ ہتی ایک مرتبہ شہادت کا باقی رہگیا وہ بہی جالیا اسباب اور کتابین
لوٹ کر سب لیگئے جب کہ سواتیون اور شہر کے آدمیون کو خبر ہوئی جہان رافضی پایا قتل کیا
اور آپکے لاش مبارک کو پلنگ پر لٹایا منگل اور بدہ کے روز لاش مبارک مسجد مین
معہ شہدا ہمراہیون کے رہنے خون زخمون سے جاری تہا مقام بچہ سے چند سردار حکم انگریزی
کے اکر لاش مبارک کو قاضی کے پالکی مین رکہہ کر جنازہ کے نماز پڑہ کر شب پنجشنبہ راتون رات
بنیچہ مین لاکر صندوق چوب سال مین رکہہ کر نماز جنازہ کے پڑہ کر چار گہڑی روز باقی ماندہ
چہہ مہینے کی میعاد سے سپرد زمین کے کردیا برادر حقیقی خود حضرت شہید مرحوم کے مولوی
محمد اسمعیل مرحوم نے بتاریخ ہفدہم شعبان ۱۲۶۹ ہجری بروز چہلم باجتماع جمیع خلفا اور مریدین
حضرت شہید مرحوم کے جو دستار سبز عربی اپنے حضرت شہید مرحوم نے اپنے زندگے مین
عطا فرمائے ہتی وہ ہی بندش عربی دستار سبز مولوی عبدالغنی کے سر پر بدست بندگوار شاہ
عبدالعظیم کے ہاتہہ سے رکہواکر بموجب معمول مشائخ عظام کے قائم مقام سجادہ نشینی کا کیا

اور واسطے لانے تابوت شریف کے بجمعیت پیادہ اور کہاروں کی بطرف ہنچہ کے روانہ ہوئی بتاریخ دوازدہم رمضان المبارک سنہ الیہ کو جہادنی مین ہونچی پچیس روز قیام کرکے بتاریخ پنجم شوال سنہ الیہ کو بوقت شب پنجشنبہ تابوت شریف باہر نکالا خوشبو مثل عطر اور مشک کے ظاہر ہوئی اور خون تازہ صندوق کے ریخون سے جاری تہا پارچہ ملتانے گل تر سے لت کرکے صندوق کے ریخون کو بند کرتے تہے پہر خون ظاہر ہوتا تہا اسی طرح تا مہم خون جاری رہا ہر منزل مین خلق اللہ ہر طرف سے آکر نماز جنازہ بجماعت پڑہتے تہے بتاریخ سیوم ذیقعدہ سنہ الیہ مہم مین بوقت شب ہونچے اول بیرون شہر کے کئی ہزار آدمیون نے نماز جنازہ بجماعت پڑہی بعد اوسکے تمام شب نماز جنازہ ہوتے رہی بتاریخ چہارم ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۱ بوقت یک پاس روز برآمدہ معہ تابوت سربستہ بپیش حویلی کلان زمین خرید کی ہوئی اپنی مین مدفون ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ از نتایج طبع عالیہ مولوی شیخ علی اکبر مندسورسے

شہ ولایت دنیا و دین عزیز امم	معاد و وطن خود پس از طواف حرم
ز بسکہ شان عظیم و وجاہت حق داد	مدینہ بہرہ رو افضل شدہ قرین بغم
ز این کسی ہست کہ آئین دین بقبضہ اوست	اگر نہ چارہ کنم دین ما رند بہ ہم
غرضکہ منتظر وقت آن فتی بودند	بمندسور رسیدہ زبان قتل بہم
سخون پیر جوان بجنت دست آلودند	شہید کردہ و مسجد خراب ساختہ ہم
چو از خرد مسلہ جستم از مقام وصال	کہ آن موحد یزدان پرست سیخ عجم
کجا و سالش گفتا مقام وحدت یافت	سر دوی تیراشں نجوز باغ ارم
	سنہ ۱۲۷۱ھ

تاریخ از شیخ مظفر علی کلیانوی

رفت برست از جہان چو مولوی رمضان شاہ	تاب طاقت الوداع صبر و دل و جان الوداع
سال تاریخ شہادت جستم از آواز غیب	بے سر طاقت بگفتا ماہ رمضان الوداع
	سنہ ۱۲۷۱ھ

تاریخ از شیخ رحم علی جالپور پتہانوی

شاہ رمضان صفا ارشاد پیر شیخ وقت	بر خلایق باب تلقین و ہدایت می کشود
بر تمنائی کسان او شد بشہر مندسور	بر ملا کشتند از فضل بہرہ قوم عنود
سال تاریخ شہادت ماند آمد ز غیب	کان شہید جنتی ہم حاجی حرمین بود
۱۲ ۱ ھ ۵۰	

تاریخ از محمد حیات خان گرداور

زدنیا شاہ رمضان شد چو راہی	بعالم گشت در ہر سو سیاہی
سروش غیب تاریخش بیان کرد	شہید خاص مقبول الٰہی

تاریخ از مولوی ظہور علی شاعر

جناب شاہ رمضان قطب آفاق	سراپا معرفت عرفان مآبے
معزز شد بتشریف شہادت	بجنت رفت آن عالی جنابے
ظہور از بہر تاریخ شہادت	خرد گفتا خسوف آفتابے

ایضاً

در خلد رفت شاہ رمضان	ای شیخ شہید گفت رضوان

اس زمانہ کے بعضے جاہل متصوفہ یہہ کہتے ہین کہ حق تعالی جل شانہ کا دیدار دنیا مین درحالت بیداری اولیاء اللہ کو سرکے آنکہون سے ہوتا ہے اسواسطے فتوی مہری علمای دہلی اور بہوپال کا اسکے آخر درج کیا جاتا ہے سوال کیا فرماتی ہین علماء دین اور مفتیان شرع متین اس صورت مین کہ ایک متصوفہ سے یہہ عقیدہ رکہتا ہے کہ سوای رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوع دیدار الٰہی کا دنیا مین درحالت بیداری اولیاء اللہ کو ہوتا ہے اس مقولہ پر مصمم رہنا اسکا شرع شریف مین کیا حکم ہے اور شخص مذکور ضال اور گمراہ اور مستحق تعزیر شرعی ہی یا نہیں اور کوئی علما سے بطرف تکفیر ایسے عقیدہ والے کے گیا ہے یا نہیں اور حضرات صوفیہ کرام حضرت جنید بغدادی وغیرہ درباب رویتہ بصری حالت بیداری مین کیا فرماتے ہین بیان کرو اللہ تمکو اجر دیگا جواب ——— درصورت مرقومہ قول اوسکا فاسد اور عقیدہ اوسکا باطل عند الشرع شریف اور صوفیا کرام کے مثل ابو سعید خراز اور جنید بغدادی اور شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہم جیسکہ ملا علی قاری نے فقہ اکبر کے شرح مین لکہا ہی ہکذا عبارتہ اما من ادعی لنفسہ ہذا المعنی من غیر تاویل فہو فی اعتقاد فاسد وزعم کاسد وفی حضیض ضلال وتضلیل وفی بعد عن دلیل عن سواء السبیل وقد قال صاحب التعرف وہو کتاب لم یصنف مثلہ فی التصوف اطبق المشائخ کلہم علی تضلیل من قال ذالک وتکذیب من ادعاہ یعنے موافق زیادہ تر ہے کل مشائخ کے اوپر گمراہ ہونے کے اوس شخص کے جو قائل ہے اسکا یعنے رویت بصری کا وار دنیا مین واسطے اولیاء اللہ اور جہوٹا ہے جو دعوی کرے اسکا اور حضرت ابو سعید خراز اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے اپنے رسائل مین لکہا ہے جو یہہ کہے اوسنے

الله تعالی کو نہ پہچانا اور ملا علی قاری لکھتے ہین کہ نزدیک بعضے علما کے قایل اسکا زندیق اور مرتد ہے مخالف کتاب الله اور رسول کے اور پہرا مو ہے شرح شریف سے اور کہا ابن الصلاح اور ابو شامہ نے نہ سچا جانو جو دعوی رویتہ کا دنیا مین کرے حالت بیداری مین اور اتفاق ہے کل امتہ کا تحقیق الله جل شانہ کو نہین دیکہا کسی ایک نے دنیا مین سر کے آنکہون سے اور نہین اختلاف ہے بیچ اسکے سوائے ہمارے نبی صلی الله علیہ وسلم کے درمیان سلف اور خلف درمیان اولیا اور علما کے اور صحیح یہہ ہے کہ تحقیق صلی الله علیہ وسلم نے دیکہا الله تعالے کو دل کے آنکہون سے جیسا کہ شرح عقاید وغیرہ مین ہے اور خواجہ ابو الشکور سالمی نے عقاید تمہید مین لکہا ہے ثم النبی صلی الله علیہ وسلم رای ربہ تعالی بقلبہ لیلتہ المعراج وما راہ بعینہ انہ سئل ارائیت ربک فقال سبحان الله ما رایتہ بفوادی وما رایتہ بعینی وروی عن عائشہ رضی الله عنها قیل لها ان کعب الاحبار رضی الله عنہ یقول ان الله تعالی قسم الرویتہ والکلام بین النبیین فجعل الرویتہ لمحمد صلی الله علیہ وسلم والکلام لموسی علیہ السلام فقالت عائشہ رضی الله عنها ثکلت من حدثکم فقد اعظم الفریۃ علی الله تعالی من قال ان محمد را ی ربہ لیلتہ المعراج ثم تلت قولہ تعالی ما کذب الفواد ما رای اضاف الرویتہ الی القلب ومن قال ان محمد اعلم القیامتہ ثم تلت ان الله عندہ علم الساعۃ ومن قال ان محمد اکتم بعض ما اوحی الیہ ثم تلت قولہ تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک اور دیکہنا الله تعالی کو خواب مین جایز ہے نزدیک اکثر کے فقط

مولوی عبد الله بہوپالی	محمد کریم الله	محمد قطب الدین
محمد شاہ	محمد حسین	سید محمد نذیر حسین
دستخط مفتی صدر الدین صاحب	دستخط مولوی محمد علی صاحب	دستخط مولوی سدید الدین صاحب

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
اطاغوت	الطاغوت	حاشیہ	۳۶	سبلے	بکا	۴	۱۱	اولئک کتب	اولئک	۲	۳
ٹہاڈہی	ٹہادے	۲۱	"	دلہین	ذلہین	"	"	ہین	ہی	۱۲	۳
نمانی	نمازتی	۳۰	۳۸	کسیکے	کسیلے	"	"	جسکر	جسکے	۴	۴
دس	اوس	۱۱	۴۴	ٹہاڈہ	ٹہاوہ	۸	"	جسکر	جسکو	۱۴	۴
اورکامل	اوسکامل	۱۹	۴۵	جسکہ	جسکے	۱۲	"	کسبی	کسی	۱۹	۴
اللہ تعالی	اللہ لی	۲۲	"	جبیرمان	جیبرمان	۱	۱۲	کسیسے	کسی	۲۰	"
کرتوتون کا	•	"	"	نتہا	انتہا	۲۰	۱۳	زور	روز	۲۰	"
آدمی کی	اوسکی	۲۴	۴۹	باسن	یاسن	۲۲	۱۸	حدیث	حدیت	۲۲	"
اورکامل	اوسکامل	۹	۵۱	پر	بر	۲۵	۲۱	ہار	ہا	۱	۵
رکہہ ایمان	رکہا ایمان	۲۱	"	پناہ	تناہ	۳	۲۳	کون	کو	۶	"
چاہت	جاہت	۲۵	۵۳	جو	جود	۱۰	۱۱	سکے	کر	۹	"
کہولکر	کہومکر	۲۴	۵۴	قران کر	قران کو	۱۵	۲۴	پیداکیا	بیداکیا	۱۰	"
تیسا	تیا	۱۰	۵۷	حدیث کسر	حدیث کو	"	"	کسر	کو	۲۲	"
تیسا	تیا	۱۷	"	گنہہ	گہنہ	۱۱	۲۶	فرمایا	مرمایا	۲۴	۷
یقول	تقول	۳	۵۹	بہی	یہہ	۲۳	"	البصیر	البصر	۲	۸
زوجک	زوحک	۴	"	میریطرحایل	میتریحایل	۷	۲۷	بیت	آیت	۳	"
اذن	ادن	۱۶	۶۱	پیٹ	بیٹ	۱۷	"	آدہنت	اوانت	۴	"
نہ تہی	تہی	۲۴	"	جورو	جرود	۱	۲۹	آد	او	۵	"
بیمار	بیما	۲	۶۲	اوڈنگہولا	اوڈنگہولا اورنگہولا	۱۰	۳۰	زندگی کا	زندگی	۱۰	"
جانا	جسا	"	"	بی بدنی	بہی	۸	۳۱	نہو	ہو	۲۲	"
چلاتے	چلاتی	۱۷	۶۴	نظارہ	نظار	۱۵	"	×	الیسی ابنہ بہنیں	۱۲	۱۰
امیر	اہمہ	۲	۶۶	دیکہا کہو	دیکہا	۷	۳۳	پر	بر	۱۵	"
اور	او	۲۰	۷۱	رب پر	اب پر	۱۴	"	نیچے	مجہی	۲۴	"
ڈہنگ	ڈگ	۲۱	"	تشبیہ	تشبنہ	۲۵	۳۴	یہی سبب	یہہ ہی سبب	۲۵	"

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۸	نگہرا	نکھرا	۶۰	۸	پیسے	پیسے	۱۰۷	۲۳	اذن مانگی	اذن کیمین طلب کی
"	۲۰	سیلے	ولی	"	۱۲	بگڑ گئی	بگڑ گئی	۱۰۸	۲۱	نہین	ہتین
۷۳	۲۴	پس	بس	۹۴	۳	کدہر	کدہر کون	"	۲۵	پہلون	پچہلون
۷۴	۹	پیغمبر	پیغمبر کے نام نا	۹۷	۴	الیمان	ابن الیمان	۱۰۹	۱۱	یار	بار
"	۳	پونچہ	پہونچہ	۹۸	۲۲	ہوتا	ہوتا	"	۱۳	لنقل	نقیل
"	۱۷	ولیکن	ولیکن تیرا	۹۹	۱۴	سمجہنگے	سمجہینگے	"	۲۱	چہوٹی	چوہتی
"	۲۲	دربار	دربار مین	"	۲۴	سمجہہ	سمجہوگے	۱۱۰	۱۴	لنگلے	نکلنے لگین
۷۵	۱۴	حضور	حضور کا	"	۲۵	سے	مین	۱۱۱	۳	ہوتا	نہوتا
۷۷	۱۳	ایک ایک	ایک	۱۰۰	۷	خلاف	خلافت	"	۵	خیرات کاملی	خیرات کے مال کا
"	۱۴	جہوٹی	چہوٹی	"	۱۱	اور شورہ	اور بی شورہ	۱۱۲	۱	ایک	
۷۸	۲۱	مرادملنی	مرادملنی پر	"	۱۹	بجایا	بچایا	"	۸	عمر ابن العزیز	عمر ابن عبد العزیز
۸۱	۲	یاجنس	یاجنس جیسے اسباب	۱۰۱	۲۲	حضرت پہر	پہر حضرت	"	۱۰	کیا	گیا
"	۱۳	دکا	چوکا	۱۰۲	۲	تینون	حسن حسین تینون	۱۱۴	۱	پکار	پوکار
۸۴	۱	پہیرو	بیری	"	۱۵	کہ حضرت ابوبکر	کہ اگر حضرت ابوبکر	"	۹	کہتو	کہیتون
"	۲۵	جب سی	جب سب	"	"	ہوئی تہی	نہوئی تہی	"	۸	پل سی	بل
۸۵	۲۳	خرکہونگا	نہ کہونگا	"	۲۳	سردار کا	سرداری کا بنا چکا کام	۱۱۵	۱۲	دم	دم میرا
"	۲۵	بعد پر	بعد پیغمبر	"	"	حضرت علی	حضرت پیغمبر خدا	"	۱۴	پہلے پہلے	پہلے ہی پہل
۸۶	۳	نمازپاکون	نمازپانچون	۱۰۳	۳	ارث	میراث	۱۱۶	۱۳	اہانت سے	اہانت کی بات
"	"	پیغمبر خد	پیغمبر خدا	"	۱۰	سے	تہی	۱۱۷	۶	کیا	تحقیق پیدا کیا
"	۳	کے	گئے	۱۰۴	۴	عبدہ	عبداللہ	"	۸	تعالی	اللہ تعالی
"	۶	اولی	اونکی	"	۱۹	جہٹلانا	جہٹلایا	"	۱۸	اونہین	نہین
"	"	لرلیے	کرکے	۱۰۵	۱۴	آپ لیتے	آپ نہ لیتے	"	۲۵	اپنی اپنی	اپنی اپنی بی بی سے
"	"	رہی	رکہی	۱۰۶	۳	ابی	ابی بکر	۱۱۸	۱۴	بنا	بنا رکہی تہی وہان
۸۷	۳	باؤن	پاؤن	۱۰۷	۱۴	قتل ہوئی	شہید ہوئے	۱۲۰	۵	ذات	ترائے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۵	اثر	اثر	۱۴۳	۱۰	رسوال	رسول	۱۵۰	۴	وافیہ	واقفیہ
۱۴۱	۲	اددوی	اردوی	۱۴۴	۱۰	جد	حد	〃	۶	آوینگے	آوینگی
〃	۱۹	میسری	میری	〃	۱۴	علے سارا	علے سا	〃	۱۷	نہ توپیدا ہی	نہ تو ناپید ہے
۱۴۲	۶	گے	گئے	۱۴۵	۱۱	جنر	چیز	〃	۲۲	کہ	+
〃	۲۴	اعتنیٰ	اعلیٰ	۱۴۶	۱۴	نہایت	نہایت	۱۵۲	۱۳	لکہی گے	کہین گے
۱۴۴	۴	چوبیتان	چوہتیان	۱۳۸	۹	خداوان	ہمکو خداوند	〃	۱	مین	ہین
〃	۲۴	قوت	فوت	۱۴۰	۱۷	کلمہ گو	کلمہ گو کو	〃	۱۸	پییٹ سی	پیٹ مین
۱۲۵	۷	قرب	قبر	۱۴۱	۱۸	عبد المناف بن کلاب	عبد المناف بن قصی	۱۵۴	۲۲	سلمان دکہا	مسلمانکو دکہا
〃	۲۳	قافقی	قافیے	۱۴۲	۱۰	وہ کہی	وہ شخص کہے	۱۵۶	۱۳	بی لبس	بی لبسی
〃	〃	زہرہ	زمیرہ	〃	۲۳	وعہدہ	وعدہ	۱۵۷	۱۶	بخیے	بخشے
۱۲۶	۶	فی	+	۱۴۳	۴	یہی	سے	۱۵۹	۵	لو	کو
۱۲۷	۱	نہین	نہین	〃	۸	ہی	سے	۱۶۱	۲۴	کرتے	کرنے
〃	۴	نہتی	نہ تھے	〃	۸	پہون	پنہگرنا	۱۶۳	۱۰	ٹوما	ٹونا
۱۲۸	۱۰	جب	پہلے	〃	〃	پلیبہ	پیشہ	〃	۱۷	چہپ باتین	چہپکے باتین
〃	۸	جانتا نہین	جانتا تہا کہ	〃	۲۱	الہی کی وہ گمراہ	الہی ہے کہ وہ گمراہ کرنے	〃	〃	اونکے	+
〃	۲۳	پیروالون کے	پیرونکی طرح	۱۴۴	۵	تفغیل	تفصیل	۱۶۶	۲۴	زیرہ	ریزہ
۲۹	۷	اور جو ہمارے	۰	〃	۲	بیچگونی کا	بیچگونی کے	۱۶۷	۶	پیوتا ہوکی	پیوتا ہوا کے
〃	۲۱	بیٹے کا باپ	شیخ کا باپ	۱۴۵	۱۱	کاہی	کاہی ہین	〃	۱۴	حیر	خیر
〃	۲۳	آپک	آپ	〃	۱۵	پوراپتی ہین	پوراوتی ہین	〃	۲۲	توجاہی	+
۱۳۰	۵	مومار	موٹا	۱۴۷	۲	باجیہ	حیہ	۱۶۹	۳	کرمجبی کہ	کسیمجبی معلوم
۱۳۱	۱۴	باتیر	بات پہ	۱۴۸	۳	ذات ہے	ذات کرہے	〃	۲۰	کہوریا	کہدیا
〃	۱۹	رواکہی	رواکہے	〃	۱۴	جبیبہ	حبیبہ	۱۷۱	۱۰	یہ	۰
۱۳۲	۷	کہ ہمری کہ	کہ سری ابوبکر	۱۴۹	۲		[illegible]	۱۷۲	۳	د	وہ
〃	۲۴	اونہین لوگون	اونہین لوگونکی	〃	۲۱	ماکسیہ	ناکسیہ	۱۷۳	۴	فرشتونکی پہ	فرشتونکی پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧٣	١٦	امانی	امالی	١٨٨	٧	کہندے	کہنڈہ ہے	١٩٨	٩	بہادرین کا	بہادری کا
١٧٣	١٣	ادہر مین	ادہر ہی	"	١٨	تو ہی	تو بہی	٢٠٣	١	پورا	پورا
١٧٨	٢٣	دو پیٹ	دوپیڈ	١٨٩	١١	اور کسی	اور لوپر سے	"	١٣	منقان	منقان
١٧٩	١١	اور جادہ	اور جو جادہ	"	١٢	پچکا	بچکا	"	٢٢	نکلیتے	نکلتے
"	١٥	ربط مین	ربط مین	١٩٠	"	ٹہیک	ٹہنکوا	٢٠٣	٩	جاہین	جاہین
١٨٠	١٩	حید	توحید	١٩٣	٢	جو ادمیون کی بات	جو ادمیون کی بات ہندو دنیا مین کہا ہے	"	١٣	پہلے	پہلے
١٨١	٢٠	سب بس	سب ہوش	"	٦	تو	کو	"	٢١	بہی	.ی
١٨٢	٢	بوری	پوری	١٩٣	٧	وبملا	وبمعا	"	١٥	ہندونکو	بندونکو
"	١٨	امانی	امالی	"	٢١	انگادینگی	انگادینگی	٢٠٣	٥	شائخین	مشائخین
"	١٩	جوبیس	جوبیس	١٩٢	١٧	خشک	شک	٢٠٥	١٣	تشہ	تشریف
١٨٣	١١	جائین	جاہین	١٩٥	٥	قول	قول	٢٩٦	٩	حاجی نور	حاجی نور محمد
١٨٥	١٣	فقرخ	ففرع	١٩٦	١٣	ہندونکو	بندونکو	"	١٢	جملہ	حملہ
١٨٦	١٦	فی اللہ	وسبیل اللہ	١٩٧	١٧	ایک جا	ایک جا	"	٢٠	صندون	صندوق
"	١٨	کوٹہون	کہوٹون	١٩٨	٢	عافیت	عاقبت	٢٠٧	١٣	چنا	چنانچہ

عبارت متعلقہ صفحہ ۷ سطر ۱۱ کوئی دنیا میں ایسی نہین کہی ہے جیسے کوئی آدمی حادث ہی ہے اور ناقص ہی ہے باہم یہ باتین کہ بناوتی واز مین ہوتی ہین اوسکے بنا ہے مین نہین ہے ہو دنیا فرق مگر کہ عرش فرق ہے کہا دنیا اللہ تعالی نے کیا جواب سلا پورا انہو جواب یہ ہے بڑا فرق ہے یعنی خلق مین کیونکہ جتنے آدمی ہین بعضے بعضے پیغمبر ہین اور بعضے اولیا ہین بعضے دنیا دار ہین ایک مین ایک وہ جو صفت ہے دوسرے مین نہین ہوتی لیکن دیست مین برابر ہے جیسے کاریگر کمہار جو ایک مٹی اور کوزے ایک طرح بناتا ہے بعضا جام ہو رہا نیکے لایق ہی اور بعضا ایسا کہ اسمین پانی پیتے ہین لیکن اوسکی ذات مین کچھ فرق نہین یہ جگہ خلق مین فرق ہو تو اللہ تعالی اور خلق مین تو بڑا فرق ہے اور جو کوئی بندہ کو خدا سا کہے سو کافر ہے عبارت متعلقہ آخر صفحہ ۹۶ اتفاق کرکے [illegible] حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج کا کرکے لشکر صحابہ کا اونکی ساتھ کرکے مکہ کو بھیجا کہ وہان جاکر قاعدہ ارکان عبادت کی کہ بہری لوگونکو تعلیم کریں اور ثواب حج کے سمجہاوے اور مرض موت مین اپنے شب برات سے تو صبح پیر تک امامت نماز کا جو حضرت ابوبکر صدیق کو کیا ظاہر ہے کچھ بیان کی حاجت نہین اب تم غور کرکے سمجہو کہ جو کام دین کے کرنے والے سے تعلق رکھتے ہین تین ہین پہلا [illegible] امارت حج سیوم نماز تینون کا ہو گئی حضرت ابوبکر صدیق کو حضرت نے نائب کئے تھے اب تا ذکر [illegible] باقی رہا جنہین [illegible] ہو کر جنکے سبب وہ [illegible] رد [illegible] فقہ مین علم فرائض

کتب مفصلہ ذیل [illegible] بہت کے ساتھ [illegible] نام [illegible] فقط

المشتہر حاجی محمد [illegible] سجادہ نشین [illegible]